عنوان	آتشِ قلب
لکھاری	قندیل شاہ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

آتشِ قلب

قندیل شاہ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

وہ جائے نماز کر بیٹھی خدا سے دعا مانگ رہی تھی

اے خدا میرے باپ کو جنت الفردوس میں بہترین مقام عطا فرما

میرے سارے گناہ معاف فرما

اور مجھے ہمت دے تا کہ میں اس دنیا کا مقابلہ کر سکوں

مجھے ہمت دے کہ میں اپنے باپ کے خواب کو پورا کر سکوں

آجلو جلال رب میری دعاؤں کی قبولیت کی مہر لگا

بیٹا قندیل نماز پڑھ لی ہے تو نیچے آجاؤ اور ناشتہ کر لو تمہارے یونی کا ٹائم ہونے والا ہے

وہ اتنا کہہ کے چلی جاتی ہیں

اور وہ اپنے رب کے حضور دعا مانگتے ہوئے رونے لگی اور دعا مانگنے کے بعد چہرے پہ ہاتھ پھیرتی وہ یونی کے لیے تیار ہونا شروع ہو گئ

وہ سفید شارٹ فراک کیپری پہنے اوپر سفید ہی سٹالر کا حجاب بنائے کالی بڑی چادر کو اپنے گرد لپیٹے ہوئے اپنا یونی بیگ اٹھاتے نیچے کی طرف بڑی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتی اس نے ناشتہ کرنا شروع کر دیا

ابھی وہ ناشتہ کر ہی رہی تھی کہ اس کی یونیورس کی بس کا ہون بجتا سنائی دیا

وہ ماں کو پیار کرتے ہوئے بس کی طرف دوڑی وہ جب بس

میں بیٹھی تو بس اس کے بیٹھتے اپنی منزل کی طرف روانا ہوئ

. پیچھے اس کی ماں اس کے لیے ڈھیروں دعائیں کرتے اندر چلی گئ

یہ گھر جو اس کے باپ نے بڑی محنت سے بنایا تھا اس میں کبھی ہر طرف بہاریں ہوا کرتی

تھی پر اب ہر طرف ویرانی چھائ ہوئ ہے یہ تھا شاہ منزل

♥♥♥♥♥♥♥

وہ اپنی بلیک بی ایم ڈبلیو میں سوار اپنی منزل کی طرف رواد وا تھا

آج اس کا یونیورسٹی میں ایز آ ٹیچر پہلا دن تھا

وہ جب مین روڈ پر پہنچا تو اس کو مین روڈ پر کافی ساری بھیڑ نظر آئ وہ اپنی گاڑی سے باہر

نکلتا

جس چیز پر اس کی سب سے پہلی نظر پڑی تھی وہ تھا ٹھیلے والا جو باز و لہر الہرا سامنے کھڑے

انسان سے لڑائی کر رہا تھا

وہ چل کر ٹھیلے والے کے پاس گیا

کیا ہوا بھائی اتنی بھیڑ کیوں جمع ہے یہاں اور تم رو کیوں رہے ہو

اس نے ٹھیلے والے سے پوچھا

صاحب جی میں غریب بندہ سویرے سویرے نال ادھی روزی روٹی کمان نکلیا سی میں مین روڈ کراس کر داہی پیا ساکہ بس والے نے ادھی گڈی میری ریڑی وچ ماری)صاحب جی میں غریب انسان صبح صبح اپنی فروزی روٹی کمانے نکما تھا ابھی مین روڈ کراس کر ہی رہا تھا کہ اس بس والے نے اپنی بس سے میرے ٹھیلے کو ٹکر ماری(

اس کی بات سننے کے بعد وہ بس والے کی طرف مڑا

ہاں بھائی تجھے نظر نہیں آرہا تھا جو تم نے اس غریب بندے کی ریڑھی میں اپنی بس ٹھوک دی

نہیں سر ایسی بات نہیں ہے میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا ایسا بلکہ غلطی سے ہوا ہے

تجھے نظر نہیں آرہا تھا اتنا بڑا ٹھیلا جو تم غلطی سے اس سے ٹکر گئے

وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ اسے کسی کے رونے کی آواز آئی

اس نے ڈرائیور کے پیچھے بس کی طرف دیکھا جہا بس کے باہر سارے سٹوڈنٹ نکلے کھڑے تھے

اور ان میں سے ایک لڑکی زور و شور سے رو رہی تھی

اس نے پلٹ کر دوبارہ بس ڈرائیور کی طرف دیکھا

یہ کیوں رو رہی ہے اس نے ڈرائیور کے پیچھے اشارہ کرتا ہوئے کہا

ڈرائور نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور پھر پلٹ کر اس کی طرف دیکھا سر اس میں اس میم کی ہی غلطی ہے جو بس اس ریڈی سے ٹکرا گئی

وہ بس ڈرائیور کی بات سننے کے بعد اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوا اور اس اس کے پاس گیا

جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے سامنے کھڑی لڑکی کو پکارا

ہیلو میم؟؟؟

پر وہ تو کسی اور ہی جہاں میں تھی جو صرف اپنے رونے پر زور دے رہی تھی اس نے اسے

پھر سے پکارا

میم؟؟؟

تیسری دفعہ اس نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا

تو سامنے کھڑی قندیل جو اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے رو رہی تھی

کسی کی پکار پر اپنا چہرا ہاتھوں سے نکال کر اوپر کی طرف دیکھا

اس نے جب سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا

جس کا چہرا کچھ رونے اور کچھ سردی کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا حجاب کے ہالے میں اس کا پر نور چہرہ دیکھ

وہ ایسے کسی اور ہی دنیا کی معلوم ہوئ تھی

لڑکی کی سرمئ انکھوں میں اس نے خود کو ڈوبتا محسوس کیا

وہ اس کی طرف دیکھ ہی رہا پر وہ اس کو ایک نظر دیکھنے کے بعد دوبارہ رونا شروع ہو گئ

اس کے رونے کی وجہ سے وہ ہوش کی دنیا میں آیا

پلیز مس آپ روئے نہیں اور بتائیں آپ کیوں رو رہی ہیں

وہ اس کی طرف دیکھتی ہے اور پھر ٹھیلے والے کی طرف دیکھتی ہے

اس کی اس حرکت پر اور اس کی روئ روئ آنکھوں پر اس کا دل کیا کہ وہ سامنے کھڑی لڑکی کو اپنے سینے سے لگا لے

ابھی وہ اس کی طرف دیکھ ہی رہا ہوتا ہے کہ اتنے میں ڈرائیور چل کے ان کے پاس آتا ہے

سر میں بتاتا ہوں ہم ابھی مین روڈ کراس کرنے ہی والے تھے کہ میم نے زور زور سے چیخیں مارنا شروع کر دی اور ان چیخوں کی وجہ سے میں ان کی طرف متوجہ ہوا جس کی وجہ سے بس ٹھیلے والے سے ٹکرا گئ

اس نے اس کی اتنی بات سنی اور دوبارہ اس کی طرف دیکھا جو سر نیچے جھکائے پھر سے رونے کی تیاریوں میں تھی

اس کو پھر سے رونے کی تیاری کرتے دیکھ اس کو ٹھیلے والے اور بس ڈرائیور پر بہت غصہ آیا جو چھوٹی سی بات کا اتنا تماشہ بنا رہے تھے

)پر حقیقت میں وہ اتنی چھوٹی بات نہیں تھی پر یہ اس کو کون سمجھائے اس حادثے میں ٹھیلے والے کے جان بھی جا سکتی تھی(

پھر وہ قندیل کو کچھ بھی کہے بغیر دوبارہ ٹھیلے والے کی طرف جاتا ہے

تمہارے کتنے کی پھل خراب ہوئے ہیں

1500 کے

ٹھیلے والا پہلے تو اس کی طرف دیکھتا رہا پھر 1500 روپے بولا اس نے سنتے ہی اپنا وائلٹ نکالا اور اس میں سے دو ہزار روپے نکال کر ٹھیلے والے کو دیے

یہ پیسے رکھو اور یہاں سے چلتے بنو

مہربانی صاحب جی بڑی بڑی مہربانی

)مہربانی صاحب جی بہت بہت مہربانی(

تھیلے والا پیسے لے کر خوش ہو گیا اور اپنے ٹھیلے کی طرف چلا گیا

وہ پیچھے پلٹ کر ڈرائیور کی طرف دیکھتا ہے

اور تم بھی جاؤ یہاں سے تم لوگوں کی وجہ سے پہلے ہی بہت زیادہ ٹریفک جام ہو گیا ہے

وہ اتنا کہنے کے بعد بغیر قندیل پر ایک نگاہ غلط ڈالے گاڑی میں سوار ہو گیا

اگر پلٹ کے دیکھتا تو شاید یہاں سے جانہ پاتا

چلو سب لوگ تم بھی بس میں بیٹھو ہمیں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے

ڈرائیور کی بات سنتے ہی تمام سٹوڈنٹ بس میں سوار ہو گئے ہ اور بس اپنی منزل کی طرف

رواں دواں ہوئ

♥♥♥♥♥♥♥♥

جب وہ یونیورسٹی پہنچے تو انہیں کافی دیر ہو گئ تھی سٹوڈنٹس اپنی اپنی کلاس میں چلے گئے وہ

بھی اپنی کلاس کا پتہ پوچھتی اپنی کلاس کی طرف روانہ ہوئ

کلاس میں پہنچنے کے بعد جب وہ کلاس میں دیکھا تو ابھی سر نہیں آیا تھا اس لیے ابھی کلاس

سٹارٹ نہیں ہوئ تھی اور سارے بچے اپنی مستیوں میں لگے ہوتے تھے

وہ سیکنڈ رو کے ایک ڈیس میں بیٹھ گئی اور آج کے ہوئے واقع کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتی ہے

میں تو اس بلی کو بچانا چاہتی تھی مجھے کیا پتا تھا کے اتنا بڑا حادثہ ہو جائے گا

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کلاس میں سر کے آنے کا شور اٹھا سبھی سٹوڈنٹ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے

وہ وائٹ شرٹ گرے پینٹ کوٹ پہنے بلیک گلاسز آنکھوں پر لگائے اور ہاتھ میں لیپ ٹاپ پکڑے اپنی چھا جانے والی پرسنلٹی کے ساتھ کلاس روم میں داخل ہوا

گڈ مارننگ سر

سر کو دیکھ کر تمام کلاس سٹوڈنٹس ہم آواز اس کو گڈ مارننگ وش کیا

وہ سر ہلاتا اپنا لیپ ٹاپ اور اپنے گلاسز سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے ایک نظر پوری کلاس پہ دوڑاتا ہے

اس کی نظر ایک جگہ پر ٹھہر جاتی ہے

یہ وہی لڑکی ہے

یہ وہی لڑکی ہے

اس کے دل سے اواز آئی اور وہ اس کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا

جب کہ وہ جو نظریں نیچے کر کے بیٹھی تھی جب اسے اپنا آپ کسی کی نظروں کے احصار لگا

تو اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کی طرف دیکھا سر کی طرف دیکھتے ہی اس کو آج کا سارا

واقعہ پھر سے یاد آیا اس کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے اور اس نے نظر پھر سے نیچے جھکا لی

اس نے جب اس کو پہلے نظریں اٹھاتے دوبارہ نظریں جھکاتے دیکھا تو ہوش کی دنیا میں آیا

السلام علیکم سٹوڈنٹ

میرا نام

سید قلب حیدر شاہ ہے

آپ مجھے پروفیسر شاہ یا پروفیسر قلب کہ سکتے ہیں

میں آپ کی کلاس کا انچارج ہوں اور انگلش کا ٹیچر بھی آپ اپنا اپنا تعارف کروائیں

سب سے پہلی رو میں بیٹھے بچوں نے اپنا تعارف کروانا شروع کر دیا

قندیل کی باری آئی وہ جو نظریں نیچے کر کے بیٹھی تھی اپنی باری آنے پر پزل سی ہو کے

کھڑی ہوئی ابھی وہ بولنے ہی والی تھی کے کلاس روم کا دروازہ ناک ہوا

تمام کلاس سٹوڈنٹ نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں پر ایک لڑکی کھڑی تھی

جس نے انکھوں پر گول نوبیتا کی طرح چشمہ لگایا ہوا تھا سا ولی سی رنگت میں طریقے سے سر پہ دوپٹہ لیے ہوئے بہت ہی معصوم لگ رہی تھی

میں ائی کم ان سر

یس کم ان

اس نے پوری کلاس میں ایک نظر دوڑائی اسے پوری کلاس میں صرف ایک ڈیکس پر ایک لڑکی بیٹھی تھی باقی تمام کلاس کے ڈیکسیز فل تھے

وہ اس لڑکی کے ساتھ بیٹھ گئی

تو آپ کچھ کہہ رہی تھی مس

پروفیسر شاہ نے قندیل کی طرف اشارہ کرتے کہا

یس سر

میرا نام قندیل کبیر شاہ ہے اتنا کہنے کے بعد وہ کچھ ٹائم کھڑی رہی پھر اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو وہ پھر سے بیٹھ گئی

اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی کھڑی ہوئی جو ابھی ابھی کلاس میں آئی تھی

وہ بہت کانفیڈنس سے کھڑی ہوئی سر میرا نام ماہین زیان خان ہے

اتنا کہنے کے بعد وہ پھر سے بیٹھ گئی پھر پورے کلاس کا تعارف کیا گیا

سو سٹوڈنٹ آج کا سارا پیریڈ تو تعارف میں ہی گزر گیا کل سے ہمارا لیکچر سٹارٹ ہو گا تب تک کے لئے اللہ حافظ وہ اتنا کہہ کر باہر کی طرف جاتے پر ایک نظر قندیل کو دیکھنا بھولے نہیں

♥♥♥♥♥♥♥♥

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں ایسا تو نہیں تھا

اج تک میں نے کسی لڑکی کی طرف نگاہ اٹھا کے نہیں دیکھا اور اس لڑکی سے میری نگاہیں ہی نہیں پلٹ رہی وہ اپنے افس میں ایا چکر کاٹتے ہوئے صرف قندیل کو ہی سوچے جا رہا تھا

پھر تھک ہار کر وہ اپنی چیئر پہ بیٹھ گیا اور اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا لیا

کرنے کیا آیا ہوں اور کر کیا رہا ہوں

کچھ تو کرنا پڑے گا یہ صحیح نہیں ہے یہی سوچتے سوچتے اس کی اگلی کلاس کا ٹائم ہو گیا اور وہ لیپ ٹاپ اٹھا کے اگلی کلاس لینے چلا گیا

سارا دن پڑھائی اور پیریڈز میں اسے سر کھو جانے کا ٹائم بھی نہ ملا اور نہ ہی اس کے بعد اس کا پروفیسر شاہ سے آمنہ سامنہ ہوا

وہ گھر آنے کے بعد اپنی ماں کی گود میں سر رکھیں لیٹی ہوئی تھی

کیسا گزرا آج کا دن میری بیٹی تو بہت تھک گئی لگتا ہے

جی مما آج بہت زیادہ کام تھا سر کھجانے تک کا ٹائم نہیں ملا

ماما آج بابا ہوتے تو کتنے خوش ہوتے ناکہ ان کی بیٹی کتنی بڑی ہو گئی ہے کہ یونیورسٹی جانے لگی ہے

جی میری بیٹی آپ صحیح کہہ رہی ہیں اگر آپ کے بابا اس دنیا میں ہوتے تو بہت خوش ہوتے

مما آپ کو پتہ ہے آج کیا ہوا آج جب میں بس میں گھر سے نکلی تو

مما جب ہم مین روڈ کراس کرنے لگے تو مین روڈ کے درمیان میں ایک بلی کا بچہ بیٹھا ہوا تھا جو شاید گاڑیوں کی آواز کی وجہ سے ڈر کر درمیان میں ہی بیٹھ گیا تھا

میں نے بس کی کھڑکی سے ایک گاڑی کو اس کی طرف آتے دیکھ زور زور سے چیخیں مارنا شروع کر دی تو میری ان چیخوں کی وجہ سے ڈرائیور انکل کا دھیان میری طرف ہوا تو ہماری بس ایک ٹھیلے سے جا کے ٹکرا گئی

زیادہ مسئلہ ہو سکتا تھا اگر انکل ٹائم پر بریک نہ لگاتے

اپ کو پتہ ہے وہ ٹھیلے والے

انکل ہم سے لڑنا شروع ہو گیا تھا

جس کی وجہ سے میں نے رونا شروع کر دیا

آپ کو پتہ ہے میری ہیلپ کس نے کی وہ جو ہمارے انگلش کے پر فیسر ہیں وہ پاس سے گزر رہے تھے انہوں نے ہماری ہیلپ کی

ویسے ان کی پرسنلٹی بڑی کمال کی ہے ٹیچر تو وہ لگتے ہی نہیں کوئی آرمی مین لگتے ہے

مما

بابا بھی انگلش کی پر فیسر تھے نا

مما آپ کی اور بابا کی ملاقات کیسے ہوئی

میں جب بھی آپ سے پوچھتی ہوں تو آپ ٹال دیتی ہے

اگے سے کوئی جواب کیوں نہیں دیتی

آپ کے ماما بابا کا تو پتا ہے کہ وہ آپ کی شادی سے پہلے فوت ہو گئے

پر دادا دادی وہ بھی سال میں بس ایک بار ہی کیوں آتے ہے

ہم ان کے ساتھ کیوں نہیں رہتے

وہ اس کے سوال سن کے حیران نہیں ہوئی تھی ہر ہفتے میں ایک دفعہ یہ سوال اس سے دہرائے جاتا اور ہر دفعہ وہ اسے خاموش کروا دیا کرتی تھی

وہ آپنی بیٹی کی طرف دیکھتی رہی اور پھر اپنے ہاتھوں کی لکیروں کی طرف دیکھا

بیٹا مجھے لگتا ہے کھانا بن گیا ہو گا میں کھانے کا پتہ کر کے آتی ہو

تب تک تم فریش ہو کے نیچے آجاؤ اتنا کہ کر وہ نیچے کچن کی طرف چلی گئ

♥♥♥♥♥♥♥

ماضی

گھر والوں سے بات کی ہمارے رشتے کے بارے میں

ہاں میں نے بات کی ہے اس بارے میں پر وہ مان نہیں رہے

میں نے صرف تم سے محبت ہی نہیں کی تم سے نکاح بھی کیا ہے اور میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ گا

تم بے فکر رہو

اگر تمہارے گھر والے نہ مانے تو کیا تم مجھے طلاق دے دو گے

میں نے کہا نا

سندس تم کیوں ڈرتی ہو تم تو میری زندگی ہو

اس مہینے کے آخر میں

میں نے گاؤں جانا ہے اس بار میں آخر کوشش کرو گا اگر مان گئے تو ٹھیک ہے نہیں تو تمہیں اپنے

ساتھ اپنے شہر والے گھر لے چلو گا اور وہاں ہم اپنی زندگی کی نئی اور خوشگوار شروعات کرے گے

اس ماہ کے آخر میں تمہاری پڑھائی بھی مکمل ہو جائے گی

پھر تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا پاس لے آؤ گا

میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا

تم فکر نہ کرو تم پاپانہ مانے تو تمہیں میں ہاسٹل سے اپنے گھر لے چلوں گا

پہلے اس کی طرف دیکھتی رہی اسے اپنی محبت پر آج ناز ہو رہا تھا جس نے محبت کی ہی نہیں نبھائی بھی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

چھوٹا سا کالے رنگ کا کمرا جس کی دیواریں مکمل کالے رنگ سے ڈھکی ہوئی تھی

اس کمرے میں بیٹھنے کے لیے ایک شیئر اور سامنے آیک ٹیبل تھا اور کچھ بھی نہیں

وہ اپنی رولنگ شیئر پر بیٹھا سگریٹ کے لمبے لمبے کش لگاتے ہوئے کچھ سوچ رہا تھا جب اس کمرے کا دروازے ناک ہوا

کم ان

اتنا کہنے کے بعد دروازہ آہستہ سے اندر کی طرف کھولا تھا

ایک شخص اندر آیا جس نے بلیک کلر کی ہوڈی پہن رکھی تھی اور اس کا چہرا بھی ہڈ سے کرو تھا

بیٹھے ہوئے شخص نے ایسے ایک نظر دیکھا

کیا اس عورت کا کچھ پتہ چلا

بیٹھے ہوئے شخص نے پوچھا

پتہ چل گیا ہے پر وہ ابھی اس ملک میں نہیں ہے

پر اگلے مہینے وہ پاکستان واپس آرہی ہے

اس کی اتنی بات پر اس شخص نے سر ہلایا

یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ تم اب جا سکتے ہے

سامنے کھڑے شخص نے اس کے اشارے کو سمجھتے کمرے سے باہر کی راہ لی

اور کمرے سے نکلتے کمرے کا دروازہ بند کرتا نکلتا چلا گیا

اور اندھیری رات میں اندھیرے کا ایک حصہ بن گیا

جب کے پیچھے کچھ سوچتے ہوئے وہ شخص بھی اس کمرے سے باہر نکلتا اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

آج اس کا یونیورسٹی میں دوسرا دن تھا

وہ آتی سیدھا اپنے ڈیکس پر بیٹھ گئی جس پہ کل بیٹھی تھی کل تمام پیریڈ کے دوران اس کی ماہین سے کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی

ماہین اسے بہت پیاری لگی بالکل اپنے جیسی لگی

اسے کلاس میں بیٹھے ابھی کچھ ہی ٹائم گزرا تھا

ماہین بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی

قندیل اسے دیکھ کے کافی خوش ہوئی

ابھی ان دونوں کو باتیں کرتے کچھ ہی ٹائم گزرا تھا کہ پروفیسر کلاس میں داخل ہوئے

تمام گلاس سر کو دیکھتے ہی بالکل سیدھی ہو کے بیٹھ گئے

السلام علیکم سر

یہ بھی پروفیسر شاہ نے ہی ان کو گڈ مارننگ کی جگہ سلام کرنے کو کہا تھا

پروفیسر شاہ نے پوری کلاس کو ایک نظر دیکھا اور قندیل کو دیکھتے ہی اس کی نظر پھر سے آج آس پر ٹھہر گئ

کیونکہ اج وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

پرپل کلر کی فراق پہنے ساتھ میں ہم رنگ حجاب لیے پر آج اس نے کالی کی جگہ سفید چادر اوڑھ رکھی تھی

قندیل کو دل بھر کر دیکھنے کے بعد وہ کلاس کی طرف متوجہ ہوا

سو سٹوڈنٹ

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں پڑھائی کہ معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا

میں پورے ہفتے میں آپ کو جو پڑھاؤ گا ہفتے کے آخری دن اسسائنمنٹ کی شکل میں آپ لوگوں سے ٹیسٹ لیا کروں گا

اور اس میں کوئی کمپرومائز نہیں کیا جائے گا اور اگر اس میں کچھ غلطی ہوئی تو سزا ملے گی

اتنا کہتے ہی اس نے لیکچر شروع کر دیا

پڑھانے کے بعد ایک نظر کلاس میں دوڑاتے اس نے سوال کیا

کیا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آئی تو پوچھ لیں

نوسر

تمام سٹوڈنٹس نے ہم آواز کہا

اگر پھر بھی کیس کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو وہ پوچھ سکتا ہے

کیونکہ میں اپنے کام کے معاملے میں کوئی غلطی برداشت نہیں کرتا

اتنا کہنے کے بعد اس نے قندیل کی طرف دیکھا جو ابھی بھی بک پر نظریں گاڑے بیٹی تھی

مس قندیل کیا آپ کو سمجھ نہیں آئی تھی

نوسر ایسی بات نہیں ہے

پھر آپ نے میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا

سر کون سا سوال سر

ابھی تو میں نے پوچھا کہ کسی کو لیسن کو سمجھنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی

نوسر کوئی پریشانی نہیں

اتنا کہنے کے بعد وہ دوبارہ بیٹھ گئی

اور وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتا دوسری کلاس کا پیریڈ لینے چلا گیا

کیا ہوا ایسا منہ کیوں بنا رکھا ہے

ماہی نے اس کی طرف دیکھا تو اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ اس سے پوچھا

مجھے بس ٹیسٹ کا سوچ کر ٹینشن ہو رہی ہے

کیو تم کو کچھ نہیں آتا

نہیں ایسی بات نہیں ہے

اس یونی میں اڈجیسٹ ہونے میں مجھے تھوڑا ٹائم لگ گیا جس کی وجہ سے میں سہی سے پڑھ نہیں سکی

پر میں کل تک کر لو گی

بس مجھے ڈر لگ رہا ہے

کسی چیز سے ڈر لگ رہا ہے سر سے یا سر کے دیے ٹیسٹ سے

دونوں س

اس کی بات سن کر ماہی کو ہسی آئی

اس کو ہستا دیکھ قندیل پھر سے بولی

ایسی بات نہیں ہے میں نے پچھلے سکول کالجز میں ٹاپ کیا ہے

پھر یہ تو تمہارے لیے چٹکیوں کا کام ہو گا

سر تو پڑھاتے بھی بہت اچھا ہے

تم کو پتہ ہے میرے بابا بھی انگلش کے پروفیسر تھے اور وہ اسی ہی یونی میں پڑھاتے تھے

سچ میں تمہارا بابا پروفیسر ہے

ہاں میرے بابا پروفیسر تھے

تھے مطلب کیا وہ اب نہیں ہے

میرے بابا شہید ہوئے تھے

کیسے شہید ہوئے تھے ماہی نے اس سے پوچھا

کبھی ممانے بتایا نہیں بس اتنا کہتی ہے کے وہ شہید ہوئے تھے

شاید وہ ایک دہشت گرد حملے میں شہید ہوے تھے

وہ اس کو بتاتے ہوئے رونے لگی

اچھا اچھا ائی ایم سوری تم رونا مت شروع کرو

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے تم سوری نہ کہو

بات کرتے ہوئے ان کے اگلے پیریڈ کا ٹائم ہو گیا تو وہ دوبادہ اپنے کام میں مصروف ہو گئ

♥♥♥♥♥♥♥♥

آج اسے یونی آتے ہوئے پورا ہفتہ ہو گیا تھا

اس پورے ہفتے میں اسے پروفیسر شاہ کچھ عجیب سے لگے ایسے ایسا لگتا کہ سر اس کی طرف دیکھ رہے ہے پر جب وہ سر کی طرف دیکھتی تو وہ اپنے کام میں مصروف ہوتے یہ بات قندیل کو بہت عجیب لگتی تھی

وہ جب یونیورسٹی سے گھر واپس آئی تو اس کے تایا ابو اور اس کا بیٹا پہلے سے ہی موجود تھے

وہ ان کو دیکھ کر کچھ زیادہ خوش نہیں ہوئی تھی

اسے پتہ نہیں کیوں اپنا تایا ابو لالچی اور اس کا بیٹا عجیب لگتا تھا

اسے ہمیشہ ایسا لگتا تھا جیسے اس کے تائے کا بیٹا سفیان اسے ہوس بھری نظروں سے دیکھتا ہے

وہ ان کو ایک نظر دیکھ سلام کرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلتی بنی

اس کی ماں کو بھی ان کا ایسے بن بلائے گھر آنا اور ایک ہفتے میں دو دو چکر لگانا کچھ خاص پسند نہیں تھا

پر وہ انہیں روک بھی نہیں سکتی تھی یہ ان کے چھوٹے بھائی کا گھر تھا

مزید ایک گھنٹہ ان کے گھر رکنے کے بعد وہ اپنے کام کی طرف روانہ ہو گئے

لیکن جب تک وہ اس گھر میں موجود تھے قندیل نے دوبارہ پلٹ کر نیچے کی طرف نہ دیکھا

اسے عجیب وحشت ہوتی تھی سفیان کی نظروں سے

اس کا دل کرتا کہ وہ اس کی نظروں کے سامنے سے کہیں غائب ہو جائے

اس کو وہ مقصد بھی معلوم تھا جس کی وجہ سے وہ بار بار ان کے گھر چکر لگاتے تھے

وجہ ان کا بیٹا سفیان تھا جس کے لیے وہ قندیل کا رشتہ چاہتے تھے

وہ قندیل سے 15 سال بڑا اور کافی آیاش قسم کا انسان تھا

لیکن اس کی ماں ان کو ہر دفع نہ کر دیتی

وہ گھر سے چلے گئے تو وہ اپنے کمرے سے نیچے کچن کی طرف ائی

مماآج پھر یہ کیوں آئے ہیں

وجہ تم کو معلوم ہے بیٹا

پوچھنے کی کیا ضرورت ہے

مماآپ ایک ہی بار میں انہیں چلتا کیوں نہیں کرتی یہ بار بار کیوں ہمارے گھر کے چکر لگاتے ہیں

آپ بتادے نا کہ میں ان کے بیٹے سے شادی نہیں کرنا چاہتی

یہ کوئی زور زبردستی نہیں کر سکتے

بیٹا ایسے بات نہیں کرتے وہ تمہارے تایا ابو ہیں

اس کی ماں نے اس کے بدتمیزانہ انداز پر اسے سمجھانا چاہا

سوری مام پر آپ انہیں سمجھادیں نہیں تو کسی دن میں ان سے بات کروں گی

بابا کے جانے کے بعد دادا ابو نے ہمیں وہ توجہ دی ہی نہیں جو ہم ڈیزرو کرتے ہیں تو پھر یہ بار بار

کیوں آتے ہیں

ماما مجھے سفیان کی نظروں سے عجیب سی وحشت ہوتی ہے اپ انہیں روک دے کے وہ ہمارے گھر

نہ آیا کریں

یہ صحیح نہیں ہے

اتنا کہنے کے بعد وہ رکی نہیں بلکہ دوبارہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

جب کہ پیچھے اپنی ماں کو وہ ہزاروں سوچوں میں چھوڑ گئ

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سید کرم شاہ کی دو ہی اولادیں تھی

ایک بیٹا اور ایک بیٹی

بیٹا سید سلطان شاہ

جبکہ بیٹی کا نام فرزانہ تھا

کرم شاہ کے بعد

سلطان شاہ کی بھی دو ہی اولادیں تھی

اور دونوں ہی بیٹے بڑا بیٹا سید صغیر شاہ

جب کہ چھوٹا بیٹا کبیر شاہ تھا

جبکہ فرزانہ کی دو بیٹیاں ہی تھی

ایک بیٹی کا نام چندہ جب کہ دوسر بیٹی کا نام ستارہ تھا

صغیر کا رشتہ چندہ سے اور کبیر کا رشتہ ستارہ سے بچپن میں جوڑ دیا گیا تھا

صغیر کبیر سے پانچ سال بڑا تھا

جبکہ چندہ اور ستارہ جڑوا بہنیں تھی

جڑوا ہونے کے باوجود ان کے نیچر میں زمین اسمان کا فرق تھا

چندہ ایک سلجھی ہوئی لڑکی تھی جبکہ ستارہ اس کے اس سے بالکل مختلف شوخ طبیعت نتمیز قسم کی لڑکی تھی

وہ ہر کام اپنی مرضی سے کرتی تھی

صغیر جب 25 سال کا ہوا تو اس کی شادی چندہ سے کر دی گئی

جبکہ چندہ کی عمر 19 سال تھی

کبیر ابھی اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا

ستارہ کبھی زور زبردستی میں کبیر سے شادی نہ کرتی اگر اسے کبیر کی دولت نہ چاہیے ہوتی

کبیر اس کو ویسے ہی بہت پسند تھا وہ انسان خوبصورتی کا شہکار تھا

صغیر شاہ نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد گاؤں میں ہی شادی کر کے ادھر سے ہی اپنا بزنس شروع کر دیا

جبکہ کبیر کو اگے مزید پڑھنے کا شوق تھا اسی لیے سلطان شاہ نے اسے شہر میں ہی ایک بنگلوں لے دیا تھا جہاں رہ کے وہ اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا

وہ صغیر شاہ سے شروع سے ہی کہتے تھے کہ اسے اتنا نہیں پڑھانا چاہیے جتنا پڑھ لیا ہے اتنا بہت ہے اگے اپنا کام شروع کرے اور گاؤں واپس آ جائے

لیکن صغیر ہمیشہ کبیر کی طرف داری کرتا اور سلطان شاہ کو سمجھاتا کہ اسے مزید پڑھنے دیا جائے

اس بات سے ہمیشہ سلطان شاہ متفق نہیں ہوتے تھے

جس کا نتیجہ انہیں اج کبیر کی بغاوت کی شکل میں ملا تھا

جو آج ان کے سامنے سینہ تان کھڑا ان کو بتا رہا تھا کہ اس نے شادی کر لی ہے اور وہ بھی آج نہیں پورے تین مہینے پہلے جب وہ آخری دفعہ گاؤں سے ہو کر گیا تھا

سلطان شاہ کو تو مانو جیسے سانپ ہی سونگ گیا ہو

جبکہ صغیر کونے میں خاموش کھڑا تھا وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا اس معاملے میں

جبکہ سیڑھیوں کے ساتھ والے کمرے میں کھڑی ستارہ یہ سب سنتے ہوئے اندر ہی اندر پاگل ہونے کو تھی

میں نے کہ دیا نہ کہ مین سندس سے شادی کروں گا تو میں اس سے ہی شادی کروں گا

نکاح میں پہلے کر چکا ہوں اگر اس دفعہ آپ نہ مانیں تو میں یہ گھر ہمیشہ کے لیے چھوڑ کے چلا جاؤں گا

اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنی ماں کی طرف دیکھا جو منہ پہ دوپٹہ رکھے اپنے انسوں کا گلا گھونٹ رہی تھی

تم کو معلوم ہے نا کہ وہ لڑکی ہمارے معیار کی نہیں ہے ہم کو نہ اس کا کچھ اگلا پتہ ہے نہ پچھلا تو ہم اس سے تمہاری شادی کیسے کریں

سلطان شاہ غصے سے دہاڑا تھا

بابا مجھے اس کے اگلے پچھلے سے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے اس سے محبت ہے میں نکاح کر چکا ہوں اور اگر آپ نہیں مانتے تو میں جا رہا ہوں

اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنا سفری بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف چلنا شروع کیا اسے امید تھی کہ پیچھے سے اس کا باپ اسے پکارے گا اور وہ مان جائے گا

اور اسے روک لے گا مگر جب وہ دروازے کی دہلیز تک پہنچ گیا

تو اسے پیچھے سے کوئی آواز نہ آئی اس نے ایک دفعہ پلٹ کر پیچھے دیکھا اس کا باپ اس کی طرف سے منہ موڑے کھڑا تھا

صغیر میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے پیچھے جاتا

کیونکہ اگر اس کے پیچھے جاتا تو وہ بھی اس گھر سے نکال دیا جاتا اور وہ یوں کروڑوں بلکہ اربوں کی جائیداد چھوڑ کے جانا نہیں چاہتا تھا

اس نے ایک دفعہ پلٹ کر پیچھے دیکھا اور دروازے سے باہر نکل گیا کبھی نہ واپس آنے کے لیے

♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل اور اس کی مماڈنر کر رہے تھے جب قندیل کو خیال آیا کہ اس نے کل اسائنمنٹ جمع کروانی تھی

وہ تو سکول سے آتے ہی اپنا کام شروع کر دیتی اگر گھر میں تایا ابو اور اس کے بیٹے کو دیکھ کر اس کا اچھا خاصا موڈ خراب نہ ہوتا

اس کا پڑھنے کو دل نہیں کیا تھا اس لیے وہ کمرے میں جا کر فریش ہو کر سو گئی تھی

اٹھی تو تب جب اس کی مما نے اسے ڈنر کے لیے بلایا اور اب اسے خیال آ رہا تھا اپنی اسسائنمنٹ کا

اس نے سوچا وہ کھانا کھانے کے بعد لکھے گی پر لکھے گی کیا اسے تو کچھ یاد ہی نہیں تھا

وہ کھانا کھاتے کھاتے اچانک پریشان ہو گئی

کا ہوا بیٹا تم نے کھانا کھانا کیوں چھوڑ دیا

سندس نے اس کو پریشان دیکھ کر پوچھا

میرا پیٹ بھر گیا

اتنا کہنے کے بعد وہ اٹھی اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

وہ اپنی مما کو کیا بتاتی کہ پچھلے سکول کالجز میں ٹاپ کرنے والی لڑکی اپنی پہلے یونی ٹیسٹ میں فیل

ہونے کی تیاریاں کر چکی تھی

وہ کمرے میں آ کر پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی

اس نے کتاب کھول کر پڑھنے کی کوشش کی پر اس سے کچھ پڑھا نہ گیا ٹینشن کی وجہ سے

اب میں کیا کروں مجھے تو کچھ یاد بھی نہیں ہو رہا اور نہ ہی کچھ پڑھنے کو دل کر رہا ہے

کل سر بہت غصہ ہوں گے

چلتے چلتے اسے بہت سا ٹائم گزر گیا جب اس نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی

تو اسے معلوم ہوا رات کے 11 بج رہے ہیں

ڈنر کرنے کے بعد ٹہلنے کے علاوہ اس نے کیا ہی کیا تھا

ٹائم کو دیکھتے ہی اس کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے

پہلے اس نے سوچا کہ اب پڑھائی شروع کرتی ہیں کچھ تو پڑھوں گی

بک کھولے ابھی سے 10 ہی منٹ ہوئے تھے اسے اوباسی پہ اوباسی انا شروع ہو گئی

پڑھتے پڑھتے کب اس کی انکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہ چلا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ کلاس روم میں اداس سی بیٹھی تھی جب ماہی اس کے پاس آ کر بیٹھی

کیا ہوا قندیل اتنی اداس کیوں ہو

یار میری اسئنمنٹ تیار نہیں ہے

بس یہی سوچ سوچ کر دماغ پھٹنے کو ہے

کچھ نہیں ہوتا یار ایک اسائنمنٹ ہی ہے تم تو ایسے منہ لٹکا کر بیٹھی ہو جیسے کوئی جنگ ہار گئی

ایسی بات نہیں ہے پہلی ٹیسٹ میں فیل

وہ افسوس سے کہتی بک کی طرف دیکھنے لگی

ماہی اس کو اس کے حال پر چھوڑتی اپنی بکس نکالنے لگی

السلام علیکم سر

وعلیکم السلام

پروفیسر شاہ کو کلاس روم میں داخل ہوتے تمام بچوں نے سلام کیا

اوراس نے بڑے تحمل سے جواب دیا

آپ سب کی اسائنمنٹ تیار ہے

پہلا سوال ہی وہ کیا ہے جس کو سوچ سوچ قندیل کے رونٹے کھڑے ہو رہے تھے

یس سر

تمام کلاس ہم آواز بولی

پروفیسر شاہ نے سب کی اسسائنمنٹ باری باری چیک کرنا شروع کی

اسائنمنٹ کو ایک نظر دیکھتا وہ ان کو ان کی غلطیاں بتاتا کر آگے گزر رہا تھا

اس کو اسسائنمنٹ چیک کرتے مسلسل اپنے اوپر کسی کی نظروں کا حصار محسوس ہو رہا تھا

جب اس نے پلٹ کر دیکھا تو دوسرے رو کے پہلے ڈیکس پر

جہاں اس کلاس کی سب سے زیادہ ماڈرن لڑکی لیزا بیٹھی ہوئ تھی

لیزا ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

برائون کلر کے بال گہرے گلے والی ٹی شرٹ ساتھ میں نیچے جینز پہننے

وہ اس کو ایک نظر بھی پسند نہ ائی تھی

اس کو ایک نظر دیکھتے وہ دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا

مس لیزا

پروفیسر قلب نے اس کو پکارا جو ابھی بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

یس سر اس نے بڑے ہی دل نشین طریقے سے جواب دیا

آپ کی اسئنمنٹ کہاں ہے

یہ لیں سر اس نے اپنے بیگ میں سے اسائنمنٹ نکال کر سر کو دی

اس نے تمام اسئنمنٹ کو ایک نظر دیکھا اور اس کے ٹیبل پر واپس رکھتے آگے بڑھ گیا

قندیل کتاب کی طرف متوجہ منہ نیچے کر کے بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ماہی بھی

مس ماہین آپ کے اسئنمنٹ

یس سر

ماہین اتنا کہنے کے بعد اسسائنمنٹ سر کے ہاتھ میں تھمائی گئ

گڈ ویری گڈ

وہ اپنی اسسائنمنٹ پکڑ کر دوبارہ بیٹھ گئ

جب ماہی کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کا حصار محسوس ہوا

اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس سے ایک ڈیس پیچھے بیٹھا لڑکا اسے مسلسل دیکھ رہا تھا

جس کا نام حارث تھا وہ بھی ان کی طرح ہی ایک سٹوڈنٹ تھا بٹ وہ شکل سے سٹوڈنٹ معلوم نہیں ہوتا تھا

اس کے دیکھنے پر وہ اسے اگنور کرتی دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی

اتنا کہنے کے بعد وہ قندیل کی طرف متوجہ ہوا

قندیل آپ کا اسسائنمنٹ کہاں ہے

وہ جو نیچے منہ کر کے بیٹھی تھی سر کی آواز پر کرنٹ کھتی کھڑی ہوئی

وہ سر وہ .....

میں نے آپ کی اسئنمنٹ مانگی ہے

میں اسسائنمنٹ سر وہ .....

ڈر کر قندیل نے آپنے بیگ میں سے ایک فائل نکال کر سر کو پکڑائی

پروفیسر شاہ نے ایک نظر فائل کو دیکھا ہے

جو مکمل صاف صفحات پر مشتمل تھی جن میں ایک حرف تک نہ لکھا گیا تھا

اس نے ایک نظر قندیل کو دیکھا

پھر اسائنمنٹ اس کے ٹیبل پر تھا آگے بڑھ گیا

جبکہ قندیل پیچھے حیران و پریشان کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

جب اس کے کانوں میں پروفیسر شاہ کی آواز گونجی

بیٹھ جائیں مس قندیل

وہ جلدی سے اپنے ڈیکس پر دوبارہ بیٹھ گئی

پروفیسر شاہ نے تمام کی اسئنمنٹ دیکھ لی تھی

سب سٹوڈنٹ نے بہت اچھی کارکردگی دکھائی ہے

وہ یہ بات کرتے ہوئے مسلسل قندیل کی طرف دیکھ رہا تھا جو نظریں نیچے کیے بیٹھی تھی

پروفیسر شاہ کی ایک ایک حرکت پر جس کی نظر تھی وہ تھی لیزا جس نے اس بات کو بڑی شدت سے محسوس کیا تھا کہ پروفیسر شاہ پچھلے کچھ دنوں سے قندیل کی طرف مسلسل دیکھ رہے ہیں اور یہ بات اس کو بالکل پسند نہ تھی

کیونکہ وہ پہلی ہی نظر میں پروفیسر شاہ پر اپنا دل ہار بیٹھی تھی

جن کی گہری سیاہ آنکھوں میں کوئی بھی بڑی آسانی سے ڈوب سکتا تھا اور وہ تو ویسے بھی بڑی دل پھینک لڑکی تھی

کچھ غلطیاں موجود ہیں تو آپ انہیں مزید امپروو کریں

آج تو سارا ٹائم اسسائنمنٹ چیک کرنے میں گزر گیا ہے

تو لیکچر کل ہو گا

اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور باہر کی طرف چلنا شروع کیا دروازے پہ پہنچ کے اس نے پلٹ کر ایک نظر قندیل کو دیکھا اور نیا حکم جاری کیا

مس قندیل آپ اگلے پانچ منٹ میں میرے آفس میں مجھے ملے

اتنا کہنے کے بعد وہ رکا نہیں بلکہ چلا گیا

میں آئی کم ان سر

وہ اسی کے انتظار میں بیٹھا تھا دروازہ ناک ہونے پر فورا بولا

یس کم ان

وہ آہستہ سے دروازہ کھولتی آفس میں داخل ہوئی

اس کا ایک نظر مکمل جائزہ لینے کے بعد جو آج بلیک کلر کا کرتا پجامہ پہنے ساتھ میں ہم رنگ حجاب لیے کافی خوبصورت لگ رہی تھی

بھرپور جائزہ لینے کے بعد وہ اپنی چیئر سے کھڑا ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا بالکل اس کے روبرو کھڑا ہو گیا

جبکہ سر کو یوں اپنے قریب آتا دیکھ وہ دو قدم پیچھے ہوئی

آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کو کیوں بلایا ہے

وہ دو قدم اس کے مزید قریب ہوا

جب کہ وہ مزید دو قدم پیچھے ہوئی

معلوم ہے پر اس میں میری غلطی نہیں ہے

تو پھر کس کی غلطی ہے کیا میں لیکچر صحیح نہیں دیتا

بات کرتے ہوئے وہ اس کی طرف چلنا شروع ہوا

نو سر ایسی بات نہیں ہے وہ قدم پیچھے کو چلتی بولی

جب اس نے مزید ایک قدم پیچھے لیا اور وہ افس کے دروازے سے جا لگی

وہ چلتا چلتا بالکل اس کے ایک قدم کے فاصلے پر آ کر رک گیا

ایک ہاتھ پیچھے دیوار پر رکھا

جبکہ دوسرا ہاتھ وہ اس کی طرف بڑھا ہی رہا تھا جب اس کو قندیل کی گھٹی گھٹی سی آواز آئی سر آپ

یہ کیا کر رہے ہیں

وہ اس کو اتنے قریب سے دیکھتا بے خود سا ہو رہا تھا

پیار.....

وہ ایک لفظ جواب دیتا اس کی گردن کی طرف جھکا تھا جبکہ قندیل سانس روکے کھڑی تھی

ابھی وہ پھر سے کچھ بولتی جب اسے اپنی گال پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا یہ محسوس کرتے

ہی قندیل کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کی جسم سے کرنٹ گزار دیا ہو

قندیل نے ہمت کر کے کچھ بولنے کی کوشش کی سر پلیز پیچھے ہٹ جائیں

جب اپنے کان کے قریب اس کی خمار سے ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی

پوش می .....

کیا .....قندیل کو ان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی

میں نے کہا مجھے پیچھے کی طرف دھکا دو اسے اپنے کان میں پھر سے اس کی آواز سنائی دی

جس کا مطلب سمجھتے ہی اس نے پورے زور سے اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا کہ وہ اس سے دو قدم کے فاصلے پر ہوا جب قندیل کا چہرہ سرخ انار ی ہو رہا تھا شرم کی وجہ سے اور کچھ گھبراہٹ کی وجہ

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر کو آجائے گا

قندیل نے اسے ایک نظر دیکھا اور دروازہ کھول کے باہر کی طرف دوڑی

باہر نکلتے ہی وہ سامنے کھڑے وجود سے ٹکرائے جو کوئی اور نہیں لیزا تھی

اس نے لیزا کو دیکھا اور کلاس روم کی طرف چلی گئی

جبکہ لیزا اس کی اڑی ہوئی رنگت اور سرخ چہرہ دیکھ کر پریشان ہو گئی

وہ جو سوچ رہی تھی کے سر نے قندیل کو کیوں بولایا ہے

اس لیے وہ قندیل کے پیچھے اس کو دیکھنے آئی تھی

اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ پریشان ہوئی تھی

اس کو کیا ہوا

اس نے پر سوچ لہجے میں کہا

اتنا کہنے کے بعد وہ کندھے چکھاتی آگے کی طرف بڑھ گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کلاس روم میں پہنچی تو اپنے ڈیس پر موجود ماہی کے گلے لگ گئی

اور رونا شروع کر دیا

جب کہ ماہی حیران و پریشان اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے پوچھ رہی تھی کہ اس کو کیا ہوا

کیا ہوا قندیل تم ایسے کیوں رو رہی ہو بتاؤ مجھے میں پریشان ہو رہی ہوں

ماہی تم کو پتہ ہے پروفیسر شاہ نے میرے ساتھ

اتنا کہنے کے بعد اس نے پھر سے رونا شروع ہو گئے

جبکہ ماہی سر پر فیسر کا نام سنتے مزید پریشان ہو گئی

اس سے ایک ڈیس پیچھے بیٹھا حارث بھی پروفیسر شاہ کا نام سنتے کچھ پریشان ہوا تھا

اس نے ایک نظر ماہی کو دیکھا اور اشارے سے پوچھا یہ قندیل کو کیا ہوا ہے

جب کہ ماہی نے اسے اشارے سے خاموش رہنے کو کہا

حارث اس کا اشارہ سمجھتے اٹھتا کلاس روم سے باہر چلا گیا

جب کے پیچھے ماہی قندیل کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں ایسا تو نہیں تھا کیا مجھے اس سے پیار ہو گیا ہے

وہ کچھ ٹائم پہلے ہوئے واقعہ کے بارے میں سوچ رہا تھا جب دروازہ اچانک سے کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا

قندیل کو روتے ہوئے دیکھ وہ پریشان ہو گیا تھا ماہی کا اشارہ سمجھتے وہ سیدھا باہر کو نکلا اور قلب کے آفس میں آیا تھا کیونکہ قندیل نے روتے ہوئے پروفیسر شاہ کا نام لیا تھا

تم نے کیا کیا ہے قندیل کے ساتھ حارث نے اندر داخل ہوتے ہی قلب سے سوال پوچھا

تم کس کی اجازت سے اندر آئے ہو

میں کیا پوچھ رہا ہوں تم نے کیا کیا ہے قندیل کے ساتھ حارث پھر غصے سے بولا

میں نے کہا تم کس کی اجازت سے اندر آئے ہو

مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے

تمہیں کیوں اجازت کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارا پروفیسر ہوں تم اس طرح سے میرے ساتھ بات نہیں کر سکتے

پروفیسر تم یہاں ہو قلب شاہ تم یہ مت بھولو کے تم ایک افیسر ہو

تم کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بہت اچھی طرح سے پتا ہے کہ میں کیا ہو

میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں حارث نے اصل بات کی

سوال جواب بعد میں پہلے باہر جاؤ اور ناک کر کے اجازت لے کر دوبارہ اندر آؤ اس سے پہلے میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا

قلب میری بات سنو حارث پھر سے بولا

میں نے جو کہا ہے وہ کرو باہر جاؤ اور ناک کر کے اندر آؤ

حارث نے ایک بے بس نظر اس پہ ڈالی اور باہر کو چلا گیا اور دروازے کو ناک کیا

میں آئی کم ان سر حارث نے پوچھا

یس کم ان

پوچھو کیا بات کرنی ہے تم نے مجھ سے

تم نے مس قندیل کے ساتھ کیا کیا ہے جو وہ اتنا رو رہی ہے

کیا کہا قندیل رو رہی ہے

قلب سن کر پہلے تو حیران ہوا پر بعد میں پریشان ہو گیا تھا

ہاں وہ بہت زیادہ رو رہی ہے تم نے ایسا کیا کیا ہے اس کے ساتھ جو وہ اتنا رو رہی ہے

میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا

پھر وہ تمہارا نام لے کر اتنا رو کیوں رہی ہے

مجھے نہیں پتا وہ کیو رو رہی ہے اور اب تم جا سکتے ہو

اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنا رخ اس کی طرف سے موڑ لیا

حارث اس کی کمر کو ایک نظر دیکھتا پلٹ گیا

وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا

جبکہ وہ اس ان کے بارے میں سوچنے لگا جب اس نے ایک اہم فیصلہ لیا تھا

.....

تین منزل کے اس گھر میں بس تیسری منزل اور پہلی منزل کی ایک ایک کمرے لائٹ جل رہی تھی پہلی منزل میں اس کی ماں نماز کے بعد تسبی پڑ رہی تھی

جبکہ وہ پچھلے دو گھنٹے سے ٹریڈ مل پر بھاگ رہا تھا اس کے جسم پر پسینے کے قطرے نمودار ہو رہے تھے جو اس کی اس محنت کے وجہ سے تھے

اس کی چوڑی کمر پر ایک بہت بڑے بچھو کا ٹیٹو بنا ہوا تھا پسینے کی وجہ سے بچھو چمک رہا تھا جو کہ اس کو اور خطرناک بنا رہا تھا

اس کی نظر سامنے غیر معری نکتے پر تھی

پر اس کے دماغ میں اس کے باپ کے الفاظ گھوم رہے تھے

میں اس داغ کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا کے میری وجہ سے ایک بے گناہ کی جان گئی اس لیے میں جینا نہیں چاہتا میری موت کا زمہ دار میں خود ہو میری موت کا کوئی اور زمہ دار نہیں.

قلب.....

ابھی وہ سوچ ہی رہا ہو تھا کے اس کو پیچھے سے آواز ائی

اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو اس کی جان سا پیارا دوست حارث اس کی طرف دیکھ رہا تھا قلب کیپٹن کی طرف سے آرڈر ایا ہے حارث نے اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر کہا

وہ ٹریڈ مل سے اترا اور اپنی شرٹ اٹھاتا ہے اس کی طرف بڑھا تم جاؤ میں فریش ہو کے آرہا ہوں

اتنا کہنے کے بعد وہ ڈریسنگ روم میں گھس گیا دروازہ بند کرتا پلٹ گیا اور سیڑھیاں نیچے اترتا ماں جی کے کمرے میں داخل ہوا

جب کہ قلب پیچھے فریش ہونے کے بعد ماں جی سے ملتا اس کو لیتا اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اپنے منزل کی طرف روانہ ہوا

وہ جب اپنی منزل پر پہنچے تو ان کے سامنے ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی اس میں بڑے حرفات میں لکھا ہوا تھا

آرمی سینٹرل کنٹرول سینٹر

وہ ایک نظر اس بلڈنگ کو دیکھتے اندر چلے گئے لفٹ میں کھڑے ہوتے ہی قلب نے دسویں مالے کا بٹن دبایا

جب وہ اپنی منزل پر پہنچے تو کچھ قدم چلنے کے بعد ایک کمرے کے باہر کھڑے ہوئے اس نے دروازے کو ناک کیا

یس کم ان

اندر سے بس اتنی اواز ائی جو کہ کسی مرد کی بھاری اواز تھی

دونوں دروازہ کھول کے اندر آ گئے

سامنے کرنل اقبال خان کھڑا تھے جو ان کی طرف ہی دیکھ رہا تھے

اؤ میرے شیر جوانو وہ ان کو دیکھتا خوش مزاجی سے بولا

وہ دونوں بھی مسکرا کر ان کے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئے

کرنل اقبال کچھ ٹائم تک قلب کو گہرے نظروں سے دیکھتا رہا اور بعد میں بولا قلب ابھی بھی تمہارا یہ ہی فیصلہ ہے

جی .ایک لفظ جواب دیا

قلبتم یہ جاب چھوڑنے کے بجائے کچھ مہینے کی لیو بھی تو لے سکتے ہو

سر میں ایسا کر سکتا ہوں پر مجھے معلوم نہیں کہ اس کیس کو حل کرنے میں کتنا ٹائم لگے گا اس لیے میں نے سوچا کہ میں یہ جاب چھوڑ دوں کیونکہ میں اپنے باپ کو انصاف دلائے بغیر موت کو گلے نہیں لگانا چاہتا

میجر قلب اپ یہ جاب نہ چھوڑی میں اپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جتنا بھی ٹائم لگا اپ کو اپنا کیس سالو کرنے کے لیے اپ کو دیا جائے گا

بس اپ یہ جاب نہ چھوڑیں اپ نے اپنی اس چھے سال کی جوب میں جتنے بھی کیس لیے ہیں وہ تمام حل کیے ہیں

جو ایک عام انسان کے کرنے کے بس کی بات نہیں ہے

اپ ہمارے شیر ہیں ہم اپ کو ایسے نہیں کھو سکتے

اپ چھٹیاں لے لیں جتنی مرضی لینی ہے بلکہ اپ کو جو جو مدد چاہیے ہو گی گورنمنٹ کی طرف سے اپ کو ملے گی

بس اپ جاب نہ چھوڑیں

سر اپ سمجھ کیوں نہیں رہے مجھے بالکل بھی نہیں پتا ایک سال لگے ہو سکتا ہے دو سال لگے اور ہو سکتا ہے 10 سال بھی لگے

ہم کہہ رہے ہیں نا جتنی چھٹیوں کی ضرورت ہوئی تم کر لو ایک سال کے اندر اندر تم اس کیس کو ختم کر لو گے

اس کے بعد ہمیں تمہارا انتظار رہے گا کرنل اقبال نے مسکرا کر کہا اب ان کی طرف دیکھتا رہا

اور پھر مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا پر میری ایک شرط ہے کیسی شرط کرنل اقبال نے پوچھا بات یہ ہے سر کہ اس یونی میں ہوئی چھ سال پہلے ریڈ کی وجہ سے اس یونی کے تمام برے کام ختم ہو چکے تھے اس لیے یہ میرے لیے کوئی مشن نہیں ہے پر میں پھر بھی میجر ماہین اور میجر حارث کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہوں گا

کیونکہ یونی میں مجھے مدد کی ضرورت ہو گی جو لڑکیوں میں رہ کر میجر ماہین اور لڑکوں میں رہ کر میجر حارث کریں گے

یہ سننے کے بعد کرنل اقبال نے سر ہاں میں ہلایا اور حارث کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتے ہوں کیا تمہیں منظور ہے یہ شرط

سر مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے قلب کے ساتھ جانے میں

حارث نے ان کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا حارث کی بات سننے کے بعد اقبال کافی مطمئن ہو گئے اس لیے انہوں نے ایک پیج نکالا اور اس پر سائن کر دیا

ہے تمہاری چھٹیوں کی درخواست جس پر میں نے سائن کر دیا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ کیس تم کچھ ہی منتھ میں سالو کر لو گے اور اپنے باپ کو انصاف دلاؤ گے انشاءاللہ تم سرخرو ہو کر لوٹو گے

انہوں نے بات کرتے ہوئے مان سے اس کا کندھا تھپتھپایا اور کمرے سے نکل گیا

جب کہ پیچھے حارث اور قلب نے ایک دوسرے کو دیکھا حارث نے اٹھ کر قلب کو گلے لگایا اور اس کو حوصلہ دینے کے انداز میں اس کا کندھا تھپتھپایا

یار مجھے یقین ہے تم یہ کیس بہت جلد حل کر لو گے تمہارے باپ کی بے گناہی ثابت ہو جائے گی

انشاءاللہ قلب نے اس کی بات سننے کے بعد کہا

.....

وہ ابھی اپنے خیالوں میں ہی گم تھا جب اس کی نظر ٹائم پر گئی تو اسے معلوم ہوا کہ یونی کی چھٹی ہونے کا ٹائم ہو گیا ہے

اور آج اس نے پہلے لیکچر کے علاوہ کوئی لیکچر نہیں لیا تھا

وہ اپنے خیالوں میں اس قدر گم تھا کہ اسے ٹائم کا پتہ ہی نہ چلا جب اس نے ٹائم کو دیکھا تو اس کو ایک دفعہ پھر سے قندیل کیا تھا اور وہ خوبصورت لمحات بھی جو اس کے ساتھ گزارے تھے ان کو یاد کرتے اس کا ہاتھ بے ساختہ اپنے ہونٹوں کی طرف گیا

اور وہ مسکرا دیا

تم مجھے پاگل کر دو گی

قندیل میں تمہارا کیا کروں اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنا لیپ ٹاپ والا بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف چلا

جب اسے سویپر نے آکر بتایا کہ پرنسپل اسے اپنے روم میں بلا رہا ہے

یہ پرنسپل سر مجھے کیوں بلا رہے ہیں اللہ جانے اس نے یہ سوچتے ہوئے قدم پرنسپل کے افس کی

طرف بڑھا لی

جب کہ قندیل جواج کے ٹیسٹ میں بری طرح فیل ہونے پر بہت سارا رونے کے بعد اب

لائبریری میں بیٹھی اپنا سلیبس کور کرنے کی کوشش کر رہی تھی اسے ہوش تو تب ایا جب اس

نے ٹائم کی طرف دیکھا تو اسے معلوم ہوا یونی کی چھٹی ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے ٹائم کو دیکھتے تو

اس کے 14 طبق روشن ہوئے

ہائے اللہ مجھے اتنا ٹائم کیسے لگا

مجھے پتہ کیوں نہیں چلا یہ سوچتے ہوئے اس نے بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف دوڑ لگائی جب وہ باہر

مین گیٹ پر ائی تو اسے ایک دو لڑکیوں کے علاوہ کوئی اور نہ دکھا جو شاید اپنے گھر والوں کے انے کا

انتظار کر رہی تھی

اللہ میں کیا کروں میری تو یونی بس بھی چھوٹ گئی اب میں گھر کیسے جاؤں گی

اس نے اپنے بیگ میں سے موبائل نکالا اور اپنی مما کو فون کرنے لگی

مما میں قندیل بات کر رہی ہوں

جی جی بیٹا کیا ہوا ابھی تک تم اے کیوں نہیں ہو خیریت تو ہے

جی مما اج میں لائبریری میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھی تو مجھے ٹائم کا پتہ نہ چلا اور بس نکل گئی اپ پلیز مجھے لینے اجائیں

اچھا بیٹا میں ابھی ڈرائیور کے ساتھ ارہی ہوں تم ادھر ہی رکو

وہ اپنی ماں سے بات کرنے کے بعد کچھ حد تک مطمئن ہو گئی تھی اور ادھر بیٹھ کر انتظار کرنے لگی

جب ایسے لگا جیسے پیچھے سے کسی نے اسے پکارا ہو اس سے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا ہو سکتا ہے یہ میرا وہم ہو

اس نے سوچا اور دوبارہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئے جب اسے ایک دفعہ پھر محسوس ہوا کہ کوئی اسے پکار رہا ہو اس سے اب یقین ہو چلا تھا کہ کوئی سے بلا رہا ہے اس نے اپنا بیگ ادھر ہی رکھتے ہوئے اس نے قدم سٹاف روم کی طرح بڑھائے جہاں سے اسے اوازان ارہے تھے

ہو سکتا ہے کوئی ٹیچر مجھے بلا رہا ہو

دروازہ کھول ہی رہی تھی جب کسی نے اندر سے اس کے کلائی کو کھینچا

وہ لڑکھڑاتی ہوئی سیدھا سامنے والے کے سینے سے ٹکرائی اس نے ڈرتے ہوئے اپنے نظریں اٹھا کر دیکھی تو وہ کوئی اور نہیں پروفیسو قلب تھے

جس نے اس کی کلائی کھینچی تھی

اس سے پہلے تو حیرت ہوئی پر حیرت کے بعد اسی شدید غصہ ایا تھا اس حرکت پر

اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش سر میرا ہاتھ چھوڑیں کیوں کر رہے ہیں ایسا

چھوڑ دوں گا چھوڑ دوں گا پہلے میرے ایک سوال کا جواب دو

کیسا سوال وہ اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کو رد کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے پوچھنے لگی

تم اتنا زیادہ کلاس روم میں رو کیوں رہی تھی

میں ہماری گال پر کسی تو کیا تھا کون سے تم پر اپنی سب شدتیں بیان کر دی تھی کر دی تھی جو تم اتنا رو رہی تھی

پہلے تو وہ نہ سمجھی میں اس کی طرف دیکھتی رہی پر بات سمجھ انے کے بعد اسے شدید قسم کی شرم ائی تھی

اور نظریں جھکالی تھی

یہ منظر دیکھ کر قلب ایک بار پھر اس پر قربان گیا تھا

سر یہ آپ کو چھوٹی بات لگتی ہے وہ منہ نیچے کر کے منمنائی تھی

آپ میرے محرم نہیں ہیں جو مجھے چھو سکتے ہیں تو اپ اپنی حد میں رہیں اور میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانے دو

.

مجھے لگتا ہے میری گاڑی اگئی ہے اتنا کہنے کے بعد ایک جھٹکے میں اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور دروازے سے باہر نکلتی چلی گئی

جب کہ پیچھے کھڑا قلب اس کی بات کو سوچ رہا تھا جو وہ ابھی کر کے گئی تھی

آپ میرے محرم نہیں ہے جو اپ مجھے یوں چھو سکتے ہیں

اس کی یہ بات یاد کرتے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا

کیا کر سکتا ہو جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب جو میں نے سوچ لیا ہے اس پر وہ عمل کرتے ہوئے دیر نہیں کرنا چاہتا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ماضی

سلطان کے شادی کے لیے نہ ماننے پر کبیر سندس کو ہاسٹل سے اپنے شہر والے گھر لے ایا تھا

کبیر مجھے نہیں لگتا آپ کو ایسا کرنا چاہیے تھا

اب آپ بابا آپ کو اپنی جائیداد سے آق کر دیں گے

میرے لیے تم ضروری ہو سندس نہ کہ کوئی دولت

مجھے بھی صرف کبیر اپ سے محبت ہے کسی دولت کی ضرورت نہیں بس اپ میرے ساتھ دیجیے گا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی محبت کم نہیں ہوئی تھی بلکہ بڑی تھی

اتنی محبت کے باوجود اللہ تعالی نے ان کو اولاد جسی نعمت سے محروم رکھا ہوا تھا

جس کا کبیر کو تو نہیں مگر سندس کو بہت زیادہ افسوس تھا

کبیر اکثر اس سے یہی کہا کرتا تھا کہ جب اللہ کی مرضی ہو گی ان کو اولاد مل جائے گی ٹینشن لینے کی

ضرورت نہیں مگر سندس یہ بات دل پر لگا کر بیٹھ گئی تھی

کہ وہ ابھی تک ماں نہیں بن سکی حالانکہ ان دونوں کی رپورٹس بالکل کلیئر تھی

جبکہ صغیر کو اللہ تعالی نے شادی کے پہلے سال ہی بیٹے سے نوازا تھا

جس کا نام انہوں نے سفیان رکھا تھا

صغیر کی شادی کے پانچ سال بعد کبیر نے شادی کی تھی

اور اج کبیر کی شادی ہوئ کو بھی پانچ سال ہو چکے تھا

جبکہ سفیان اب 10 سال کا تھا

ان کی شادی کی انیورسری پر سندھ نے کبیر کو فورس کیا کہ بس پھر حویلی جائے اور بھائی کہ وہ ہم کو

ایکسیپٹ کر لیں

ادھر مان تو گیا تھا پر اسے زیادہ امید نہیں تھی کہ اس کا باپ مان جائے گا ان کے لیے

جبکہ دوسری طرف سلطان شاہ جو اپنے چھوٹے بیٹے سے سب سے زیادہ محبت کرتا تھا

اور اس کی جدائی میں بالکل نڈھال ہو گیا تھا

جو کہ کبیر کی ماں کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

اج وہ 5 سال بعد اپنے گھر واپس جا رہا تھا اپنی حویلی اپنے گاؤں اپنے والدین کے پاس اپنے بچپن کے پاس اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی ہمسفر اس کی بیوی بھی تھی

وہ دونوں جب حویلی پہنچے تو کنفیوز اور ڈرے ہوئے تھے

انہوں نے حویلی میں قدم رکھا تو ایک ملازم چل کر ان کی طرف ایا

ملازم نے کبیر کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا

چھوٹے سائیں اپ اگئے واپس اپ کو پتہ ہے اپ کے بابا اپ کے بعد کتنے نڈھال ہو گئے ہیں

جبکہ اپ کے ماں نے تو رو رو کے اپنا برا حال کر لیا ہے

وہ اپنے چھوٹے سائیں کو دیکھتے ہی سب کچھ بتانے لگ گیا یقین نہیں آ رہا تھا کہ ان کا چھوٹا سائیں اپنی حویلی واپس آ گیا ہے

وہ خوشی کے مارے ان سے بیٹھنے کا پوچھنا بھی بھول گیا تھا

خدا بخش کیا مجھے حویلی کے اندر لے کر نہیں چلو گے یہ یہیں سب سوال کرتے رہو گے

کبیر نے اس کی بے تابی کو دیکھتے مسکرا کر اس سے کہا

مافی چھوٹے سائیں آ جائے اندر آپ کا ہی گھر ہے

خدا بخش آگے سی پرے ہٹ گیا تو وہ اندر آئے

وہ جا کر سیدھا اس کمرے میں بیٹھ گئے جہاں مہمانوں کو بیٹھایا جاتا ہے

چھوٹے سائیں آپ اندر آئے یہاں کیو بیٹھ گئے ہے

نہیں تم بابا سائیں کو بولا کر لاؤ

پر سائیں

میں نے جو کہا ہے وہ کرو خدا بخش

خدا بخش نے کچھ کہنا چاہا تو کبیر نے اس کی بات کو بیچ میں ہی ٹوک دیا

خدا بخش اس کے بعد سنتا سیدھا سلطان شاہ کے کمرے میں گیا

کیا بات ہے اتنی کس بات کی جلدی ہے کہ تم نے دروازہ بھی ناک کرنا ضروری نہ سمجھا خدا بخش

خدا بخش جو جلدی جلدی میں دروازہ ناک کرنا بھول گیا تھا ان کی اواز سنتے ہی کچھ بولتے بولتے رک گیا

معافی بڑے سائیں

اچھا بولو کیا بات ہے جس کی اتنی جلدی مچا رکھی ہے تم نے

بڑے سائیں وہ حویلی میں چھوٹے سائیں آئے ہیں

خدا بخش کا اتنا کہنا تھا کہ سلطان شاہ جو اپنی چادر درست کر رہے تھے چادر درست کرتے کرتے ان کے ہاتھ رک گئے

کیا کہا تم نے انہوں نے حیرانگی سے مڑ کر خدا بخش سے پوچھا

وہ حویلی میں چھوٹے سائیں آئے ہیں جو مہمانوں کو بیٹھانے والے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں

تم نے ہمارے بیٹے کو مہمانوں والے کمرے میں کیو بیٹھانے والے کمرے میں کیوں بیٹھایا خدا بخش

کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ اس حویلی کے چشم وچراغ ہیں

خدا بخش کی بات سن کر وہ غصے سے دہاڑے تھے

میں نے چھوٹے سائیں کو کتنی دفعہ کہا کہ وہ اگے حویلی کے اندر آجائے پر وہ میری بات ماننے سے انکاری تھے

خدا بخش کی بات سنتے کے بعد سلطان شاہ نے اپنی چادر درست کی اور جلدی جلدی مہمانوں کو بیٹھانے والے کمرے کی طرف بڑھے

جب وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تو کچھ پل کے لیے ساکت رہ گئے

اج کتنے سال بعد وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو دیکھ رہے تھے دل تو کر رہا تھا کہ دوڑ کر اسے سینے سے لگا لے

مگر ہائے رے یہ انا کی دیوار

جبکہ کبیر شاہ کی حالت بھی ان سے کچھ مختلف نہ تھی اتنے سالوں بعد اپنے باپ کو نڈھال سی حالت میں دیکھ کر وہ اندر سے ٹوٹ گئے تھے

کبیر شاہ کی انکھوں سے انسو بہناں ہو ناشروع ہو گئے

بابا سائیں

کبیر شا کروں سے یہ اواز سر گوشی کی مانند نکلی تھی

باباسائیں

کبیر شاہ کے منہ سے یہ اواز سرگوشی کے مانند نکلی تھی

کبیر سیدھا ان کی طرف بڑے اور ان کے قدموں میں بیٹھ گیا

جب کہ اپنے بیٹے کو یوں اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھ کر ان کے دل کو کچھ ہوا تھا

سلطان شاہ نیچے کو جھکا اور کبیر شاہ کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا

کبیر شاہ کی انکھوں سے انسو بہنے کو بے تاب تھے

جبکہ پیچھے کھڑی سندس نے تو رونا بھی شروع کر دیا تھا

سلطان شاہ نے کبیر شاہ کو اپنے گلے لگا لیا اور کچھ لمہو تک ویسے ہی کھڑے رہے

سلطان شاہ نے کبیر شاہ کو اپنے اپ سے جدا کیا اور اس کے چہرے کی طرف دیکھا

جو اپنے انسو روکنے کی کوشش میں سرخ ہو رہا تھا

بابا مجھے معاف کر دیں

کبیر شاہ کے منہ سے صرف اتنے ہی الفاظ نکلے اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

کبیر شاہ جس نے دل کو سخت کر رکھا تھا

کہ اس کے باباسائیں نے اس کی محبت کی قدر نہیں کی

وہ کبھی اپنی حویلی واپس لوٹ کے نہیں جائے گا

اپنی بیوی کے فورس کرنے پر حویلی آیا

اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ جو اس کی جدائی میں نڈھال سا ہو گیا تھا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

بابا مجھے معاف کر دیں

اس کے منہ سے ایک دفعہ پھر وہی الفاظ نکلے

جیسے وہ صرف ان سے معافی کا طلب گار تھا

اس کی بات سن کر سلطان شاہ حوش میں ایا

جو اس کے چہروں کے خدوخیال میں گم ہی ہو گیا تھے جسے اپنی برسوں پرانی پیاس کو مٹانا چاہتا ہوں

اس کو دیکھ کر

سلطان شاہ جو جذبات میں بی کر کبیر شاہ کو گلے لگا چکا تھا اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا

کبیر شاہ اج تم اتنے سالوں بعد واپس کیوں ائے ہو

جب جاتے ہوئے ہمارا نہیں سوچا تو واپس کیا سوچ کر ائے ہو اگر تمہیں میری جائیداد میں سے اپنا

حصہ اپنی جائیداد چاہیے تو تم فکر نہ کرو ہم اج ہی تمہارے حصے کی جائیداد تمہارے نام لگوا دیں گے

اب تم جا سکتے ہو سلطان شاہ یہ کہتے ہیں مڑا تھا جب کبیر شاہ نے پھر سے پکارا

بابا سائیں بات تو سن لے

کیا بات سنو میں کبیر شاہ کیا بات سن اج اتنے سالوں بعد تم کیوں اگئے جب اتنے سال گزار لیے

تھے تو باقی کی زندگی بھی گزار لیتے

ابھی سلطان شاہ یہ بات کر ہی رہے تھے جب پیچھے سے انہیں اپنی بیوی کی اواز ائی جو شاید خدا بخش کے کہنے پر نیچے ائی تھی

جبکہ کبیر شاہ اپنی ماں کو دیکھتا سیدھے ان کی طرف بڑھا اور انہیں گلے لگا لیا

کہاں چلے گئے تھے تم ایک دفعہ رکتے تو صحیح اور تم گئے بھی تو کبھی پلٹ کر حویلی نہیں آئے اور سوچا ہی نہیں کہ تمہارے بغیر تمہاری ماں کس حال میں جی رہی ہو گی

زندہ بھی ہو گی یا مر گئی ہو گی ذرا خیال نہیں ایا

ماں سائیں ایسی بات تو نہ کرے

کبیر شاہ ان کی بات سنتا تڑپ لو کر ان کے سینے لگا تھا

جب سلمہ بیگم (سلطان کی بیوی) کچھ فاصلے پر کبیر کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو چہرہ نیچے جھکائے رونے میں مصروف تھی

انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی طرف بلایا

سندس چلتی ہوئی ماں سائیں کے پاس ائی اور جھک کر ان سے سلام کیا

جبکہ ماں سائیں نے پیار سے سلام کا جواب دیتے اسے بھی اپنے ساتھ لگایا

جبکہ سلطان شاہ یہ سارا معاملہ پاس کھڑے دیکھ رہا تھا

سلمہ بیگم نے ایک آس بھری نظر سے سلطان شاہ کو دیکھا

جبکہ اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے سلطان شاہ اپنی چادر ٹھیک کرتے وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے

جب کہ پیچھے سلمہ بیگم نے سلطان شاہ کے جانے کے بعد ان کو دوبارہ اپنے گلے لگایا اور انہیں حویلی کے اندر لے گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قلب جب کلاس روم میں داخل ہوا تو تمام سٹوڈنٹ نے اسے سلام بلایا

سلام کا جواب دیتے ہوئے ایک نظر پوری کلاس کو دیکھا تو اسے کچھ عجیب لگا

اور اس نے غور کیا تو اسے معلوم ہوا کہ قندیل اج کلاس روم میں موجود نہیں ہے جبکہ ماہی اپنے ڈیکس پر ہی موجود تھی جس پہ وہ اور قندیل دونوں اکٹھا بیٹھا کرتی تھی

اس نے ماہی کو دیکھتے ہوئے کچھ انکھوں سے کچھ اشارہ کیا

جس کا مطلب سمجھتے ہوئے ماہی نے اسے گھور کر دیکھا

اس کے گھور کے دیکھنے کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر انکھوں سے وہی اشارہ کیا

جس کے جواب میں ماہی نے اسے اشارے سے بعد میں بتانے کا کہا

قلب اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے لیکچر دینا سٹارٹ کر چکا تھا جبکہ اس کا دھیان ابھی بھی مکمل قندیل کی طرف تھا

آرمی سپیشل ٹریننگ میں انہیں ایک خاص قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہے جن میں انکھوں سے اشارے کرنا اور سمجھنا سکھایا جاتا ہے

اور یہ خاص طور پر سگرٹ ایجنٹ کو سکھایا جاتا ہے کہ مشکل وقت میں اپنے ساتھی کو بول کے نہ سہی انکھوں کے اشارے سے اپنی بات سمجھا سکیں

انکھوں سے اشارے کرنا بھی کوئی عام اشارے نہیں ان اشاروں میں سیکرٹ کوڈ موجود ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں

کلاس ختم ہونے کے بعد قلب جب گلاس سے باہر نکلنے لگا تو اس نے ماہی کو اشارہ کیا کہ وہ باہر آ کے اس کی بات سنیں

جب کہ ماہی اس کے اشارے کا مطلب سمجھتے اس کے پیچھے ہی کلاس روم سے باہر نکلی

قلب یونی کی کوریڈور میں ایک کونے میں کھڑا ہو گیا جب کہ وہی اس کے سامنے آ کے کھڑی ہوئی

ماہی حقیقت میں 26 سال کی تھی مگر اپنی ڈریسنگ اور اپنے لکس کی وجہ سے وہ ابھی بھی 19 ; 20 سال کی کوئی لڑکی لگتی تھی

یس سر یو ہیو اینی پرابلم

ماہی نے بالکل پروفیشنل انداز میں اس سے گفتگو کا اغاز کیا

نوای نو پرابلم بٹ

ائی وانٹ ٹو اسک یو سمتھنگ

یس سر

ماہی نے اس کی بات کو سنتے بس اتنا ہی کہا کہ وہ اپنی بات کا اغاز کرے

وہ میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا کہ ....

یس سر ٹیل می پلیز

مس ماہین کیا اپ کو معلوم ہے کہ مس قندیل اج کیوں نہیں ائی

جبکہ دوسری طرف ماہین جو اس کو اتنا سیریس دیکھ کر خود بھی تھوڑی پروفیشنل ہوئی تھی اس کی بات سننے کے بعد حیران ہوئی تھی

نہیں سر مجھے اس کے بارے میں نہیں پتا مجھے بھی یونی اکر پتہ چلا کہ وہ نہیں ائی کیوں سر کوئی مسئلہ ہو گیا ہے

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے پر کیا تمہارے پاس اس کا کانٹیکٹ نمبر ہے

یس سر

میرے پاس ہے

کیا اپ نمبر مجھے دے سکتی ہیں

جس کے سر قلب شاہ نے کام کے علاوہ ان سے کبھی کوئی بات نہیں کی تھی اج اتنی بے تکی باتیں کرتا دیکھ بے ہوش ہونے کو تھی

سر میں سمجھی نہیں اپ کہنا کیا چاہتے ہیں ماہین کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے اس لیے دوبارہ پوچھا

اس میں اپ کو کیا سمجھ نہیں ارہا میں کہہ رہا ہوں مس قندیل کا نمبر مجھے دیجیے

ایک وہ پہلے ہی اپنے دل کی حالت سے بے چین تھا اوپر اس کے سوالات سے مزید غصہ دلا رہے تھے

ی ی ی یس سر میں ابھی دیتی ہوں

ماہین جس نے قندیل سے دوستی کرنے کے بعد دوسرے ہی دن اس کا کانٹیکٹ نمبر لے لیا تھا

سر کے غصہ کرنے پر جلدی سے قندیل کا کانٹیکٹ نمبر سر کو دے دیا

جانتی تھی قلب شاہ کو جب غصہ اتا ہے تو کسی کو نہیں دیکھتا کہ سامنے لڑکی کھڑی ہے یہ لڑکا کھڑا ہے بس اپنا غصہ نکال دیتا ہے

او کے ڈن

نوٹ کرنے کے بعد قلب کے منہ سے صرف یہی الفاظ نکلے

جس کو سن کر ماہین کو سمجھ اگئی کہ سر اسے جانے کے لیے کہہ رہے ہیں وہ مڑی ہی تھی جب اس سے قلب شاہ کی پھر سے اواز سنائی دی

مس مین ذرا میرے ایک بات سنیے گا

یس سر

کیا آپ مس قندیل کو فون کر کے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ اج کیوں نہیں ائی

ماہی نے کنفیوز سی حالت میں سر ہاں میں ہلایا

ہاں ٹھیک ہے معلوم کرنے کے بعد مجھے بھی بتادینا

اس کی بات سنتے خوشی خوشی اتنا کہتے وہ پلٹ گیا جب کہ ماہین پیچھے حران پریشان اس کی کمر کو دیکھ رہی تھی

یہ سر کو اج کیا ہو گیا ہے

ماہین کو اپنے بہت پاس سے اوازائی

اس نے پلٹ کر دیکھا تو حارث اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا

کہ تم چھپ کر ہماری باتیں سن رہے تھے

ماہین نے تفیششی انداز میں سے پوچھا

ہاں کچھ کچھ

اس نے سر کھجاتے ہوئے جواب دیا

اپ یہ حرکت کب چھوڑیں گے اتنے بڑے افسر ہو کر اپ یو پھاپھے کٹنی عورتوں کی طرح ہماری باتیں سن رہے تھے

تم مجھے عورت کہہ رہی ہو تم سے ایک فٹ اونچا ہینڈسم مرد تمہیں عورت لگ رہا ہے

حارث کو تو اس کی بات سن کر جسے صدمہ ہی لگ گیا تھا

میں نے تم کو پھاپھے کٹنی بھی کہا ہے کیا وہ تم کو سنائی نہیں دی

سنائی دیا ہے اور وہ میرے لیے اتنا اہم. نہیں ہے

حارث نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا

خیر مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تم نے کیا سنا ہے پر مجھے سر سچ میں کچھ عجیب لگ رہے ہیں جو کبھی لڑکیوں کی طرف پلٹ کر دیکھتے بھی نہیں تھے اج کسی لڑکی کے بارے میں پوچھ رہے تھے سٹرینج

وہ اس کو ایک نظر دیکھ دیکھتی دوبارہ اپنی کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھی

جبکہ پیچھے وہ اس کے کمر کو گھور رہا تھا جس میں اج اس عورت کہہ دیا تھا

لگتا ہے مجھے جلد ہی رخصتی کروانی پڑے گی تاکہ اسے معلوم ہو کہ میں عورت ہوں یا مرد

حارث ماہین کی خالہ کا بیٹا تھا ان کا نکاح دو سال پہلے ان کے ارمی جوائن کرنے سے پہلے ہو چکا تھا

و دونوں ایک ہہ سکیل پر تھے جبکہ قلب ان سے ایک سکیل اوپر تھا

یہ نکاح سراسر حارث کے فورس کرنے پر ہوا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

جب کہ دوسری طرف قندیل جس کو سر کی اج کی حرکت کی وجہ سے گھرانے کے بعد تیز بخار ہو گیا تھا بستر سے ہل بھی نہیں پا رہی تھی

اس لیے اگلے دن یونیورسٹی جانا ہے کینسل کر دیا تھا اور قلب سے بھی ایسے کچھ ڈر محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا

اس کی ماما اس کو ٹائم سے میڈیسن اور دودھ پلا کر جا چکی تھی جبکہ اب وہ بستر پر لیٹی کروٹ پہ کروٹ بدل رہی تھی

اسے بار بار اپنے گالوں پر قلب شاہ کا لمس محسوس ہو رہا تھا

جس کو مٹانے کے لیے نہ جانے کتنی دفعہ وہ اپنا منہ دھو چکی تھی

افففففف اللہ میں کیا کرو

جب وہ اس لمس کو خود سے دور نہ کر سکی تو اٹھ کر بیٹھ کر دوبارہ رونا شروع ہو گئی

میں کیا کروں ایسا کہ یہ لمس مجھ سے دور ہو

جآئے

اچھا خاصا رونے کے بعد وہ دوبارہ لیٹ گئے اور پھر کب اسے نیند آگئی اسے معلوم بھی نہ پڑا

)ویسے یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ رونے کے بعد نیند بہت سکون والی جاتی ہے(

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا تمہیں تمہیں معلوم ہوا کہ مس قندیل اج یونیورسٹی کیوں نہیں ائی

چھٹی ہونے کے بعد وہ سیدھا ماہین کی طرف آیا تا کہ اس سے معلوم کر سکیں کہ قندی کو کیا ہوا ایسا

اس کے ساتھ کیا ہوا ہے جو اج وہ یونیورسٹی نہیں ائی

یس سر میں نے کی تھی مس قندیل سے بات اس کو بہت تیز بخار ہے کے

جس کی وجہ سے انہیں نہیں اسکی

جب کہ قلب اس کی اتنی سے بات سنتے کچھ حد تک پریشان ہو گیا تھا جب اسے اپنی کل والی.

حرکت یاد ائی جب اس نے مس قندیل کے گال کو چھوا تھا

تو اسے معلوم ہوا کہ قندیل کو بخار کیو ہوا ہے

او کے مس ماہین اپ جا سکتی ہیں

اتنا کہنے کے بعد وہ پلٹ کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ اج پھر اس چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے جس کی دیواریں سیاہ اور کمرہ سرخ روشنی سے سجھا ہوا تھا

مگر اج اس کے سامنے ایک کی جگہ دو لوگ بلیک ہڈ پہنے کھڑے تھے ایک قدم میں دوسری سے تھوڑا چھوٹا معلوم ہوتا تھا

کچھ معلوم ہوا کیس کے بارے میں سامنے شیئر پر بیٹھے شخص نے دونوں سے سوال کیا

یس سر

سامنے کھڑی دونوں لوگوں میں سے ایک نے جواب دیا

شیئر پر بیٹھے شخص نے انکھ کے اشارے سے بولنے کی اجازت دی

سر اس یونی میں کچھ تو گڑ بڑ ہے کوئی بھی پرانا ٹیچر موجود نہیں جو اج سے سات سال پہلے ہوا کرتے تھا

اور ایک بات سر اس یونی کے تمام ہسٹری کو ایک کمرے میں لاک کیا گیا ہے اس کی طرف ہے جانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں مجھے لگتا ہے ہمیں ثبوت وہی ملیں گے

سامنے کھڑے دونوں لوگو میں سے چھوٹے قد والے نے یہ انفارمیشن دی

ایک اور بات سر

اس یونی کا جو پہلے پرنسپل تھا جب اس نے ریٹائرمنٹ لی تو اس کے پاس جتنی دولت تھی وہ اس کی سیلری سے تین گنا زیادہ تھی مجھے لگتا ہے اس سارے معاملے میں پرنسپل بھی برابر کا ملا ہوا تھا

اس کی بات سنتے شیئر پہ بیٹھے شخص نے سر ہلایا جبکہ پاس کھڑے شخص نے اسے حیرت بھری میں دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو تم نے یہ انفارمیشن کب لی

کے ساتھ کھڑے شخص نے اس کی نظروں کو ملک نظر انداز کرتے ہوئے سامنے بیٹھے شخص کی طرف دیکھا

او کے تم اس ہسٹری روم میں جا کر انفارمیشن حاصل کرنے کی کوشش کرو اگر تم سے نہ ہوا تو میں جاؤں گا

اس کی بات سنتے سامنے دونوں شخص نے سر ہی لایا اور کمرے سے باہر نکل گئے

جبکہ پیچھے وہ اپنی رولنگ چیئر پر بیٹھا آنکھیں بند کر گیا

جب اسے اچانک کچھ یاد آیا اس نے جھٹ سے اپنی انکھیں کھولی اور اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا

دروازے سے نکلتا اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل جس کی اج یونی نہ جانے کی وجہ سے طبیعت کچھ بہتر تھی گڈ پر لیٹی اپنی نیند کی مزے لوٹ رہی تھی

جب اس کی کھڑکی سے کوئی اس کے کمرے میں داخل ہوا اور چلتا چلتا قندیل کے پاس اس کے بیڈ پر بیٹھ گیا

تم کیا چیز ہو اتنی طلب مجھے اج تک کسی چیز کی نہیں ہوئی جتنی مجھے تمہاری ہو رہی ہے

وہ اس سے سوال کرنے کے انداز میں بات کر رہا تھا جیسے وہ ابھی اٹھ لر اس کے تمام سوالوں کے جواب دے دے گی

وہ کافی وقت تک محض اس کے چہرے کو دیکھتا رہا جیسے چہرے کے ذریعے اس کو دل میں اتار لینا چاہتا ہوں

یہ قدرت کی طرف سے تھا یہ اس کی نظروں کو محسوس کرتے ہوئے وہ ہلکا سا کھسمسائی

جب قندیل نے انکھیں کھولی تو اسے ایسا لگا جیسے اس کے پاس کوئی بیٹھا ہے

وہ جلدی سے اٹھ کر بیڈ سے اٹھ کر کچھ قدم دور کھڑی ہو گئی

جب اسے ایسا محسوس ہوا کہ اس کی کھڑکی میں کوئی ہے

کچھ دیر بعد وہ جلتی جلتی کھڑکی کے پاس پہنچی تو وہاں کوئی نہیں تھا بس ایسے ایک سایہ سا لہراتا محسوس ہوا

اس سائے کو دیکھتے وہ جلدی سے پیچھے ہوئی اور اپنے بیڈ پر لیٹ کر کمفرٹ اپنے منہ تک اوڈ لیا

جیسے کمفرٹ اوڑھنے سے وہ اس بلا سے بچ جائے گی

کو دیکھتے دوبارہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا

وہ جب صبح اٹھی تو اسے رات کا واقعہ ایک دفعہ پھر سے یاد آیا جب اسے محسوس ہوا تھا کہ اس کے کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی موجود ہے

اس کا وہم ہے یہی سوچتے ہوئے وہ اٹھی اور نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھنے کے بعد وہ نیچے کچن میں آئی

جہاں اس کی مما اس اس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی

السلام علیکم مما

اس نے جاتے ہی اپنی ماں کی گال پر پیار کیا اور انہیں سلام بلایا

کیسا ہے میرا بیٹا اٹھ گیا جاؤ جا کر بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ لے کے اتی ہوں

او کے مما

اتنے کہنے کے بعد وہ باہر ڈائننگ ٹیبل پر چلی گئی

وہ کھانا کھا ہی رہے تھے جب قندیل نے اپنی مما سے اجازت چاہی

مما کیا اج میں یونیورسٹی جاسکتی ہوں وہ ان سے اجازت لے رہی تھی کیونکہ کل بہت دفعہ کہنے کے باوجود بھی سندس بیگم نے اسے یونیورسٹی نہیں جانے دیا تھا

اس کی بات سننے کے بعد سندس بیگم کچھ ٹائم تک اس کا چہرہ دیکھتی رہی

جو تیز بخار کی وجہ سے بالکل مرجھا سا گیا تھا

نہیں بیٹا اپ اج بھی نہیں جاسکتی ہاں اگر کل تک اپ کی طبیعت ٹھیک ہو گئی تو اپ کل چلے جانا

ماما پر ایسے تو میری پڑھائی کا نقصان ہو رہا ہے

اپ کی صحت سے زیادہ اور اور کوئی چیز ضروری نہیں بہتر ہو گا کہ ہم اس بات پر بحث نہ کریں

اتنا کہنے کے بعد قندیل بالکل چپ سی ہو گئی اور اپنا ناشتہ کرنے لگ گئی

جبکہ سندرس بیگم کا ناشتہ کرنے کے بعد برتن اٹھاتے کچن کی طرف چلی گئی پیچھے قندیل بھی اپنا ناشتہ مکمل کرتی برتن اٹھائے کچن میں رکھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی کیونکہ وہ یونیورسٹی جائے نہ جائے اسسائنمنٹ کی تیاری اس نے کرنی تھی جو اس ہفتے کے اخر میں اس نے ٹیسٹ دینا تھا ابھی وہ پڑھائی کر ہی رہی تھی جب اس کا فون اسے بجتا سنائی دیا اس نے فون ڈھونڈنے کی کوشش کی تو بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر اس سے اپنا فون پڑا ملا

اس نے اگے بڑھ کر فون اٹھایا تو اس پر کوئی ان نون نمبر جگمگا رہا تھا اس نے اسے اگنور کرتے فون سائیڈ پر رکھتے دوبارہ پڑھائی کی طرف متوجہ ہوئی

لیکن وہ زیادہ ٹائم پڑھائی کر نہ سکی کیونکہ کچھ ٹائم بعد فون پھر سے بجنا شروع ہو گیا

اس نے اج تک یوں کوئی ان نون نمبر اٹینڈ نہ کیا تھا پر پتہ نہیں کیوں اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ یہ اٹھا لے اور اسے عجیب سی فیلنگ ارہی تھی

اپنے خیالوں کو جھٹکتے اس نے فون یس کر کے کان سے لگ رہا ہے

اس نے موبائل کان سے تو لگا لیا تھا مگر وہ پہلے 10 سیکنڈ تک کچھ نہ بولی

جبکہ دوسری طرف قلب جو ایسے اج بھی یونیورسٹی نہ پا کر کچھ غصہ اور کچھ اداس ہوا تھا ڈائریکٹ اس کو فون ہی کر چکا تھا

پہلے 10 سیکنڈ ایسے قندیل کی اواز نہ ائی تو اس نے فون سی ہٹا کر نمبر دوبارہ دکھا

نمبر تو وہی ہے

اس نے دل میں سوچا

ہیلو کیا آپ مس قندیل بات کر رہی ہیں

میں قندیل شاہ بات کر رہی ہوں پر اپ کون ہیں

قندیل اپنا نام یوں سن کر تھوڑی حیران ہوئی

میں پروفیسر قلب بات کر رہا ہوں اس نے بڑے ہی دل نشین انداز میں کہا

جبکہ دوسری طرف قندیل پروفیسر قلب کا نام سننے کے بعد کچھ ٹائم تک حیران و پریشان فون کو دیکھتی رہی کیا سچ میں پروفیسر شاہ نے ایسے فون کیا ہے پر کیوں

ہیلو مس قندیل کیا اپ مجھے سن سکتی ہیں ہیلو

کچھ ٹائم جب قلب کو اس کی اواز نہ ائی اس نے دوبارہ سے اسے پکارا اسے لگا شاید سگنل ڈراپ ہونے ہو گئے ہے

یییس سر

قندیل نے پریشانی سے حقلاتے ہوئے جواب دیا

او صحیح مس قندیل کیا میں جان سکتا ہوں کہ اپ اج یونیورسٹی کیوں نہیں ائی

سر وہ مجھے کل تیز بخار ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میری ممانے مجھے یونیورسٹی نہیں انے دیا

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب اسے اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا محسوس ہوا

تو اس کے تائے کا بیٹا سفیان دروازے کے پاس کھڑا تھا

سفیان بھائی قندیل نے حیرانگی سے پکارا اپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں اور اپ کو میرے کمرے میں انے کی اجازت کس نے دی

کیا مطلب ہے تمہارا قندیل تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو

نہیں سفیان بھائی میرا مطلب وہ نہیں تھا پر اپ کو یوں میرے کمرے میں نہیں انا چاہیے تھا

اوکم اون قندیل اس ایڈوانس زمانے میں تم اس چھوٹی سی بات کو لے کر بیٹھ گئی

وہ یہ بات کرتے ہوئے بہت ہی بے تکلفی سے اس کے بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ گیا

جبکہ اس کے یوں پاس بیٹھنے پر قندیل کرنٹ کھا کر بیڈ سے کچھ قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوئی

مجھے معلوم ہے یہ بہت ایڈوانس زمانہ ہے پر میں ایڈوانس نہیں ہوں اپ عزت کے ساتھ اس کمرے سے جائیں گے یا میں ماما کو بلاؤں

چلا جاتا ہوں چلا جاتا ہوں بس میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں

جی بولیں جلدی جلدی

قندیل نے اپنے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے کہا

تم میرے رشتے کے لیے ہاں کیوں نہیں کر رہی ہم کتنی دفعہ تمہارے رشتے کے لیے اچکے ہیں کیا تم کسی اور سے محبت کرتی ہو بتا کیوں نہیں دیتی

اپ کی ہمت بھی کیسی ہوئی مجھ سے ایسے بات کرنے کی اپ ہوتے کون ہے مجھ سے ایسے بات کرنے والا نکلے میرے کمرے سے

کیا تم سچ میں کسی سے محبت کرتی ہو اس نے قندیل کو دیکھتے پوچھا

نہیں میں کسی سے محبت نہیں کرتی اور نہ ہی میں اپ سے شادی کروں گی اپ کو شرم انی چاہیے اپنے سے 15 سال چھوٹی لڑکی کے لیے رشتہ بھیجتے ہوئے

نہ اپ کوئی کام کرتے ہیں نہ کچھ باپ کے پیسوں پر عیاشی اور اج تک کچھ اچھا بھی کیا ہے اپ نے

میں اپ کی طرح عیاش نہیں ہوں ٹھیک ہے نا اور نکلے میرے کمرے سے نہیں تو میں ابھی مما کو بلاتی ہوں

قندیل تم میرے رشتے کے لیے ہاں کر دو ورنہ میں تمہارے ساتھ بہت برا پیش اؤں گا میں تمہیں بتا رہا ہوں

رکیں اپ ایسے نہیں جائیں گے مجھے مما کو بلانا ہی پڑے گا

چلا جاتا ہوں اور میں تمہیں بتا رہا ہوں

ہاں کر دو ورنہ یہ تمہاری صحت کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں ہو گا

وہ اسے اخری دھمکی دیتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ اس کے سامنے جو بہادر بن کھڑی تھی اس کے جانے کے بعد رونا شروع ہو گئی

یہ تب سے ہی ہو رہا تھا جب سے اس کا باپ شہید ہوا تھا تب سے ہی اس کا تایا ابو اور اس کا بیٹا انہیں ایسے ہی ٹوچر کر رہے تھے ہر مہینے میں چار چار دفعہ چکر لگاتے اور انہیں یوں ہی ٹچر کرتے

جبکہ جلد بازی میں قندیل جو کال کٹ کرنا بھول گئی تھی قلب ان کے درمیان ہوئی تمام باتیں سن چکا تھا

اور قندیل کو یوروتا دیکھ ایسے غصہ ارہا تھا شدید غصہ اس سفیان نامی شخص پر

اس کا دل کر رہا تھا کہ ابھی وہ اس بندے کو اس دنیا سے ختم کر دے

قندیل کو جب وہ روتا نہ سن سکا تو اس نے کال کٹ کر دی اور حارث کو فون کیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پہلو حارث

میں قلب بات کر رہا ہوں

معلوم ہے مجھے تمہارا ہی نمبر ہے تو تم ہی بات کرو گے نا

اس وقت میں مذاق کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں

جی ادھے گھنٹے میں مس قندیل کی پوری تفصیل چاہیے اس کی پوری جنم کنکریاں نکالو

قلب یہ تمہیں کیا ہو گیا تم اس قندیل کے پیچھے اتنا کیوں جا رہے ہو

کبھی اسے فون کر رہے ہو کبھی اس کا نمبر لے رہے ہو کبھی اس کے بارے میں پوچھ رہے ہوں ہم

یہاں مشن پہ ائے ہیں نہ کہ کسی لڑکی کا پیچھے کرنے

وہ شاید ایسے اس کا مشن یاد دلانا چاہا تھا

مجھے معلوم ہے کہ ہم یہاں کیوں ائے ہیں

تمہیں مجھے زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے جو تم سے کہا وہ کرو

ادھے گنٹے کے اندر مجھے مس قندیل کی پوری تفصیل دو اتنا کہنے کے بعد اس نے فون بند کر دیا

جبکہ دوسری طرف حارث اپنے کام میں لگ گیا تھا اسے معلوم تھا قلب نے جو کہہ دیا سو کہہ دیا

وہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا اسی لیے بھلائی اس میں ہے کہ وہ اس کی بات مان جائے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ماضی

اسے اس حویلی میں ائے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا تھا پر ایک ہفتے میں سلطان شاہ نے اس سے بات کرنے کی ایک بھی کوشش نہیں کی تھی وہ ہر ممکن کوشش سے ان کو منانے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ مان ہی نہیں رہے تھے

لیکن اس ہفتے کے دوران سندس اور سلمہ بیگم میں اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی

اسے اگلے ہفتے تک شہر واپس بھی جانا تھا کیونکہ وہ ایک یونیورسٹی کا لیکچرار تھا انگلش کا پروفیسر وہ زیادہ چھٹیاں نہیں کر سکتا تھا اسے ایک ہفتے کے اندر اندر ہی سلطان شاہ کو منانا تھا

اسی شام جب وہ حویلی کا ایک چکر لگا رہا تھا جب وہ سلطان صاحب کے کمرے کے پاس سے گزرا تو ان کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا

مگر وہ کمرے میں موجود نہیں تھے جبکہ سلمہ بیگم تو سندس اور چندہ کے ساتھ کچن میں تھی شام کے کھانے کے لیے

وہ ان کے کمرے کے اندر داخل ہوا تو سٹڈی روم کی طرف دیکھا جس کا دروازہ کھلا تھا

جب وہ سٹڈی روم میں داخل ہوا تو سامنے رولنگ چیئر پر سلطان شاہ ہاتھ میں کوئی البم لیے بیٹھے تھے مگر ان کا چہرا دوسری طرف تھا

اس نے اگے ہو کر وہ البم کو دیکھا تو اس میں صغیر شاہ اور کبیر شاہ کی بچپن کی تصویر تھی

اسے یہ دیکھ کر اپنے باپ پر ٹوٹ کر پیار ایا وہ اگے بڑھا اور سلطان کے کندھوں پر ہاتھ رکھتا اگے کو جھکا

اوران چہرے کو بہت غور سے دیکھنے لگا جو انکھیں بند کیے بیٹھے تھے

وہ اس کے چھونے کو محسوس کر چکے تھے لیکن انکھیں پھر بھی نہیں کھولی تھی

بابا سائیں

اس نے بہت ہی محبت سے اپنے باپ کو پکارا

جبکہ اس کی آواز پر سلطان شاہ نے ہلکے سے اپنی انکھیں کھولی

ان سے اخری سرخ ہو رہی تھی جیسے وہ بہت ہی گہری نیند سے اٹھے ہو

انہوں نے انکھیں تو کھول لی تھی مگر اس کی پکار کا جواب نہیں دیا

مجھے معاف کر دیں اور کتنا ٹائم ناراض رہیں گے ناراضگی سے اج تک کس کا بھلا ہوا ہے

پلیز مان جائیں اپ تو مجھے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے اور اب اپ کیوں نہیں مان رہے وہ بات

کرتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گیا

جب کہ وہ بھی ناراضگی کو شاید زیادہ لمبا نہیں کھینچنا چاہتے تھے اس لیے بہت ہی شفقت سے کبیر

شاہ کے سر پر ہاتھ رکھا شاید وہ تھک گئے تھے خود سے اپنی انا سے

سلطان شاہ نے اپنے منہ سے تو کچھ نہیں کہا مگر اس کے سر پہ ہاتھ رکھنے کے بعد وہ کھڑے ہوئے

اور اس کے کھڑے ہونے کا انتظار کیا

جبکہ ان کے یوں کھڑا دیکھ کر کبیر بھی کھڑا ہوا

چلیں کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے پہلے ہی بہت زیادہ دیر ہو گئی ہے

سلطان شاہ اتنا کہنے کے بعد آگے بڑھ گئے

جبکہ کبیر ان کی بات کا مطلب سمجھ رہا تھا

جو شاید کھانے کی بات کر رہے تھے یہ شاید وہ اپنی زندگی میں ہوئے اس واقعہ کو بات کر رہی تھے

جس کو سمجھتے سمجھتے پانچ سال کا عرصہ لگ گیا

وہ جب کھانے کی میز پر بیٹھے تو سربراہی کرسی پر سلطان صاحب جب کہ ان کی دائیں طرف سلمہ

بیگم جبکہ سلطان شاہ کی بائیں طرف سگیش شاہ ان کے ساتھ زندہ ان کی بیوی چندہ اور چندہ کے

ساتھ ان کے پانچ سال کا بیٹا سفیان

جب کہ دائیں طرف سلمہ بیگم کے ساتھ کبیر شاہ اور اس کے ساتھ اس کی بیوی سندس

فرزانہ بیگم جو اپنی دونوں بیٹیوں کو پیدا کرتے ہی اس دنیا سے چلی گئی تھی ان کے شوہر کا بھی دو

سال پہلے انتقال ہو چکا تھا

جب کہ کبیر کے شادی کرنے کے لیے دو سال زندہ کی شادی ہو گئی تھی ستارہ کی شادی اس کے تایا

ابو کے بیٹے کے ساتھ ہو گئی تھی

شروع شروع میں تو ستارہ نے بہت ولولہ مچایا

مگر وقت کے ساتھ ساتھ اسے بھی اپنے ہمسفر سے محبت ہو گئی اور وہ اپنے گھر میں ہنسی خوشی

زندگی بسر کر رہی ہے ستارہ کے پاس ایک سال کا ایک بیٹا ہے مگر اس واقعہ کے بعد وہ حویلی کم ہی آیا

کرتی تھی

کھانے کے دوران جب کبیر شاہ اور سلطان شاہ کو اپس میں باتیں کرتے ہوئے سب نے دیکھا تو سب کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اگئی مطلب کہ وہ کبیر شاہ سے مان گئے ہیں

مزید ایک ہفتہ اسی چہل پہل میں گزر گیا کسی کو ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا مگر کبیر شاہ اور سلطان شاہ کے اندر تمام ناراضگی ختم ہو گئی تھی جس کی پوری فیملی کو بہت خوشی تھی

آجانہوں نے واپس شہر جانا تھا سلمان شاہ تو کبیر شاہ کو اپنے سے دور کرنا نہیں چاہتے تھے مگر وہ جانتے تھے کہ کبیر کا جانا ضروری ہے اس لیے اسے روکا بھی نہیں تھا

سلمی بیگم بہت خوش تھی کہ ان کے بیٹا اور ان کے شوہر کے درمیان تمام معاملات پہلے جیسے ہو گئے ہیں

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اج ان کو واپس شہر ائے پورا مہینہ گزر گیا تھا

مگر کبیر شاہ کو پتہ نہیں کیوں لگتا تھا جیسے اس پر نظر رکھی جا رہی ہے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا تمہیں ہسٹری روم سے کچھ معلوم ہوا سامنے حوڈ پہنے کھڑے شخص نے پوچھا

یس سر

میں گئی تھی اس روم میں مگر مجھے ہمارے لائق کوئی ثبوت نہیں ملا پر مجھے وہاں ایک لوکر نظر ایا جس کو فنگر پرنٹ لوکر سے لاک کیا گیا تھا مجھے لگتا ہے ہمارے ثبوت وہی ہیں

سنگل پرنٹ لا کر ہمم

تم دونوں نے کچھ سوچا کہ ہم اس لوکر کو کیسے کھولیں گے

یس سر

مجھے یہ انفارمیشن ملی ہے کہ اس یونی کا پرنسپل اگلے ہفتے ایک کلب جا رہا ہے یہاں ہر طرح کے برے کام ہوتے ہیں وہاں شراب نوشی بھی کی جاتی ہے مجھے لگتا ہے جب وہ شراب کرنے میں پوری طرح ڈوبہ ہو گا تو ہمیں اس کی فنگر پرنٹ مل جائیں گے

اوکے اتنا کہنے کے بعد ہڈ پہنے شخص نے اپنے قدم باہر کی طرف رکھے

جب اسے پیچھے سے اوازائی

سر مگر اپ نے بتایا نہیں یہ کام ہم دونوں میں سے کون کرے گا

یہ کام تم دونوں میں سے کوئی نہیں کرے گا یہ کام میں خود کروں گا اخر مجھے بھی تو کچھ کرنا چاہیے تم دونوں کب تک اتنے کام کرو گے کچھ ریسٹ لے لو

کتنا کہنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل گیا

جب کہ پیچھے کھڑے حارث نے ماہین کا ہاتھ پکڑا

کل تم سر کے جانے کے بعد بہت بول رہی تھی اب بولو حارث ارام سے ہم ڈیوٹی اور ز میں ہیں جس کی ڈیوٹی کرنی ہے وہ تو چلا گیا اب ڈیوٹی کیسی ہے ڈیوٹی اور ز کیسے

اتنا کہنے کے بعد وہ مہین کو دیوار سے پن کر چکا تھا

حارث میں تمہیں کہہ رہی ہوں نا مجھ سے دور.....

ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ وہ اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا

اس کی شدت کو محسوس کرتے ماہی کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی

جب کہ وہ اپنے اپ کو اچھی طرح سیراب کرتا ہے اس سے پیچھے ہوا

جب کہ ماہی اس کے پیچھے ہونے پر لمبے لمبے سانس لیتی اپنے سانس کو ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی

حارث تم کتنے جلاد ہو

اب بولو ماہی بیبی ائندہ میرے ساتھ چالاکی کرنے کی کوشش کرو گی بیوی ہو میری اتنا یاد رکھا کرو

اگر تمہیں بھولی تو مجھے یاد دلانا اچھی طرح اتا ہے

اتنا کہنے کے بعد وہ اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوئے اس کا ہاتھ پکڑے اس کمرے سے باہر نکل گیا

قلب یہ ہے مس قندیل کی پوری تفصیل

حارث نے ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اس کو قندیل کی پوری تفصیل دی

اوکے

قلب نے اتنا کہنے کے بعد فائل اٹھائی

پر قلب .....

ہمممم بولو .....

قلب نے اس کے بولنے پر کہا

قلب مس قندیل کا پاسٹ تم سے جوڑا ہوا ہے

حارث نے یہ بات بڑی احتیات سے کہی تھے

کیا مطلب ہے تمہارا ان کا پاسٹ مجھ سے کیسے جوڑا ہوا ہے

قلب اس کی بات پر حیران ہوا تھا

تم اس فائل کو پڑو تم کو سمجھ آجائے گی

حارث کی بات سننے کے بعد قلب نے فائل کھولی جو وہ ٹیبل سے پہلے ہی اوٹھا چکا تھا

پر جیسے جیسے وہ فائل میں لیکھی تحریریں پڑ رہا تھا اس کے چہرے پر حیرانی بڑتی جا رہی تھی

یہ کیسے ہو سکتا ہے قندیل کا پاسٹ میری سے کیسے جڑا ہو سکتا ہے مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں ارہی

کلب حیران ہو پریشان پیچھے چیر پر بیٹھا

اس میں سمجھ نہ انے والی کیا بات ہے قلب سب کچھ واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ میجر حیدر سے جو

قتل ہوا تھا بے دہانی میں یعنی تمہارے بابا سے جو غلطی میں قتل ہوا تھا وہ کوئی اور نہیں کبیر شاہ تھا

قندیل کا بابا

یہ بات بالکل بھی نہ بھولو کہ ہم اسی بات کا پتہ لگانے ائے ہیں کہ وہ قتل میرے بابا سے ہوا ہے کہ نہیں تو تم یہ بات کرتے ہوئے سو دفعہ سوچا کرو

ابھی ہمیں حقیقت کا نہیں پتہ اور مجھے پکا یقین ہے میرے بابا نے کوئی قتل نہیں کیا یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس میں وہ سوسائڈ نوٹ بھی شامل ہے

اور میرے بابا نے کوئی سوسائیڈ بھی نہیں کیا وہ میجر تھے میجر حیدر عباس جنہوں نے اج تک اپنا کوئی مشن نہیں ہارا تھا

وہ اتنے کمزور نہیں تھے کہ ایک غلطی کی وجہ سے اگر وہ ان سے ہوئی بھی ہے تو وہ اپنی جان لے لیں

اگر ان سے یہ غلطی سے قتل ہوا ہوتا تو وہ پوری گورنمنٹ کے سامنے اپنا جرم قبول کرتے ہیں سب کو بتاتے کہ یہ میری غلطی ہے اور اپنی سزا لیتے نہ کہ یوں کائیروں کی طرح خود کو ختم کرتے

قلب میرا مطلب یہ نہیں تھا میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ جو سازش کا حصہ ہے اس سازش میں جس کا قتل ہوا تھا وہ کوئی اور نہیں وہ کبیر شاہ تھے قندیل کے بابا

اور قلب مجھے اس سازش میں کسی حد تک ہاتھ کبیر شاہ کے بڑے بھائی کا بھی لگتا ہے

پر وہ کیسے حارث مجھے تمہاری بات سمجھ نہیں ائی

قلب نے کچھ حیرانی سے اس سے پوچھا

جہاں تک میری انفارمیشن ہے قلب مجھے یہی پتہ ہے کہ جب کبیر شاہ نے سلطان شاہ سے چھپ کر شادی کی تھی تب سلطان شاہ نے کبیر شاہ کو اپنی دولت سے بے دخل نہیں کیا تھا

اور پانچ سال بعد جب سلطان شاہ کبیر شاہ سے مان گئے تھے تو اسی مہینے سلطان شاہ نے اپنی جائیداد میں سے ادھا حصہ صغیر شاہ کے نام کر دیا اور ادھا حصہ کبیر شاہ کے نام کر دیا جبکہ سلمہ بیگم کی جو دولت تھی

اس فائل میں واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ سلمہ بیگم اپنے گھر کی ایک لوتی بیٹی تھی جس پر دوسرے گاؤں کے سردار کی کل جائیداد سلمہ بیگم کے نام آگئی

اور شادی کی 10 سال بعد یعنی کہ سلطان شاہ کے ماننے کے پانچ سال بعد جب قندیل پیدا ہوئی تو سلوہ بیگم نے اپنی تمام جائیداد قندیل کے نام لگادی جس پر ایک طرف دیکھا جائے تو کبیر شاہ صغیر شاہ سے دگنی دولت کا مالک بن گیا

اور پھر جب قندیل 12 سال کی تھی تو کبیر شاہ کو مسٹری موت ائی مطلب عجیب طرح سے ایک ارمی مین سے ایک ٹیچر قتل ہو گیا اور وہ بھی ایک مشن کے درمیان

یہ کچھ عجیب نہیں ہے سننے میں

تمہیں نہیں لگتا کہ اس میں کسی حد تک ہاتھ صغیر شاہ کا بھی ہے کیونکہ ابھی کبیر شاہ اور صغیر شاہ دونوں کی تمام دولت صرف اور صرف صغیر شاہ سنبھال رہا ہے

اور یہ فائل اس نے فائل کا تیسرا پیج کھول کر قلب کے سامنے کیا

یہ دیکھو اس میں ایک ایف ائی ار بھی ہے

جس میں کبیر شاہ نے واضح لکھا ہے کہ ان پر پچھلے کچھ مہینوں سے نظر رکھے جا رہی ہے انہیں اپنی جان پر خطرہ محسوس ہو رہا ہے

یہ ایف ائی ار ان کے موت سے تین مہینے پہلے کی ہے انہیں اپنی جان پر خطرہ اپنی موت سے تین مہینے پہلے ہی محسوس ہو رہا تھا

تو تم کو جنہیں لگتا یہ قتل تمہارے باپ سے نہیں بلکہ کسی اور نے ایک سازش کے ذریعے کروایا ہے

ہو سکتا ہے اس میں صغیر شاہ کا بھی ہاتھ نہ ہو کیونکہ صغیر شاہ نے کبیر شاہ کے جانے کے بعد کبیر شاہ کی فیملی کو بہت اچھے طریقے سے سنبھالا ہے ان کی تمام ضروریات کو پورا کیا ہے قندیل کو سیبھالا ہے

اس میں کچھ بھی ہو سکتا ہے ایک تو اس روم میں جو سی سی ٹی وی کے کمرا تھا وہ اس واقعہ میں بری طرح سے خراب ہو چکا تھا

کہ ہمیں معلوم ہی ہو سکے کہ اس کمرے میں کیا ہوا تھا بس اتنا معلوم ہے کہ تمہارے بابا غازم خان اور میرے بابا حیدر شاہ اور وہ لڑکی جو اس کمرے میں موجود تھی

وہ لڑکی واپس آئے تو ہمیں معلوم ہو کی اصل مجرم کون ہے

اس پیج میں لاسٹ پر اس لڑکے کی بھی تفصیل لکھی ہوئی ہے

اس فائل میں لکھا ہوا ہے کہ اس لڑکی کا اس یونی میں وہ لاسٹ سمسٹر تھا

اس واقعہ کے بعد وہ یونی نہیں ائی صرف پیپر دینے ائی کیونکہ اس پر پولیس نے نگرانی کی ہوئی تھی

پر حیرانی کی بات یہ ہے قلب کہ جب وہ اس یونیورسٹی سے چلی گئی تو وہ غیر یقینی طور پر بہت امیر ہو گئی حالانکہ وہ میرٹ پہ پڑھ رہی تھی

اس کے ماں باپ غریب تھے مڈل طبقے سے تعلق رکھتے تھے وہ اتنی امیر نہیں ہو سکتی مجھے یہ بات بے شک میں مبتلا کر رہی ہے

اور پھر یونی ختم کرنے کے بعد وہ سال سال کے اندر اس ملک سے امریکہ چلی گئی

اور وہاں جا کر اس نے اپنی ماڈلنگ کا کیریئر شروع کیا

اس فائل میں لکھا ہوا ہے کہ اس لڑکی نے یونی میں کافی سارے فنکشنز میں حصہ لیا تھا جس میں وہ ماڈلنگ ہی کرتی رہی ہے

اور آج سات سال بعد واپس ارہی ہے

اس کے والدین جو پاکستان میں ہی موجود تھے

پچھلے سال ان کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی

ان کی تدفین پر پاکستان واپس نہیں اسکی کیونکہ اس ٹائم اس کا ایک ماڈلنگ کا شو تھا مگر اس سال وہ اسی ڈیٹ پر پاکستان واپس ارہی ہے تو یہ ہمارے پاس شاید اخری اور سنہری موقع ہے اس سے سچ پوچھنے کا

اتنی انفارمیشن کافی ابھی کے لیے باقی میجر ماہین کدھر ہیں

وہ یونیورسٹی میں ہیں

ہمیں اس ہسٹری روم سے وہ لوکر تو نہیں کھول سکے پر

اس ہسٹری روم میں پرانے پرنسپل کی بارے میں انفارمیشن ہے جو ماہین اج لینے گئی ہے

کیوں پرنسپل کی انفارمیشن کیوں چاہیے

قلب نے حیرانی سے حارث کی طرف دیکھتے پوچھا

کیونکہ اس روم میں جو کیمرا موجود تھے وہ تو ڈسٹرو ہو گئے تھے مگر کیمرا میں موجود یو ایس بی

اس پرانے پرنسپل کے پاس موجود تھی

اس ٹائم یہی سوچا گیا کہ یہ کیمرہ سسٹروئے ہو گئے ہیں تو سب کچھ ختم ہو گیا

پر پتہ نہیں کیوں قلب مجھے لگتا ہے کہ وہ کیمرا تو ڈسٹروئے ہوئے تھے پر ان کی یو ایس بی نہیں

وہ اج بھی موجود ہیں اس پرنسپل کو بعد میں فورا نکال دیا گیا تھا کہ وہ اس یونی میں برے کام کر رہا ہے

وہ غلط تھا بے شک غلط تھا کیونکہ تمہارے بابا نے جو ریٹ کی تھی وہ کنفرم صحیح اور کامیاب ریٹ

تھی

جس کی وجہ سے اس یونیورسٹی میں موجود تمام برے کام ختم ہو گئے تھے میرے خیال سے اج بھی

اس پرنسپل کے پاس موجود ہوتی اگر وہ پرنسپل زندہ ہوتا کیونکہ اس پرنسپل کو نکالنے کے بعد اسی

سال کے اندر اندر اس کی موت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہو گئی

اس لیے ہمیں اس کی تمام انفارمیشن چاہیے

ہمم

قلب نے اس کی بات پر ہنگارہ بھرا

قلب اج تم یونیورسٹی کیوں نہیں گئے

میں نے تمہیں صبح کسی سے فون پہ بات کرتے دیکھا تھا

اس کے بعد تم نے مجھے مس قندیل کی انفارمیشن لانے کے لیے کہا پر تم یونیورسٹی نہیں گئے

کیوں تم یونیورسٹی کیوں نہیں گئے

حارث نے اپنی لائی گئی تمام انفارمیشن دینے کے بعد صبح کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا

تم جا سکتے ہو

قلب نے اس کی بات سننے کے بعد اس سے کہا جیسے وہ اس کے سوال سے بچنا چاہتا ہو یا جواب ہی نہ دینا چاہتا ہو

اس کے بعد سننے کے بعد حارث اس کمرے سے نکل گیا جبکہ پیچھے قلب وہ فائل دوبارہ اٹھا کر دیکھنے لگا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ماہین کے لیکچر کو ختم ہوا10 منٹ ہو گئے تھے وہ سب سے چھپتے چھپاتے یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر ائی کیونکہ ابھی کچھ ہی دیر میں دوبارہ لیکچر سٹارٹ ہو جاتے تو یونیورسٹی کے زیادہ تر سٹوڈنٹ دوبارہ کلاسز میں چلے جاتے کچھ ہی ہوتے جو باہر ہوتے ایسے میں اسے کام کرنے میں اسانی ہوتی

وہ جب ہسٹری روم میں داخل ہوئی تو اسے ہر طرف اندھیرا تھا

اس نے دروازے کے ساتھ لگے سوئچ بورڈ میں سے ایک بٹن دبایا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا

اس نے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھا اور اپنے مطلب کی چیز ڈھونڈنا شروع کی اس نے بہت سی فائلیں کھولی

مگر ہر فائل میں سے کسی نہ کسی سٹوڈنٹ کی انفارمیشن ملتی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی اہٹ محسوس ہوئی

اسے لگا وہ پکڑی گئی اس میں ایک لمبی سانس لی اور خود کو کمپوز کرتے اپنا رخ پلٹا

جب.اس نے سامنے دیکھا تو سامنے حارث اپنی چھا جانے والی شخصیت کے ساتھ کھڑا تھا

اس نے حارث کو دیکھا تو اسے شدید غصہ ایا

ماہی کو لگا وہ پکڑی گئی

کیونکہ ہسٹری روم میں کسی کو انے کی اجازت نہیں ہے

اس لیے ہو سکتا ہے اسے یونی سے نکال دیا جاتا اس لیے وہ اتنا ڈر گئی تھی

تھا مگر یہاں تو کوئی اور ہی تھا جسے کم سے کم ماہین کو تو ڈرنے کی ضرورت نہیں تھا

تم یہاں کیوں ائے

تم تو یونیورسٹی نہیں انے والے تھے تمہیں تو میجر قلب نے کوئی انفارمیشن لانے کے لیے کہا تھا

حارث جو اپنا کام ختم کرنے کے بعد یونیورسٹی ایا تھا تاکہ وہ ماہین کی مدر کر سکے اس روم سے فائل

ڈھونڈنے میں

وہ جب کلاس روم میں گیا تو اسے مہین کہیں نظر نہ ائی اسے سمجھ اگئی کہ وہ ہسٹری روم میں گئی

اس لیے وہ سیدھا ہسٹری روم میں اگیا اور یہاں شاید وہ ایسے دیکھ خوف زدہ ہو گئی تھی

میں نے سوچا کیوں نہ اپنی مسسز کی کام میں تھوڑی ہیلپ کر لی جائے

اخر سارا دن اتنا کام کرتی ہیں

تم کو بھی کچھ مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے

بس اسی لیے اگیا وہ بہت ہی محبت بھرے انداز میں اپنی باہیں پھیلاتا اس کی بات کا جواب دیتا ہے

اس کی طرف بڑھا

وہ جیسے جیسے اس کے قریب ارہا تھا ماہین قدم قدم پیچھے جا رہی تھی

جب اس کی کمر فائلوں سے لدی ایک الماری سے ٹکرائی اور الماری کے اوپر بڑی ایک فائل اس

کے سامنے اس کے پاؤں کے قریب اکے گری

جب ماہین الماری سے ٹکرائی تو حارث نے بھی اپنے قدم بڑھانا روک دیے تو ماہین نے نیچے جھک کے وہ بلو کلر کی فائل اٹھائی جب اٹھا رہی تھی تو اس فائل میں سے ایک تصویر گری جس میں لیاقت صاحب کی تصویر تھی جو کہ اس یونیورسٹی کے پہلے والے پرنسپل تھے

ماہی نے یہ تصویر دیکھی تو اس کی انکھیں خوشی سے چمک اٹھی کیونکہ یہی وہ یہی فائل تھی جسے ڈھونڈنے ہوے اس کو گھنٹوں گزر گئے تھے

ماہی نے ایک نظر حارث کی طرف دیکھا اور وہ فائل حارث کو پکڑائی

مجھے لگتا ہے یہ وہی فائل ہے جس میں پہلے والے پرنسپل کے بارے میں انفارمیشن مل سکتی ہے ہمیں

دیکھو ذرا اسے ماہی نے اسے فائل پکڑاتے ہوئے کہا

اور اس نے وہ بلو فائل کھولی اور اس کو پڑھنا شروع کی ہاں یہ وہی فائل ہے

شکر ہے ہمیں یہ فائل مل گئی ورنہ مجھے اسے ڈھونڈتے ہوئے تین گھنٹے .....

ابھی وہ یہ بات کر ہی رہی تھی جب اسے کسی کے پاؤں کی اواز ائی جو سیدھا اسی کمرے کی طرف ا رہے تھے

وہ کسی ایک شخص کے قدموں کی اواز نہیں تھی وہ تقریبا تین لوگوں کے قدموں کی اواز تھی

ماہی نے گھبراتے ہوئے حارث کی طرف دیکھا

حارث اگے بڑھااور ایک ہاتھ سے اس کے ہاتھ سے فائل پکڑی جب کے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے جلدی سے کمرے میں موجود ایک ٹیبل کے پیچھے چھپے

حارث تقریبا مکمل طور پر ماہی کو اپنے اندر چھپا چکا تھا اگر کوئی دیکھ بھی پاتا تو یقینی طور پر صرف حارث کو دیکھ پاتا ہے

کیونکہ ٹیبل کے اندر موجود خالی جگہ پر وہ ماہین کو بٹھا کر اس کے بالکل اگے ہو کر بیٹھ گیا تھا

ماہی نے زوروں سے حارث کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا حارس نے اپنی انکھوں کے اشارے سے اسے ہمت دی تھی

وہ تینوں لوگ جو کمرے کے باہر تھے وہ کمرے میں داخل ہوئے

حارس انہیں دیکھ نہیں پا رہا تھا کیونکہ ٹیبل کے اگے ایک سیلف تھی جس پہ کتابیں رکھی ہوئی تھی

مجھے لگتا ہے اس یونیورسٹی میں پھر سے ارمی کی گریڈ ہونے والی ہے اس لیے جلدی سے سات سال پہلے ہوئے واقعہ کے جتنے ہو سکے ثبوت مٹا دو

ان میں سے ایک شخص کی اواز ائی

جبکہ اس کی اواز سے حارث اتنا تو اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ کوئی 34 35 سال کے شخص کی اواز ہے

یس سر

اتنا کہنے کے بعد شاید باقی کے دونوں نے ثبوت ڈھونڈنے شروع کر دیے تھے

سر ان فائلوں میں پرانے پرنسپل کی فائل نہیں ہے جس میں پرنسپل کی تمام انفارمیشن لکھی ہوئی ہے

ان میں سے ایک شخص بولا

کیا مطلب ہے تمہارا یہی کہیں ہو گی وہ فائل ڈھونڈوں اسے

اس کی بات سننے کے بعد سب سے پہلا شخص بولا

ڈھونڈو جاہلوں ہمیں وہ فائل بہت ضروری ہے کیونکہ اس میں اس پرنسپل کے پرانے کالے کام لکھے ہوئے

اگر وہ فائل ہمیں نہ ملی اور وہ ارمی کے ہاتھ لگ گئی تو ارمی اس فائل کے ذریعے ہمارے تک بھی پہنچ سکتی ہے

کیونکہ اس فائل میں تمام انفارمیشن ہے کہ اس پرنسپل سے تمام کام ہم ہی کرواتے تھے لڑکیوں کی سمگلنگ سے لے کر ڈرگز کی سمگلنگ تک

سر سچ میں یہاں فائل نہیں ہے ہو سکتا ہے کہیں اور رکھی

ابھی ہمیں جانا ہو گا کیونکہ چھٹی کا ٹائم ہونے والا ہے اور تمام سٹوڈنٹ باہر نکل ائیں گے پھر اس کے بعد ہمارا یہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے گا

اس لیے ہم رات کو واپس ائیں گے اور دوبارہ سے وہ فوئل ڈھونڈیں گے

مزید ادھا گھنٹہ ڈھونڈنے کے بعد جب انہیں کچھ نہ ملا تو انہوں نے پھر پہلے شخص سے کہا

ٹھیک ہے ابھی جلدی نکلو یہاں سے اور رات کو مجھے وہ فائل ہر صورت ڈھونڈ کر دینی ہے

او کے سر

اتنا کہنے کے بعد وہ تینوں جس طرح سے ائے تھے اسی طرح چلے گئے

جبکہ ٹیبل کے پیچھے حارث اور ماہی نے یہ تمام باتیں سن لی تھی

اور انہیں حیرت تو اس بات پر ہوئی تھی جو وہ سمجھ رہے تھے کہ ان پورے کالے کاموں کے پیچھے

پرنسپل کا ہاتھ ہے حقیقت میں پرنسپل سے یہ کوئی اور کام کروا رہا تھا جو اج تک بھی پکڑا نہ گیا تھا

ان کے جانے کے بعد حارث نے ماہی کا ہاتھ پکڑا اور ٹیبل سے باہر نکالا

ہمیں یہ فائل اور یہ تمام انفارمیشن ابھی قلب کو دینی ہو گی چلو میرے ساتھ

حارث نے اس سے یہ کہتے ہوئے قدم اگے کی طرف بڑھائے جب کہ ماہی بھی اس کے پیچھے پیچھے

اس کی ہم قدم تھی

کیا ہوا بچے تم ایسے کیوں رو رہی ہو

اس کے تایا ابو اور اس کے بیٹے کے گھر سے جانے کے بعد جب وہ قندیل کے کمرے میں ائی اسے

روتا دے تڑپ کر اس کے پاس پہنچی

امی اپ تایا ابو اور سفیان کو روک دینا کہ وہ ہمارے گھر نہ آیا کرے

ابھی ابھی سفیان مجھے دھمکی دے کر گیا ہے

کہ اگر میں نے رشتے کے لیے ہاں نہ کی تو وہ میرے ساتھ کچھ برا کر دے گا اپ ان کو رکتی کیوں نہیں

کیسے روک دو بیٹا اس گھر کا تمام خرچہ انہوں نے ہی اٹھایا ہوا ہے مانا کہ اس بزنس میں ہمارا بھی حصہ ہے پر ہم وہ بزنس نہیں چلا سکتے

ہم اس گھر کی چار دیواری میں ہی محفوظ ہیں ہم یہاں سے باہر نکلے تو باہر موجود بھیڑیے ہمیں نوچ کھائیں گے تم سمجھ کیوں نہیں کر رہی ہو

امی جب سفیان اس گھر میں اتا ہے نا تو میں اس گھر میں بھی خود کو محفوظ نہیں سمجھتی

امی اپ پلیز دادا ابو سے بات کریں نا

بچپن میں وہ مجھ سے کتنی محبت کرتے تھے بابا کے جانے کے بعد چاہے انہوں نے نہ کی ہو

پر وہ میری بات سمجھے گے ضرور

تایا ابو کو روک دیں گے ہمارے گھرانے سے یا سفیان کی سچائی میں انہیں بتا دوں گی

نہیں میری جان تم دادا ابو کا کچھ نہیں بتاؤ گی

وہ ہمیں ہی غلط سمجھیں گے میں کرتی ہوں بات تم فکر نہ کرو

اتنا کہنے کے بعد قندیل کو اپنے گلے لگا لیا

اور اسے چپ کروانے لگی

جبکہ وہ اپنی ماں کی اغوش پاتے ہی کچھ ہی ٹائم میں نیند کی وادیوں میں اتر گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ماضی

پروفیسر کبیر میری بات سنیے گا

وہ ابھی لیکچر لے کر نکلا ہی تھا جب اسی کی کلاس کی لڑکی نے اسے پیچھے سے اواز دی

جی بولیں اپ کو مجھ سے کیا بات کرنی ہے

پروفیسر کبیر اس کی طرف پلٹا اور جواب دیا

سر ہم یہاں بات نہیں کر سکتے میرے ساتھ ائیں گے ہم کینٹین میں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں

نو مس میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے اپ کو جو بات کرنی ہے یہی کر لیں

پروفیسر کبیر نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر پہنی گھڑی کو دیکھتے اس کو جواب دیا

سر پلیز بات ضروری ہے

اوکے تو پھر ہم بعد میں بات کر لیں گے اتنا کہنے کے بعد وہ پلٹا ہی تھا کہ اسے پیچھے سے اوازائی

سر میں اپ سے محبت کرتی ہوں اپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں

یہ میرا لاسٹ سمسٹر ہے ہو سکتا ہے اس کے بعد میں اپنے جذبات اپ کو نہ بتا سکوں

رابعہ نے اتنا کہنے کے بعد اپنا سر جھکا لیا

جو کہ سامنے کھڑا کبیر کچھ ٹائم تک اس کے الفاظ کے بارے میں سوچتا رہا

کہ کیا یہ الفاظ رابعہ نے ہی بولے ہیں

رابیہ ان کے کلاس کی زیادہ مذہبی لڑکی تو نہیں تھی مگر اپنے حدود جانتی تھی

وہ میرٹ پہ یہاں پڑھ رہی تھی اچھی خاصی لائک سٹوڈنٹ تھی ان کی کلاس کی

کبیر کو اس سے ایسی حماقت کی توقع بالکل بھی نہیں تھی

مس رابیہ اپ جانتے ہیں اپ کیا بول رہی ہیں میں اپ کا ٹیچر ہوں اور اگر ٹیچر نہ بھی ہوتا تو میں تو

میں ایک شادی شدہ انسان ہوں اور میری 12 سال کی بیٹی ہے

رابیہ کی بات سننے کے بعد کبیر نے غصے سے کہا

سر مجھے پتہ ہے کہ اپ شادی شدہ ہیں اور اپ کی بیٹی بھی ہے پر میں آپ کی دوسری بیوی بننے کو تیار

ہو پلیز مجھ سے شادی کریں

رانیہ نے ایک آس بھری نظر سے کبیر شاہ کو دیکھا

جبکہ اس کے یوں بات کرنے اور اس کے یوں دیکھنے سے کبیر شاہ کو اس پہ مزید غصہ ایا تھا

مس رابیہ اپ جا رہی ہیں یا میں پرنسپل سے شکایت کروں اور اپ کو اس یونیورسٹی سے نکلوا دوں

ایک منٹ کے اندر اگر اپ یہاں سے نہیں گئی تو یہ اپ کے لیے بہت برا ہو گا

اب کی دفعہ کبیر شاہ غصے سے دہاڑا تھا

جبکہ اس کی دہاڑ سن کر رابعہ اندر سے پوری کانپ گئی تھی

اس کی دھاڑ صرف رابیہ نے ہی نہیں بلکہ آس پاس گزرتے سٹوڈنٹس نے بھی سنی تھی

تمام سٹوڈنٹس رک کر پروفیسر کبیر اور ان کے سامنے کھڑی زاویہ کو دیکھنے لگے

جبکہ تمام سٹوڈنٹس کو اپنی طرف دیکھتے پاں کر وہ دونوں ہی شرمندہ ہو گئے تھے

مس رابیہ اپ پلیز کلاس میں چلی جائیں اور اس بات کو بھول جائیں کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا

اور پلیز اس موضوع پر میرے ساتھ دوبارہ کوئی بات نہ کریے گا

اتنا کہنے کے بعد پروفیسر کبیر رکے نہیں بلکہ اپنے اگلے پیریڈ کے لیے چلے گئے تھے

جب کے پیچھے وہ کھڑی اپنے انسو روکنے کی کوشش کرتے واش روم کی طرف چلی گئ

یونی کی چھٹی ہونے کے بعد وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا اج ہوئی اس کے اور رابیہ درمیان کی باتوں کے

بارے میں سوچتے وہ اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا جب سامنے سے آتے ہوئے لوڈر ٹریک سے

ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا

یہ اس پر کوئی 15 دفعہ جان لیوا حملہ کیا گیا تھا

یہ سب کچھ قندیل کے پیدا ہونے کے کچھ عرصے بعد سے ہی شروع ہو گیا تھا

پہلے اسے لگتا تھا جیسے اس پر نظر رکھی جا رہی ہے مگر قندیل کے پیدا ہونے کے بعد اس پر کئی دفعہ

جان لیوا حملہ کیا گیا جس پر وہ قسمت سے ہمیشہ بچ جاتا

وہ جب گھر پہنچا تو قندیل نے اسے سب سے پہلے گلے لگایا

السلام علیکم بابا آپ آ گئے اپ کو پتہ ہے اج کیا ہوا

اج میں نے اپنی کلاس میں ٹاپ کیا ہے اب میں نائنتھ میں ہو گئی ہو اپ کی بیٹی کتنی بڑی ہو گی نا

قندیل نے اپنے باپ کے اتے ہی اپنے پورے دن کی روداد اسے سننا شروع کر دی جو اس کے روز کا مشغلہ تھا جبکہ کچن کے دروازے کے پاس کھڑی سندس ان دونوں کو دیکھ کر دل کھول کر مسکرا رہی تھی

بیٹا بابا ابھی تو کام سے ائے ہیں سلام بلانے کے بعد سب سے پہلے ان کو بٹھا کر پانی کا پوچھتے ہیں تم کیا یہ لگ جاتی ہو یہ اچھی بات نہیں ہوتی قندیل

سوری بابا میں ابھی اپ کے لیے پانی لے کے اتی ہوں اتنا کہنے کے بعد وہ جلدی سے کچن کی طرف بھاگی

کیا ہوا کبیر اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو

کچھ نہیں بس اج میرا ایکسٹنٹ ہوتے ہوتے بچا اللہ نے ہی بچا لیا ورنہ میرا دھیان بالکل بھی اس کی طرف نہیں تھا

کبیر اپ پولیس میں رپورٹ کیوں نہیں کرتے یہ کوئی اپ کے اوپر 15 جان لیوا حملہ ہے ہو گیا مانا کہ ایک دفعہ اتفاق ہو گیا دو دفعہ اتفاق ہو گیا تین دفعہ بھی اتفاق ہے صحیح

مگر یہ 15 16 دفعہ ہو گیا ہے کبیر مجھے لگتا ہے کہ کوئی اپ کو دشمن ہے جو اپ کو مارنا چاہتا ہے اپ رپورٹ کریں میرا اپ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے

اپ پریشان نہ ہو سندس میں کرتا ہوں رپورٹ مجھے بھی لگ رہا ہے کہ یہ واقعات دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب قندیل گلاس میں کبیر شاہ کے لیے پانی لے کر ائی

بابا اپ نے اج میرے ساتھ مول جانا ہے میں نے اپنی نیو بکس نیو بیگ نیو یونیفارم نیو شوز نیو پین سب کچھ نیو لینا ہے ٹھیک ہے

ٹھیک ہے میری جان ہم ضرور مول جائیں گے اور اپ کے لیے سب کچھ نیو لے گے ابھی جائیں فریش ہو کر ائیں اور بابا کو بھی فریش ہونے دیں تب تک میں کھانا لگاتی ہوں اور سب کھانا کھاتے ہیں اس کی بات سننے کے بعد سندس نے جواب دیا اور اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی

جبکہ وہ اپنے بابا کی گال پر محبت سے پیار کرتی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی اس کے پیچھے کچھ سوچتے ہوا ٹھے اور اپنے کمرے کی طرف چلے گئے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

بولو کیا انفارمیشن ہے

قلب نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

ہمیں ہسٹری روم سے یہ پرانے پرنسپل کی یہ فائل ملی ہے اور ایک بڑی انفارمیشن

ہسٹری روم سے نکلنے کے بعد وہ دونوں سیدھا قلب کی طرف ائے تھے کیونکہ قلب اج یونیورسٹی نہیں گیا تھا تو وہ اپنے سیکرٹ روم میں بیٹھا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا جنہوں نے فون کر کے بتایا تھا کہ وہ فائل اور ایک اہم انفارمیشن لے کر اس کی طرف ہی ارہے ہیں

جیسا ہم سمجھ رہے تھے جیسا ہم سوچ رہے تھے ویسا بالکل بھی نہیں ہے یہ جو کیس ہے یہ بہت پیچیدہ ہے بالکل ایک مسٹری کی طرح ہم اسے سلجھانے کے لیے کافی محنت کرنی پڑے گی اور اس بات کا ثبوت اس فائل میں ہے کہ یہ کیس کتنا مشکل ہے

کیوں ایسا کیا ہے اس فائل میں حارث جس نے تمہیں سوچنے پر اتنا مجبور کر دیا

قلب نے اس کی بات سننے کے اس سے تفشیشی انداز میں پوچھا

قلب اس فائل میں واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ اس یونی کا جو پرانا پرنسپل تھا اس نے اپنی تمام پڑھائی میرٹ پہ کمپلیٹ کی تھی وہ اپنے کالج کا لائک فائک بچا تھا جس نے میرٹ پر اپنی تعلیم کمپلیٹ کی تھی اس کی تمام ڈاکیمنٹش اس فائل میں ہیں اس بات سے یہ تو کلیئر ہو جاتا ہے کہ وہ پرنسپل کوئی اباؤاجداد کی طرف سے امیر نہیں تھا وہ جتنا بھی امیر ہوا اس یونیورسٹی میں اکر ہوا اج سے سات سال پہلے تمہارے بابا اور میرے بابا نے جو ریڈ کی تھی جس میں وہ قتل ہوا تھا ریڈ میں یہ چیز واضح ہو گئی تھی کہ اس یونیورسٹی میں غلط کام کیے جاتے ہیں یعنی کہ لڑکوں کی سمگلنگ ڈرگز کی سمگلنگ اور یہ ریڈ کامیاب بھی رہی تھی

اس ریڈ میں اس یونیورسٹی کی تمام غلط کام جڑ سے اکھاڑ دیے گئے تھے اور اس ریٹ کے بعد وہ پرنسپل بھی نکال دیا گیا تھا اس کا لائسنس کینسل کر دیا گیا تھا اور پھر سال کے اندر اندر اس پرنسپل کی کار ایکسیڈنٹ میں موت بھی ہو گئی یہ بات تو کلیئر ہے کہ اس پرنسپل نے یہ تمام غلط کار پیسے

کمانے کے لیے کیا جو اسے ملے بھی مگر یہ مگر یہ کلیئر نہیں ہے کہ یہ کام اس نے خود کیے یا اس سے کروائے گئے رائٹ

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا حارث کیا یہ کام اس نے نہیں کیے تھے کیا

نہیں قلب یہ کام اسی نے ہی کیے تھے مگر یہ اس سے کروائے گئے تھے یہ ذریعہ تھا یہ کام کرنے کا اصل ماسٹر مائنڈ کوئی اور تھا

تم یہ بات کیسے کہہ سکتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس چیز کا

ہاں ہے میرے پاس ثبوت حارث نے اس کی بات سننے کے بعد کہا اور اور ایک نظر ماہی کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہی کھڑی تھی

ہم اسٹری روم میں فائل ڈھونڈنے گئے تو جب ہم فائل ڈھونڈ رہے تھے تو ہمیں ہسٹری روم کے باہر کسی کے قدموں کی اوازائی اور وہ ایک نہیں تین تھے ہم جلدی سے ہسٹری دوم میں موجود ایک ٹیبل کے پیچھے چھپ گئے تب ہمیں اس کمرے میں اوازائی کہ لیاقت کی فائل ڈھونڈو جو کہ اس یونیورسٹی کے پرانے پرنسپل کا نام تھا

انہوں نے تقریبا دو ڈھائی گھنٹے فائل ڈھونڈی مگر وہ فائل پہلے ہی ہمارے ہاتھ لگ چکی تھی مگر اس دوران وہ باتیں کر رہے تھے ان دونوں کا سربراہ بولا اگر وہ فائل نہ ہو گی تو ہمارے سارے کالے کام کھل جائیں گے کہ یہ کام پرنسپل نہیں کر رہا تھا بلکہ ہم اس سے کروا رہے تھے اس کی اواز سے وہ کوئی 35 34 سال کا لگ رہا تھا

ان کی باتوں سے اتنا تو کلیئر تھا کہ یہ کام پرنسپل سے کروایا جا رہا ہے

اور اگر وہ اتنا بڑا سکیم کر سکتے ہیں اس یونیورسٹی میں تو ہو سکتا ہے ان کو اس ریڈ کا بھی پہلے سے پتہ ہو اور اس ریڈ کے دوران ہی تمہارے بابا کو پھنسانے کی ان کی کوئی چال ہو جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے ہو

قلب پتہ نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ اس گیم کا ماسٹر مائنڈ اور تمہارے بابا کو پھنسانے والا دونوں ایک ہی انسان ہیں

تم خود ہی دیکھو نا کہ تمہارے بابا کی ریٹ کے بعد اس یونیورسٹی میں تمام برے کام رک گئے پرنسپل بھی مر گیا

لگتا ہے ان کا مقصد کچھ اور تھا جو پورا ہو گیا اور اس کے بعد اس یونیورسٹی میں کوئی غلط کام نہیں ہوا کہ تو تم صحیح رہے ہو مجھے بھی یہی لگتا ہے

قلب نے اس کی بات سننے کے بعد کہا

تم ایسا کرو یہ فائل پڑھ لو تب تک مجھے ضروری کام ہے وہ کر کے آتا ہو

اتنا کہنے کے بعد حارث اور ماہی دونوں باہر کی طرف چلے گئے جبک قلب نے وہ فائل پڑنا شروع کر دی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ یونیورسٹی کے لیے تیار ہو رہی تھی جب اس کے موبائل پر کال انا شروع ہوئی اس نے حجاب بناتے ہوئے موبائل کی طرف دیکھا

جہا کوئی انون نمبر بلنک ہو رہا تھا

یہ کون ہے اس کے دماغ میں ایک بار پسر وفیسر شاہ کا آیا ضرور پر وہ اب اس کو کیو فون کرے گا

اس نے فون کو اگنور کرتے ہوئے دوبارہ اپنے حجاب کی طرف متوجہ ہوئی

جب کچھ ٹائم بعد اس کا فون دوبارہ بجنے لگا

موبائل کی طرف دیکھا تو وہی نمبر سے دوبارہ کالا رہی تھی اس نے حجاب کرتے ہوئے موبائل اٹھایا یس کرنے کے بعد کان سے لگے گا

السلام علیکم مس قندیل

قندیل نے ابھی فون کو یس کر کے کان سے لگایا ہی تھا جب اسے دوسری طرف سے پروفیسر قلب کی اواز سنائی دی تو اس کا دل زور سے دھڑ کا تھا

جبکہ دوسری طرف کلر جس کا کل کا سارا دن عجیب سی بے چینی اور اداس گزرا تھا

اج صبح جب وہ اٹھا تو نماز پڑھنے کے بعد اسے سب سے پہلا یہ خیال ایا کہ مس قندیل اج ائیں گی کہ نہیں

یہی سوچتے ہوئے اس نے قندیل کو فون کیا

یس میں قندیل بات کر رہی ہوں

پراپ کون

وہ پہچان تو گئی تھی مگر پھر بھی اس نے انجان بنتے ہوئے یہ سوال کیا

میں پروفیسر شاہ بات کر رہا ہوں

پروفیسر شاہ نے ایک روب سے جواب دیا

آج آپ یونی آئے گی مس

قلب نے بے چینی سے پوچھا

جبکہ دوسری طرف قندیل جس کو کل سر کا فون آنا حیران کر گیا تھا مگر سر کا آج بھی فون آنا اس کو کچھ عجیب لگا تھا

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب اس کو دوسری طرف سے پروفیسر قلب کی آواز آئی

ہیلو مس قندیل

قلب جو اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا اس کی آواز نہ آنے پر پھر سے بولا

یییس سر

آج آپ یونی آئے گی اس نے اپنا سوال دہرایا

یس سر میں نے انا ہے یونی

گڈ. کلب اس کی بات سننے کے بعد دل ہی دل میں خوش ہوا تھا

ان دونوں کے درمیان تویل خاموشی رہی جب قندیل کو کچھ اور سمجھ نہ ایا تو اس نے پوچھا سر اپ نے مجھے کیا یونی کا پوچھنے کے لیے کی تھی

قلب اس کی بات سننے کے بعد بوکھلا گیا

یس مس میں نے صرف یونی کا پوچھنے کے لیے فون کیا تھا اس کے علاوہ میں اپ کو فون کیوں کروں گا اچھا مجھے کچھ کام ہے میں فون رکھتا ہوں

قلب نے کال ڈس کنیکٹ کر دی

پر قندیل کچھ حیران و پریشان کھڑی تھی کہ اس چھوٹی سی بات کے لیے سر نے مجھے فون کیا عجیب طریقے سے بول رہے تھے خیر اس نے اپنا وہم سمجھ کر کندھے چکاتے ہوئے اپنا حجاب مکمل کرتے کمرے سے نکل گئ

وہ تیار ہو کر نیچے ائی تو اس کی مما ٹیبل پر پہلے سے ہی ناشتہ لگا کر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی وہ سلام کر کے اپنی ماں کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ کے ناشتہ شروع کر چکی تھی پانچ منٹ میں ناشتہ کرنے کے بعد بہت جلدی سے اٹھ کے اپنی ماں کے سر پر بوسہ دے کر اپنا بیگ اٹھاتی باہر کو بھاگی جب اسے پیچھے سے اپنے مما کی اواز سنائی دی کیسے جا رہی ہے بیٹا دھیان سے ایسے بھاگ کیوں جا رہی ہے خیال سے

او کے مما خیال رکھنا اپنا فی امان اللہ کہنے کے بعد وہ اپنی یونیورسٹی بس میں سوار ہو گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کیا کیا چاہیے میرے بیٹے کو کبیر شاہ نے بہت محبت سے قندیل کے گال کھینچتے ہوئے کہا وہ اس وقت شہر کے بڑے مال میں موجود تھے جہاں پر قندیل ان کو ضد کر کے لائی تھی بابا مجھے ایک ٹیڈی بیئر چاہیے ایک باربی ڈول ہاؤس باربی ڈول اور پلے لینڈ بھی جانا ہے

دیکھ لو کبیر تمہاری بیٹی کی فرمائشی 12 سال کی ہو گی اور ابھی بچوں کی طرح چیزیں مانگ رہی ہے سندس نے کبیر شاہ کی طرف دیکھتے چھوٹا سا شکوہ کیا

جانتی تو وہ بھی تھی کہ قندیل اتنی سمجھدار اور بڑی نہیں کہ وہ ان کی باتوں کی گہرائی کو سمجھ سکتی بس یہی باتیں ہی تو ان کی زندگی میں کھٹی مٹی خوشی کھولتی تھی قندیل کو دیکھ کر ہی تو وہ زندہ تھا قندیل کے پیدا ہوتے وقت کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے وہ اور اولاد نہ لے سکے اور قندیل بھی تو شادی کے دس سال بعد پیدا ہوئی تھی ان کی تمام زندگی قندیل کے گرد گھومتی تھی انہیں اللہ تعالی نے ایک بچہ دیا تھا اور وہ اس میں ہی اللہ کا شکر ادا کرتے تھے

وہ قندیل کو لے کر شوپنگ کرنے کے بعد پلے لینڈ لے گئے

قندیل وہاں جا کر بہت خوش ہوئی خوب سارا کھیلنے کے بعد سندس کے ڈانٹنے پر وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے

وہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ ان کی گاڑی پر کیسی نے فائرنگ شروع کر دی گولیاں سامنے کی طرف سے چلائی جا رہی تھی

کبیر نے اپنے ساتھ بیٹھی سندس کو اپنے نیچے کرتے خود اس پر سایہ فگن ہو گیا

جبکہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی قندیل نہیں ایک زوردار چیخ کے بعد مکمل خاموشی اختیار کر لی

تقریبا پانچ منٹ لگاتار گولیاں چلنے کے بعد تمام طرف سکوت چھا گیا

نیچے جھکنے کی وجہ سے کبیر اور سندس کو زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا مگر ایک گولی کبیر کی کو لگ گئی تھی دائیں کندھے کے قریب کے کبیر شاہ کے سندھ اس پر جھکے ہونے کی وجہ سے سندس مکمل طور پر ٹھیک تھی

گولیوں کی اواز نہیں ائی تو انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا وہ لوگ جنہوں نے ان پر گولیاں چلائی تھی وہ اپنی گاڑی پر سوار ہو کے نکل چکے تھے

انہوں نے تمام اطراف میں دیکھتے سکھ کا سانس لیا

جب کبیر شاہ کو ایک دم سے قندیل کا خیال آیا

کبیر شاہ نے ایک جھٹکے سے پیچھے کی طرف دیکھا تو قندیل کو اوندھے منہ سیڈ پر گرے پایا

ان کے اڑی رنگ کو دیکھ کر سندس نے پیچھے کی طرف دیکھا تو بے ساختہ اس کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی

قندیل میرے بچی

سندس کے منہ سے نکلے الفاظ سن کر کبیر شاہ ہوش میں آیا اور جلدی سے قندیل کو پکڑ کر سیدھا کیا

قندیل کو دیکھ کبیر شاہ کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھی کیونکہ قندیل کے پیٹ میں بائیں جانب نیچے کی طرف گولی لگی تھی جس سے خون بہت تیزی سے نکل رہا تھا

کبیر شاہ نے قندیل کو جلدی سے آگے لاتے ہوئے اپنی گود میں نیٹھایا

قندیل اٹھو بیٹا قینو میری جان اٹھ جاؤ وہ دونوں اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے مگر وہ ہوش میں آ ہی نہیں رہی تھی

اس کو ہوش میں نہ آتا دیکھ کبیر شاہ نے گاڑی کو جلدی سے سٹاٹ کیا اور ہوسپیٹل کی طرف دوڑائی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ جب کلاس روم میں داخل ہوئی تو اپنے ڈیکس پر ماہی کو پہلے سے ہی بیٹھے پایا

السلام علیکم ماہی تم میرے نوٹ سے ائی ہو

قندیل نے بس میں بیٹھتے ہوئے سب سے پہلے کال ماہی کو کی تھی کیونکہ وہ دو دن نہیں تھی ماہی کے پاس اس کے نوٹس تھے جو ان دو دنوں میں پڑھائی ہوئی تھی تو قندیل یہی چاہتی تھی کہ وہ نوٹس کاپی کروالے تاکہ ٹیسٹ کی تیاری کر لیتے جو ان کا ہر ویک اینڈ ہوتا ہے

وعلیکم السلام میری جان بیٹھ تو سہی سانس تو لے تو اتے ہی سر چڑھ دوڑی اور ہاں جی میں تمہارے نوٹس لے آئی ہو

ماہی میں نے تم کو کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے یہ جانو مانو نہ بلایا کرو مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا اور جلدی تو میرے نوٹس

قندیل نے اسے ٹوکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا تاکہ وہ اسے نوٹس لے سکے

جی میری جانو مانو مجھے پتہ ہے کہ تمہیں یہ الفاظ سن کے شرم اتی ہے اور تمہارے گال ٹماٹر کی طرح لال ہو جاتے ہیں اور نوٹس میں نے کلرک آفس دیے ہیں تاکہ وہ کاپی ہو جائے میرے خیال سے اب تک کاپی ہو گئے ہوں گے افس سے نوٹس بھی لے اؤ اور پلیز یہ بیگ ضرور اتار کے رکھو جب سے ائی ہو بیک پینے ہی کھڑی ہوا تنی بھی کیا جلدی ہے

ماہی یار تم کو تو پتہ ہے پروفیسر شاہ کتنے بڑے جلاد ہیں اگر میں اس دفعہ بھی ٹیسٹ میں فیل ہوئی ہوں تو انہوں نے مجھے اٹھا کے یونیورسٹی سے باہر پھینک دینا ہے پچھلی دفعہ تو ہو سکتا ہے انہوں نے میرے پچھلے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے مجھے ڈانٹا نہیں پر اس دفعہ وہ میری چمڑی ادھیر دیں گے چل تو ادھر بیٹھ میں جلدی سے نوٹس لے کر آتی ہوں اتنا کہنے کے بعد ابھی وہ مڑی تھی جب پیچھے سے کسی نے اس کے سٹالر کا کھینچا

سٹونر کھینچنے کی وجہ سے گال کے نیچے اور کان کے قریب موجود پن اس کے گال میں دھنس گئی وہ جو اج سفید کلر کی فراک اور کیپری پہن کے اور ساتھ سفید کلر کا ہی سٹولر پہن کر ائی تھی خون نکلنے کی وجہ سے گال کے قریب موجود سٹولر سرخ ہو گیا تھا

اس نے پلٹ کر دیکھا تو ان کی کلاس کا ہی ایک لڑکا جس کا نام عمر تھا وہ اس کا سٹالر پکڑ کر کھڑا تھا اور شکل سے کچھ گھبرایا ہوا بھی تھا

قندیل کے دیکھنے پر عمر نے جلدی سے سٹالر چھوڑ کر ہار پیچھے کھڑے کر دیے ابھی وہ کچھ بولتا جب اس کے منہ پہ زوردار ایک تھپڑ لگا

لڑکا اس تھپڑ کی تاب نہ لاتے ہوئے نیچے زمین پر گر گیا

قندیل اپنے سامنے کھڑے پروفیسر کلر کو انکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی جس نے ایک ہی تھپڑ میں لڑکے کا کام تمام کر دیا تھا

جب کہ قلب جو ابھی کلاس روم میں داخل ہوا تھا کسی لڑکے کو قندیل کا سٹالر پکڑے دیکھ غصے سے اس کی طرف بڑھا اور ایک زوردار تھپڑ لڑکے کے منہ پہ مارا جس کی وجہ سے لڑکا نیچے زمین پر گر گیا اور خود قندیل کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا کیونکہ قندیل کو زیادہ سٹائل والا سٹالر لینے کی عادت نہیں تھی وہ بس ڈالر کی ایک تہ ہی بناتی تھی سٹالر کھینچنے کی وجہ سے وہ ایک تہ بھی کھل گئی تھی اور اس کی گردن کے پاس کا حصہ نظر انا شروع ہو گیا تھا

اسی وجہ سے قلب قندیل کہ بالکل سامنے کھڑا ہو گا تا کہ کلاس کے باقی لڑکے قندیل کو دیکھ نہ سکے قلب نے اپنی پاکٹ میں سے رومال نکال کر قندیل کی طرف بڑھایا تا کہ وہ اپنا خون صاف کر سکے جو پن کے چبنے کی وجہ سے قطرے کی شکل میں گال سے اب گردن تک آ گیا تھا

قندیل نے کچھ حیرانی اور کچھ جھجھکتے ہوئے رومال اس کے ہاتھ سے پکڑا اور اپنے گال پر رکھ لیا جہاں سے خون نکل رہا تھا

اپنا سٹالر ٹھیک کرو قلب ایک دم غصے سے دہاڑا تھا

کیونکہ قندیل حیرانی کی وجہ سے ابھی تک یہ محسوس نہیں کر سکی تھی یہ سٹالر اس کی گردن سے ہٹ گیا تھا قلب کی دھاڑ سنتے جلدی سے اپنے سٹالر ٹھیک کرتی بالکل سیدھی کھڑی ہو گئی تھی

قلب نے پلٹ کر اس لڑکے کی طرف دیکھا جس کو تھپڑ لگے کہ وجہ سے اس کے ناک سے خون نکل رہا تھا اور وہ اپنی گال پر ہاتھ رکھے اس کے سامنے نظریں جھکائے کھڑا تھا

کیونکہ یہ عمل اس سے انجانے میں ہوا تھا وہ تو ماہین اور قندیل کی باتیں سن کر قندیل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس کو پکارنے لگا تھا کہ انجانے میں اس نے اس کا سٹالر پکڑ لیا اور قندیل کے آگے بڑھنے کی وجہ سے سٹالر کھینچ گیا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مس قندیل کا سٹالر کھینچنے کی قلب نے اس لڑکے کو دیکھتے سرخ انکھوں سمیت سے کہا

سر ائی ایم سوری یہ مجھ سے انجانے میں ہوا ہے میں تو قندیل کو پکارنے لگا تھا کہ اگر وہ کلرک افس میں جا رہی ہیں تو میرے نوٹس بھی کلرک افس میں ہے وہ بھی لیتے آئے مگر غلطی سے میں نے ان کا سٹالر پکڑ لیا اور ان کے آگے بڑھنے کی وجہ سے سٹالر کھینچ گیا

وہ اپنے ناک کے سے نکلتے خون کو نظر انداز کرتے اپنی صفائی پیش کرنے لگا جب کہ قلب اس کی بات سن کر کچھ غصے سے بولا نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہونا چاہیے اور جاؤ یونی کی ڈسپنسری سے اپنے ٹرکمنٹ کروا کے اؤ

اتنا کہنے کے بعد وہ قندیل کی طرف پلٹا جو نظری نیچے جھکائے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو مروڑ رہی تھی اور مس قندیل اپ بھی جائیں اور واش روم میں اپنا فیس واش کر کے

اتنا کہنے کے بعد وہ غصے سے اپنے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا اور تمام سٹوڈنٹ کو بیٹھنے کا کہہ کر اپنے لیکچر دینا شروع کر دیا

پروفیسر قلب کی اتنا غصہ کرنے پر لیزا کو کچھ عجیب لگا تھا وہ تو اس بات پر حیران تھی کہ پروفیسر قلب نے لڑکے کو تھپڑ مار دیا

اس کو اپنا شک اب یقین میں تبدیل ہوتا معلوم ہو رہا تھا کیونکہ اس دن سر کی افس سے نکلتے ہوئے قندیل کے اڑا ہوا رنگ دیکھ کر اسے پہلے بہت عجیب لگا مگر بعد میں اپنا وہم سمجھ کر اگے بڑھی مگر اج کی پروفیسر قلب کی حرکت کی وجہ سے پکا لگنے لگا تھا کہ قندیل اور پروفیسر قلب میں کچھ تو ہے جو وہ اتنا غصہ کر رہے ہے

اپنا لیکچر مکمل کرنے کے بعد قلب کلاس روم سے نکلتے ہوئے ایک غصے بھری نظر قندیل پر ڈالتا باہر نکل گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ڈاکٹر کیسی ہے میری بیٹی

ایمرجنسی روم سے نکلتے ہوئے ڈاکٹر کو دیکھ کر کبیر شاہ اور سندس دونوں ڈاکٹر کی طرف دوڑے

آپ مجھے میرے افس میں ملے میں اپ سے تفصیلا بات کرنا چاہتی ہوں

اتنا کہنے کے بعد ڈاکٹر اگے بڑھ گئی جبکہ کبیر شاہ کو جو صرف گولی چھو کر گزری تھی وہ اپنی پٹی کروانے کے بعد بے چینی سے ڈاکٹر کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے اب ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھے

کیبن میں داخلے ہوتے کبیر شاہ نے سب سے پہلے سوال کیا ڈاکٹر میری بیٹی ٹھیک تو ہے نا

جی اپ کی بیٹی ٹھیک ہے بٹ میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں اس لیے اپ بالکل ارام سے بیٹھ جائیں

اپ کی بیٹی بالکل ٹھیک ہے

میں جو اپ کو بتانے لگی ہوں اس کے لیے بہت حوصلے کی ضرورت ہے تو اپ پلیز صبر سے کام لیجئے گا

آپ بتا کیوں نہیں دیتی کہ میری بیٹی کو کیا ہوا سندس نے گھبراتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا

دیکھیں میں جو بتانے لگی ہوں میری گزارش ہے کہ اگر کبیر شاہ باہر چلے جائے تو میں زیادہ کمفرٹیبل بات کر سکتی ہوں

ڈاکٹر نے سندس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد سندس نے کبیر شاہ کو انکھوں سے باہر جانے کا اشارہ کیا

اشارے کو سمجھتے ہوئے بجھے دل کے ساتھ کبیر شاہ چلا گیا

جبکہ سندس مکمل طور پر ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوئی

ڈاکٹر نے سندس کو اپنی طرف متوجہ پاتے بات کا اغاز کیا دیکھیں میم مجھے معلوم ہے کہ قندیل ابھی 12 سال کی ہے گولی اس کے پیٹ میں گردوں کے نیچے اور مثالوں کی قریب لگی ہے ابھی تو وہ بچی ہے مگر اگے جا کر جب وہ بڑی ہو گی جب اپنے جوانی میں قدم رکھے گی اپ سمجھ رہی ہے نا میری بات

جی جی میں سمجھ رہی ہوں

میرا مطلب ہے جب وہ جوان ہو گی اسے منتھلی پیریڈز ہو گے تو اسے حد سے زیادہ درد ہوا کرے گی اس سے چلنا پھرنا مشکل ہو جایا کرے گا

اپنی شور تو نہیں ہوں مگر اگلے جا کے ہو سکتا ہے وہ کبھی ماں بھی نہ بن سکے

اس کی بات سننے کے بعد سندس کا رنگ ایک دم پھیکا پڑ چکا تھا وہ پریشانی ڈاکٹر کی باتیں سن رہی تھی کے بارے میں بات کہ وہ 12 سال کی لڑکی ابھی چھوٹی سی بچی اکے جا کے اتنی مشکلات کا سامنا کرے گی

ڈاکٹر اس کا کوئی حل نہیں ہے سندس نے ڈوبتے دل کے ساتھ پوچھا

اس کا حل موجود ہے مگر اس نے کافی ٹائم لگے گا اور پکا بھی نہیں ہے کہ وہ حل کام کرے گا بھی یہ نہیں مگر ہم کوشش ضرور کر سکتے ہیں

ڈاکٹر نے ایک چٹ نکالی اور اس کے اوپر کچھ لکھا اور اس کی طرف بڑھایا یہ دوائیوں کا نام ہے اپ یہ منگوالیں اور اب سے لے کر تب تک اسے دیں جب تک اس کی شادی نہیں ہو جاتی شام کو اس کو یہ دوائی دینی ہے اور یہ ضروری ہے اس دوائیوں سے ہو سکتا ہے کہ اگے جا کے وہ ماں بن جائے اور ہو سکتا ہے کہ اس کی پیریڈز کا درد بھی ختم ہو جائے

ہم قندیل کو گھر کب لے جا سکتے ہیں سندس نے ڈوبتے دل کے ساتھ ڈاکٹر سے پوچھا

اپ تین دن بعد اسے گھر لے جا سکتے ہیں

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد سندس کیبن سے باہر نکلی تو کبیر جو بے چینی سے سندس کا انتظار کر رہا تو اس کے باہر نکلتے ہی وہ اس کی طرف بڑا سندس کیا کہا ڈاکٹر نے میری بیٹی ٹھیک تو ہے نا

سندس کے اڑے ہوئے رنگ کو دیکھ کر کبیر شاہ گھبرا گیا تھا مگر اپنے دل کو مضبوط کرتے اس نے پھر سے سوال کیا سندس بتاؤ تو سہی کہ قندیل کو ہوا کیا ہے کبیر کی بات سننے کے بعد ہوش میں ائی ہے قندیل بالکل ٹھیک ہے اور اب ہمیں قندیل کے پاس چلنا چاہیے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ قندیل کو تین دن تک ڈسچارج کر دیں گے اور اپ یہ دوائیوں کی چڑ پکڑے اور جائیں یہ دوائیں لے کے ائی

یہ دوائیں کس چیز کے ہیں کبیر شاہ نے چڑ پکڑتے ہوئے سندس سے پوچھا

کبیر یہ قندیل کی پیٹ درد کی ہیں اپ اتنے سوال کیوں کر رہے ہیں جو کہا ہے وہ کریں سندس نے کچھ گھبراتے ہوئے جلدی سے جواب دیا اور قدم قندیل کے روم کی طرف بڑھائے جب کے پیچھے کبیر چٹ پکڑتے جلدی سے ڈسپنسری کی طرف بڑھا تھا کہ وہ دوائیاں لے سکیں

لیکچر ختم ہونے کے بعد قندیل کو یاد ایا کہ اس نے نوٹس ابھی تک نہیں لیے اس لیے وہ جلدی سے اپنے ڈیکس سے اگے بڑھی تھی جب اسے پیچھے سے ماہی کی اواز ائی

کہاں جا رہی ہو قندیل

میں کلیرک افس نوٹس لینے جا رہی ہوں کہ ابھی دس منٹ میں اگلا لیکچر سٹارٹ ہو جائے گا پھر ٹائم نہیں ملنا

اچھا ٹھیک ہے جاؤ لے اؤ اتنا کہنے کے بعد ماہی اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گی جبکہ قندیل کلاس روم سے باہر نکلتی کلیرک افس کی طرف بڑی ہی تھی کہ کیسی نے اس کی بازو سے پکڑ کر کمرے کے اندر کھینچا

وی اس کھیچاؤ کی وجہ سے لہراتے ہوئے سامنے کھڑے وجود سے بری طرح ٹکرائی

ایسے ایسا لگا جیسے اس کا سر کیسی کھمبے سے ٹکرا گیا ہے

اس نے گھومتے سر کے ساتھ اوپر دیکھا تو قلب غصے بھری آنکھوں سے اس کو ہی دیکھ رہا تھا

قلب نے اس کی کلائی کو اپنی آہنی گرفت میں لیتے ہوئے اندر کی طرف کرتے دروازہ زور سے بند کیا اور قندیل کو دروازے کے ساتھ بائیں طرف موجود دیوار سے پن کیا

جبکہ قندیل قلب کو بس حیران و پریشان دیکھ رہی تھی کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے

تمہاری ہمت کیسے ہوئی خود سے لاپرواہ ہونے کی

قلب نے اس کی کلائی پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے کہا

جبکہ اپنی کلائی پر بڑتے دباؤ کی وجہ سے اس کے آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے

اس نے آنسو بھری آنکھوں سے قلب کی طرف دیکھا تو قلب نے کلائی پر دباؤ کچھ کم کیا مگر چھوڑی نہیں

میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے

قلب نے اسے ہونکوں کی طرف خود کو دیکھتے پا کر غصے سے پھر سے دہاڑا

جبکہ اس کی دہاڑ سن کر قندیل اندر تک کانپ گئی

کیا مطلب ہے آپ کا سر میں کچھ سمجھی نہیں

قندیل نے کانپتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا

اس میں سمجھ نہ آنے والی کیا بات ہے

جب اس لڑکے کے سٹالر کھینچنے کی وجہ سے تمہارا سٹالر کھل گیا تھا تو تم اس کو اوسی وقت ٹھیک نہیں کر سکتی تھی

سٹالر کھلنے کی وجہ سے تمہاری گردن نظر آنے لگی تھی تم کو اس کا کچھ ہوش تھا

میں تم کو بتا رہا ہوں قندیل تم کو دیکھنے کا تم کو چھونے کا تم کو محسوس کرنے کا حق صرف مجھے ہو گا اور یہ حق میں بہت جلد آپنے نام لگالو گا پر تب تک اگر تم نے پھر سے خود سے کوئی لاپروائی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھ رہی ہو نو میری بات

اس کی غصے سے بھری دہاڑ سن کر قندیل نے بے ساختہ سر ہاں میں ہلایا

گڈ....

اب تم جاؤ کلاس میں تم کو نوٹس میں کل لا دو گا اس کی گال پر تھپکی دیتے ہو نرمی سے کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل آنسو بھری آنکھوں سے اس کو دیکھتے آفس روم سے نکلی جبکہ قلب نے پیچھے اپنا ہاتھ زور سے دیوار میں دے مارا تھا

یہ لڑکی کیو نہیں سمجھ رہی کے میں اس سے محبت جرتا ہو میں نہیں برداشت کر سکتا اس پر کیسی اور کی نظر

کیو.....

کیو نہیں یہ مجھ رہی

قلب ہزیانی انداز میں چلا رہا تھا یہ تو اس کا روم وائس پروف تھا نہیں تو اس کی محبت و جنونیت کی داستان باہر چلتا ہر انسان سنتا

یہ میں کیا کہ رہا ہو .....

کیا مجھے قندیل سے محبت ہو گی ہے

نہیں.. نہیں... نہیں مجھے محبت نہیں ہو سکتی

میں محبت نہیں کر سکتا میں تو اپنے بابا کو بے گناہ ثابت کرنے آیا تھا میں محبت نہیں کر سکتا

کیو تم کیو نہیں محبت کر سکتے کیا تم انسان نہیں ہو یہ تمہارے اندر دل نہیں ہے

قلب تمہارے اندر دل تو ہے پر تم نے اس کو پتھر کر دیا ہے تم پر اپنے باپ کو بے گناہ ثابت کرنے کا

اتنا جنون سوار ہے کہ تم نے خود کو اپنے دل کو پتھر کا کر لیا ہے پر مس قندیل نے تمہارے اس پتھر

دل کو پھر سے دھڑکنا سکھایا ہے تم محبت کرنا سکھایا اور یہ ہی بات تم قبول نہیں کر پا رہے

تم کو مس قندیل سے محبت ہو گی ہے یہ بات مان لو نکل اؤ اس خول سے جو تم نے اپنے گرد سات

سال پہلے بنایا تھا خدا را زندگی کی طرف لوٹ اؤ چھوڑ دو ان وحشتوں کا ساتھ

قلب نے پلٹ کر دیکھا تو حارث اس کے پیچھے کھڑا اس سے کہہ رہا تھا

حارث جو لیکچر ختم ہونے کے بعد قلب سے اس کے اتنا غصہ کرنے کی وجہ پوچھنے آیا تھا کہ وہ اتنا

غصہ کیو کر رہا تھا جبکہ بات اتنی بڑی نہیں تھی

نہیں ہے مجھے اس سے محبت میں کیوں کروں اس سے محبت میں اپنے باپ کو بے گنا ثابت کرنے ایا

ہوں محبت کرنے نہیں اور اگر تم کہہ رہے ہو کہ مجھے اس محبت ہے بھی تو اب تم دیکھو گے کہ

قلب شاہ کیسے اس محبت کو اپنے دل سے نکال کر باہر پھینکے گا

تم اپنے ہی دشمن کیوں ہو جب سے میں تم سے ملا ہوں تب سے میں نے اج تک تمہیں مسکراتے نہیں دیکھا تم اتنے پتھر دل کیوں ہو

میں جیسا بھی ہوں ٹھیک ہوں یہ میرا اپنا ذاتی مسئلہ ہے تم جو کرنے ائے ہو جلدی سے بولو اور دفع ہو جاؤووو

قلب بیہیو یور سیلف . میں صرف تم سے بات کرنے ایا تھا پر مجھے نہیں لگتا کہ تم بات کرنے کی حالت میں ہو اسی لیے میں جا رہا ہو

اتنا کہنے کے بعد حارث دروازہ بند کرتا باہر چلا گیا جبکہ قلب واپس اپنے چیئر پر بیٹھتے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا لیا اور اپنا ماتھا مسلنے لگا کیونکہ اسے اپنے سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

پروفیسر قلب کے افس سے باہر نکلتے قندیل نے اپنے آنسو بہت مشکل سے روک رکھے تھے

یہ ہر دفعہ میرے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں جلاد انسان اتنی زور سے مجھے دیوار سے پن کیا کہ میری کمر میں درد ہونا شروع ہو گئی یہ

یہ سوچتے ہوئے اس کے رو کے انسو بہنا شروع ہو گئے

کیا ہوا قندیل تم رو کیوں رہی ہو ماہی جو قندیل کو گئے ہوئے اتنا ٹائم ہو گا سوچتے اس کے پیچھے ائی تھی اس کو روتا دیکھ اس سے پوچھنے لگی

ماہی میں نے تم کو بتایا تھا نا کہ پروفیسر شاہ نے مجھے پچھلی دفعہ بھی ڈانٹا تھا اور اج پھر بلا وجہ چھوٹی سی بات پہ پھر سے ڈانٹ دیا

ہو گی اتنا کہنے کے بعد وہ پھر سے رونا شروع ہو گئی

جبکہ ماہی بھی قلب کے بدلے ہوئے رویے سے کچھ حد تک پریشان تھی اس کا قندیل کو یوں چھوٹی چھوٹی بات پر ڈانٹنا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا

کچھ نہیں ہوا میری جان چلو واش روم میں منہ دھو لو

اس کے بات سنتے قندیل ہاں میں سر ہلاتی اس کے ساتھ واش روم کی طرف چلی گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اج قندیل کو ہاسپٹل سے گھر واپس ائے پورا مہینہ گزر گیا تھا اس مہینے کے دوران قندیل کافی حد تک صحت یاب ہو گئی تھی جبکہ کبیر نے بہت شدت سی نوٹ کیا تھا کہ سندس اس واقعہ کے بعد بہت پریشان رہنے لگی تھی

کبیر شاہ نے اس سے بہت دفعہ اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی مگر ہر دفعہ بات کو ٹال مٹول کرتی ان کے پاس سے اٹھ جاتی یا بات بدل دیتی

اور پریشان کیوں نہ ہوتی ان کی اکلوتی بیٹی اگے زندگی میں اتنا درد برداشت کرے گی کون ماں ہے جو اپنے بچوں کو درد میں دیکھ کر خوش ہوتی یہ سکون سے رہتی

اس حملے کے بعد کبیر شاہ کے اوپر یا ان کی فیملی کے اوپر اور کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اب ان کو اپنا آپ کسی کی نظروں میں محسوس ہوتا تھا اس بات سے کبیر شاہ کافی سکون میں تھے مگر یہ سکون کب تک قائم رہتا ہے یہ اس پاک ذات کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حیدر کہاں جا رہے ہو ر کو تو صحیح مجھے بھی اپنے ساتھ لے کے جاؤ

حیدر جو کینٹین کی طرف جا رہا تھا پیچھے سے غازم کی اواز سنتے پیچھے کی طرف اڑا تھا جواب دیتے پھر آگے کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا

میں کینٹین جا رہا ہوں تم بھی آ جاؤ

اچھا بتاؤ کیا کھائے گا دونوں کینٹین میں بیٹھے تو حیدر نے سوال کیا

جادو بر گر اور تین چار سموسے لے اسا تھ میں کولڈ ڈرنک بھی

غازم نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا

موٹے تو کتنا کھائے گا دو بر گر ہی بہت ہے

اتنا کہنے کے بعد حیدر بر گر لینے چلا کر جب کہ غازم نے پیچھے سے اپنی کتابیں کھول لی

یہ لکھا لے موٹے حیدر دو بر گر اور تین سموسے لے کر ایا تھا اور ساتھ میں کولڈ ڈرنک اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

غازم نے بر گر اٹھا کر ابھی ایک وائٹ لی ہی تھی جب نیلم حیدر کو ڈھونڈتے ہوئے اس کے پاس آئی

حیدر چلو لائبریری چلتے ہیں نیلم نے حیدر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

حیدر نے نیلم کی طرف دیکھا جو رائل بلو کلر کے گون میں وائٹ کلر کا سٹالر پہنے اس کے سامنے کھڑی تھی

یار میں غازم کے ساتھ کھانا کھالوں پھر چلتے ہیں

وہ کھانا پکڑو اور میرے ساتھ کینٹین چلو ادھر بیٹھ کے کھالینا ساتھ میں مجھے نوٹس بنانے میں ہیلپ کر دینا

نیلم دیکھ لو اب.....

حیدر نے کچھ حد تک مانتے ہوئے کہا

پلیززززززززز.....

نیلم نے معصوم سی شکل بناتے ہو اس کی طرف دیکھ کر کہا

چلو میری ماں

حیدر نے اس کی معصوم سی شکل دیکھتے ہوئے کہا

ماں نہیں بیوی

جب کہ اس کی بات سننے کے بعد نیلم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

حیدر نیلم کا ہاتھ پکڑتے لائبریری کی طرف چلا گیا جب کہ پیچھے غازم اپنا سا منہ لے کے رہ گیا

کچھ سوچنے کے بعد اس نے کھانا کھانا شروع کر دیا

غازم اور حیدر نے سکول اور کالج اکٹھا ہی کیے تھے اور اب یونیورسٹی میں بھی دونوں ساتھ لاسٹ سمیسٹر کر رہے تھے

نیلم سے ان کی ملاقات فرسٹ سمسٹر میں ہوئی تھی نیلم ایک بزنس مین کی بیٹی تھی اور حیدر نے اپنی مکمل پڑھائی میرٹ پر کی تھی دونوں ہی بچپن سے بہت لائق تھے نیلم کو حیدر پہلی نظر میں ہی پسند آگیا اسی لیے فرسٹ سمسٹر کے اخر میں نیلم نے اسے شادی کی پرپوز کیا حیدر نے یہ کہہ کر ریجیکٹ کر دیا کہ وہ اس کے لیول کا نہیں ہے نیلم اور اس کا کوئی جوڑ نہیں ہے وہ ایک امیر ادمی کی بیٹی ہے اور وہ ایک میرٹ لسٹ پر پڑنے والا لڑکا

آخر کا تیسرے سمسٹر میں نیلم کے بار بار کہنے پر اس شادی کے لیے مان گیا تھا ماننا تو حیدر نے ہی تھا کیونکہ حیدر کے والدین کا انتقال عمرہ کے لیے جاتے ہوئے فلائٹ کریش کی صورت میں ہو گیا تھا جبکہ غازم حیدر سے فائننشل حالت میں کچھ حد تک بہتر تھا

اخر کار تھرڈ سمسٹر کے لاسٹ میں حیدر اور نیلم نے نکاح کر لیا اس کے باپ کی طرف سے حیدر کو صرف ایک گھر ہی ایا تھا جس میں وہ رہتا تھا

حیدر نے کہا تھا کہ وہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جاب سٹارٹ کرنے کے بعد اچھا سا گھر لے گا پھر وہ نیلم کو اپنے پاس لے کر ائے گا

جبکہ نیلم کے باپ کو تو صرف اپنی بیٹی کی خوشی چاہیے تھی انہوں نے حیدر کی اچھی طرح سے جانچ پڑتال کی تھی انہیں حیدر ہر لحاظ سے اپنی بیٹی کے لیے درست لگا تھا اسی لیے انہوں نے رشتے کے لیے ہاں کر دی جب کہ نیلم کی ماں ڈیتھ تقریبا تین سال پہلے ہو چکی تھی

ہاں بولو کون سا سوال سمجھ نہیں ارہا حیدر نے لائبریری میں بیٹھتے ہوئے پوچھا

یہ والا

نیلم نے ایک سوال پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

یار یہ تو اتنا ایزی سوال ہے تمہیں یہ کیوں نہیں ارہا ادھر لاؤ کتاب مجھے دو حیدر نے اس کے ہاتھ سے کتاب پکڑتے ہوئے کہا

نیلم کتاب پر دھیان دو

حیدر سوال سمجھا رہا تھا جب کہ نیلم کو لگاتار اپنی طرف دیکھتے پتے کر کہا

حیدر تم غازم کو کیو نہیں چھوڑ دیتے

نیلم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

میں نے تم سے کتنی دفعہ کہا ہے کہ وہ میرا اسکول سے دوست ہے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور تم ایسا کیوں چاہتی ہو کہ میں اسے چھوڑ دوں کیا مسلہ ہے تم کو اس سے

مجھے مسئلہ ہے حیدر وہ مجھے اس طرح سے دیکھتے ہیں جیسے وہ مجھے نظروں ہی نظروں سے کھا جائے گا مجھے اس کی نظروں سے وحشت ہوتی ہے

یہ صرف تمہارا وہم ہے نیلم ایسی کوئی بات نہیں ہے میں اسے بچپن سے جانتا ہوں وہ ایسا لڑکا نہیں ہے

پر حیدر .....

میں نے کہا نا نیلم.....

حیدر غصے سے بولا اپنی پڑھائی پر دھیان دو فضول سوچوں کو اپنے دماغ سے نکال دو انہی سوچو کی وجہ سے تم پڑھائی میں کمزور ہوتی جا رہی ہو اور مجھے پڑھی لکھی بیوی چاہیے نکمی نہیں اس نے کتاب کو ہلکا سا نیلم کے سر پہ مارتے ہوئے کہا پہلے غصے سے بات کرتے ہوئے اخر میں شرارتا بولا

حیدر تم دیکھ لینا ایک دن تم اسی دوست کی وجہ سے کوئی بڑا نقصان کر بیٹھو گے اور مجھے نہیں پڑنا تم سے اتنا کہنے کے بعد نیلم اپنی کتابیں اٹھاتی لائبریری سے باہر چلی گئی جبکہ پیچھے حیدر حیران و پریشان اس کو دیکھ رہا تھا جو ایک چھوٹی سی بات پر اتنا ناراض ہو کر اٹھ سے لے گئی تھی

جلدی سے اپنی کتابیں اٹھاتا اس کے پیچھے بھاگا

نیلم میری جان رک تو جاؤ حیدر نے اس کے بازو پکڑتے ہوئے کہا

کیوں رکو میں تمہارے پاس تمہیں میری بات پر یقین ہی نہیں ہے میں کہہ رہی ہوں نا مجھے تمہارا یہ دوست نہیں پسند

اچھا بابا ٹھیک ہے نہیں کرتا میں اس کے بارے میں بات اپنا موڈ تو ٹھیک کرو

حیدر نے اس کی حجاب کے حالے میں چھپے ہوئے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے پیار سے کہا

حیدر کے اتنے پیار سے منانے پر نیلم کا دل جھٹ سے پگل گیا حیدر میں تم سے پیار کرتی ہوں نا تم اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہو اور ہر دفعہ مجھے منا لیتے ہو کسی دن میں بڑی والی ناراض ہو گئی نا تو ڈھونڈتے پھرو گے پر تمہیں نیلم کہیں نہیں ملے گی

حیدر اس کے بعد سننے کے بعد اس کے چہرے کو غور سے دیکھا اس کی نظر اس کے ہونٹوں پر موجود تل پر گی تو اس کو اپنے گلے سوکھتا محسوس ہوا

اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا اور اپنا شدت بھرا لمس اس کے ہونٹوں پر چھوڑا

کیونکہ یہ لائبریری کی سائیڈ کا حصہ تھا اور بریک ٹائم ہونے کی وجہ سے تمام سٹوڈنٹ اس ٹائم کینٹین موجود تھے تو اس طرف ان دونوں کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا

اور اگر کچھ طالب علم تھے بھی تو لائبریری کے اندر تھے

حیدر نے اس کی رکتی ہوئی سانس محسوس کر کے اپنے ہونٹ اس کے لبوں سے جدا تھی

جبکہ نیلم اپنا سرخ انار چہرہ لیے لمبے لمبے سانس لیتی اپنی سانس کو ہموار کر رہی تھی

تمہاری آج کل زبان بہت چلنے لگ گئی ہے میرے پاس اس سے اچھا طریقہ نہیں ہے تمہاری زبان بند کرنے کا

نیلم نے ایک شکوہ بھری نظر اس پر ڈالی اور اپنے قدم کلاس روم کی طرف بڑھائے جب کہ حیدر اس کے پیچھے پیچھے ارہا تھا

جبکہ غازم جو اپنا کھانا ختم کرنے کے بعد حیدر کے پیچھے ایا تھا اس کو نیلم کے چہرے پر یوں جھکتا دیکھ جلدی سے اپنا رخ پلٹ گیا تھا

کمینہ انسان غازم کے منہ سے یہ الفاظ نکلے بے ساختہ نکلے اور بھی حیدر کے پیچھے کلاس روم کی طرف چلا گیا

اس واقعہ کو گزرے پورے دو دن ہو گئے تھے اج ان کا ٹیسٹ تھا مطلب کہ انہوں نے اسسائنمنٹ بنا کر دینی تھی قندیل اس دفعہ کے ٹیسٹ کے لیے مکمل تیار تھی

جبکہ قلب نے بھی اپنا کہا سچ کیا تھا اس نے ان دو دنوں میں قندیل کی طرف انکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا مگر اس کے اپنے ہی اس عمل سے اس کا دل بے حد بے چین تھا وہ جتنا ہو سکے قندیل کو اگنور کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور یہی بات اس کے دل کو منظور نہیں تھی

اج ہفتہ تھا اج ان کی اسسائنمنٹ ٹیسٹ تھا قلب سب کی اسسائنمنٹ چیک کرتے ہوئے جب قندیل کے پاس پہنچا تو قلب نے اس سے اسائنمنٹ مانگنے کے لیے قندیل کی طرف دیکھا تھا اور پھر دیکھتا ہی رہ گیا تھا

وہ آج مکمل کالے رنگ کی فراک پہنے سر پر کالے رنگ کا ہی حجاب پہنے سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی

قندیل نے اپنی اسائنمنٹ قلب کی طرف بڑھائی تو قلب نے نظر اس کہ چہرے سے اس فائل پر منتقل کی

اس نے ایک نظر مکمل فائل پر ڈالی قندیل کی اسسائنمنٹ میں اس کو ایک حرف بھی غلط نظر نہ ایا وہ کافی امپریس ہوا تھا اس سے پہلے ٹیسٹ کی نسبت بلکہ پہلے ٹیسٹ سے وہ کافی اچھا رزلٹ دے رہی تھی اس دفعہ

گڈ.....کہنے کے بعد قلب شاہ اگے کی طرف بڑھ گیا جبکہ قندیل منہ کھولو اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی کہ اس کی اتنے دنوں کی محنت کو وہ بندہ صرف گڈ کہہ کر آگے گزر گیا

افففف اللہ

پوری کلاس کی اسسائنمنٹ چیک کرنے کے بعد قلب اپنی چیئر پر بیٹھا ایک نظر پوری کلاس کو دیکھنے لگا

پھر کچھ سوچتے ہوئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا

اج کی سب سے زیادہ اچھی اسسائنمنٹ اور قابل دید اسسائنمنٹ مس لیزا کی تھی جن بچوں کو تھوڑی امپروومنٹ کی ضرورت ہے ان کے نام بھی میں بتادوں

ان میں مس سمیہ مس قندیل اور مسٹر راہیل شامل ہیں

اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور کلاس روم کے باہر چلا گیا ایک نگاہ غلط قندیل پر ڈالنا بھی ضروری نہیں سمجھا یا وہ خود کو اس کی طرف مائل ہونے سے روکنا چاہتا تھا

جب کہ پیچھے لیزا جسے لگ رہا تھا اج اس کی اسسائنمنٹ میں بہت زیادہ غلطیاں ہیں پروفیسر قلب سے اتنی تعریف سننے کے بعد اس کے تو مانو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے تھے

جب کے پیچھے قندیل جس نے پوری رات جاگ کر یہ اسسائنمنٹ بنائی تھی اپنا سا منہ لے کے رہ گئی تھی اس سے پورا یقین تھا کہ اس کے سائنمنٹ میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں ہے اس نے تین چار دفعہ چیک کی تھی

جبکہ باقی جن کے نام امپرو و منٹ کے لیے پکارے گئے تھے وہ کچھ شرمندہ سے تھے شاید انہیں اس بات کا علم تھا کہ ان کی اسسائنمنٹ اچھی نہیں بنی

پلیز قندیل اب رونا مت شروع کر دینا ماہی نے قندیل کو رونے کی تیاری کر کے دیکھ کہا جب کہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل باقاعدہ رونا شروع ہو گئی تھی

یار میں نے پوری رات لگا کر یہ اسائنمنٹ لکھی تھی اور مجھے پورا یقین ہے کہ اس میں ایک حرف کی بھی غلطی نہیں اور پھر بھی سر نے مجھے ایسا کہا قندیل نے سوسو کرتے کہا

یار تم رونا بند کرو ہو سکتا ہے سر کو کسی اور چیز پہ غصہ ہو ایسے تم پر نکل گیا مجھے پکا یقین ہے کہ تمہاری اسسائنمنٹ میں ایک لفظ کی بھی غلطی نہیں ہو گی پلیز چپ کر جاؤ میری جان اگر تم چپ نہ ہوئی تو میں نے تمہیں چوم لینا ہے

استغفراللہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو میں نے تمہیں اتنا اوارہ نہیں سمجھا تھا بد تمیز لڑکی

قندیل اس کے بعد سننے کے بعد شرم سے ہوئے سرخ چہرے ساتھ غصے سے کہا

ہائے میری جان شرما گئی ماہین اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا

ماہی ب**** بند کرو اپنی کتابیں کھولو مجھے بھی پڑھنے دو خود بھی پڑھو واہیات لڑکی بے ہودہ باتیں کرتی ہے

قندیل نے اپنے سرخ پھولے پھولے گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اس کے بات سننے کے بعد ماہی نے ہنستے ہوئے اپنی نظر کتاب کی طرف کی جب کہ ان کے پیچھے بیٹھا حارث ان دونوں کی باتیں سنتا بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائے کتاب کی طرف متوجہ ہوا

ابھی ماہی کو ارام سے بیٹھے کچھ ہی ٹائم ہوا تھا جب اسے اپنے کمر پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا

اس نے اپنی بائیں طرف دیکھا تو قندیل کی جگہ پہ حارث بیٹھا اپنی مکمل توجہ کتاب کی طرف کی اس کمر کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھا

جبکہ قندیل کچھ ٹائم پہلے سمیہ کے بلانے پر اس کے ڈیکس پر چلی گئی تھی

حارث کیا کر رہے ہو اپنا ہاتھ اٹھاؤ مجھے الجھن ہو رہی ہے

ماہی نے اپنی نظریں کتاب کی طرف رکھتے ہوئے دھیمی اواز میں کہا

اس کی بات سننے کے بعد حارث کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ چھائی

یہ حرکت صحیح نہیں ہے اس میں حارث کی طرف دیکھتے غصے سے کہا

کون سی حرکت حارث نے ایسے اپنی طرف دیکھتے انجان بنتے ہوئے کہا

اووووواتنے تم معصوم کاکے جلدی سے ہاتھ اٹھا میری کمر سے ماہی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

میری دفعہ بڑی شرم ارہی ہے مس قندیل کو کیا کیا کہہ رہی تھی اگر تم چپ نا ہوئی تو میں تمہیں چوم لوں گی

اس کو چومنا اتا ہے مجھے چومنا نہیں اتا میں تو تمہارا محرم تمہارا شوہر ہوں

ہم کلاس روم میں بیٹھے ہیں کیسی باتیں کر رہے ہو تم شرم کرو اور دفع ہو جاؤ اپنے ڈیکس پہ ماہی نے شرم سے ہوئے سرخ چہرے سمیت غصے سے کہا اور ہاں وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے اسے میں جیسے مرضی کہو تم نہیں بولو گے اس کے درمیان

ٹھیک ہے جناب میری کیا مجال کہ میں کچھ کہ دو اس نے ایک ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے اور تھوڑا سا جھک کر کہا

ماہی اس کے انداز پر دل کھول کر مسکرائی تھی وہ ایسا ہی تھا اس کے اتنے غصے کو منٹوں میں زائل کرنے والا اور وہ بھی تو اس کی ایک مسکراہٹ دیکھتے ہی مان جاتی تھی

ویسے میں تم کو بتا دوں جس کو تم فرینڈ کہہ رہی ہو نا ان فیوچر تمہیں اسے بھابھی کہنا پڑے گا

کیوں میں کیوں اسے بھابھی کہوں گی ماہی نے حیران ہوتے ہوئے کہا

جو ہمارے میجر قلب ہیں نا وہ مس قندیل پر ٹوٹلی لڈو ہو چکا ہے

ویسے حارث مجھے بھی کچھ دنوں سے لگ رہا تھا جیسے میجر قلب مس قندیل کو نظرے بچا بچا کر دیکھتے ہے پر یہ بات ہو گی مجھے اندازہ نہیں تھا پر شکر ہے اب میجر قلب بھی مسکرائے گے

اب یہ محبت اسے ہسائے گی یا رلائے گی یہ تو وقت ہی بتائے گا حارث نے اپنے دل میں سوچتا

کیا سوچ رہے ہو ماہی نے اسے کچھ سوچتے دیکھ پوچھا

میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہماری شادی کی ڈیٹ فائنل کر لی جائے یہ مشن تو ہوتا رہے گا ہمیں بھی تو اپنا مشن شروع کرنا ہے نا حارث نے شرارتا مسکراتے ہوئے کہا

جب کے اس کی بات سننے کے بعد ماہی کا تو مانو دماغ ہی اڑ گیا ہو

حارث تم کتنے بے شرم ہو اٹھ جاؤ جلدی سے اٹھ جاؤ میرے ڈیکس سے نہیں تو میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی اتنا کہنے کے بعد ماہی نے اپنے سامنے رکھی کتاب کو بند کر کے اس کی سر کی طرف مارنے ہی لگی جب حارث جلدی سے اٹھ کر اپنے ڈیکس پر چلا گیا

ویسے قندیل ہے تو بڑی نازک سی معصوم سی لڑکی اور ہمارے میجر صاحب تو ایک دم ڈیول کا دوسرا روپ ہے ان کی جوڑی مزیدار لگے گی ماہی نے حارث کے جانے بعد دل میں سوچا اور مسکرا دی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اج تین اگست تھا اور اج قندیل کا برتھ ڈے تھا اس واقعہ کو ہوئے تین مہینے گزر گئے تھے

وہ سارے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب قندیل نے کہا

بابا اپ کو یاد ہے نا اج میرا برتھ ڈے ہے اج میں پورے بارہ سال کی ہو جاؤ گی

یاد ہے میری جان کا ٹوٹا کہ اج آپ کی برتھ ڈے ہے اج میں یونیورسٹی سے انے کے بعد پکا آپ کو آپ کی من پسند جگہ پہ لے کے جاؤں گا اور رات میں ہم کسی اچھے سے ریسٹورنٹ پہ آپ کی برتھ ڈے بھی سیلیبریٹ کریں گے کبیر شاہ نے قندیل کا گال چومتے ہوئے کہا جب کہ پاس بیٹھی

سندس جس کا اج صبح سے ہی دل گھبرا رہا تھا ان کی باتیں سنتی ہلکا سا مسکراتے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوئی

ناشتہ مکمل کرنے کے بعد کبیر شاہ اپنے روم میں جاتے ہوئے سندس کو بچھانے کا اشارہ کر گیا جبکہ قندیل اپنا ناشتہ مکمل کرنے کے بعد جلدی سے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تاکہ وہ اپنے سکول جانے کی تیاری کر سکے رات کو انہوں نے برتھ ڈے بھی تسلیبریٹ کرنی تھی

سندس جب بیڈ روم میں داخل ہوئی تو کبیر شاہ کو اپنا لیپ ٹاپ بیگ میں ڈالتے ہوئے دیکھا

کبیر اپ اتنے پریشان کیوں ہیں سندس نے اس کا پریشان سا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا

ادھر اؤ میرے پاس کبیر شاہ نے اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے بیڈ پر اپنے سامنے بٹھایا اور ساتھ خود بیٹھ گیا بات یہ ہے کہ میں یونیورسٹی چھوڑنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں کبیر شاہ نے بغیر کسی تمہید باندھے سیدھی طرح بات کی

کیوں کبیر اپ کیو چھوڑنے لگے ہیں سندس نے بیڈ پر رکھنے کبیر شاہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ہے

اج کل یونیورسٹی کے حالات کچھ اچھے نہیں ہے

کبیر شاہ نے اس کے چوچھنے پر کہا

مطلب کیا ہے اپ کی اس بات کا سندس نے کچھ حیران ہوتے کہا مجھے لگتا ہے اس یونیورسٹی میں ڈرگز کے سمگلنگ ہونے لگی ہے بچوں کو عجیب و غریب حرکتیں کرتے میں نے دیکھا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ اب کوئی مسئلہ نہ بن جائے اس لیے میں یہ یونیورسٹی چھوڑنا چاہتا ہوں

ہم بھی ایسی یونیورسٹی میں پڑے ہیں نا ہمارے دور میں ایسا کچھ نہیں تھا اب کیسا دور اگیا ہے سندس نے دکھ سے کہا جبکہ کبیر شاہ اس کی بات سننے کے بعد سر ہاں میں ہلاتے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا لیپ ٹاپ اٹھانے لگا میں جاتے ہی اپنا ریزگنیشن لیٹر دے دوں گا تم فکر نہ کرو میں نے ایک اور یونیورسٹی میں جوب کے لیے اپلائی کیا ہے انشاءاللہ کل پرسوں تک جواب اجائے گا وہ اس کا ماتھا چومتے روم سے باہر نکل گیا جبکہ پیچھے سندس کچھ پریشان سی اس کے پیچھے نکلی کبیر شاہ کے جانے کے بعد سندس نے دروازہ بند کیا اور واپس ائی تو قندیل کو یونی فارم میں مکمل تیار دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ چھا گئی اسے پتہ تھا کہ اس کی بیٹی کو اپنے برتھ ڈے کا دن بہت زیادہ پسند ہے کیونکہ اس دن اس کے لیے صبح سے لے کر شام تک ہر کام سپیشل ہوتا تھا سرپرائزز سے بھرا ہوا

مگر اج جو قندیل کے لیے قسمت نے سرپرائز پلان کر رکھا تھا وہ اسے زندگی میں کبھی نہیں بھولنے والی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حیدر تم وہاں اپنا بہت خیال رکھنا اور مجھے جب بھی ٹائم ملے کال کرتے رہنا میں تمہیں بہت یاد کروں گی نیلم نے حیدر کو گلے ملتے کہا جبکہ نیلم کی انکھوں سے انسو لگاتار بہہ رہے تھے

اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد حیدر اور غازم دونوں نے آرمی مین اپلائ کیا تھا اور کچھ ہی دنوں میں ان کا جواب بھی اگیا تھا اس لیے وہ دونوں ارمی کی ٹریننگ لینے جا رہے تھے

میری جان تم فکر نہ کرو یہ صرف تین مہینوں کی ٹریننگ ہے اس کے بعد جب میری پوسٹنگ ہو جائے گی تو انشاءاللہ میں پوسٹنگ اسلام اباد کی ہی کرواؤں گا اور ہمیشہ کے لیے تمہارے پاس اجاؤں گا پوسٹنگ ہونے کے بعد انشاءاللہ مجھے ارمی کی طرف سے گھر بھی ملے گا پھر میں تم کو رخصت کروا کر اپنی پناہوں میں چھپالوں گا حیدر شاہ نے نیلم کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے محبت پاش لہجے میں کہا

حیدر تین مہینے بھی کم نہیں ہوتے مجھے تمہاری بہت یاد ائے گی نیلم نے ایک دفعہ پھر اسے گلے ملتے ہوئے کہا

اگر اتنی یاد ارہی ہے تو میری کوئی نشانی رکھ لو تم یاد کرتی رہنا اس نشانی کو دیکھ دیکھ کر کہ کوئی حیدر شاہ ہے جو واپس لوٹ کر ائے گا

ہے یہ ٹھیک رہے گا دو مجھے کوئی اپنی نشانی نیلم اس سے تھوڑی سی پیچھے ہو کر اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتی بولی

حیدر نے اک نظر اس کہ خوبصورت چہرے کو دیکھا وہ اس ٹائم نیلم کے گھر اس کو ارمی ٹریننگ پر جانے سے پہلے ملنے ایا تھا

اس نے نیلم کے اگے کیے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے اس سے پیچھے بیڈ پر لٹایا

اس کی اس حرکت سے نیلم تھوڑی حیران ہوئی جبکہ اس کی انکھوں کا اشارہ سمجھتے جلدی سے نا میں سر ہلانے لگی

جبکہ حیدر اس کی کسی بھی مزاحمت کو نظر انداز کرتے ہیں اس کی گردن پر جھکا

اس کی گردن کو ہونٹوں سے چھوتے اس نے اپنے دانت گاڑتے لو بائٹ کی

جبکہ اس کے یوں دانت سے کاٹنے پر نیلم نے اپنی ہونٹوں کو دانتے تلے دبا کے اپنی نکلنے والی بے ساختہ چیخ کا گلا گھونٹا تھا

حیدر مکمل اپنے دانت گاڑنے کے بعد پیچھے ہوا تو اسے اپنے ہونٹوں پر نمی محسوس ہوئی جب اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر خون تھا اس کی نظر بے ساختہ نیلم کی گردن پر گئی جہاں اس کی سفید گردن اب سرخ ہو چکی تھی اور دانتوں کے نشان پر خون نمایا ہو رہا تھا

حیدر نے اپنے ہونٹوں کے کناروں کو دانتوں تلے دبا کر اپنی مسکراہٹ روکی جب کہ نیلم انکھوں میں انسو لیے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

جبکہ اس کے پیچھے ہونے پر نیلم جلدی سے بیڈ سے اٹھتے اس سے دو قدم کے فاصلے پر ہوئی تمہیں شرم نہیں اتی حیدر نیلم نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے روندی اواز میں کہا

اس میں شرم کیسی تم نے ہی تو نشانی مانگی تھی اب جب جب تم ائینے کے سامنے کھڑی اپنی گردن کو دیکھو گی تمہیں میں یاد ایا کروں گا

اور انشاءاللہ اس کے نشان ختم ہونے تک میں واپس لوٹ اؤں گا حیدر نے دل چلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

اس کی بات سننے کے بعد ابھی نیلم کچھ کہتی جب کمرے کے دروازے پر کھڑے غازم نے حیدر کو اواز لگائی یار جلدی کرو گاڑی اگے ہمیں لیٹ ہو جائے گی

حیدر اس کی بات سننے کے بعد سر ہلاتا ہے اپنا بیگ اٹھاتا اس کے پیچھے چل دیا جبکہ غازم اپنا رخ پلٹ نے ہی لگا تھا جب اس کی نظر بے ساختہ نیلم کی گردن پر گئی جہاں خون کے قطرے نمایا ہو رہے تھے جبکہ غازم کو اپنی طرف یوں دیکھتا پا کر نیلم نے جلدی سے اپنا سکارف ٹھیک کیا

غازم اس کو دیکھنے کے بعد کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ نیلم پیچھے بیڈ پر بیٹھ گئی اور اپنے گردن سے سکارف پیچھے ہٹاتی سامنے ڈریسنگ مرر میں اپنے نشان کر دیتی ہلکا سا مسکرا دی تھی

تمہارا انتظار رہے گا حیدر اور مجھے امید ہے تم جلدی لوٹ اؤ گے اس نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوچا

ماضی

3 مہینے بعد.....

حیدر کو ٹریننگ پر گئے اج پورے تین مہینے ہو گئے تھے

جب ک نیلم نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ایک پرائیویٹ سکول میں ایز وائس پرنسپل اپنی جاب سٹارٹ کی تھی نیلم اپنے کمرے کی بالکنی میں بیٹھے نیچے دیکھتے ہوئے حیدر کے انے کا انتظار کر رہی تھی

اس بات کا مکمل یقین نہیں تھا کہ حیدر اج اجائے گا کیونکہ حیدر نے جانے سے پہلے کہا تھا کہ وہ تین مہینے بعد اسی ڈیٹ پر ائے گا مگر ادھر موبائل سروس نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس سے رابطہ نہیں کر پائی تھی اس کا دل کہہ رہا تھا کہ حیدر ائے گا

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا اور اس نے اپنے ارد گرد پھیلی اس کلون کی خوشبو سے پہچان لیا کہ انے والا کون ہے

اسے نے پلٹ کر دیکھا تو اسے تو اپنی انکھوں پر یقین ہی نہ ہو رہا تھا کہ اس کی پہلی محبت اس کا شوہر اس کا محرم اس کے روبرو کھڑا ہے اس کی انکھیں بے ساختہ نہ ہوئی تھی

جبکہ وہ اس کے سامنے کھڑا اپنی چھا جانے والی پرسنلٹی کے ساتھ دلکشی سے مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے اس سے ضروری اور کوئی کام ہو ہی نہ

او یار جانی رو کیوں رہی ہو ادھر میرے پاس آؤ حیدر نیلم کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے بولا جب کہ نیلم نے اپنے آنسو روکیں اپنے دایاں ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا حیدر نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیا اور اپنی طرف کھینچا جبکہ نیلم کٹے ہی ڈال کی طرح اس کی باہوں میں اسمائی

حیدر نے اس کے گرد اپنا حصار بنایا اور اس اپنے سینے میں بھینچ لیا

کافی ٹائم اسی پوزیشن میں رہنے کی بعد نیلم اس سے دور ہوئی

حیدر اپ کی ٹریننگ مکمل ہو گئی ہے تو اپ کی پوسٹنگ بھی ہو گئی ہے کیا

نیل نے جلدی سے اپنے دل میں مچلتا ہوا سوال کیا

جانی ارام سے ارام سے اتنی جلدی پوسٹنگ کہاں 10 20 دنوں میں لیٹر اجائے گا تو پتہ چل جائے

گا کہ میری پوسٹنگ کہاں ہوئی ہے

حیدر نے اس کی بے تابیاں دیکھتے مسکرا کر کہا

کیا مطلب ہے اپ کی اس بات کا اپ نے کہا تھا کہ اپ اپنی بوسٹنگ اسلام اباد میں ہی کروئیں گے

نیلم نے اس کی بات سننے کے بعد شوق سی حالت میں کہا

جی جی میں نے اسلام اباد کی ہے ایپلیکیشن دی ہے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے پر بندہ شوہر گھر ایا کوئی

کھانے وغیرہ کا پوچھ لے اتے ہی شکوے شروع شروع

لگاتی ہوں اپ کے لیے کھانا بہت سارے کھانے بنائے ہیں میں نے اپ کے لیے اپنے ہاتھوں سے

ائے نیچے چلتے ہیں نیلم اس کا ہاتھ پکڑتی نیچے چلی گئی

نیلم اور حیدر ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ کے کھانا کھا رہے تھے جبکہ حیدر مسلسل محبت بھرے نظروں سے

نیلم کو دیکھے جا رہا تھا

جبکہ حسن شاہ(نیلم کا والد)نے کھانا کھانے کے بعد دوائی لینی ہوتی ہے اس لیے وہ ٹائم سے کھانا کھا کر اپنے کمرے میں ارام کر رہے تھے

نیلم نے ہلکے اسمانی کلر کا کرتا سفید کلر کی شلوار پہن رکھی تھی کرتے کی ہم رنگ دوپٹہ وہ سر پہ اڑے سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی

اتنا امیر ہونے کے باوجود نیلم ایک عام سی مشرقی لڑکی تھی ایسے دوسری امیر لڑکیوں کی طرف اپنے آپ کی نمائش کرنا شو آف کرنا زرا پسند نہیں تھا

کیا بات ہے حیدر ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں اپ کی نظروں سے مجھے الجھن ہو رہی ہے اپنے کھانے پر دھیان دے

جب نیلم اس کی نظروں کی تپش کو اور برداشت نہ کر پائی تو بول اٹھی

کیا ہو گیا نیلم جانم میں تو بس تمہیں دیکھ رہا ہوں اور تمہیں میرے دیکھنے سے بھی مسلہ ہے

اور اگر تم کو میرے دیکھنے سے مسئلہ ہے بھی نا تو اس کا میں کچھ نہیں کر سکتا میں تمہارا شوہر ہوں مجھے تمہیں دیکھنے کا پورا حق ہے بلکہ یوں کہا جائے صرف مجھے ہی تمہیں دیکھنے کا حق ہے

ایسی بات نہیں حیدر اپ دیکھیں جتنا مرضی دیکھیں بلکہ صرف اپ کو ہی دیکھنے کا حق ہے مگر مجھے کھانا تو ارام سے کھانے دے مجھے اپ کی نظروں سے الجھن ہو رہی ہے

نیلم نے اسے اپنی بات کا غلط مطلب لیتے ہوئے جلدی سے اپنی صفائی میں کہا

ابھی تم کو میری نظر سے الجھن ہو رہی ہے شادی کے بعد میرے پاس انے سے الجھن ہو گی

میں صحیح کہہ رہا ہوں نا

حیدر نے اس کے گھبرانے پر اسے مزید تنگ کرتے ہوئے کہا

نہیں ایسی بات نہیں ہے اپ کیا کہیں جا رہے ہیں نیلم نے سرخ چہرے سمیت شرماتے ہوئے کہا

اگر ایسی بات نہیں ہے تو کیسی بات ہے تم ہی بتا دو

حیدر نے اس کی شرمانے پر محبت سے اس کو نہارتے ہوئے کہا

اچھا بابا دیکھ لیں جتنا دیکھنا ہے دیکھ لیں نہیں میں روکتی نیلم نے ہار مانتے ہوئے کہا

ابھی باتیں کر ہی رہے تھے جب حسن شاہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف ائے اور سربراہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیدر کی طرف متوجہ ہوئے

اور برخودار کیا حال ہے انہوں نے استانہ انداز میں بات کا اغاز کیا

الحمدللہ انکل میں ٹھیک اپ کیسے ہیں

میں بھی ٹھیک ہوں اور سناؤ کیسی گئی تمہاری ٹریننگ ان کے سوال کرنے پر نیلم نے بھی حیدر کی طرف دیکھا جو اس کے انے کی خوشی میں اس سے پوچھنا ہی بھول گئی تھی اس بارے میں

الحمدللہ انکل ٹریننگ بہت اچھی گئی میرا سلیکشن بھی ہو گیا ہے انشاءاللہ 10 20 دنوں تک

پوسٹنگ کا لیٹر بھی اجائے گا

حیدر شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا برخوردار ارمی مین ہو اور پوسٹنگ اسلام اباد میں ارمی سرحدوں پہ نہیں ہو گی حسن شاہ نے قدر حیران ہوتے کہا

ان کی بات سننے کے بعد نیلم کی فیس ایکسپریشن بھی جیسے یہی کہہ رہے تھے ہاں ارمی تو سرحدوں پر ہوتی ہے تم یہاں کیا کرو گے

حالانکہ ان کو حقیقت معلوم تھی اصل میں وہ نیلم کے فیس ایکسپریشن دیکھ کر سوال کر رہے تھے جیسے بیٹی کے پوچھے جانے والے سوالات کو باپ الفاظ دے رہا ہو

اپ کی بات تو ٹھیک ہے اصل میں اسلام اباد میں ارمی کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے جہاں پر سیکرٹ ایجنسی اور اس کے کچھ معلومات ہیں یہاں پر ٹاپ ارمی مینز مل کر ڈفرنٹ مشن سرانجام دیتے ہیں میری پڑھائی اور میرے سکیل کو دیکھتے ہوئے مجھے ان ٹاپ میں شامل کیا گیا ہے

اصل میں حیدران کی بات اور ان کی انکھوں کا اشارہ سمجھ گیا تھا اس لیے تفصیلا جواب دیا

تو کیا تم سگریٹ ایجنٹ ہو نیلم نے قدر حیرانی اور خوشی کی ملی جلی اواز میں پوچھا

نہیں جانم میں سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہوں میں سیکرٹ ایجنسی کا بندہ ہوں مگر سگریٹ ایجنٹ نہیں ہوں میں ایک عام ارمی مین ہوں

اوا چھا اس کی بات پر ٹھنڈا سا جواب دیا جبکہ اس کے یوں اپنے باپ کے سامنے جانم بلانے پر وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی تھی

تو پھر تمہارا شادی کا کیا خیال ہے برخوردار حسن شاہ نے ان کی بات میں دوبارہ سے حصہ لیا

خیال تو نیک ہی ہے انکل اس مہینے میری پوسٹنگ ہو جائے گی اور انشاءاللہ اسی مہینے کے اخر میں مجھے گھر بھی مل جائے گا تو ڈیٹ ہم اگلے مہینے کی رکھیں گے

کیوں نیلم بیٹا صحیح ہے اگلی مہینے کی ڈیٹ حسن شاہ نے نیلم کی رضامندی لینا بھی ضروری سمجھی

پاپا میں کیا کہوں جیسا اپ کو اچھا لگے پڑھائی میری پہلے ہی مکمل ہو گئی ہے اب مجھے کوئی اعتراض نہیں اپ میری شادی جب چاہیں کر سکتے ہیں

جیسا تم دونوں کو اچھا لگے شادی تو تم دونوں نہیں کرنی ہے خیر اپنا خیال رکھنا برخوردار میں جا رہا ہوں اتنا کہنے کے بعد حسن شاہ دوبارہ اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جیسے وہ صرف یہی بات کرنے ایا ہوں جو وہ کر چکے ہیں

ان کے جانے کے بعد حیدر شاہ نے معنی خیز نظروں سے نیلم شاہ کو دیکھا جبکہ اس کی نظروں کا محفوظ سمجھتے ہوئے نیلم اپنا کھانا ادھورا چھوڑتی واش روم کی طرف چلی گئی

جبکہ اس کے یوں اٹھ کر جانے پر حیدر شاہ اپنے امڈنے والے قہقے کا گلا دبا نہ سکا اور پورے لاؤنج میں اس کا قہقہ گونجہ

اپنے پیچھے حیدر شاہ کا قہقہ سنتے نیلم پھر سے سرخ ہوئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

جب یونیورسٹی پہنچے تو انہیں غیر محسوس طریقے میں کچھ عجیب لگا اور ان کا دل تو صبح سے عجیب ہو رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے وہ گھر سے نکلتے بھی کتنی دفعہ پلٹ کر قندیل کو دیکھ چکے تھے ان کا

دل کچھ غلط ہونے کی پیش گوئی کر رہا تھا جبکہ اس کو اپنا وہم سمجھتے ہیں خدا کا نام لیتے اپنا لیکچر شروع کر چکے تھے

انہوں نے ایک نظر تمام کلاس پر ڈالی جب تھرڈ رو کے فرسٹ بینچ پر انہیں رابعہ بیٹھی نظر آئی جو نظریں نیچے کیے کتاب کو دیکھ رہی تھی رابیہ نے جب کبیر شاہ کو پروپوز کیا تھا اور کبیر شاہ کے ریجیکشن کے بعد وہ صرف کام کے لیے ہی کبیر شاہ سے مخاطب ہوتی اور زیادہ تر وہ انہیں دیکھتی بھی نہیں تھی

کبیر شاہ نے ایک نظر رابیہ کو دیکھتے ہوئے اپنا لیکچر سٹارٹ کیا ابھی لیکچر ادھا ہی ہوا تھا کبیر شاہ کو کلاس روم کے باہر دھواں دھار گولیوں کی اوازانا شروع ہوئی

اواز سنتے تمام بچے سہم کر اپنے ٹیکس کے نیچے چھپ گئے تھے جب کہ کبیر شاہ حیران و پریشان کھڑا سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ہوا کیا ہے

کبیر شاہ ابھی دروازے کی طرف قدم بڑھا ہی رہا تھے جب انہیں کلاس میں لگے سپیکر سے اوازانا شروع ہوئی جو ہنگامی صورت میں ضروری اطلاع دینے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا

ٹیچرز سٹوڈنٹ کو لے کر یونی کے پچھلے دروازے سے باہر نکلیں کیونکہ ارمی کی ریڈ ہوئی ہے دہشت گردوں کے لیے ان میں سٹوڈنٹس اور ٹیچر کو کوئی نقصان نہ ہو اس لیے بیک ڈور سے تمام ٹیچرز اور سٹوڈنٹس یونی سے باہر نکل جائیں

سپیکر سے اتے ہوئے اواز سننے کے بعد تمام سٹوڈنٹس میں ایک بھگدڑ سی مچ گئی کبیر شاہ نے اونچی اواز میں انہیں چپ کروایا میں جو کہہ رہا ہوں وہ سبھی سنیں لائن بنا کر ایک دوسرے کے پیچھے یونی سے باہر نکلنے کے دروازے کی طرف چلیں

جلدی جلدی ہری اپ

اتنا کہنے کے بعد تمام سٹوڈنٹ نے کبیر شاہ کی بات پر عمل کرتے ہوئے لائن بنا کر دروازے سے باہر نکلتے یونی کے بیک ڈور کی طرف جانا شروع کیا

تمام سٹوڈنٹس کے باہر نکلنے کے بعد جب کبھی شاہ نے کلاس روم سے باہر قدم بڑھایا تو اس کی نظر اچانک تھرڈ رو کی فرسٹ ٹیکس میں کسی بچے پر پڑی جو ابھی بھی ڈیکس کے نیچے چھپا ہوا تھا

انہوں نے جلدی سے قدم واپس موڑتے ٹیکس کی طرف بڑھائے

جب وہ ڈیکس کے قریب پہنچے تو ان کی نظر ڈیکس میں بے ہوش ہوئی رابیہ پر پڑی جو شاید گولیوں کی اواز سن کر گھبراہٹ کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی

کبیر شاہ نے رابیہ کے بازو سے پکڑ کر اسے ڈیکس باہر نکالا اور اسی جگانے کی کوشش کی اس کے چہرے پر ٹیبل کی پر پڑے جگ میں سے پانی نکال کر چھینٹے مارے

پانی کے چھینٹوں کی وجہ سے رابعہ کو ہوش انا شروع ہو گئی

رابیہ کو ہوش میں آتا دیکھ کبیر شاہ کو کچھ حوصلہ ہوا

چلو رابیہ جلدی سے ہمیں یونی کے بیک ڈور سے باہر نکلنا ہے چلو جلدی جلدی

کبیر شاہ نے اسے مکمل ہوش میں اتے دیکھ جلدی جلدی کہااور قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے جب کمرے میں مکمل ارمی یونیفارم میں کوئی داخل ہوا جس کے ہاتھ میں ایک گن تھی

میں نے کتنے ٹائم پہلے کادیا ہے کہ یونی سے باہر نکلیں اپ ابھی تک یہاں ہیں جلدی جلدی باہر نکلو چلیں

ارمی مین نے انہیں ابھی بھی کلاس روم میں دیکھتے ہوئے کہا

یس سر ہم ابھی باہر جاہی رہے تھے کبیر شاہ نے ارمی مین کو دیکھتے کہااور باہر کی طرف قدم بڑھائے جبکہ رابعہ پہلے ہی دروازے کے پاس کھڑی تھی

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کلاس روم میں ایک اور ارمی مین داخل ہوااس کے داخل ہونے کے بعد اچانک کمرے میں ایک دھواں سا پھیلنا شروع ہو گیا شدید سفید گاڑے رنگ کا دھواں کمرہ مکمل طور پر دھوئیں میں ڈوب چکا تھا

یہ دھواں کیسا ہے حیدر شاہ (فرسٹ ارمی مین)

لگتا ہے اس کمرے میں بھی سمگلر اگئے ہیں غازم (سیکنڈ ارمی مین) نے حیدر کی بات کا جواب دیا

اسی سنا میں حیدر شاہ کو کسی نے پیچھے سے دھکا دیا جب ان کے گن ان کے ہاتھ سے چھوٹی زمین پر گری

اچانک ایک گولی چلنے کی اوازائی اور کسی کو گرتا ہوا محسوس کیا

کچھ ٹائم بعد جب کمرے سے مکمل دھواں ختم ہو گیا تو ان کی نظر سامنے بڑی ڈیڈ باڈی پر پڑی جو کسی اور کی نہیں اس ٹیچر کی تھی جو اس کمرے میں موجود تھا

غازم اور حیدر شاکڈ حالت میں اس لاش کو دیکھ رہے تھے

غازم نے حیدر کی طرف دیکھا تو گن اس کے ہاتھ میں نہیں تھی اس کے پاؤں کے قریب گری پڑی تھی اور اس میں سے دھواں نکل رہا تھا جیسے ابھی اس میں سے گولی چلائی گئی ہو

حیدر نے غازم کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اپنے پاؤں کے پاس پڑی گن سے نکلتے ہوئے دھول کو دیکھ کر شاکڈ ہوا

حیدر نے پلٹ کر غازم کی طرف دیکھا تو اس کی نظروں کا محفوظ سمجھتے اندر تک لرز گیا جو آج تک کسی جنگ کے میدان میں کسی مشن میں کسی خطرے میں نہیں گھبرایا تھا آج غازم کی نظروں سے گھبرا گیا تھا

نہیں نہیں غازی میرے بھائی میں نے یہ قتل نہیں کیا

غازی گن تو میرے ہاتھ سے گولی چلنے سے پہلے ہی چھوٹ گئی تھی

حیدر پریشان نہ ہو تمہارا قتل میں اپنے سر لے لیتا ہوں غازم نے ایسے یوں گھبراتے دیکھ کہا

نہیں غازی جب میں نے یہ قتل کیا ہی نہیں ہے تو تم اپنے سر کیوں لو گے حیدر نے اس کی بات سننے کے بعد غصے سے کہا

گھبراؤ نہیں حیدر گازم نے اسی تسلی دینے چاہیی

غازم میں کیوں گھبراؤں گا میں نے یہ قتل نہیں کیا میں نہیں گھبراں گا

اگر تم نے نہیں کیا تو کس نے کیا ہے گن تمہاری سے دھواں نکل رہا ہے گولی تمہارے گن سے چلی گن تمہارے ہاتھ میں تھی پھر کس نے کیا یہ قتل غازم کو اس کی بات سننے کے بعد غصہ آگیا تھا

اس کی بات سننے کے بعد کچھ دیر تک بالکل خاموش ہو گیا جیسے اس کے اندر ایک سکوت چھا گیا ہو

غازم کہہ تو صحیح رہا تھا گن اس کے ہاتھ میں تھی اس کی گن سے دھواں نکل رہا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گولی اسی گن سے چلی ہے اور ان دونوں کے علاوہ کمرے میں کوئی اور موجود بھی نہیں ہے تو پھر قتل اس سے ہی ہوا ہے نا

اسے یقین نہیں ارہا تھا کہ یہ قتل اس کے ہاتھ سے ہو گیا تھا

غازی میرے ہاتھ سے قتل ہو گیا وہ اس کو یوں بتا رہا تھا جیسے اعتراف کر رہا ہو اپنے جرم کا

جب کے دروازے کے پاس کھڑی اور رابیہ تو سکتے میں تھی غازم کی اچانک نظر دروازے کی طرف گئی تو اسے رابیہ وہاں کھڑی نظر آئی

غازم رابیہ کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھا وہ رابیہ کے بالکل سامنے جا کھڑا ہوا ابھی اسے کھڑے ہوئے چند سیکنڈ ہی ہوئے تھے جب رابیہ لہراتی ہوئی نیچے زمین پر گری

حیدر رابیہ کو نیچے زمین پر گرتے دیکھ غازم کی طرف بڑھا

حیدر اس سے کچھ کہتا جب کمرے میں بہت سی ارمی داخل ہوئی جب کرنل اقبال کی نظر پیچھے پڑی لاش پر پڑی تو انہوں نے نہ سمجھی کہ حالت میں غازم اور حیدر کی طرف دیکھا

ان کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے غازم بولا

سر یہ لیکچرار جو شاید اس کمرے سے نکلنے والے تھے جب ہم اس کمرے میں ائے تو اچانک کمرے میں دھواں سا بھر گیا یہی میجر حیدر سے دھوئیں میں گولی چلی اور یہ لیکچرار مر گیا یہ قتل حیدر سے انجانے میں ہوا ہے

غازن کی بات سننے کے بعد کرنل نے حیرانی سے حیدر کی طرف دیکھا جیسے وہ اس سے پوچھ رہے ہو کیا یہ بات سچ ہے

سر میں نے یہ جان بوجھ کے نہیں کیا کمرے میں اچانک دھواں ہو گیا اور گولی چلی مجھے نہیں پتہ یہ گولی مجھ سے کیسی چلی حیدر نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا

آریسٹ ہم کرنل نے بہت ہی سفاکیت سے کہا جبکہ ان کے پاس سننے کے بعد حیدر اور غازم سکتے میں چلے گئے

حیدر نے حیران کن نظروں سے کرنل کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو سر اپ مجھے اریسٹ کروانا چاہتے ہیں

اس کی نظروں کا مطلب سمجھنے کے بعد کرنل بولا

تم یہ اعتراف کر رہے ہو کہ یہ قتل تمہارے ہاتھ سے ہوا ہے اور ایک بے گناہ کے جان گئی ہے ارمی کا کام ہوتا ہے عوام کی حفاظت کرنا اگر ارمی ہی عوام کے لیے خطرہ بن جائے گی تو لوگ یقین کس پر کریں گے اس لیے مجھے اپ کو اریسٹ کرنا ضروری ہے

یہ مجھ سے غلطی سے ہوا ہے حیدر نے اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا

میجر حیدر قتل قتل ہوتا ہے چاہے وہ غلطی سے ہو یا چاہے وہ جان بوجھ کر ہو اب اپ نے جو بھی کہنا ہے عدالت میں جج کے سامنے کہیے گا مجھے اپ سے دلی لگاؤ ہے اور اج تک اپ نے بہت سے اپنے کامیاب مشن کیے ہیں جس کی وجہ سے میں مکمل کوشش کروں گا کہ اپ کو سزا کم سے کم ہو

اتنا کہنے کے بعد کرنل نے ایک ارمی مین کو اشارہ کیا اور وہ اگے بڑھتا ہے حیدر شاہ کو ہتکڑی لگاتا اپنے ساتھ لے گیا جب کہ غازم پیچھے حیران و پریشان کھڑا تھا

یہ شاہ منزل کا منظر تھا جہاں اس وقت صف ماتم بچھی ہوئی تھی ہر شخص سفید لباس میں کوئی ارہا تھا کوئی جا رہا تھا ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی جیسے اس گھر میں قیامت اترائی ہو

اس قیامت خیز منظر میں گھر کے بیچوں بیچ کوئی سفید کفن اوڑھے سو رہا تھا ابدی نیند کبھی نہ اٹھنے کے لیے

جبکہ اس کے اس قدر گہری نیند سونے سے اس کے دل کے قریب رشتوں کو شاید اج فضا میں اکسیجن کی کمی محسوس ہو رہی تھی سانس سینے میں ہی اٹکتی محسوس ہو رہی تھی

اس جنازے کی چارپائی کی سرہندی اس کی بیوی بیٹھی تھی جو ایک دم خاموش تھی شاید اس کی سانس لینے کی اواز بھی کسی کو نہیں ارہی ہو وہ اس قدر خاموشی سے بیٹھی تھی جیسے ایک لفظ بولا تو اس قیامت پر ایک اور قیامت اجائے گی

جبکہ اس کی بیٹی جس کی اج برتھ ڈے تھی اج اس نے 12 سال کے ہونا تھا اس کی لاش دیکھتے ہی کب سے ہوش و حواس سے بیگانہ اپنے بیڈ روم میں بے ہوش پڑی تھی

اس کی بیٹی نے تو صرف ایک جھلک اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھا اور دوسری دفعہ دیکھنے کی نوبت ہی نہ ائی ایک دفعہ دیکھنے پر ہی وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی

جبکہ چارپائی کے پاؤں والی سائیڈ سلطان شاہ اپنی جھکے کندھوں کے ساتھ بیٹھا تھا شائد اپنے ہوئے نقصان کے بارے میں سوچ رہا تھا جنہوں نے کبیر شاہ کو اپنی زندگی سے پانچ سال صرف ایک لڑکی کے لیے الگ رکھا اور اب جب وہ ملے تھے تو کتنے کم عرصے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے اور خدا نے ان سے ان کا بیٹا لے لیا تھا

جب کہ سلمہ بیگم اپنے بیٹے کی جدائی میں نڈھال سی ہو گئی تھی سندس نے انہیں بڑی مشکل سے نیند کی دوائی د**دے کر سلایا تھا

کچھ ہی دیر بعد کچھ لوگ جنازہ اٹھانے کے لیے ائے تو اس قیامت زدا گھر میں اک قہرام سا مچ گیا

سندس جو کب سے اپنے اپ پر ضبط کر کے بیٹھی تھی جنازہ اٹھانے کے لیے ائے لوگوں کو دیکھ کر چیخیں مار مار کے رونے لگی وہ اس قدر روئی کہ اس کو غش انے لگے جبکہ جنازہ اٹھانے کے لیے انے والے لوگ جنازہ اٹھا کر کلمے کی صدا لگاتے ہوئے اس کی اخری ارام گاہ کی طرف چلے گئے

سندس کی چیخیں سنتے قندیل جو کب سے اپنے ہوش و حواس سے بگانا تھی اپنے کمرے سے دوڑ کر باہر حال میں ائی جہاں اس کی ماں کی چیخوں کی وجہ سے اک قیامت خیز منظر بنا ہوا تھا

قندیل بڑے ارام سے اپنی ماں کے سامنے اکر بیٹھی جو اس کو اپنے سامنے دیکھ کر ایک دم خاموش ہو گئی تھی جیسے ان دونوں کے اندر ہی ایک عجیب سا سکوت چھایا ہو ویرانی ہوا کیلا پن ہو

مما اپ ایسے کیوں رو رہی ہیں قندیل نے اپنے ماں کے رخسار پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا قندیل کو سکون میں دیکھتے ہوئے سندس اور اس کے پاس بیٹھی عورتوں کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا جیسے وہ ابھی بھی اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے

اپ ایسے نہ روئیں اپ کو پتہ ہے نا بابا اپ سے کتنی محبت کرتے ہیں وہ اپ کی انکھوں میں ایک انسو نہیں برداشت کر سکتے اور اپ یہاں کتنا رو رہی ہیں اگر وہ اگئے تو اپ کو کتنا ڈانٹیں گے اپ کے رونے پر اور اپ روک کیوں رہی ہیں اور بابا کہا ہے

اووووو ہو سکتا ہے وہ میری برتھ ڈے پارٹی کی ارینجمنٹس کرنے گئے ہو اج میری برتھ ڈے پارٹی ہے نا بابا کل کہہ رہے تھے کہ ہم بڑی اچھی طرح سیلیبریٹ کریں گے مجھے لگتا ہے وہ وہیں گئے ہیں اپ روئے نہ مما جب وہ ائیں گے تو پھر اپ پر بہت زیادہ غصہ کریں گے

قندیل نے اپنے سوال کے بعد کچھ دیر اپنی ماں کو دیکھا جب انہوں نے جواب نہ دیا تو اس نے اپنے اپ سے ہی شاید اپنے اپ کو ہی مطمئن کرنے کے لیے ایک چھوٹا سا بہانہ گھڑا کہ شاید اس کا باپ اس کی برتھ ڈے پارٹی کا انتظام کرنے گیا ہو

جبکہ قندیل کی بات سونے کے بعد سندس کے جسم میں تھوڑی حرکت ہوئی تھی

قندیل تمہارے بابا اب اس دنیا میں نہیں رہے وہ اللہ تعالی کے پاس چلے گئے ہیں اور اج کوئی سیلیبریشن نہیں ہو گی بیٹا

سندس نے قندیل کو اپنے باہوں کے حصار میں بھرتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا

جبکہ یہ بات کرتے ہوئے اس کا اپنا دل درد سے پھٹ رہا تھا

کیا کہہ رہی ہے مما پاگل ہو گئی ہیں بابا ابھی تو تھے میرے سامنے میں سونے گئی تو وہ مجھے تھپک کر سلا رہے تھے ابھی میں اٹھ کے ائی ہوں تو اپ روئی جا رہی ہے مجھے لکھتے ہیں وہ باہر گئے ہیں اپ کیوں نہیں سمجھ رہی میری بات

قندیل نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جسے وہ سندس سے زیادہ خود کو مطمئن کرنا چاہتی ہوں کہ اس کا باپ مرا نہیں ہے زندہ ہے

نہیں ہے زندہ تمہارا باپ مر گیا ہے وہ چھوڑ گیا ہے ہمیں چلا گیا ہے ابدی نیند سونے اب کبھی نہیں ائے گا وہ واپس

تم بھی میری بات سمجھ لو

سندس نے اس کے باہوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا جیسے وہ اس کو اس کے ہوش میں لانا چاہتی ہو

کیا کہہ رہی ہے مما اپ اپنے حوش و حواس میں ہیں پاگل تو نہیں ہو گی میرا باپ زندہ ہے اور ابھی دیکھیے گا وہ ابھی میرا برتھ ڈے کیک لے کے ائیں گے ہم سیلیبریشن کریں گے اپ کو میں کہہ رہی ہوں اپ ایسے الفاظ یوز نہیں کرنے ورنہ قبدیل مر جائے گی مما قندیل مر جائے گی اپ کیوں نہیں سمجھ رہے

سندس کی بات پر قندیل نے ہزیانی طور پر چیختے ہوئے کہا جیسے وہ یہاں موجود ہر شخص کو یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ اس کا باپ زندہ ہے مرا نہیں ہے

مر گیا ہے قندیل مر گیا ہے تمہارا باپ مان لو اس بات کو سندس نے روتے ہوئے کہا

قندیل سندس کی بات سننے کے بعد اپنے دادا یعنی سلطان شاہ کی طرف بڑی

دادا ابو آپ مما کو سمجھاؤ نہ کے وہ ایسا نہ کہے نہیں تو میں مر جاؤ گی دادا ابو قندیل مر جائے گی

قندیل نے اپنے دادا کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اس کی آنکھیں آنسوں سے بھری ہوئ تھی وہ ایسے ضد کر رہی تھی جیسے کوئ معصوم بچہ اپنی من پسند چیز کو کھونے سے ڈر رہا ہوں

وہ بھی تو ایک معصوم بچی تھی جو اپنے باپ کو کھونے سے ڈر رہی تھی

جیسے چاہتی ہو کہ یہ سب ایک خواب ہو اور خواب ابھی ٹوٹ جائے

قندیل کی آس بھری آنکھوں کو دیکھ کر سلطان شاہ کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

بیٹا آپ کی مما جو کہ رہی ہے وہ سہی کہ رہی ہے

دادا ابو آپ بھی نہیں نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا بابا نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آج وہ جلدی گھر واپس آئے گے

مما آپ فون کرے نہ بابا کو پلیز مما

قندیل نے اپنی مما کی طرف پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا

قندیل بیٹا رو لو پلیز مما کی جان تھوڑا سا رو لو سندس نے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا

نہیں رونا مجھے نہیں رونا میں کہ رہی ہو نہ

چٹاخ .....

ابھی قندیل بول ہی رہی تھی جب سندس نے اس کو ایک زوردار تھپڑ مارا

قندیل نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر سندس کو حیرانی سے دکھا

تم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو قندیل روؤں قندیل روؤں جتنا ہو سکے اتنی اونچی چیخ چیخ کر روؤں

سندس نے قندیل کے بازوں سے پکڑ کر اسے کہا کہ وہ اپنے دل کا غبار باہر نکلے یوں دل میں دبا کے رکھے گی تو وہ اپنی دماغی حالت کھو سکتی ہے اسے کچھ ہو سکتا ہے

اللہ آاااااااااا

آاااااااااااااا

آاااااااااااااااااااااا بابا

میرے بابا چلے گئے ےےےےےےےے . بابااااااااااا

سندس کی بات سننے کے بعد قندیل نے زور زور سے چیخیں مارنا شروع کر دی اتنی زور سے کہ اس گھر کی در و دیوار ہلتی محسوس ہوئی

وہ روتے ہوئے اپنے باپ کو پکار رہی تھی شاید وہ اس کی درد بھری پکاریں سن کر ہی واپس آجائے پر وہ جا چکا تھا ہمیشہ کے لیے کبھی نہ لوٹ کے آنے کے لیے

اور یہ غم بھی وقت کے ساتھ بھر جانا تھا 12 سال کی بچی کو اس کے برتھ ڈے والے دن سب سے بڑا صدمہ ملا تھا جو ہو سکتا ہے زندگی میں وہ اگے کبھی نہ بھولے پر وقت ہر چیز پر مرہم ہوتا ہے اس پر بھی مرہم بن جائے گا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حیدر کی پوسٹنگ اسلام اباد میں ہی ہوئی تھی پوسٹنگ ہونے کے کچھ دن بعد ہی اس نے جوائن کر لیا تھا اور اپنا فرض سرانجام دینا شروع کر دیا تھا

اسے کام کرتے تقریبا مہینہ گزر گیا تو حسن شاہ نے ایک دفعہ پھر اسے شادی کی بات کی کیونکہ حسن شاہ کی طبیعت ناساز رہنا شروع ہو گئی تھی شاید یہ ان کی عمر کا ہی تقاضا تھا وہ چاہتے تھے کہ ان کے مرنے سے پہلے ان کی بیٹی محفوظ ہاتھوں میں چلی جائے

حسن شاہ کے کہنے پر حیدر نے اسی مہینے کی آخری تاریخ دی تھی

وہ بھی اب اپنی زندگی کو بڑھانا چاہتا تھا نیلم کو اپنی زندگی میں لا کر

حیدر کے ڈیٹ دینے کے بعد حسن شاہ نے ہسی خوشی اپنی بیٹی کو رخصت کرنے کی تیاریاں شروع کر دی جبکہ اس دوران حیدر کے گھر میں غازی حیدر کی مدد کر رہا تھا اس کے تیاریاں مکمل کرنے میں

غازم کا نکاح ٹریننگ پر جانے سے پہلے اس کی چچازاد سے ہو چکا تھا جب کہ ان کی شادی حیدر کی شادی کے تقریبا تین مہینے بعد تھی

دیکھتے ہی دیکھتے شادی کے دن قریب اگئے اج نیلم کی بارات تھی جہاں سٹیج پر حیدر اور نیلم بیٹھے ان خوشگوار لمحات کو جی رہے تھے

لوگ رفتہ رفتہ ان کے پاس اتے اور انہیں ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے نئی زندگی کی شروعات کی دعائیں دیتے اور دوبارہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں جبکہ وہ ان کی ہر دعا پر امین کہتے دل سے خوش تھے اپنے خدا کی رضا میں جس نے ان کو ایک خوبصورت رشتے میں باندھا تھا

وہ سٹیج پہ بیٹھے سب کی دعا لے رہے تھے جب حسن شاہ نے آکر رخصتی کا کہا اور اس رخصت نیلم رخصت ہو کر حیدر کے نئے گھر آ گئی تھی جو ارمی نے اسے دیا تھا

وقت گزرتا گیا اور ان کی شادی کو 10 سال گزر گئے غازم کی بھی شادی ہو گئی تھی اللہ تعالی نے حیدر اور نیلم کو شادی کے پہلے سال ہی ایک نہایت ہی خوبصورت بیٹے سے نوازا جس کا نام انہوں

نے بڑی محبت سے قلب رکھا حیدر کا کہنا تھا کہ ان کا بیٹا ان کا دل ہے اسی لیے انہوں نے اس کا نام قلب رکھا ہے

غازم کی شادی کے دو سال گزرنے کے بعد اللہ تعالی نے انہوں کو بھی اپنی نعمت سے نوازا تھا جنس کا نام حارث رکھا تھا

حیدر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا جبکہ اس کا بیٹا قلب حیدر وہ لندن میں اپنی پڑھائی مکمل کرنے گیا اور اس کے ساتھ حارث بھی تھا قلب کے جانے کے دو سال بعد حارث اس کے پیچھے لندن گیا تھا اپنی پڑھائی کے لیے

قلب 21 سال میں اپنے تھرڈ سمسٹر میں ہاورڈ یونیورسٹی اف لندن پڑھ رہا تھا جب کہ حارث 19 سال کی عمر میں اپنے فرسٹ سمسٹر میں اسی یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا جب ایک دن قلب کو فون ایا کہ اس کے بابا کے ہاتھ سے ایک بے قصور کا قتل ہو گیا جس کی وجہ سے انہیں ارمی نے اریسٹ کر لیا ہے

وہ اپنی پڑھائی بیچ میں چھوڑتے حارث کو لے کر واپس پاکستان اگیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حیدر شاہ کو اریسٹ ہوئے اج تیسرا دن تھا اس کے ساتھ باقی قیدیوں جیسا رویہ نہیں رکھا جا رہا تھا شاید اس کی پوسٹ کی وجہ سے

وہ سیل میں بیٹھا تھا جب جیلر نے آ کے سیل کھولا اور کہا کہ تمہیں رہائی دی جاتی ہے

حیدر شاہ اس کے بات سننے کے بعد حیران ہوتا اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا

حیدر جب جیل سے باہر ایا تو اس کے سامنے غازم کھڑا تھا اس نے جاتے ہی غازم کو گلے لگا لیا

جوان ذرا ہماری طرف غور فرماؤ گے

وہ ابھی ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے تھے جب انہیں پیچھے سے کرنل کی اواز ائی

دونوں کونل کے سامنے بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے

کیا میں میجر حیدر سے تھوڑی دیر اکیلے میں بات کر سکتا ہوں کرنل نے غازم کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا جیسے چاہتے ہوں کہ وہ باہر چلا جائے جبکہ اس کی بات سننے کے بعد غازم نے سلیوٹ

کرتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے

جب کرنل کو اس بات کی تصدیق ہو گی کہ غازم باہر چلا گیا تو انہوں نے حیدر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

جوان تمہاری رہائی ابھی مکمل طور پر نہیں ہوئی صرف تم پر ابھی گناہ ثابت نہیں ہوا اس لیے تمہیں

چھوڑا جا رہا ہے ابھی کیس ختم نہیں ہوا اس کیس کے ختم ہونے تک تم اس ملک سے کیا اس شہر سے

بھی باہر نہیں جا سکتے میری بات سمجھ رہے ہو

یس سر

بعد اس کمرے میں کافی ٹائم خاموشی چھائی رہی

حیدر نے محسوس کیا جیسے کرنل ابھی بھی کچھ کہنا چاہتے ہو

سر اپ کچھ کہنا چاہتے ہیں حیدر نے بات میں پہل کی جبکہ اس کی بات سننے کے بعد کرنل نے کچھ چونکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

دیکھو جوان جو بات میں بتانے لگا ہوں ہو سکتا ہے وہ تمہیں بری لگے لیکن یہ تمہارے لیے اور تمہارے مستقبل کے لیے بہت اچھی ہے

یہ سر میں سن رہا ہوں اپ بولیں

اس کے بات سننا کے بعد حیدر نے حیرانگی سے کرنل کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتا ہو کہ یہ سچ نہیں ہے اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

نہیں سر ایسا نہیں ہو سکتا اپ کا کوئی غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے

ہو سکتا ہے یہ میری غلط فہمی ہو میں صرف تمہیں اس سے اگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ تم اپنی اگلی زندگی میں اس چیز سے محتاط رہو

او کے سر

حیدر نے ان کی بات کے جواب میں صرف اتنا کہنے پر ہی عافیت جانی

حیدر جب گھر واپس ایا تو قلب پہلے سے ہی گھر موجود تھا اس کو دیکھتے ہی وہ اس کے سینے سے لپٹ گیا

ان دونوں ٹاپ بیٹے نے گھنٹو بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں کی ایک دوسرے کے دل کا حال بتایا

جبکہ نیلم بیگم کی ان دنوں طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ دوائی لے کر سو چکی تھی وہ توحیدر کی گرفتاری والے دنوں میں بھی بالکل پریشان نہیں ہوتی کیونکہ ان کو پتہ تھا ان کا شوہر بے قصور ہے اور جس کا کوئی قصور نہ ہو خدا اس کے ساتھ برا نہیں ہونے دیتے

رات کا کھانا کھانے کے بعد جب قلب اپنے روم میں چلا گیا حیدر سٹڈی روم میں چلے آیا اور اپنی ڈائری لکھنے لگا

قلب جب عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے دل نے کہا کہ جا کے وہ ایک دفعہ اپنے باپ کو ہی دیکھ لے

وہ جب حیدر کے کمرے میں گیا تو وہ اپنے روم میں نہ تھے سٹڈی روم کا دروازہ کھلا تھا اس نے جب اندر دیکھا تو حیدر اپنی ڈائری لکھ رہا تھا اس نے بھی تنگ کیے بغیر واپس اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھایا

.....

صبح جب قلب کی انکھ کھلی تو اسے اپنے اندر عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی فجر کی نماز پڑھنے کے بعد وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تو دیکھا اس کی مما ناشتہ بنا رہی ہیں

مما بابا کہاں ہے کلر نے نیلم سے سوال کیا

بیٹا وہ سٹڈی روم میں ہے رات کو جب میں ان کو روم میں واپس لانے کے لیے گئی تو انہوں نے کہا ان کو کچھ کام ہے اس کے بعد روم میں اجائیں گے بٹ وہ نہیں ائے شاید سٹڈی روم میں ہی سو گئے ہوں تم جا کے دیکھ لو ذرا

قلب نیلم کی بات سننے کے بعد سر ہلاتا سٹڈی روم کی طرف گیا جب اس نے دروازے کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اس کی سب سے پہلی نظر سامنے پڑی جہاں اس کا باپ پنکھے سے لٹک رہا تھا قلب کے منہ سے صرف ایک ہی صدا نکلی اللہ وہ جلدی سے اگے بڑھا اور اپنے باپ کے پاؤں کو کس کے پکڑ کے اس کا وزن اپنے کندھوں پہ کر لیا اور نیلم کو آواز دینے لگا جبکہ اس کی اواز سننے کے بعد نیلم بھاگتے ہوئے سٹڈی روم میں اگے کا منظر دیکھ کر اس کے تو اوسان ہی خطا ہو گئے تھے

نیلم نے جب سامنے کا منظر دیکھا تو اس کو اپنے حواس گم ہوتے معلوم ہوئے وہ بھاگ کے اپنے بیٹے کے پاس گئی جو اس کے شوہر کی جھولتی لاش کو اپنے کندھوں پہ اٹھائے کھڑا تھا

ح ح ح حیدر یہ کیا ہوا

نیلم نے حقلاتے ہوئے حیدر کو پکارا

جب کہ قلب اپنی سرخ انگارا انکھیں لیے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا جو کبھی دائیں تو کبھی بائیں چکر کاٹ رہی تھی جیسے اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں

قلب نے بڑے احتیاط سے حیدر کو نیچے اتارا

نیلم بھاگ کر حیدر کی لاش کے پاس ائی اور اسے جھنجوڑنے لگی جیسے چاہتی ہو کہ وہ بھی اٹھ جائے اور کہے یہ صرف ایک مذاق تھا

جبکہ قلب حیدر کی سانس اور نبض اچھے طریقے سے چیک کر چکا تھا جو ہم مکمل طور پر جامد ہو چکی تھی

قلب بولو نا اپنے بابا کو اٹھ جائیں انہوں نے کیا کر لیا یہ کیوں کیا یہ

قلب نے ایک نظر اپنے باپ اور ایک نظر اپنی ماں کو دیکھنے کے بعد مکمل نظر پورے کمرے میں دوڑائی جب اسے سٹڈی ٹیبل پر ایک چٹ نظر آئی جس کے اوپر پیپر ویٹ کور کھا گیا تھا

قلب اہستہ اہستہ چلتا اس سٹڈی ٹیبل کے پاس ایا اور اس چٹ کو اٹھا کر پڑھنا لگا جس پر شاید اس کے باپ نے مرنے سے پہلے کوئی بات لکھی تھی

قلب جیسے جیسے اس کو پڑھ رہا تھا ویسے ویسے غصے سے اس کے ماتھے اور گردن کی رگیں پھولنے لگی تھی جبکہ انکھیں سرخ انار ہو گئی تھی

نیلم نے پلٹ کر کے قلب کی طرف دیکھا تو اس کی غصے سے سرخ ہوتی انکھوں کو دیکھ کر اس کی طرف بڑی اور اس کے ہاتھ سے وہ پیپر لے لیا جس کی وجہ سے وہ اتنا غصہ کر رہا تھا

میں اس داغ کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا کے میری وجہ سے ایک بے گناہ کی جان گئی اس لیے میں جینا نہیں چاہتا میری موت کا زمہ دار میں خود ہو میری موت کا کوئی اور زمہ دار نہیں.

اس پر لیکھی تحریر پڑنے کے بعد نیلم کے ہاتھ سے وہ پیپر زمین پر گر گیا جب کہ وہ سکتے کی حالت میں کبھی کبیر شاہ کی لاش کو دیکھتی اور کبھی قلب کو دیکھتی جو انہی کی طرف دیکھ رہا تھا

قلب نے نیلم کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر نیلم کو اپنی حصار میں لیا جبکہ وہ قلب کے حصار میں اتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

قلب ان کو اپنے حصار میں ہی لیا کھڑا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ نیلم کا سارا وزن اس پر ہے اس نے نیلم کے سر کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہوش و حواس سے بگانا اس کے باہوں میں لٹک رہی تھی

قلب نے نیلم کو بے ہوشی کی حالت میں دیکھ کر ایک گہرا ٹھنڈا سانس لیا جیسے اپنے اپ کو انے والے حالات کے لیے تیار کر رہا ہوں

.....

حیدر کو گزرے پورے دو سال ہو چکے تھے حیدر کی پوزیشن اب غازم کو مل گئی تھی کیونکہ حیدر جس سکیل پہ تھا اس سے ایک سکیل نیچے تھا غازم اور حیدر کے جانے کے بعد غازم کو حیدر کی جگہ پوسٹ کر دیا گیا تھا

قلب نے کرنل اقبال کے کہنے پر اپنی سٹڈیز مکمل کرنے کے بعد ارمی جوائن کرنے کا فیصلہ لیا تھا

قلب نے 23 سال کی عمر میں ارمی جوائن کی اس کی اچھی پڑھائی اور اچھے سکلز کو دیکھتے ہوئے اسے سگرٹ ایجنٹ بنا دیا گیا

جبکہ نیلم اپنے شوہر کے گزرنے کے غم میں خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی وہ زیادہ تر اللہ کی عبادت میں رہتی یا پھر کبھی اپنے بیٹے کے لیے اس کی من پسند چیزیں بناتے کچن میں ملتی

پانچ سال ارمی میں اپنی قابلیت منوانے کے بعد قلب اپ واپس اپنے باپ کو انصاف دلانے ایا تھا وہ اس قدر مضبوط ہو چکا تھا کہ اب وہ اپنے اپ کو اس لائق سمجھتا تھا کہ وہ اپنے باپ حیدر شاہ کو انصاف دلا سکے

حارث نے بھی اپنے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد قلب کے پیچھے اس فیلڈ کو جوائن کیا تھا جو اس سے چھوٹے سکیل پر مگر اس کے ساتھ ہی کام کرتا تھا

قلب نے اپنے باپ کو انصاف دلانے کی شروعات اسی یونیورسٹی سے کی جہاں سے یہ قصہ شروع ہوا تھا اور یہاں پہ اس کی ملاقات قندیل سے ہوئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کے باپ کو گزرے ہوئے اج پارے چالیس دن گزر گئے تھے

قندیل اپنے باپ کی گزرنے کے غم میں نہ جانے کتنے دن غائب دماغی کی حالت میں رہی مگر سندس نے خود کو جلد ہی سنبھال لیا شاید وہ جانتی تھی کہ اب اس کی بیٹی کا اخری سہارہ وہ خود ہے کیونکہ سلطان شاہ کا یہ کہنا تھا کہ جب سے سندس کبیر کی زندگی میں ائی تھی اس کے بیٹے کو خوشیاں نصیب ہوئی ہی نہیں تھی وہ یہی بات کرتے سندس سے لڑائی کرنے کے بعد اپنے گھر اپنے حویلی واپس چلے گئے تھے جبکہ سلمہ بیگم کے دل میں ابھی بھی ایک نرم گوشہ سندس کے لیے باقی تھا مگر

وہ اپنے شوہر کے سامنے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی لیکن کبیر شاہ کے بڑے بھائی صغیر شاہ نے اپنا شفقت بھرا ہاتھ ہمیشہ سندس کے سر پر رکھا تھا

سندس نے جلد ہی اپنے اپ کو اور اپنی بیٹی کو سنبھال لیا مگر گھر کا خرچہ چلانے کے لیے ابھی بھی وہ صغیر شاہ پر انحصار کرتی تھی کیونکہ وہ اپنی بیٹی کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر کام پہ نہیں جا سکتی تھی جبکہ کبیر شاہ کی اپنے نام بھی اپنی دولت تھی کہ سندس ساری زندگی ارام سے بیٹھ کر بھی گزار دیتی تو اسے کوئی مشکل نہ ہوتی جب کیا وہ دولت صغیر شاہ سنبھال رہا تھا

سندس نے قندیل کو ایک سال کے اندر اندر سنبھالتے اسے دوبارہ اس کے سکول کی طرف اس کا رجحان بڑھا دیا تاکہ وہ اپنے خیالات سے نکل کر اپنی پڑھائی پر فوکس کریں اپنی زندگی میں اگے بڑھے

قندیل نے اپنی سکول لائف میں صرف ایک لڑکی کو ہی اپنا دوست بنایا تھا صبا جو اس کے گھر سے کچھ فاصلے پر رہتی تھی انہوں نے سکول اور کالج اکٹھا کیا تھا جبکہ جب قندیل نے یونیورسٹی جوائن کی تو صبا کو اگے یونیورسٹی جوائن کرنے کی پرمیشن ملی شاید ان کے گھر کے لوگ اتنے ازاد خیالات نہیں تھے کہ لڑکیوں کو یونیورسٹی بڑھایا جائے

قندیل نے جب یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو اس نے اسی یونیورسٹی میں داخلہ لیا جہاں اس کا باپ بڑھاتا تھا کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ وہ اسی یونیورسٹی میں پڑے جہاں پہ اسکے بابا نے کام کیا تھا اور وہاں اس کی ملاقات قلب سے ہوئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حال .....

اج سنڈے تھا جب صبح صبح قندیل کو صبح کا فون ایا کہ دل تو مکمل طور پر بھول ہی چکی تھی کہ صبا کی برتھ ڈے ہے مگر صبا کے فون کرنے پر ایسے یاد آیا صبا نے قندیل کو رات کو اپنی برتھ ڈے پارٹی پہ انوائٹ کیا تھا قندیل نے پہلے تو منع کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ کل ٹیسٹ ہونے کی وجہ سے رات کو سو نہیں سکی تھی

مگر پھر صبا کے انسسٹ کرنے پر وہ مان گئی تھی

قندیل نے جب سندس کو بتایا کہ صبا نے اسے برتھ ڈے پارٹی پر نوائٹ کیا ہے تو وہ خوش ہوئی کیونکہ وہ چاہتی تھی قندیل گھلے ملے سب کے ساتھ ہنسی خوشی رہا کرے تو وہ مان گئی پر قندیل نے شرط رکھی تھی کہ سندس بھی اس کے ساتھ جائے گی

جس پر سندس نے پہلے تو یہ کہہ کے ڈال دیا کہ وہ بچوں کی پارٹی میں بڑی کیا کریں گی مگر قندیل کے بار بار کہنے پر وہ مان گئی

شام کے وقت قندیل جب مکمل تیار ہو گئی تو اس نے ایک نظر اپنی تیاری کو دیکھا قندیل نے رائل بلو کلر کی لانگ فراک پہنی تھی جو اس کے پاؤں کو چھو رہی تھی ساتھ میں چوڑی پجامہ اور ایک لمبا دوپٹہ ساتھ لیا ہوا ہے جو بلو حجاب کے ساتھ اس نے اپنے کندھے پہ اور یہ اوڑ رکھا تھا

قندیل نیچے گئی تو سندس نے سادہ سا بیبی پنک کلر کا عام سا سوٹ پہنا ہوا تھا

مماآپ اتنے سادہ کوئی تیار ہیں تھوڑا سا شوخ کلر پہن لیں کوئی ریڈ یا کوئی ڈارک پنک کلر

بیٹا میں اس عمر میں ڈارک پنک کلر پہن کر کیا کروں گی چلو جلدی چلو پہلے ہم لیٹ ہو گئے ہیں صبا کا کتنی دفعہ فون آچکا ہے مجھے

قندیل نے ان کی بات سننے کے بعد مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا اور نکلتی باہر گاڑی ڈرائیو کرنے کے لیے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی قندیل نے 18 سال کی ہوتے ہی گاڑی کی ٹریننگ لے کر اپنا لائسنس بنوالیا تھا تاکہ ان کو جانے میں اسانی ہو سکے

دونوں ماں بیٹی گاڑی میں بیٹھ کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو چکی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قلب اج اسی کلب میں موجود تھا جس کی انفارمیشن حارث نے اسے دی تھی

قلب ایک ٹیبل پہ بیٹھا اپنی طرف پیٹ کیے بیٹھے پرنسپل کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل شراب پہ شراب پیے جا رہا تھا

قلب نے اس کی طرف ایک افسوس بھری نظر ڈالی جو شخص لاکھوں بچوں کا مستقبل بنانے کے لیے کام کر رہا تھا وہ یوں شراب پی رہا تھا اسے افسوس ہوا تھا یہ جان کر

قلب کو جب یہ محسوس ہونے لگا کہ اب وہ مکمل بے ہوشی کی حالت میں جا رہا ہے تو اٹھ کر اس کے ٹیبل پر اس کے سامنے جا بیٹھا

پرنسپل پہلے اس کی طرف دیکھ کر چونکا اور پھر مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس اس کی طرف بڑھایا جسے چاہتا ہو کہ یہ شخص بھی اس کے ساتھ شراب نوشی کریں جبکہ قلب نے اس کا بڑھایا ہوا گلاس لے کر اپنے سامنے رکھا اور اس کی طرف سرخ انگارا انکھوں سے دیکھنے لگا

پرنسپل نے ایسے دیکھا اور پھر اپنا سر ٹیبل پہ رکھ دیا جیسے اب اپنے سر کا بوجھ بھی اسے اٹھانا مشکل لگ رہا ہو اور اہستہ اہستہ نیند میں چلا گیا

قلب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاکٹ میں سے نکالا گیا کیپیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس کا ہاتھ اس پیڈ کے اوپر رکھ کر اس کے فنگر پرینٹ سکین کیے

اس ہاتھ کے فنگر پرینٹ کو مکمل سکین کرنے کے بعد پیڈ نے گرین سگنل دیا تو قلب مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو چھٹکتا کیپیڈ دوبارہ پاکٹ میں رکھ کے پلٹ کر ابھی باہر کی طرف جا رہا تھا

جب اسے کلب میں تھوڑی ہلچل محسوس ہوئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو تین چار ادمی ایک لڑکی کو کھینچتے ہوئے ایک روم میں لے کے جا رہے تھے

قلب نے اپنے قدم باہر لے جانے کے بجائے اس کمرے کی طرف لے جانا شروع کیے جہاں وہ اس لڑکی کو لے کے گئے تھے

وہ جب اس کمرے میں داخل ہوا تو کوئی شخص اس لڑکی پر جھکا ہوا تھا

جب کہ وہ لڑکی بے سدا اس کے سامنے بے ہوش پڑی ہوئی تھی

قلب نے جلدی سے قدم اس لڑکی کی طرف بڑھائے مگر اس کے پہنچنے تک وہ شخص اس کے بازو سے اس کے کپڑے پھاڑ چکا تھا

اس نے جاتے ہی اس شخص کے منہ پر ایک زوردار مکہ مارا اور پلٹ کر اس لڑکی کی طرف دیکھا مگر اس لڑکی کو دیکھنے کے بعد وہ گہرے سکتے میں چلا گیا

جبکہ اس کے پیچھے کھڑے شخص نے جلدی سے رومال کے ساتھ اپنے چہرے کو ڈھکا جیسے وہ اس سے اپنی پہچان چھپانا چاہتا ہوں

قلب نے پلٹ کر اس شخص کو دیکھنا چاہا مگر وہ شاید اس کے ڈر سے اس کمرے سے بھاگ چکا تھا

اس نے نظروں کا ارتقاء دوبارہ اس وجود کی طرف کیا جو ہوش و حوس سے بیگانہ بیڈ پر بے سد پڑا تھا

وہ کوئی اور نہیں قندیل تھی جس میں اب قلب شاہ کے سانسیں بستی ہے

اس نے اپنا ایک پاؤں بیڈ کے پینڈے پر رکھتے تھوڑا سا جھک کر قندیل کے چہرے پر ہاتھ رکھ کے اسی جگانا چاہا

ک

قلب کے جب ہلانے پر بھی قندیل نہ اٹھی تو قلب نے اسے باہوں میں اٹھاتے قدم باہر کی طرف بڑھائے

قندیل اور اس کی مما جب صبا کے گھر پہنچے تو ان کا استقبال بڑی گرم جوشی سے کیا گیا

جب کہ صبا یوں اپنے سامنے قندیل کو دیکھ کر بہت خوش تھی

قندیل کو شروع سے رائل بلو کمر سے ایک عجیب سا عشق تھا جبکہ صبا اور اس کی کلاس فیلو کو ہمیشہ یہ کلر عجیب لگتا تھا کہ بھلا کسی لڑکی کا رائل بلو کلر بھی فیورٹ ہو سکتا ہے عام طور پر لڑکیوں کا سکائی بلو بے بی پنک کلر لائٹ یلو کلر فیورٹ کلر ہوتا ہے مگر قندیل کو تو سب سے الگ ہی کوئی شوق تھا بلکہ عشق تھا بلو کلر سے

وہ ہمیشہ اس جگہ پر ہی بلو کلر پہن کر جایا کرتی تھی جہاں جانے سے اس کا دل سب سے زیادہ خوش ہوا کرتا تھا وہ ہمیشہ اپنے برتھ ڈے پر رائل بلو کلر کا ہی ڈریس پہنتی تھی

مگر کبیر شاہ کی جانے کے بعد اس میں اپنی برتھ ڈے منانا چھوڑ دی

سب نے بہت اچھی طرح سے پارٹی کو انجوائے کیا اس کی کچھ کلاس فیلوز اور اس کی کزنز اور قندیل تھی انہوں نے گانے بھی گائے کیک کٹنگ کے بعد قندیل نے چلنے کی ضد کی کیونکہ وہ بہت زیادہ تھک گئی تھی

جبکہ اس کی تھکن ذرا چہرے کو دیکھتے صبح نے بھی زیادہ اسے روکنے کی کوشش نہ کی رات کے تقریباً 11 بجے کا ٹائم تھا جب قندیل صبا کے گھر سے روانہ ہوئی تھی

وہ ابھی ادھے راستے میں ہی پہنچے تھے جب کچھ نقاب پوش نے ان کی گاڑی پر حملہ کر دیا

قندیل نے ان نقاب پوشوں کو دیکھتے ہوئے جلدی سے گاڑی کے شیشے بند کرنے کی کوشش کی جب ایک نکاب پوش نے اپنی گن شیشے کے درمیان اٹکادے جس کی وجہ سے اس شیشہ مکمل طور پر بند نہ ہو سکا

قندیل نے خوفزدہ نظروں سے سندس کو دیکھا جس کا حال اس سے کچھ مختلف نہ تھا وہ کچھ کرتی اس سے پہلے ایک نقاب پوس نے سندس کی طرف کا دروازہ کھولتے اسے کھینچ کر باہر نکلا جس کی وجہ سے ڈر کے قندیل نے بھی جلدی سے قدم گاڈی سے باہر کی طرف بڑھائے تاکہ وہ اپنی ماں کو ان سے بچا سکے

قندیل نے جب قدم گاڑی سے باہر رکھے تو جس شخص نے سندس کو گاڑی سے باہر نکالا تھا اپنے گن کے بیک سائیڈ سندس کے سر پہ پوری شدت سے ماری جس کی وجہ سے ایک خون کا فوارہ سندس کہ سر سے پھوٹا اس کی پیشانی خون سے بھگو گیا جبکہ قندیل اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھ کر حواس باختہ ہونے لگی

سندس کو غنودگی میں جاتا دیکھ کر نقاب پورشن جو چار افراد پر مشتمل تھے قندیل کو گھسیٹتے ہوئے اپنی گاڑی کے پاس لے کے ائے اور گاڑی میں بٹھاتے ہی ایک کلوروفم سے بھیگا رومال اس کے ناک سے لگایا جس کو سونگھتے ہی قندیل غنودگی میں جانے لگی

وہ نقاب پوش قندیل کو سیدھا اس مقام پر لے کے ائے جہاں ان کو لانے کا حکم دیا گیا تھا یعنی کہ کلب

وہ شخص جس نے بری نیت سے قندیل کو اپنے پاس لانے کا حکم دیا تھا وہ اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوتا ہے اس سے پہلے قلب نے اس کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے قندیل کو اپنے ساتھ لے گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل نے اپنے بھاری ہوتے سر کے ساتھ موندی موندی سی انکھیں کھولی

ایسے محسوس ہوا جیسے وہ کسی نرم و ملائم بستر پر لیٹی ہو

اسے جیسے جیسے حوش انے لگا تو اسے کل کے گزرے واقعات یاد انے لگے

کیسے وہ اپنی ماں کے ساتھ ہنسی خوشی صبا کی برتھ ڈے پارٹی میں گئی اور واپسی پر ان پر کچھ نقاب پوشوں نے حملہ کر دیا اس کی ماں کو زخمی کرتے ہوئے اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے

اسے جو اخری بات یاد ائی وہ یہ تھی کہ قلب اس کے اوپر جھکا ہوا تھا

یہ خیال اتے ہی وہ ایک جھٹکے سے بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی

جب اس کی نظر بے ساختہ سامنے صوفے پر گئی جہاں قلب ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑی ہی فرصت سے اس کے ہر ایکشن کو دیکھ رہا تھا

قندیل جس کے منہ پر کلورفوم سے بھیگا رومال رکھنے کے بعد وہ اپنے ہوش و حواس کھو چکی تھی

پھر اسے کچھ دیر بعد محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے بدن کو نوچنے کی کوشش کرتے اپنا وحشت زیادہ لمس اس پر چھوڑ رہا ہے

بہت کشش کرنے کے باوجود وہ اپنی انکھیں نہیں کھول پا رہی تھی یہ شاید کلوروفام کی ہیوی ڈوز ہونے کی وجہ سے ہو رہا تھا

کچھ دیر بعد اسے وہ لمس محسوس ہونا بند ہو گیا پھر اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے جگانے کی کوشش کر رہا ہوں اس کے چہرے کو تھپتھپا رہا ہوں تب جا کر اس نے بڑی مشکل سے اپنی موندی موندی سی آنکھیں کھول کر سامنے کی طرف دیکھا تو اپنے اوپر قلب کو جھکے وہ پھر سے بے ہوش ہو گئ

اس کے دماغ میں سب سے پہلا خیال یہی ایا کہ قلب نے ہی اسے اغوا کروایا ہے کیونکہ جب قندیل نے اپنی انکھیں کھولی تھی تو قلب کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا تھا اور وہ پہلے بھی تو دو دفعہ اس کے قریب انے کی کوشش کر چکا تھا شاید وہ اس کے ساتھ کچھ برا کرنا چاہتا ہو اسی لیے اس نے اسے اغوا کروایا ہو

یہ خیال اتے ہی قندیل کو اپنے جسم میں غصے کی ایک لہر سرایت کرتی محسوس ہوئی

اس نے اؤ دکھانا تا ؤ د کھا سید ھا ک

قلب کے اوپر لپک پڑی اور اس کا گریبان پکڑتے ہوئے جھنجھوڑ کر بولی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اغوا کروانے کی تم اس قدر گرے ہوئے انسان ہو سکتے ہو میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اور پروفیسر قلب آپ کو شرم نہیں اتی میں اپ کی سٹوڈنٹ ہوں اپ نے میرے ساتھ ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی اپ نے میری عزت لوٹنے کی کوشش کی میری

نہیں تو اپنے عہدے کا ہی پاس رکھ لیتے ٹیچر سٹوڈنٹ کا باپ ہوتا ہے اپ نے میرے ساتھ ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی اپ کو تو ڈوب مرنا چاہیے

قلب اس کے سامنے حیران وپریشان کھڑا ہے سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا شاید قندیل اس کو غلط سمجھ رہی تھی اس کے دماغ میں سب سے پہلے یہ خیال ایا مگر قندیل کے الفاظ سننے کے بعد اسے اپنے رگ وپہ میں غصے کی شدید لہر دوڑتی محسوس ہوئی

اس نے قندیل کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر اسے زور سے جھنجھوڑا جیسے اسے ہوش میں لانا چاہتا ہو کیا بکواس کیے جا رہی ہو اپنے ہوش میں تو ہو میں نے کچھ نہیں کیا تمہارے ساتھ دیکھو قندیل تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے

قلب نے پہلے شدید غصے سے جبکہ بعد میں کچھ نرمی سے کہا

جھوٹ بول رہے آپ میں نے خود بے ہوش ہونے سے پہلے اپ کو خود جھکے ہوئے دیکھا تھا

قندیل کو اس کی وضاحت پر مزید غصہ ایا اور وہ مزید غصے سے چیخی تھی

کوئی جھوٹ نہیں بول رہا میں میں نے کہا نا میں نے نہیں کیا تو نہیں کیا

اچھا تو اپ نے نہیں کیا کیا ثبوت ہے اپ کے پاس کے اپ نے یہ نہیں کیا جبکہ میرے پاس یہ ثبوت ہے کہ میں نے اپ کو خود پر جھکے ہوئے دیکھا تھا اور اگر ایسا بھی نہیں ہے تو اپ اس کلب میں کیا کر رہے تھے

بولے اب کیا ثبوت ہے اپ کے پاس اپنی بے گناہی کا . نہیں ہے نا

مجھے پہلے ہی پتہ تھا اپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہو گا کیونکہ اپ شکل سے تو انتہائی خوبصورت ہے مگر دل سے بے انتہا کالے ہیں اپ شیطان ہیں شیطان وہ اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے سے پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے چلائی

جبکہ قلب کے پاس اس کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا وہ اسے کیا جواب دیتا کہ وہ کلب میں ثبوت لینے ایا تھا یا یہ بتاتا کہ وہ ایک سیکرٹ ایجنٹ ہے اس کے پاس اپنی بے گنائی کا کوئی ثبوت نہیں تھا اس لیے اس نے فی الوقت خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا

جب کہ قندیل اس کی خاموشی کو اس کا اعتراف سمجھتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی اور گھٹنوں میں سر دیتے ہوئے زور و شور سے رونا شروع ہو گئی

جبکہ قلب اس کو پتھریلی نظروں سے دیکھ رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ قندیل کے بازو بے لباس ہیں کیونکہ اس کے بازو جگہ جگہ سے پھٹ جانے کی وجہ سے اس کا جسم نمایاں ہو رہا تھا

قلب نے بیڈ کے اوپر سے اس کا دوپٹہ اٹھاتے ہوئے اس کے ارد گرد اچھی طرح سے لپیٹا جبکہ قندیل بھی اپنی حالت کو سمجھتے ہوئے اپنے دوپٹے کو کس کے پکڑ کر پھر سے رونا شروع ہو گئی

مجھے گھر جانا ہے کچھ دیر ہونے کے بعد قندیل نے کہا

جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد اپنی کبرڈ کی طرف بڑھا اور وہاں سے ایک لونگ کوٹ نکال کر قندیل کی طرف بڑھایا

یہ پہن لو اور میرے ساتھ چلو میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں اتنا کہنے کے بعد قلب نے ڈریسنگ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بغیر اسے دیکھیں باہر کی طرف قدم بڑھائے جبکہ قندیل نے اس کے دیے گئے کورٹ کو اچھی طرح سے پہن کر قدم اس کے پیچھے بڑھائے جبکہ آنسو ابھی بھی تواتر سے بہہ رہے تھے

گاڑی میں مکمل سکوت چھایا ہوا تھا بس ہر ایک منٹ کے بعد قندیل کی سسکی اس گاڑی میں گونجتی تھی

قلب نے اسے اپنی طرف سے کوئی صفائی نہیں دینا چاہیے تھی اس نے اج تک کسی کو صفائی دی ہی نہیں تھی اور نہ ہی اس کی صفائی دینے کی عادت تھی

قندیل کو ہوش تو تب ایا جب گاڑی ایک جھٹکے سے رکی اس نے دیکھا تو گاڑی اس کے گھر کے سامنے رکی تھی اس نے ایک نگاہِ غلط قلب پر ڈالے بغیر قدم گاڑی سے باہر نکالے اور اپنے گھر کی طرف چل دی

جبکہ قلب نے بھی اسے روکنے کی کوشش نہ کی

اس نے ایک جھٹکے سے اپنے گاڑی پیچھے کی طرف موڑی اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سندس نقاب پوش کی لگائی گئی ضرب کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی

جب اس کے پاس سے ایک گاڑی گزری

گاڑی سے ایک نوجوان نکلا جس نے سندس کو جلدی سے گاڑی کے اندر ڈالتے ہوئے گاڑی ہاسپٹل کی طرف دوڑائی

قندیل جب صبح گھر پہنچی تو اسے گھر پہ کوئی نظر نہ ایا ملازم تو اٹھ بجے کے بعد ہی اتے تھے مگر سندس بھی گھر موجود نہیں تھی تب اسے یاد ایا کہ جب اسے گھسیٹا جا رہا تھا تو اس کی ماں بے ہوش ہو کر وہیں گر گئی تھی

اس کا دل کسی انہونی کے تحت زور سے دھڑکا

اس نے جلدی سے اپنا فون تلاش کرنا چاہا جب اسے ایک دفعہ پھر سے خیال ایا کہ فون تو گاڑی میں رہ گیا تھا اور گاڑی اسی جگہ پہ جہاں اسے اغوا کیا گیا تھا

یہ خیال اتے ہی اس کی انکھوں سے انسو بہنے لگے کہ وہ بالکل بے بس تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ اس کی ماں کہاں ہے اسے کسی نے ہاسپٹل پہنچایا بھی ہے یہ ابھی بھی سڑک پر بے سدھ پڑی ہے

اس نے جلدی سے لین لائن سے اپنی ماں کے نمبر پر فون کیا جو مسلسل بن جا رہا تھا جب اس کی نظر دائیں طرف موجود شیشے پر پڑی تو اس نے اپنی حالت دیکھی پھٹے ہوئے بازو گریبان سے پھٹی ہوئی فراک پہنے وہ لوٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس نے فون وہی پھینکتے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے اور کپڑے بدلنے کے بعد واپس نیچے ائی اور دوبارہ فون کرنے کی کوشش کرنے لگی

ابھی وہ اپنی بے بسی پہ رو ہی رہی تھی جب گھر کا مین دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کی ماں سر پر پٹی لپیٹے کسی کا ہاتھ پکڑتے گھر کے اندر داخل ہو رہی تھی

وہ بھاگ کر اپنی ماں سے لپٹ گئی اور شدت سے رونا شروع ہو گئی جیسے اپنے سارے غم اپنی ماں کا انچل کو پاتے ہی بھلا دینا چاہتی ہو

کچھ دیر بعد جب اس نے اپنے ہوش سنبھالے تو اس سے محسوس ہوا صرف اس کی ماں ہی نہیں اس کے ساتھ بھی کوئی کھڑا تھا

اس نے اپنی ماں کے سینے سے سر اٹھا کر بائیں طرف دیکھا تو حارث احترام سے نظریں جھکائے کھڑا تھا

حارث بھائی اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل بیٹا یہ وہی لڑکا ہے جس نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں ہاسپٹل پہنچایا تھا قندیل کو حیران و پریشان کھڑا دیکھ کر سندس نے اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا جبکہ قندیل نے ان کی بات سننے کے بعد شکر گزار نظروں سے حارث کی طرف دیکھا

حارث بھائی اپ کا بہت شکریہ

ویسے قندیل اپ ان کو پہلے بھی جانتی ہیں اپ کی باتوں سے تو یہی لگ رہا ہے سندس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی مما حارث بھائی میرا کلاس فیلو ہے

اووووو سہی سہی

سندس نے اس کی بات پر خوشی اور حیرانی سے اتفاق کیا

ہے کوئی بات نہیں بھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہن اس میں شکریہ والی کیا بات ہے اپ مجھے بہن بُلاتی ہیں تو بھائی ہونے کا فرض ہی سمجھے جو میں نے ادا کر دیا

حارث پہلے اپنی بے خیالی میں کیے جانے والی بات کو درست کرتا ہے دھیما سا مسکراتے ہوئے جواب دیا

قندیل کیا اپنے بھائی سے ساری باتیں دروازے پر ہی کرنی ہے یہ اندر بھی لے کے جانا اسے محور گفتگو ہوئے دیکھا سندس نے کہا جبکہ ان کا خود کا چہرہ زرد ہو رہا تھا

او سوری بھائی اندر ائیں قندیل نے اپنی شرمندگی کو مٹانے کے لیے سندس کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے حارث سے کہا

نہیں میری پیاری سی بہن اب میں چلتا ہوں یہ توانٹی تھی جنہوں نے صبح صبح ضد کر دی کہ ان کی بیٹی پریشان ہو رہی ہوں گی مجھے گھر واپس جانا ہے تو میں نے پھر زبردستی چارج لے کر انہیں گھر چھوڑنے ایا باقی یہ کچھ دوائیاں ہیں ٹائمنگ اوپر لکھی ہوئی ہے تو اپ نے ٹائم سے لے لی اللہ حافظ

حارث نے بڑے پیار سے اپنا ہاتھ قندیل کے سر پر رکھتے ہوئے جواب دیا اور قدم باہر کی طرف بڑھائے حارث کے جانے کے بعد قندیل نے بھی اپنی ماں کو سہارا دیتے ہوئے ان کے کمرے میں چھوڑتی دوائیاں دے کر اپنے کمرے میں چلی گئی اس نے اپنے دل کا بوجھ بھی تو ہلکا کرنا تھا جو

اج اس پہ اتنا بڑا اخلاسہ ہوا تھا کہ اس کا پروفیسر ہی اس کی عزت کا دشمن بنا ہوا ہے یہ تو خدا کا کوئی کرم تھا جو وہ بچ گئی ورنہ ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اج قندیل تین دن بعد یونیورسٹی ائی تھی جبکہ اس دوران قلب بھی یونیورسٹی نہیں ایا تھا اسے کچھ ضروری کام تھا اس وجہ سے وہ یونیورسٹی نہ آسکا

قندیل جب مسلسل تین دن یونیورسٹی نہ گئی تو سندس نے اس سے پوچھا کہ وہ یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہی مگر قندیل اسے کیا وجہ بتاتی ہے کہ وہ پروفیسر قلب سے بچنے کے لیے یونیورسٹی نہیں جا رہی ماں کے سوالوں سے بچنے کے لیے وہ اج یونیورسٹی اگئی تھی

جب وہ کلاس روم میں داخل ہوئی تو سیدھا اپنے ٹیکس کو جا کے بیٹھی اسے محسوس ہو رہا تھا کہ یونیورسٹی میں ہر شخص اس کو ہی عجیب و غریب نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کو ان کی نظروں سے چڑ ہونے لگی تھی وہ جب بیٹھی تو کچھ ہی دیر میں ماہی اگئی ماہی اس کے ساتھ اکے بیٹھی مگر کچھ بولی نہیں السلام علیکم کیا حال ہے قندیل نے ہی بات کا اغاز کیا وہ سمجھی شاید وہ تین دن یونیورسٹی نہیں ائی اس لیے وہ اس سے ناراض ہو گی

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ تم کیسی ہو دیکھو قندیل تم اس بات کا زیادہ سٹریس نہ لینا مجھے معلوم ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہے مگر پھر بھی تم اس بات کو زیادہ دل پر مت لینا ماہین نے اس سے اپنی طرف سے تسلی دینے کی کوشش کی تھی

اچھا ٹھیک ہے مگر میں کس بات کی پریشانی نہ لوں قندیل نے حیرانی سے اس سے پوچھا وہ اس کی باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی

کیا تم نے اپنی پکچرز نہیں دیکھی ماہی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

کیسی پکچر ماہی تم مجھے کھل کے بتاؤ کہ بات کیا ہے مجھے پریشانی ہو رہی ہے

اب----------

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب پیچھے سے لیزا نے ایک دم زور سے اپنا ہاتھ اس کے ڈیکس کے اوپر مارا اور اسے اپنی طرف متوجہ کروایا یہ دیکھو کیسے اپنا منہ کالا کرنے کے بعد اب منہ اٹھا کر یونیورسٹی آگئی ہے تم کو شرم نہیں اتی قندیل ایسی حرکت کرتے ہوئے لیزا تو اتے قندیل پر چڑھ دوڑی تھی

تم اپنی حد میں رہو لیزا تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو تم اپنی جگہ پہ جاؤ زیادہ

ب****کرنے کی ضرورت نہیں ہے ماہی بھی اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اسے کڑک جواب دیا جب ان دونوں کی بات سننے کے بعد قندیل مزید پریشان ہوئی تھی

اصل بات کیا ہے کوئی مجھے اصل بات بتائے گا اور تم مجھ سے اس لینگویج میں بات نہیں کر سکتے

لیزا قندیل نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا اسے دل ہی دل میں کسی انہونی کا احساس ہو رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہو گا

ذرا سن لو اتنا بڑا کانڈ کرنے کے بعد اب یہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں ہے انہوں نے کیا کیا ہے ہمارے سامنے تو بڑے حجاب لیے ہوئے مومن بننے کی کوشش کرتی ہوں یہ ہے تمہارا سچ لیزا نے اس پہ تنزینہ وار کیا

لیزا تم کہنا کیا چاہتے ہو کھل کے کہہ سکتے ہو تاکہ میں بھی سمجھ سکوں کہ تم بات کس بارے میں کر رہی ہو قندیل کو اس کی باتوں پر غصہ آنے لگا تھا شدید غصہ

میرے سامنے اب تم کو اونچی اواز میں بات کرنے کا حق نہیں ہے قندیل اور یہ رہا وہ کام جو تم نے کیا ہے لیزا نے اپنا موبائل اس کی انکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا

قندیل نے کانپتے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑا اس نے موبائل کو اوپن کر کے دیکھا تو اس میں ایسے تصویریں تھیں جن کو دیکھ کر اس کے 14 طبق روشن ہو گئے ان تصویروں میں کہیں قلب قندیل کے اوپر جھکا ہوا ہے اور قندیل ابتر حالت میں لیٹی ہوئی ہے کہیں وہ اسے باہوں میں اٹھائے چل رہا ہے اور کہیں وہ اس کے گال کو تھپتھپا رہا ہے قندیل کی حالت اور دیکھنے والا کو یہی لگ رہا تھا جیسے وہ ایک دوسرے میں مگن ہے

قندیل کے ہاتھ سے موبائل نیچے زمین پر گر گیا جبکہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھتے ہوئے اپنے سسکیوں اور چیخوں کا گلا گھونٹا تھا جبکہ لیزا اور بھی بہت کچھ بول رہی تھی اور ماہی اس کا جواب بھی دے رہی تھی مگر اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اس نے ایک جھٹکے میں پلٹ کر اپنا

بیگ اٹھایااور کلاس سے باہر کی طرف بھاگتی چلی گئی انسواس کی انکھوں سے تواتر سے بہہ رہے ہوتے ہیں

قندیل کوان تصویروں کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا کیونکہ اس کا موبائل اس گاڑی میں ہی رہ گیا تھااور گاڑی اس وقت گیراج میں تھی ان نقاب پوشوں نے جاتے ہوئے اس کی گاڑی کے چاروں ٹائر پینچر کر دیے تھے

وہ بھاگتے ہوئے سیدھا یونیورسٹی سے باہر نکلی اور رکشے میں بیٹھے ہوئے گھر کی راہ لیں اس کا دماغ مال طور پر معوف ہو چکا تھا سوچنے سمجھنے کہ صلاحیت کھو چکا تھا مگر انسواب بھی اس کی انکھوں سے بہہ رہے تھے

قلب جواج بھی یونیورسٹی نہیں ایا تھا وہ بھی اس واقعہ سے انجان تھا نہیں تو وہ لیزا کو منہ توڑ جواب دیتا مگر قلب کی غیر موجودگی میں ماہی نے قندیل کا مکمل ساتھ دیا تھا بجکہ حارث بھی قلب کے ساتھ ہی اس ضروری کام میں مصروف تھا

وہ جب گھر پہنچی تو سندس نے اسے بڑی حیرانی سے دیکھا جسے پوچھنا چاہتی ہو کہ اج اتنی جلدی یونیورسٹی سے واپس انے کی وجہ جب کہ وہ ان کی نظروں کو نظر انداز کرتی ہوئی سیدھا اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر زور و شور سے رونے لگی جب کہ سندس جو موبائل فون یوز نہیں کرتی اگر اسے فون کرنا ہوتا تھا تو لینڈ لائن ہی استعمال کرتی تھی اسے بھی ان تمام تصاویر کے بارے میں کوئی نہ علم تھی

کافی دیر رونے کے بعد جب اس ہوش ایا تو سب سے پہلا خیال اس کے دماغ میں یہی ایا کہ جس یونیورسٹی میں وہ بڑھتی ہے وہ کوئی چھوٹی یونیورسٹی نہیں ہے اور اس یونیورسٹی کا پروفیسر اگر کوئی ایسی حرکت کرتا ہے تو وہ فوری میڈیا میں اگی طرح پھیلے گی یہ خیال اس کے دماغ میں اتے ہی اس کی روح فنا ہونے لگی اس نے جلدی سے اٹھ کر قبرڈ سے اپنا موبائل نکالا جو اج ہی علی اس کے ڈرائیور کا بیٹا اسے صبح صبح دے کے گیا تھا

اس نے جب فون واپس سے ان کیا تو ہزاروں کی تعداد میں میسج اس کے فون پر انا شروع ہو گئے جب اس نے سوشل میڈیا ایپ ان کیا تو ہر طرف ان کی ہی خبر اگ کی طرح پھیلی ہوئی تھی یہ دیکھتے ہی موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ نیچے بیٹھی چلی گئی

وہ ساکت بیٹھی تھی اب اس کی انکھ سے ایک انسو بھی نہیں گرا تھا جیسے وہ مکمل طور پر بے حس ہو چکی ہو

اس نے کانپتے ہاتھوں سے قلب کا نمبر ملایا

رنگ جا رہی تھی مگر اگے سے کوئی رسپانس نہیں کیا جا رہا تھا

اس نے دوسری دفعہ فون ملایا کچھ دیر بعد دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا

ہیلو قلب حیدر سپیکنگ.....

قلب جس نے اس کلب میں سے وہ فنگر پرنٹ لیے تھے انہیں اس لوکر میں سے ایک پین ڈرائیو ملی تھی جس کو پاسورڈ لگا ہوا تھا اٹھ الفاظ پر مشتمل وہ پاسورڈ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا قلب نے

اسے بڑی دفعہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ پاسوڈ نہیں کھل رہا تھا وہ لوکر تب سے ہی لوک تھا جب پرانے والا پرنسپل موجود تھا تو قلب کو لگتا تھا ہو سکتا ہے اس پین ڈرائیو میں پرانے والے پرنسپل کی طرف سے کوئی انفارمیشن موجود ہو اس لیے وہ اتنی کوشش کر رہے تھے

اس لوکر کو کھولنے میں ان کے تین دن گزر چکے تھے اور چوتھے دن وہ کوشش کر رہا تھا جب اسے قندیل کا فون ایا قلب نے فون اٹھاتے کان سے لگایا اور اپنا تعارف کروایا جب اسے قندیل کی اگے سے سسکتی ہوئی اواز سنائی دی

اج تو تم بہت خوش ہو گے نا مجھے برباد کر کے

کیوں پروفیسر قلب میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا

کیونکہ تم جو کرنا چاہتے تھے اس میں کامیاب ہو گئے ختم کر دیا تم نے قندیل کو تو اب جو تم کرنا چاہتے ہو کر لو اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے مجھے اگواہ کیا تھا نا

تب کچھ کر نہ سکے تو تم نے یہ راستہ اپنایا تو سن لو اج قندیل مر گئی ہے اب اس کی مردہ جسم پہ تم نے جو اپنی حواست پوری کرنی ہے اجاؤ کر لو کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے بعد میں زندہ نہ رہوں

اتنا کہنے کے بعد قندیل نے فون رکھ دیا اور چیخے مار مار کے رونا شروع ہو گئی وہ جو اپنے باپ کے مرنے پہ اتنا روئی تھی اج خود کی بربادی پر اس سے دوگنا رو رہی تھی

یہ خیال اسے ہر سسکی کے ساتھ اتا اگر اس کا باپ زندہ ہوتا تو ہو سکتا تھا وہ یوں برباد نہ ہوتی

کچھ دیر رونے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوئی اس کے انداز سے جنون جھلک رہا تھا جیسے وہ سب کچھ تباہ کر دے گی اس نے قدم بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر موجود فروٹ والی ٹوکری کی طرف بڑھائے جس میں ایک تیز دھار چھری موجود تھی اس نے وہ چھری اٹھاتے ایک نظر خود کو اور ایک نظر دروازے کو دیکھا جہاں پہ سندس دروازہ پیٹ پیٹ کر اسے باہر نکلنے کا کہہ رہی تھی اس نے پلٹ کر اپنی کلائی کی طرف دیکھا اور چھری کلائی پر رکھتے خود میں موجود مکمل زور سے چھری اپنی کلائی پہ پھیر دی خوب دھاری کی صورت میں اس کے بازو سے پھوٹتا نیچے کالین میں جذب ہونے لگا کچھ دیر وہ اپنے بہتے خون کو دیکھتی رہی پھر انکھوں میں غنودگی چھانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوتی اسی کالین پر گر گئی

جبکہ قلب جو اپنا کام کر رہا تھا کال اٹھانے کے بعد قندیل کی گئی تیزاب سے لپٹی باتوں کو سنتے غصے سے اس کی شریانے پھول گئی تھی ابھی وہ کچھ کہتا ہے اس سے پہلے ہی قندیل نے اپنی بات مکمل کرتے فون کاٹ دیا جبکہ وہ اس کی اخری بات سنتا جس میں قندیل نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے وہ زندہ نہ رہے اپنا تمام کام چھوڑتا ایک جھٹکے میں وہاں سے اٹھا اور باہر کی طرف دوڑ لگائی جبکہ اس کے ساتھ بیٹھا حارث بھی اس کے پیچھے دوڑا وہ اس کا پریشان اور غصے سے بھرا چہرہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا رش ڈرائیو کرنے کے بعد جب وہ قندیل کے گھر کے سامنے پہنچا تو گارڈ نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ گارڈ کو پیچھے کی طرف دھکا دیتا اندر کی طرف بڑھا جب اسے اوپر والے فلور سے کسی کے زور سے دروازہ کھٹکانے کی اواز ائی وہ سیڑھیاں چڑھتا اس کے پیچھے گیا جب سندس کو

قندیل کے کمرے کا دروازہ زور و شور سے پیٹتے دیکھا اس نے جاتے ہی سندس کو پیچھے کرتے ایک زوردار لات دروازے پہ ماری جس کی وجہ سے دروازے کی کونڈی ٹوٹ گی اور دروازہ کھل گیا

جب اس کی نظر سامنے پڑی تو اسے ایک دفعہ پھر وہ منظر یاد آیا جب اس نے یوں ہی اپنے باپ کو پنکھے لٹکا دیکھا تھا اور آج اپنے دل عزیز کو یوں فرش پر بے ہوشی کی حالت میں دیکھا گہرے کٹ کی وجہ سے تیزی سے نکلتے خون نے اب سفید کالین کو مکمل طور پر سرخ کر دیا تھا

وہ تیزی سے قندیل کی طرف بڑھا اور اس کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا قلب کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ ویسا غم دوبارہ برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا جیسا اس نے اپنے باپ کے مرنے پر برداشت کیا تھا

اس کی انکھیں سرخ ہو چکی تھی اور انسو انکھوں میں بھر آئے تھے وہ نہیں جانتا تھا کہ قندیل نے ایسی باتیں کیوں کی مگر وہ قندیل کو اس حال میں نہیں دیکھ پا رہا تھا

اس کے پیچھے اتے حارث نے قلب کو یوں ساکت بیٹھے دیکھ کر قلب کو پیچھے کر کے جلدی سے قندیل کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف دوڑ لگائی جبکہ اس کے پیچھے بیٹھا قلب ساکت تھا وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا قندیل میں تو اب اس کی جان بستی تھی قندیل کو کچھ ہو جانے کا خیال ہی اس کے لیے سحانے روح تھا

جب کہ سندس حیران سی ان دو افراد کو دیکھ رہی تھی جنہوں نے اتے ہی ہلچل مچا دی تھی حارث تو قندیل کو لے کر نکل چکا تھا جبکہ قلب ابھی بھی وہیں بیٹھا تھا سندس نے اپنے قدم قلب کی طرف

بڑھائے سندس نے اپنا دائنہ ہاتھ قلب کے کندھے پر رکھا وہ جو گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ساکت نظروں سے اوپر کی طرف دیکھا تو اسے ایک معتبر سی عورت نظر آئی اسے یہ جاننے میں دیر نہیں لگی کہ یہ سندس کی ماں ہے اپنے کندھے سے سندس کا ہاتھ پکڑتے اس ہاتھ پر اپنا ماتھا ٹکایا

ماں جی میں نے قندیل کے ساتھ کچھ نہیں کیا اس کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے وہ کہتی ہے کہ میں ہوس پرست ہوں اسے میری محبت ہوس لگتی ہے میں ایسا نہیں ہوں

اتنا کہنے کے بعد قلب کی انکھوں سے دو انسو ٹوٹ کر گرے تھے شاید وہ ہوش و حواس میں نہیں تھا جو یوں اپنے دل کا راز سب پہ افشا کر رہا تھا جبکہ سندس اس کی بات سننے کے بعد ساکت سی ہو گئی تھی اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ لڑکا کون ہے مگر پھر بھی اس کے دل نے اس کی محبت کی صداقت پر ایمان لایا تھا

اس نے اپنا کانپتا ہاتھ قلب کے سر پر رکھا اور کمپنی اواز میں کہا

تم پریشان نہ ہو بیٹا قندیل کو کچھ نہیں ہو گا

چلے ہم بھی ان کے پیچھے ہاسپٹل چلتے ہیں قلب نے سندس سے کہا شاید وہ اپنے ہوش و حواس میں واپس اگیا تھا قلب نے قدم باہر کی طرف بڑھائے جبکہ سندس بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی

قلب اور سندس جب ہاسپٹل پہنچے تو حارث کو پہلے ہی ایمرجنسی روم کے سامنے چکر کاٹتے ہوئے دیکھا

قلب نے اپنے قدموں میں تیزی لاتے ہوئے حارث کی طرف بڑھا اور پوچھنے لگا

کیسی ہے قندیل.....

پتہ نہیں ابھی تک ڈاکٹر روم سے باہر نہیں ائے ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب ڈاکٹر ایمرجنسی روم سے باہر نکلا قلب ڈاکٹر کو دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھا

ڈاکٹر کیسی ہے قندیل اس نے گھبرائی ہوئی اواز میں پوچھا جبکہ ڈاکٹر اس کو دیکھتے ہوئے پیچھے کھڑی عورت کو دیکھنے لگا آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں ڈکٹر کے سوال پر قلب کچھ دیر تک بالکل خاموش رہ گیا اور سوچنے لگا وہ قندیل کا کیا لگتا ہے کچھ بھی تو نہیں

میں قندیل کی ماں ہوں سندس نے اگے بڑھتے ہوئے ڈاکٹر کو اپنا تعارف کروایا جب کہ قلب ابھی بھی خاموش کھڑا تھا اپ افس میں آئے اپ سے بات کرنی ہے

ڈاکٹر اتنا کہنے کے بعد اپنے کیبن کی طرف چلا گیا جبکہ سندس اس کے پیچھے تھی ڈاکٹر کے بیٹھنے کے بعد سندس ابھی بیٹھی ہی تھی جب قلب کیبن میں داخل ہوا اور سندس کے ساتھ رکھی کرسی پر براجمان ہو گیا

ہاں تو ڈاکٹر اپ نے ایسی کیا بات کرنی ہے جو اپ کو ہمیں کیبن میں بولانا پڑا

سندس اور ڈاکٹر اسے ہونکوں کی طرح دیکھ رہے تھے جب اس نے بڑی فرصت سے اپنی بات کا اغاز کیا

سر آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں میں ایسے ان کی انفارمیشن کسی کو بھی نہیں دے سکتا

میرا اور قندیل کا بہت گہرا رشتہ ہے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم وہ بولو جس کے لیے تم ہو کیا ہوا ہے قندیل کو

قلب نے ڈاکٹر کو ڈپٹتے ہوئے کہا

ڈاکٹر قلب کی بات سننے کے بعد دوبارہ سندس کی طرف متوجہ ہوا

ماں جی میں اپ سے جو جو پوچھ رہا ہوں ویسا ویسا بتاتے جایئے گا کیا پیشنٹ کا پہلے کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد قلب نے بھی اپنی دائیں طرف سندس کو دیکھا

ڈاکٹر کو بات سننے کے بعد اس کو وہ واقعہ یاد ایا جب قندیل 12 سال کی تھی اور ان کی گاڑی پر حملہ ہوا تھا نس میں کبیر شاہ اور سندس کو تو کم مگر قندیل کو بہت چوٹیں ائی تھی اس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہی تو اس کی بچی کو اتنا درد ملا تھا یہ بات سوچتے ہی اس کی انکھیں بھر ائی

اس نے ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے بے خیالی میں سر ہاں میں ہلایا کا ہوا تھا

کب ہوا تھا ایکسیڈنٹ.....

ڈاکٹر کی طرف سے ایک اور سوال پوچھا گیا

جب قندیل 12 سال کی تھی

کیا اس ایکسیڈنٹ کے بعد انہیں کوئی صدمہ ملا تھا

ہاں اس ایکسیڈنٹ کے تین مہینے بعد اس کا بابا یہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا تھا یہ بات کرتے ہوئے اس کی انکھوں سے انسو جھلک پڑے

سندس کی بات سننے کے بعد قلب نے حیرانی سے مڑ کر سندس کی طرف سے دیکھا

آپ سیدھی طرح کیوں نہیں بتا رہے کہ قندیل کو کیا ہوا سوال پہ سوال کیے جا رہے ہیں

قلب نے ایک دم دہاڑتے ہوئے ڈاکٹر سے کہا

کیونکہ مسٹر پیشنٹ کو میجر بریک ڈاؤن ہوا ہے

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد قلب اور سندس اپنی جگہ پہ ساکت ہو گئے سندس کے دماغ میں سب سے پہلے یہی خیال ایا کہ ایسا کیا ہو گیا ہے جو قندیل نے اتنی زیادہ ٹینشن لے لی کہ اسے میجر بریک ڈاؤن ہو گیا جبکہ قلب کے کانوں میں ابھی ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا

جو کرنا ہے اکے کرلو کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے بعد میں زندہ نہ رہوں.....

قندیل کی طرف سے بولا گیا یہ زہریلا جملہ اس کے کانوں میں بعض گشت کر رہا تھا

کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے سوسائڈ کیوں کیا ایسی کون سی وجہ تھی جو انہوں نے ایسا قدم اٹھایا

ڈاکٹر نے ایک اور سوال کیا تو قلب اور سندس دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے

دونوں نے نا میں سر ہلایا کیونکہ وہ حقیقت ناواقف تھے کہ قندیل نے اتنا بڑا قدم کیوں اٹھایا

ان کا اشارہ سمجھنے کے بعد ڈاکٹر نے اپنی نظریں جھکالی جیسے وہ کچھ بولنا تو چاہتا ہو مگر کہہ نہ پا رہا ہو

ڈاکٹر اپ کچھ کہنا چاہتے ہیں قلب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ ایک سکرٹ ایجنٹ تھا اسے لوگوں کے لہجے اور چہرے پڑنا بہت اچھے طریقے سے اتے تھے

دیکھیں مجھے لگتا ہے ان کی وائرل ہوئی پکچر کی وجہ سے انہوں نے ایسا قدم اٹھایا ہے ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد سندس اور قلب دونوں حیران ہوئے کون سی پکچر کیسی پکچر قلب کے منہ سے بے ساختہ نکلا ہے

یہ پکچر اج سے تین دن پہلے سے سوشل میڈیا پر بہت وائرل ہو رہی ہیں یہ دیکھیں اپ

ڈاکٹر نے اپنا موبائل نکالتے ان کے سامنے لہرایا جس میں قندیل کے اوپر قلب جھکا ہوا ہے

قلب نے ایک جھٹکے میں اس کے ہاتھ سے فون کھینچا اور تصویریں دیکھنے لگا وہ تصویریں ویسی نہیں تھی جیسے سچویشن تھی ان تصویروں کو ایڈٹ کیا گیا تھا بہت ہی مہارت سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ایک دوسرے میں گم ہو قلب کو یہ دیکھتے شدید غصہ ایا

ڈاکٹر نے قلب کو غصے میں دیکھتے ہی اس کے ہاتھ سے اپنا موبائل لے لیا کہیں وہ اس کا فون ہی غصے میں نہ توڑ دے جب سندس نے ڈاکٹر کے ہاتھ سے موبائل پکڑا اور تصویریں دیکھنے لگی جیسے جیسے وہ تصویریں دیکھ رہی تھی ویسے ویسے اس کی انکھیں کھلتی گئی اور رونگٹے کھڑے ہونے لگے

اللہ .....

سندس کے منہ سے یہ الفاظ بے ساختہ نکلا

اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر ٹیبل پر گرا

قندیل کو ہوش کب تک ائے گی سوال قلب کی طرف سے کیا گیا تھا

پیشنٹ بالکل ٹھیک ہے زیادہ گہرا کٹ نہیں تھا ایک دو گھنٹے تک انہیں ہوش اجائے گی

قلب نے اس کی بات سننے کے بعد بغیر کچھ کہے ایک جھٹکے سے اٹھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے جبکہ سندس ابھی وہیں بیٹھے اپنے انسو بہا رہی تھی

وہ باہر نکلا تو حارث اسی کا ہی منتظر تھا اس سے اپنی طرف تو دیکھ سوال کیا

کیا کہا ڈاکٹر نے حارث نے گھبرائے دل کے ساتھ کہا کیو کہ وہ قندیل کا بہت سارا بہتا ہوا خون دیکھ چکا تھا

فون کہاں ہے تمہارا قلب نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا

یہ رہا حارث نے اپنی پاکٹ میں سے فون نکال کر قلب کو پکڑایا

ک

قلب نے سوشل میڈیا ایپ اوپن کرتے ہوئے وہ تصویر حارث کی طرف بڑھائی یہ وجہ ہے جس کی وجہ سے اس پاگل لڑکی نے سوسائڈ کرنے کی کوشش کی

یہ کیا ہے قلب حارث نے حیرانگی سے قلب سے پوچھا

سے جو

تصویریں ہیں قلب نے بیزاریت سے اس کے فضول سوال کا جواب دیا

وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے پر یہ کب کی ہے

یہ چار دن پہلے جب میں کلب گیا تھا تو قندیل کو بے ہوشی کی حالت میں وہاں ایک کمرے میں دیکھا تو میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر قندیل کو ہوش نہ آیا تو میں انہیں اپنی باہوں میں اٹھاتے اپنے گھر لے آیا اور صبح اس کے گھر ڈراپ کر دیا یہ اسے دوران لے گئی تصویریں ہیں

ان کو ایڈٹ کیا گیا ہے

حارث نے دوبارہ تصویروں کو دیکھا سچ میں ان تصویروں کو کچھ اور ہی رنگ دیا گیا تھا

مگر وہ وہاں پہنچی کیسے حارث نے ایک اور سوال کیا

جبکہ اس کے سوال پر قلب نے اسے غصہ بھری نظروں سے دیکھا تو حارث وہی چپ کر گیا

مجھے دو گھنٹے کے اندر تمام انفارمیشن چاہیے کہ یہ کس انسان نے سوشل میڈیا پر اپلوڈ کی

قلب نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کے بعد سننے کے بعد حارث نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنی قدم ہاسپٹل کے باہر کی طرف بڑھائے کیونکہ وہ اپنے سیکرٹ روم میں جا کر ہی تمام انفارمیشن حاصل کر سکتا تھا

ابھی وہ حارث کو جاتا دیکھ رہا تھا جب کسی نے اس کے بازو کو پیچھے کی طرف کھینچتے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا

قلب نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے گال پر رکھتے ہوئے نظریں اٹھا کر دیکھا تو سندس انسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

کیوں کیا تم نے میری بیٹی کے ساتھ ایسا پچھلے تین دن سے وہ شدید بخار میں تپ رہی تھی سو دفعہ پوچھنے کے باوجود اس نے مجھے صرف اتنا ہی بتایا کہ ابہوں کسی اور لڑکی کو اٹھانا تھا اور غلطی سے وہ اسے اٹھا لے گئے تھے اور صبح وقت رہتے ہی اسے گھر پہنچا دیا حقیقت کیا ہے اس نے مجھے نہیں بتایا

تم نے اسے اغوا کروایا تھا شکل وصورت سے تو کسی شریف گھرانے کے لگتے ہو مگر تم اندر سے کیا ہو

وہ میں اب سمجھی سے سندس نے انسو پہنچتے ہوئے قلب سے کہا

ماں جی میں نے کچھ نہیں کیا قندیل کو آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے قلب نے احترام سے مگر سرد لہجے میں کہا

قلب کا سرد لہجہ محسوس کرتے ہوئے سندس بالکل خاموش ہو گئی

قلب کی بات سننے کے بعد اس نے اپنے قدم قندیل کے کمرے کی طرف بڑھائے

جبکہ قلب کو بھی اپنی غلطی محسوس ہو رہی تھی اس لیے وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہوا

کیا میں اپنی بیٹی کے ساتھ کچھ دیر اکیلا رہ بھی نہیں سکتی سندس نے پیچھے مڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا کیونکہ وہ شکل وصورت سے جتنا بھی معصوم لگتا ہو ان تصویروں میں وہ بالکل نہیں لگ رہا تھا اور اسے اپنی بیٹی سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا

ان کی غصہ بھری اواز سننے کے بعد قلب کچھ شرمندہ ہوتے ہوئے پیچھے رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا

جبکہ سندس اس کو بیٹھا دیکھتے ہوئے قندیل کے کمرے میں داخل ہو گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل میری بچی کیسی ہو تم سندس کو اس کے پاس بیٹھے ہوئے ادھے گھنٹے سے اوپر گزر گیا تھا جب قندیل ہوش میں انا شروع ہوئی

کیوں کیا تم نے قندیل اپنے ساتھ ایسا تمہیں یہ پتہ نہیں کہ میں صرف تمہارے اسرے زندہ ہوں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کہاں جاتی سندس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے روتے ہوئے کہا جب کہ اپنی ماں کو یوں روتا دیکھ قندیل کو بہت زیادہ شرمندگی نے ان گھیرا وہ اتنی سیلفش ہو گئی تھی کہ اس نے صرف اپنے بارے میں سوچا یہ سوچا ہے نہیں کہ اس کے بعد اس کی ماں کا کیا ہو گا

امی اپ پلیز نہ روئیں قندیل نہیں ان کو روتا تڑپ کر کہا

تو اگر روتا نہیں دیکھ سکتی تو کیوں کیا ایسا

اس کی بات سننے کے بعد سندس نے دکھ سے کہا

مجھے برباد کر دیا اس شخص نے میں تو اسے جانتی بھی نہیں اس کی وجہ سے اب میں کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہی

نہیں میری بچی ایسا نہیں کہتے سندس نے اس کی بات سننے کے بعد تڑپ کر کہا وہ اپنی بچی کو کیسے اس حال میں دیکھتی جس نے اس کے باپ کے سائے کو اس کے سر سے دور جانے کے بعد ماں باپ دونوں کا پیار دیا تھا

امی کیسے نہ کہوں میں ایسا باپ کے جانے کے بعد جو میں نہیں مری تھی اس واقعے نے مجھے مار دیا ہے ختم ہو گئی ہے قندیل کو میں جب یونیورسٹی میں گئی تو وہ لڑکی جس کی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ میرے سامنے مجھے کچھ کہہ جائے اس نے میرے اوپر انگلی اٹھائی میرے حجاب پر انگلی اٹھائی کہتی کہ میں بڑی مومن بنتی ہوں اور یہ میرے کالے کارنامے ہیں جو اج سب کے سامنے ائے ہیں امی مجھے برباد کر دی ہے اس انسان نے میں زندہ نہیں رہنا چاہتی کیوں اپ لوگوں نے مجھے بچایا وہ تڑپ تڑپ کر اپنی ماں کو اپنے دکھڑے سنا رہی تھی

جبکہ سندس جو کمرے میں داخل ہوئے پیچھے سے دروازہ بند کرنا بھول گئی تھی باہر بیٹھے قلب نے اس کا ایک ایک حرف سنا تھا اور اپنے دل پر لکھا تھا جبکہ وہ اس لڑکی کے ذکر پر حیران ہوا تھا کہ کون ہے وہ جس نے اس کی دل عزیز کو اتنے تلخ الفاظ بولے تھے وہ اس کو سبق سکھانے کا پورا ارادہ کر چکا تھا

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے قدم اپنے گھر کی طرف بڑھائے

ایسی سوچ جس نے قندیل کی دنیا ہلا کے رکھ دینی تھی

جب وہ گھر پہنچا تو نماز مغرب کا ٹائم ہو چکا تھا

وہ گھر میں جب داخل ہوا تو سیدھا چلتا ہوا اپنی ماں کے کمرے میں گیا

اس نے ہلکے ہاتھ سے دروازہ کھولا تو سامنے ہی اس کی نظر پڑی جہاں اس کی ماں نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے نماز پڑھتے تسبیح کر رہے تھی

وہ چلتا ہوا اپنی ماں کے پاس گھٹنوں کے بل کالین پر بیٹھا

امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بڑی اہستہ اواز میں ان کو پکارا وہ جو انکھیں بند کیے خدا کی عبادت میں مصروف تھی مگر اس کے انے کو محسوس کر چکی تھی انکھیں کھولتی اس کی طرف دیکھا

نیلم بیگم نے ہاتھ بڑھا کر قلب کا سر اپنی گود میں رکھا

قلب سر ان کی گود میں رکھتے ٹانگے لمبی کر تا لیٹ گیا

کچھ دیر بعد نیلم بیگم نے دعا کرتے اس پر پھونک ماری

اپنے چہرے پر نرم گرم ہوا محسوس کرتے قلب نے آنکھیں کھولی

نیلم بیگم نے جب اس کی طرف دیکھا تو قلب کی آنکھیں شدتِ ضبط سے سرخ انار ی ہو چکی تھی

قلب کیا ہوا میرے بچے کوئی بات ہے جو تم کو پریشان کر رہی ہے

نیلم نے ماں کی ممتا سے لبریز میں استفسار کیا

امی وہ مجھے ہوس پرست کہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی وہ کہتی ہے میں اس سے اپنی ہوس پوری کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی اسے میری محبت پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی وہ کہتی ہے کہ میں نے اسے زمانے میں رسوہ کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی وہ میرا قلب شاہ کا جنون ہے میری محبت ہے میں اسے کیسے رسوہ کر سکتا ہوں

امی آج اس نے اپنی نہیں میری جا۔۔۔۔۔۔۔۔ جان لینے کی کوشش کی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخری بات کرتے ہوئے قلب کے آنسو نے اسے دغادے دی اور دو آنسو اس کی انکھوں سے کرے

جب کہ اپنے بیٹے کو یوں تڑپتا دیکھ کر نیلم کے دل کو کچھ ہوا تھا ان کے دل میں یہ شدت سے خیال ایا کہ وہ لڑکی کتنی خوش نصیب ہو گی جس کے لیے ان کا بیٹے رو رہا ہے جو اپنے باپ کے جانے کے بعد ایک سرد مہر خول میں چھپ کر رہ گیا تھا اس کی وجہ سے اج اس کی انکھوں میں انسو آیا ئے ہے

جبکہ قلب کی پوری بات سمجھنے کے بعد وہ ایک دم سے بولی

قلب کیا ہوا ہے اور تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے کہ اس نے اپنی نہیں تمہاری جان لینے کی کوشش کی کیا کیا ہے اس نے مجھے ساری بات بتاؤں

جبکہ ان کی بات سننے کی بات سننے کے بعد قلب ان کی گود سے سر اٹھاتے سیدھا بیٹھتے ہوئے سرد نظروں سے نیلم بیگم کو دیکھا

ان کی بات سننے کے بعد قلب نے ان کو اپنی اس سے ملاقات سے لے کر اس کلب میں ہوئے حادثے اور اج قندیل کی گئی بے وقوفی کے بارے میں بتایا

قلب کی بات سننے کے بعد نیلم حیران و پریشان اس کی طرف دیکھا اور پھر سوال کیا

بیٹا اگر تم کہو تو میں اس کے والدین سے اس کا ہاتھ مانگ لوں

جبکہ اس کے بعد سن کے بعد قلب استہسائیہ مسکرایا

امی اپ کو پتہ ہے وہ کس کی بیٹی ہے خیر اپ کو کیسے پتہ ہو گا میں ہی بتاتا ہوں اس کے لہجے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ خود کا ہی مذاق بنا رہا ہو

وہ اس انسان کی بیٹی ہے جس کا قتل اپ کے شوہر کے سر پر الزام کی صورت لگایا گیا ہے وہ کبھی کبیر شاہ کی بیٹی ہے اور ویسے بھی یہ جو حادثہ ہو چکا ہے اس کے بعد وہ کبھی مر کے بھی میرے پاس نہیں ائے گی

اسے لگتا ہے کہ میں اس کے جسم کا بھوکا ہوں اسے لگتا ہے کہ میں ہوس پرست ہوں مگر اسے انا تو میرے پاس ہی پڑے گا کیونکہ ان تصاویروں کے بعد یہ زمانہ اسے جینے نہ دے گا اور میں اسے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اسی لیے میں ایک دو تین کے اندر ہی اس سے نکاح کر کے یہاں لے کر اؤں گا

اپ کہیں نہیں جائیں گی میں نہیں چاہتا کہ وہ اس صدمے میں اپ سے بد تمیزی کرے وہ سلجھی ہوئی لڑکی ہے مگر جیسا اسے شاک ملا ہے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے

اپ بس دعا کرنا کہ وہ اپنی نادانی میں کچھ بہت برا نہ کرتے اتنا کہنے کے بعد قلب ان کے پاس اٹھتا باہر کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے جب اسے پیچھے سے نیلم کی اواز ائی

بیٹا جو بھی کرنا سوچ سمجھ کے کرنا عورت بہت نازک اور بہت نادان ہوتی ہے اسے اپنی سختی اور غصے سے توڑ نہیں دینا ان کی بات سننے کے بعد وہ سر ہلاتا باہر کو چلا گیا

جبکہ پیچھے نیلم اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے دعا کرنے لگی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قلب جب اپنے روم میں پہنچا تو اس نے سب سے پہلے شاور لیا تاکہ وہ پر سکون ہو سکے وہ شاور لے کے باہر نکلا تو اسے اپنا فون بجتا سنائی دیا اس نے اپنے قدم فون کی طرف بڑھائے تو حارث کو لنگ لکھا دیکھ کر فون اٹھاتے کان سے لگایا جب اسے دوسری طرف سے حارث کی اواز ائی

قلب مجھے تمام انفارمیشن مل گئی ہے کہ یہ تصویریں کس نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی ہے پر شاید تم کو یہ سن کے اچھا نہ لگے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ہم مل کر بات کرتے ہیں

ہمممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سننے کے بعد قلب نے ہنگارا بھرتے کال کٹ گئی

قندیل تم نے اچھا نہیں کیا بغیر سچائی جانے مجھ پہ الزام لگا کر اور میری امانت جو تم تمہارے پاس ہی موجود ہو خود کو نقصان پہنچا کر ایک ایک چیز کا حساب لوں گا ایک ایک چیز کا

قندیل کو اپنے خیالوں میں ہی مخاطب کرتے ہوئے قلب نے سرسراتی اواز میں کہا

تیار ہونے کے بعد وہ حارث سے ملنے کے لیے سیکرٹ روم کے لیے نکلا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس وقت ماہین حارث اور قلب تینوں سگرٹ روم میں موجود تھے جبکہ حارث اپنی لائی گئی انفارمیشن قلب اور ماہین کو بتا رہا تھا

کیا تمہیں یقین ہے یہ سب کام اس نے ہی کیا ہے قلب نے ایک دفعہ اور حارث سے استفسار کیا

ہاں مجھے یقین ہے اس بات کا کہ میری انفارمیشن غلط نہیں حارث نے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اور میں نے خود کلب کے سی سی ٹی وی فٹیج دیکھی ہیں قندیل کو جو لوگ لے کے ائے تھے انہوں نے چہرے پر نقاب اوڑھ رکھا تھا جبکہ جس نے قندیل کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا مطلب ہے جس کے ارڈر پر قندیل کو لایا گیا تھا

)حارث نے قلب کی غصے بھری نظر اپنی طرف دیکھتے ہوئے بات کو بدلہ(

اس نے بھی اپنا چہرہ رومال سے ڈھک رکھا تھا مگر جس انسان نے یہ تصویریں لی وہ کیمرے میں کیپچر ہو گیا کیونکہ نہ تو اس نے نقاب اوڑھ رکھا تھا اور نہ ہی اس نے رمال پہن رکھا تھا

واس کی بات سننے کے بعد ماہین کے جسم سے غصے کی لہر گزری کیونکہ وہ اس انسان سے پہلے ہی شدید نفرت کرتی تھی اور اب ایک اور موقع مل گیا تھا اسے اپنے نفرت بڑھانے کا

تو کیا ہم اب اسے جا کے پکڑ لیں ماہیں نے بات کا اغاز کیا

نہیں ابھی نہیں یہ انسان جس نے یہ تصویریں لیک کی ہیں اس کا کوئی نہ کوئی تو مقصد ہو گا بلا وجہ تو کوئی اپنی نفرت یوں کسی سے نکالتا نہیں اس کے پیچھے کی وجہ ہو گی نا وہ وہ وجہ معلوم کرو کلک نے ماہین کو دیکھتے ہوئے کہا اور یہ کام ماہین تم کرو گی

یس سر نو پرابلم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر اور اس معاملے پہ بات کرنے کے بعد وہ تینوں سیکرٹ روم سے نکلتے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کو گھر واپس آئے تین دن گزر چکے تھے

وہ اب کافی حد تک سنبھل گئی تھی پر اس نے یونی جانا شروع نہیں کیا تھا

سندس نے اسے بہت سمجھایا تھا کہ وہ اس واقع کی وجہ سے اپنا فیوچر خلاب نہ کرے مگر

اس کا کہنا تھا کہ اب وہ یونی نہیں جایا کرے گی وہ کس منہ سے لوگوں سے ملا کرے گی کس منہ سے بات کیا کرے گی وہ کیسی طور سندس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھی

جبکہ قلب اور حارث تین دن سے نہ جانا کہ تھے اور ماہین کو قلب نے جو کام دیا تھا وہ اس کو پورا کرنے میں لگی ہوئی تھی

سندس ابھی قندیل کو بخار کی دوائی دے کے ائی تھی کیونکہ قندیل کو اج بہت تیز بخار تھا

جب سندس اپنے کمرے میں واپس ائی تو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا فون زور و شور سے بج رہا تھا جب اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو انون نمبر تھا اس نے پہلے سوچا کہ وہ فون نہیں اٹھاتی مگر پھر کال اٹینڈ کرتے اپنے کان سے لگایا جب اسے دوسری طرف سے قلب کی اواز ائی

سید قلب حیدر شاہ سپیکنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کی اواز سننے کے بعد سندس کو کچھ عجیب لگا وہ اسے کیوں فون کر رہا تھا سب سے پہلے اس کے دماغ میں یہی خیال ایا اسے پتہ نہیں کیوں لگتا تھا کہ قلب کو قندیل جیسا کہ رہی وہ ویسا نہیں ہے اس دن قندیل کے لیے قلب کی تڑپ دیکھ کر اسے اس کے جذبات میں سچائی معلوم ہو رہی تھی

جی میں سندس بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

جی انٹی میں قندیل کا پروفیسر بات کر رہا ہوں کیا اپ مجھ سے مل سکتی ہے مجھے اپ سے اور کچھ ضروری بات بتانی ہے قلب سیدھا مدے کی بات پر ایا

بیٹا وہ تو ٹھیک ہے پر مجھے نہیں لگتا کہ قندیل میرا اپ سے ملنا پسند کرے گی سندس نے اپنے پریشانی بتائی

اپ بس چند گھنٹوں کے لیے اجائیں اسے چاہے نہ بتائیں پلیز انٹی بہت ضروری بات ہے

ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کی بات سننے کے بعد سندس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

انٹی کل دوپہر تین بجے اپ میرے سینڈ کیے گئے ایڈریس پر پہنچ جایئے گا میں اپ کو وہیں ملوں گا ہماری ملاقات زیادہ لمبی نہیں ہو گی بس کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں

قلب نے ان کی پریشانی کو مزید اسان کرنا چاہا

ٹھیک ہے اپ مجھے لوکیشن سینڈ کر دیجئے گا اتنا کہنے کے بعد سندس نے کال کٹ کر دی اور سوچنے لگی ایسی کون سی ضروری بات ہے جو فون پر نہیں ہو سکتی تھی

مما اپ کہاں گئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل جو ڈنر تیار کر رہی تھی سندس کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ پوچھا

بیٹا میں کچھ ضروری کام تھا ادھر گئی ہوئی تھی سندس نے سرسری سا جواب دیتے ہوئے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے پھر پلٹ کر کہا

تم ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگاؤ میں فریش ہو کے اتی ہوں مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے

مما کیسی ضروری بات قندیل نے سندس سے استفسار کیا

تم کھانا لگاؤ کھانا کھانے کے بعد میں بتاتی ہوں اتنا کہنے کے بعد سندس کمرے میں چلی گئی جبکہ قندیل کھانا سرو کرنے لگی

سندس کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں نماز پڑھنے چلی گئی جب کہ قندیل اپنا کھانا مکمل کرنے کے بعد برتن اٹھاتے کچن میں رکھنے کے بعد وہ بھی نماز پڑھنے چلی گئی

قندیل نے جب نماز مکمل کر لی تو اسے یاد ایا کہ سندس نے اسے اس سے کوئی ضروری بات کرنی تھی اسی لیے وہ ویسے ہی نیچے اس کے کمرے میں چلی گئی جب دیکھا تو سندس کبیر شاہ کی تصویر کو دل سے لگائے بیٹھی تھی

اس کے دل کو کچھ ہوا اپنی ماں کو یوں بکھرا ہوا دیکھ کر

خیر اپنے اپ کو مضبوط کرتی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کی آہٹ محسوس کرتے سندس نے اپنی نظروں کا رخ اس کی طرف کیا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا

قندیل سندس کے ہاتھ کا اشارہ سمجھتے ہوئے اس کے پاس اکر بیٹھی

بیٹا میں جو بات کرنے لگی ہوں دیکھو مجھے غلط نہیں سمجھنا پر میں مجبور ہوں میں تم کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی تم میری بات سمجھ رہی ہو نہ

جی امی میں سمجھ رہی ہوں اپ کو تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے اپ سیدھی طرح بات کریں بلکہ بات نہیں حکم کریں

بیٹا میں اج کسی اور سے نہیں تمہارے پروفیسر قلب سے ملنے گئی تھی

سندس کی بات سننے کے بعد قندیل حیران ہو گئی اس کی مما اور پروفیسر قلب سے کیوں ملنے گئی تھی

پر مما اپ کون سی کیوں ملنے گئی تھی اور اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی

میرے خیال سے بیٹا انہوں نے جو کہا وہ ٹھیک کہا مجھے بھی ان کا فیصلہ ٹھیک لگتا ہے بس اپ میری بات مان جائیں

پر مما بات ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کو سندس کے لہجے سے کچھ عجیب لگا کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

قندیل کی بات سننے کے بعد سندس کے دماغ میں قلب سکی ہوئی باتیں گردش کرنے لگی

وہ جب قلب کی سینڈ کی گئی لوکیشن پر پہنچی تو قلب پہلے ہی اس ریسٹورنٹ میں ایک ٹیبل پر بیٹھا تھا

سندس کو دیکھتے ہی اپنی طرف انے کا اشارہ کیا اور اپنی کرسی سے احتراماً اٹھ کھڑا ہوا

بیٹا ایسی کون سی ضروری بات تھی جو اپ فون پہ نہیں کر سکتے تھے اور مجھے یوں ریسٹورنٹ میں بلایا

سلام دعا اور حال چال پوچھنے کے بعد سندس نے بات کا اغاز کیا

انٹی بات ہی کچھ ایسی ہے کہ فون پہ کی ہی نہیں جا سکتی تھی اسی لیے میں نے اپ کو ریسٹورنٹ آنے کا کہا

وہ بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بات ادھوری چھوڑ کر سندس کی طرف التجائی نظروں سے دیکھا جبکہ سندس نے اسے انکھوں کے اشارے سے بات جاری رکھنے کا کہا

انٹی اپ کو پتہ تو ہے کہ قندیل میرے بارے میں کیا سوچتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ میں نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا وہ سمجھتی ہے کہ میں لٹیرا ہوں اس کی عزت کا پر ایسا نہیں ہے در حقیقت ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا وہ سمجھ رہی ہے

اصل میں اس دن کلب میں اپنے ایک دوست سے ملنے ایا تھا جہاں میں نے ایک کمرے میں تھوڑی ہلچل محسوس کی تو میں اس کے اندر داخل ہوا جب دیکھا تو کوئی آدمی اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہ مکمل بے ہوشی کی حالت میں تھی میں نے اس آدمی کو اس سے پیچھے کرتے ہوئے اسے جگانے کی کوشش کی مگر یہ اٹھی نہیں بس ایک دفعہ انکھیں کھول کر بند کر لی

اس نے جب انکھیں کھلی تو مجھے اپنے اوپر جھکا ہوا پایا اس لیے اسے غلط فہمی ہوئی کہ اسے اس کلب میں لانے والا میں ہوں جب کہ اس دوران جب میں اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا تب وہاں کسی نے ہماری فیک تصویریں بنا کر سوشل میڈیا پر ڈال دی جس کو ایڈٹ کرنے کے بعد کچھ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد اس نے بات ادھوری چھوڑ دی جبکہ سندس کی انکھیں انسوں سے بھر گئی تھی

اچھا ٹھیک ہے تم نے بس یہ حقیقت بتانے کے لیے مجھے ادھر بلایا تھا اپنے انسو پر قابو پانے کے بعد سندس نے قلب سے استفسار کیا

جی انٹی ایک یہ بھی بات ہے اور میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں قندیل سے شادی کرنا چاہتا ہوں

قلب نے جلدی سے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد التجائے نظروں سے سندس کی طرف دیکھا

جبکہ وہ اس کی بات سننے کے بعد حیران و پریشان اسے دیکھ رہی تھی

دیکھیں انٹی اپ مجھے غلط نہیں سمجھے گا میں قندیل کو شروع سے ہی بہت پسند کرتا ہوں اور اس کے بعد حالات بھی کچھ ایسے ہو گئے ہیں کہ یہی فیصلہ ہم دونوں کے لیے ٹھیک رہے گا ہو سکتا ہے کہ وہ اپ سے ناراض ہو جائے مگر یہ فیصلہ اس کی زندگی کے لیے ایک بہترین فیصلہ ہو گا اپ یقین کریں میں اس کی انکھوں میں کبھی انسو نہیں انے دوں گا

بیٹا تمہاری بات تو ٹھیک ہے مگر میں ایسے کیسے قندیل کا ہاتھ تمہیں دے دوں نہ مجھے تمہارا صحیح سے بتانا تمہاری خاندان کا بتانا تمہارے ماں باپ کا پتہ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے تمہارا تمہیں تو میں کیسے اپنی بیٹی تم کو دے دو سندس نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی جب کہ ان کی بات سننے کے بعد کچھ حد تک قلب بھی پریشان ہو گیا تھا

وہ ان کو کیا بتاتا ہے کہ وہ اس شخص کا بیٹا ہے جس پر یہ الزام لگا ہے کہ وہ ان کے شوہر کا قاتل ہے قندیل کے باپ کا قاتل ہے

انٹی میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس پر اپ کے شوہر کے قتل کا الزام لگا ہوا ہے

میں سید حیدر عباس شاہ کا بیٹا ہوں----------

ارمی افیسر حیدر عباس شاہ کا----------

قلب کی بات سننے کے بعد سندس کی انکھوں میں تیزی سی انسو بھرے آئے

انسو بھرائی انکھوں سے اس نے قلب کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتی ہو ابھی بھی تم کو لگتا ہے کہ میں اپنی بیٹی تم کو دے دوں گی

انٹی دیکھیں وہ محض ایک الزام ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں اپ میری بات کا یقین کریں

اگر وہ ایک الزام تھا تو اپ کے بابا نے اس الزام کے چلتے خود کشی کیوں کی سندس کو پر غصہ انے لگا تھا

انٹی وہ کوئی خود کشی نہیں ایک پریپلین مڈر تھا اپ سمجھ کیوں نہیں رہی میری بات

دیکھیں اصل میں تو میرے بابا نے کوئی قتل کیا ہی نہیں اور دوسرا میرے بابا نے کوئی خود کشی نہیں کی ان کا مڈر کیا گیا ہے اور یہ بات انشاءاللہ جلد سب کے سامنے اجائے گی باقی رہی بات میرے خاندان کے بارے میں جاننے کی تو انشاءاللہ میں بہت جلد اپ کی ملاقات اپنی مما سے کروادوں گا

پہلے اپ جا کے قندیل کو منائے اس رشتے کے لیے پرسوں میری مما اپ کے گھر میرا رشتہ لے کے ائیں گی تب تک اپ قندیل سے بات کریں

اور اگر وہ اس رشتے کے لیے نہیں مانتی تو میں اس سے اس حد تک تو جنونی محبت کرتا ہی ہوں کہ کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر میں اسے اٹھا کر لا کر نکاح کر سکتا ہوں اس نے سرخ انکھوں سمیت سندس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اتنی بات کرنے کے بعد قلب بغیر کچھ کہے اپنے سن گلاسز انکھوں پر لگاتا باہر کی طرف چلا گیا جبکہ سندس ابھی بھی وہیں بیٹھی اس کی لفظوں کا اصل زائل کر رہی تھی

اس کے الفاظ میں ایک جنون جھلک رہا تھا جسے محسوس کرتے سندس اندر تک لرز گئی تھی

سندس جب گھر کی طرف واپسی کا سفر طے کر رہی تھی تو اسے کسی حد تک قلب کی باتیں صحیح لگی تھی اگر قندیل قلب سے نکاح کر لے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے وہ اس کا پروفیسر بھی ہے دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے اور وہ اس سے جنون کی حد تک محبت بھی کرتا ہے اور دولت کا کیا ہے دولت تو ان کے پاس بھی بے شمار ہے وہ کسی حد تک اپنے دل کو مانا چکی تھی قلب کے لیے

بیٹا بات یہ ہے اپ کے لیے اپ کے پروفیسر قلب کا رشتہ ایا ہے اور مجھے ہر لحاظ سے بہتر لگا ہے اپ کا کیا کہنا اس بارے میں

سندس نے کچھ محتاط ہوتے بات کا اغاز کیا

مما یہ اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ اس رشتے سے انکار کر دیں قندیل نے بہت سفاکیت سے کہا

کیوں کر دوں میں انکار اور کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا کس لیے انکار کروں اچھا خاصا رشتہ ہے اور ویسے بھی بیٹیوں کو زیادہ دیر گھر میں نہیں بٹھانا چاہیے سندس نے اس سے ڈبل سفاکیت سے کہا

جب کہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل کی انکھوں میں دھرا دھر انسو بھرے

مما کیا میں اپ کے لیے بوجھ بنتی جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بوجھ نہیں میرا بیٹا بیٹیوں کو ایک نہ ایک دن تو اگلے گھر جانا ہی ہوتا ہے اور اگر اب اتنا اچھا رشتہ ارہا ہے تو میں انکار نہیں کرنے والی تم اپنے اپ کو تیار کر لو قلب کی مما اکر شادی کی ڈیٹ فکس کر جائیں گی

میں نے کہا نا مما میں نے شادی نہیں کرنی تو نہیں کرنی اور قلب سے تو بالکل نہیں کرنی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل ہے سندس کے بعد سننے کے بعد کچھ برہمن ہوتے کہاں

قلب سے نہیں کرنی تو اور کس سے کرنی ہے تم نے شادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں سفیان بھائی سے شادی کر لوں گی پر قلب سے شادی کبھی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل میں سیدھے اور صاف الفاظ میں کہہ رہی ہوں اگر تم نے اس رشتے کے لیے انکار کیا یا کوئی گڑ بڑ کی تو میں اپنی جان لے لوں گی باپ تو تمہارا پہلے ہی اس دنیا سے چلا گیا ہے اب تم اپنی ماں کو بھی خود ہو گئی اور ایک میری بات اور غور سے سن لو اب کل سیدھا نکاح ہو گا اور تم نکاح کرو گی ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی

اتنا کہنے کے بعد سندس نے اپنا رخ قندیل کی طرف سے موڑ لیا

جبکہ قندیل انسو ٹپکاتی انکھوں سے سندس کو دیکھ رہی تھی جو اج اتنی سفاک بنی ہوئی تھی کہ اپنی بیٹی کے انسو بھی اس پر کوئی اثر نہیں کر رہی تھی

ٹھیک ہے امی اگر اپ کا یہی فیصلہ ہے تو میں اس جہنم میں بھی جانے کو تیار ہوں بس اپ بار بار اپنی جان لینے کے بعد نہ کریں

بلا لیں کل قلب کو میں نکاح کے لیے تیار ہوں اتنا کہنے کے بعد قندیل کمرے سے باہر چلی گئی

جبکہ اس کے جانے کے بعد سندس زور و شور سے رونا شروع ہو گئے اج کیسے دن آ گئے تھے ان کی زندگی میں کہ اسے اپنی بیٹی کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرنے پڑ رہے تھے وہ کیسے بچاتی اپنی بیٹی کو اس بدنامی سے جوان تصویروں کی وجہ سے اس کی ہو چکی تھی

اس بدنامی سے بچنے کے لیے سندس کے پاس اس سے اچھا راستہ اور کوئی نہیں تھا

پر بروقت گزرنے کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے وقت سے بڑا مرہم اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کی مما سے بات کرنے کے بعد قلب حارث کے فون کرنے پر سیدھا سکرٹ روم میں ایا تھا

ہاں بولو حارث کیا بات تھی جو تم نے مجھے اتنی ایمرجنسی سے بلایا

سر بات ہی کچھ ایسی ہے اپ نے مجھے اس انسان کے بارے میں مکمل انفارمیشن لانے کو کہا تھا میں لے ائی ہوں

قلب کی بات سننے کے بعد ماہین نے بات کا اغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمارا شک 100 پرسنٹ صحیح نکلا یہ اس انسان سے پراپر ملی ہوئی ہے جس نے اج سے سات سال پہلے اس یونیورسٹی میں لڑکیوں کی سمگلنگ اور ڈرگز کا کام سٹارٹ کیا تھا یہ اس کے ٹیم کا ئی ممبر ہے

میں نے کچھ دن اس کی چہل پہل انے جانے کی مکمل خبر رکھی یہ اس انسان سے تو نہیں ملی جس کے لیے یہ کام کرتی ہے مگر وہ مکمل اس گینگ کا حصہ ہے جس نے یہ ڈرگز کا کام شروع کیا تھا اور سر رابیہ جو اس مہینے کے اخر میں پاکستان واپس انے لگی تھی اس کی فلائٹ کینسل ہو گئی ہے شاید انہوں نے جب لا کر چیک کیا ہو گا تو وہ پین ڈرائیو انہیں نہیں ملی ہو گی انہیں شک ہو گیا ہے کہ کوئی ان پر نظر رکھ رہا ہے

ماہین کو اپنی بات مکمل کرتے دیکھ حارث نے اپنی بات کا اغاز کیا اور اپنی لائی گئی انفارمیشن قلب کو دی

اس سے واپس پاکستان انا تو پڑے گا ہی کیونکہ مجھے لگتا ہے اس پین ڈرائیو میں ان تمام اشخاص کے نام یا تصویریں وغیرہ ہوں گی جو پہلی سمگلنگ اور ڈرگز کریس میں شامل تھے کیونکہ اج سے سات سال پہلے کی ریٹ میں ڈرگز اور لڑکیاں تو باز یاب ہو گئی تھی مگر ان اشخاص کے نام سامنے نہیں ائے تھے جو یہ کام کر رہے تھے اور اگر پرنسپل کو اس بارے میں کچھ معلوم تھا تو ان کا ایک ایکسیڈنٹ کی صورت میں قتل کر دیا گیا اب یہ واحد ذریعہ ہے ہمیں ان قاتلوں تک پہنچانے کا

حارث تم رابیہ کے واپس انے کی مکمل انفارمیشن رکھنا جب وہ واپس ائیں تو سب سے پہلے مجھے اطلاع دینا

اور ماہین تم اس لڑکی پر نظر رکھو اور کوشش کرو کہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس گینگ کا حصہ ہے اس گینگ میں کتنے فرد شامل ہیں

اس کے بعد سننے کے بعد دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ قلب ان دونوں کو دیکھتا سکرٹ روم سے باہر چلا گیا کیونکہ اسے ابھی نیلم بیگم کو بات بتانی تھی جو اج قندیل کی مما اور اس کے درمیان ہوئی تھی تاکہ وہ کل رشتہ لے کے جا سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب گھر آیا تو نیلم بیگم ڈینر کی مکمل تیاری کر چکی تھی

سلام دعا کرنے کے بعد وہ کھانا کھانے کے لیے ٹیبل پر بیٹھا تھا تو نیلم نے اسے کچھ متلاتی نظروں سے دیکھا جیسا کچھ پوچھانا چاہتی ہو

امی اپ کچھ پوچھنا چاہتی ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ان کی نظروں میں آس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا

بیٹا تم تھوڑے غصے میں گھر سے نکلے تھے تو۔۔۔۔ تم کہا گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اپنے دل میں مچلتے سوال کو الفاظ کی شکل دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ان کی بات سننے کے بعد قلب نے اپنے ہاتھ کھانے سے روکتے ہوئے فرصت سے ان کی طرف دیکھا اور لمبی سانس لینے کے بعد بات کا اغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی میں اج قندیل (وہ صبح بات کرتے ہوئے قندیل اور اس کی مما کا نام نیلم کو پہلے ہی بتا چکا تھا) کی مما سے ملنے گیا تھا ریسٹورنٹ میں قلب نے ایک ہی سانس میں اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم کچھ حد تک حیران ہوئی تھی وہ اور قندیل کی ماں سے ملنے کیوں گیا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ نیلم بیگم کی نظروں میں چھپا سوال دیکھتے ہوئے قلب نے اپنی بات کو جاری رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی میں نے ان کو ساری حقیقت بتائی ہیں اور میں نے قندیل کے رشتے کی بات کی ہے انہوں نے سوچنے کے لیے وقت مانگا ہے پر مجھے لگتا ہے کہ جواب مثبت میں ہی ائے گا تو اپ کل رشتہ لے جانے کی تیاری کریے گا اتنا کہنے کے بعد اس نے پھر سے کھانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ نیلم بیگم حیران و پریشان بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی کیا سچ میں اس کے بیٹے کو اس کی دلی مراد ملنے والی تھی اگر ایسا تھا تو اس سے بڑھ کر اور خوشی کی بات کیا ہو سکتی تھی انہوں نے بھی قلب سے کوئی اور سوال کرنے کی بجائے اب ارام سے اپنے کھانے کی طرف توجہ دی اور کھانا کھانے لگی کیونکہ کھانے کے بعد انہوں نے اپنی دوا لینی تھی

قلب ابھی کھانا کھا ہی رہا تھا جب اسے اپنے پاکٹ میں اپنا موبائل وائبریٹ ہوتا محسوس ہوا اس نے کھانے سے ہاتھ روکتے اپنے موبائل کی طرف دھیان دیا تو سندس بیگم کی کال اتے دیکھ حیران ہوا کیونکہ کچھ گھنٹے پہلے ہی تو وہ ان سے مل کر ایا تھا اپنی حیرانی پر قابو پانے کے بعد اس نے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام دعا ہوئی تو سندس نے بات کا اغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے قندیل سے رشتے کے بارے میں بات کی ہے وہ مان گئی ہے تم کل رشتہ لانے کی بجائے نکاح کرنے کے لیے اجانا ان کی بات سننے کے بعد قلب بے حد حیران ہوا تھا کیونکہ کل تو انہوں نے رشتہ لے کے جانا تھا لیکن اچانک نکاح یہ اس کے لیے ایک حیران کن بات تھی اپنی حیرانی پر قابو پانے کے بعد اس نے سندس بیگم سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انٹی کل تو ہم رشتہ لے کے ارہے تھے لیکن اگر کوئی مسئلہ ہو گیا ہے تو اپ مجھے بتا سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا بس میں چاہتی ہوں کہ میں بیٹی کے فرض سے جلدی سر خرو ہو جاؤں تو تم کل نکاح خواں کر لے کے سادگی سے نکاح کر کے قندیل کو اپنے ساتھ لے جانا مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے انٹی کل تین بجے میں نکاح خواں کو لے کے اجاؤں گا کل نکاح ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہوئے نیلم بیگم بھی کافی حیران ہو رہے ہو گئی تھی جب انہوں نے قلب کو اخری کلمات کہتے ہوئے سنا اور پھر قلب نے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی قندیل کی ماما کا فون تھا وہ کہہ رہی ہیں کل رشتہ لانے کے بجائے نکاح کرنے کے لیے اجانا اور کل ہی نکاح ہو گا اور رخصتی بھی کل ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنی اور سندس کے درمیان ہوئی بات نیلم بیگم کے گوش گزاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا پر اتنی ایمرجنسی کچھ وجہ تو ہو گی ایسا کرنے کی تم معلوم تو کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی مجھے بھی کچھ ایسا لگتا ہے مگر کل نکاح ہو لینے دے اس کے بعد معلوم کروں گا کیونکہ مجھے لگتا نہیں تھا کہ قندیل اتنی جلدی مانے گی کوئی نہ کوئی تو وجہ لگی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلم نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھانا تو وہ مکمل کھا ہی چکے تھے نیلم بیگم نے برتن سمیٹنے کے بعد اپنے قدم اپنے کمرے کی طرف کیے کیونکہ عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا تھا جبکہ قلب نے اپنا روح مسجد کی طرف کیا کیونکہ اسے بھی تو خدا کے اگے جھک کر اپنی مراد پوری ہونے کا شکریہ ادا کرنا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

کمرے میں انے کے بعد قندیل بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھ کر اتنا روئی کہ اس کی انکھوں کے پپوٹر سوج گئے اس کے دل میں بس ایک ہی بات ارہی تھی بار بار کہ اب وہ ایک ایسے شخص کے نام لکھی جائے گی جس نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی جس نے اسے زمانے میں رسوہ کرنے کی کوشش کی اور وہ کس منہ سے اس کے سامنے جائے گی وہ اس پر ہنسے گا کہ اخر کار تم ای تو میرے پاس ہی نا وہ بار بار خدا سے شکوہ کر رہی تھی کہ اگر نیک مردوں کے لیے نیک عورتیں اور نیک عورتوں کے لیے نیک مرد ہیں تو قلب جیسے مرد کے لیے اسے کیوں چنا گیا

اسے قلب سے ہمیشہ چڑ ہوتی تھی جو وہ بار بار اس کے پاس اتا تھا مگر کبھی اسے اس سے نفرت نہیں ہوئی تھی مگر اس واقعہ کے بعد اگر اسے زندگی میں شدید ترین کسی سے نفرت ہوئی تھی تو وہ تھا سید قلب حیدر شاہ

اگر اس پر ایک قتل حلال ہوتا تو وہ یقینا سید قلب شاہ کا ہوتا

روتے روتے اسے وقت کا اندازہ ہی نہ ہوا رات کے ایک بجے کے درمیان وہ اپنے خیالوں سے نکلی تو اس نے وقت دیکھا وقت دیکھنے کے بعد اسے خیال ایا کہ اس کی عشاء کی نماز رہ گئی ہے وہ اپنے سوجھے ہوئے موقع کے ساتھ اٹھی اور باتھ روم میں وضو بنانے چلی گئی تا کہ نماز کی قضائی ادا کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز کی نیت سے کھڑے ہوتے انسو اس کی انکھوں سے ٹپک ٹپک کر برس رہے تھے

نماز مکمل کرنے کے بعد جب اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو خالی نظروں سے ہاتھوں کو دیکھنے لگی اج وہ کیا مانگتی اپنے رب سے اپنے لیے رحم، صبر، حوصلہ کیا مانگتی وہ کل اس کی ایک ایسی زندگی کی شروعات ہونے لگی تھی جس میں اس کے لیے سمجھوتے کے علاوہ کچھ نہیں تھا وہ اپنے جسم و جان، روح کا مالک کسی کو بنانے جا رہی تھی

بہت سوچنے کے بعد اس کے منہ سے صرف چند سطریں ہی برامد ہوئی

اللہ مجھے صبر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا صبر دے کہ میں اپنی اگے والی زندگی گزار سکوں۔۔۔۔۔۔

انسو بصورت اس کی انکھوں سے گر رہے تھے

یااللہ مجھے ہمت دے مجھے اتنی طاقت دے کہ میں اپنی ماں کے کیے گئے فیصلے پر ان کو شرمندہ ہوتا نہ دیکھ سکوں چاہے

جلد بازی میں ہی صحیح پر انہوں نے میری زندگی کا فیصلہ کیا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ وہ کبھی اپنے فیصلے پر شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد اس نے ہاتھ منہ پر پھیرے اور جائے نماز لپیٹتی بیڈ پر اکر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔

نیند تو اس کی انکھوں سے کوسوں دور تھی مگر پھر بھی خود کو اور دل کو مطمئن کرنے کے لیے وہ کمفرٹ منہ تک اوڑتی انکھیں مون گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر اس نے جو دعا کی تھی ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کے سامنے قبول ہو چکی ہو سکتا ہے کہ خدا نے اس کے مقدر میں دنیا کی تمام خوشیاں لکھ دی ہوں یا ہو سکتا ہے کہ اس کے مقدر پر سیاہی کی قلم پھیر دی گئی ہو ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسان تو بس دعا کر سکتا ہے قبول کرنے والی ذات تو خدا تعالی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے شک

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حارث سن ہوئے سر کے ساتھ فون ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی اسے قلب کا فون ایا تھا کہ وہ قلب کے گھر اجائے تاکہ وہ تین بجے تک تمام تیاریاں مکمل کر کے قندیل کے گھر نکاح کی رسم کے لیے چلے جائیں جبکہ حارث اس کی بات سننے کے بعد مکمل صدمے کی حالت میں بیٹھا تھا جیسے یہ کوئی نکاح نہ ہو گیا عجوبہ ہو گیا وہ سوچے جا رہا تھا کہ ایسی کون سی بات ہو گی کہ قلب شاہ کو اچانک قندیل شاہ سے نکاح کرنا پڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اسی حیرت و صدمے میں بیٹھا تھا جب ماہین بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھی ہوئی اس کے پاس آئی شاید اسے بھی قلب کا فون اچکا تھا

)ماہین حارث کی خالہ کی بیٹی تھی مگر ماہین کے والد کے انتقال کے بعد حارث کی ماں کرن اپنی بہن ارم کو اپنے پاس ہی لے ائی تب سے ہی ماہین اپنی مما کے ساتھ نیچے والے فلور پر جب کہ حارس اپنے مما بابا کے ساتھ اوپر والے فلور پر رہتا تھا(

حارث تم نے سنا میجر قلب میری دوست قندیل کے ساتھ نکاح کر رہے ہیں یار مجھے پہلے ہی شک ہو گیا تھا میجر قلب پر وہ جس انداز میں قندیل کو دیکھتے تھے نا مجھے لگا تھا کہ میجر قلب قندیل کو پسند کرتے ہیں مگر اج نکاح کی خبر پر مجھے پکا یقین ہو گیا حارث میں بہت زیادہ ایکسائٹڈ ہوں

وہ حارث کے بالکل سامنے کھڑے پڑپڑ بولی جا رہی تھی جبکہ حارث گہری نظروں سے اس کا بے پرواہ سراپہ دیکھ رہا تھا جس نے سکائے بلو کلر کا کرتا سفید دوپٹہ اور سفید کیپری پہنے دوپٹہ جو پروا کنرھے کے ساتھ جھولتا اس کے خدوخیال کو ظاہر کر رہا تھا

حارث کو یوں گہری نظروں سے اپنی طرف دیکھ پا کر ماہین کچھ نروس ہوئی تھی۔ حارث تم میری بات سن بھی رہے ہو کہ نہیں ماہین کا اسے یوں دیکھنا جھنجھلا گیا تھا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں میں سن رہا ہوں بولو اگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے پرواہی سے اس کی بات کا جواب دیا جب کہ اس نے تو ایک لفظ بھی غور سے نہ سنا تھا وہ تو بس اسے گہری نظروں سے دیکھنے میں مصروف تھا

اچھا اگر تم نے سب سنا ہے تو بتاؤ پھر ابھی میں نے تم سے کیا بات کی ہے ماہین نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کمر پر ٹکاتے ہوئے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ حارث اس کا یہ انداز دیکھتا غش خانے کو تھا کیونکہ وہ زیادہ تر گھر میں اس سے یوں لڑاکا طریقے سے بات نہیں کرتی تھی جبکہ ان ڈیوٹی تو وہ شیرنی بنی ہوئی ہوتی تھی

تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں شاید تم نے یہ کہا تھا کہ میجر قلب شادی کرنے والے ہیں کچھ ایسا ہی حارث نے اپنا سر کھجاتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے تو غور سے کچھ سنا ہی نہیں تھا

اس سے اگے بھی میں نے کچھ کہا تھا وہ تم نے نہیں سنا ماہین اب کی بار کافی غصے سے بولی تھی کیونکہ ایک تو وہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی اوپر سے اس کا یہ انداز اس کا دل دھڑکانے کو تھا

کہاں ہو گا تم نے کچھ اور بھی پر مجھے بس اتنی سمجھ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے دوٹوک اتنی بات کرنا کرتے جیسے بات ختم کرنی چاہیے تھی۔۔۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے ایسے ہی میں اپنا سر کھپانے تمہارے پاس آگئی اتنا کہنے کے بعد ماہین نے ابھی اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے جب حارث نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے واپس اپنی طرف کھینچا وہ کٹی ہوئی ڈال کی طرح لہراتے ہوئے اس کی باہوں میں اگے دی کیونکہ وہ بیڈ پر

بیٹھا تھا اس لیے ماہین کہ اس کے اوپر گرنے سے وہ دونوں بیڈ پر ڈھیر ہو گئے ماہین کے بال حارث کے چہرے پر آ گئے تھے ماہین نے اپنے ہاتھوں سے حارث کے چہرے سے بال اٹھاتے پیچھے کو ہٹنا چاہا۔۔۔۔۔۔

جب حارث نے اس کی کمر پر اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے ہوئے خود پر جھکائے رہا ماہین کی انکھیں حیرت سے کھل گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ گھر میں ان دونوں کو یوں قریب اس کی مما یا حارث کی مما دیکھ لے کیونکہ یہ ایک شرمناکھالت ہوتی اگر وہ ان کو اس حالت میں دیکھ لیتے

حارث کیا مسئلہ ہے چھوڑو مجھ کو ماہین نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں میں کیوں چھوڑوں ابھی تو ہاتھ ائی ہو کتنے دن ہو گئے ہیں لفٹ ہی نہیں کروا رہی حارث نے اتنا کہنے کے بعد اپنے ہاتھ اس کی کمر پر اہستہ اہستہ موو کرنے شروع کر دیا جس کی وجہ سے ماہین کو اپنی کمر پر گدگدی سے ہونے لگیں

حارث میں تمہیں عزت سے کہہ رہی ہوں اپنے ہاتھ اٹھاؤں نہیں تو میں نے تمہاری ناک پر کاٹ لو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اپنی طرف سے اسے معصوم سی دھمکی دینی چاہی تھی ورنہ وہ تو ایک مکہ مار کر بھی اس کا ناپ توڑ سکتی تھی مگر کیا کریں وہ ٹوٹے ہوئے ناک والے شوہر کو قبول نہیں نہ کر سکتی تھی اسی لیے معصوم سی دھمکی دی

نہیں میری جان کاٹنا ہے تو یہاں کاٹو حارث نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جب کہ اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے ماہین کا رنگ سرخ انار ہوا تھا کیونکہ وہ اس پوزیشن میں اس سے ایسی بات کی امید نہیں کر رہی تھی

حارث دیکھو مما یا بڑی مما میں سے کوئی آگیا نا تو اچھی خاصی بے عزتی ہو گی تم پلیز مجھے اٹھنے دو

ماہین نے اب ریکویسٹ کرتے ہوئے کہا

اتا ہے تو انے دو بیوی ہو تم میری اس میں کیا برائی ہے ویسے بھی اب تو میجر قلب بھی شادی کر رہے ہیں کیوں نہ میں بھی رخصتی کا انتظام کروں حارث نے اس کی ناک کے ساتھ اپنی ناک مس کرتے ہوئے کہا

اچھا جو کرنا ہے کر لینا پر ابھی مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے بے بسی سے اس کی بات پر حامی بھرتی ہوئے کہا

جبکہ حارث کو اس کی بے بسی سے مزہ ارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں تو اب بھی نہیں چھوڑوں گا

اگر تم نہیں چھوڑو گے تو میں سچ میں کاٹ لوں گی ماہین نے اپنی دھمکی دہرائی تھی

تو کاٹ لو حارث نے لاپرواہی سے کہا اتنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہنا تھا کہ ماہین نے اپنی دانت اس کی ناک پر گاڑ دیے دانتوں کا دباؤ اتنا زیادہ نہ تھا مگر پھر بھی حارث ایک دفعہ بلبلا اٹھا۔

جنگلی بلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے پیچھے کھڑا کرتے ہوئے چلا کر کہا

میں نے تو تمہیں پہلے کہ دیا تھا کہ مجھے چھوڑ دو تم نے ہی مجھے لائٹلی لے لیا اب بھگتو

تمہیں تو میں بتاتا ہوں اتنا کہنے کے بعد حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور ایک ہاتھ اس کی کمر پر جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے بالوں میں اٹکاتے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتے اپنے ہونٹ اس کے لبوں پر رکھ کر اپنی شدت نچھاور کرنے لگا جبکہ ماہین تو اس اچانک ہونے والے حملے پر ہی حیران و پریشان کھڑی تھی

سمجھانے پر ماہین نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی مگر حارث کی پکڑ اس کے لبوں پر سخت سے سخت ہوتے جا رہی تھی

ماہین سے اب اس کی شدت برداشت کرنا مشکل ہو گیا تو اپنے بازو اس کی گردن میں لپیٹتے اپنے اپ کو گرنے سے بچنے کے لیے ایک سہارا دیا تھا جبکہ ماہین کی باہیں اپنے گلے پر محسوس کرتے حارث نے اپنی شدت کو مزید بڑھا دیا تھا

حارث کو جب محسوس ہوا کہ اب ماہین کے لیے سانس لینا مشکل ہو گیا ہے تو اس نے اپنے لب بہت نرمی سے اس کے ہونٹوں سے جدا کیے ماہین تیز تیز سانسیں لیتی اپنا اس کے سینے سے ٹکا گئی اپنے سینے پر ماہین کا سر دیکھتے حارث سرشاری سے مسکرایا تھا کیونکہ وہ ہمیشہ سے جانتا تھا کہ ماہین کے لیے اس کی شدت برداشت کرنا مشکل ہے مگر پھر بھی وہ ہر دفعہ اسی نئے امتحان میں ڈال دیا کرتا تھا

حارث تم بہت برے ہو ماہین نے اپنی سانس ہموار کرنے کے بعد شکوہ کرتے ہوئے کہا

ہاں میری جان مجھے پتہ ہے کہ میں بہت برا ہوں مگر صرف تمہارے معاملے میں مسکراتے ہوئے حارث نے جواب دیا----------

مجھے نہیں بات کرنی تم سے----------

ماہین نے روٹھے پن سے کہتے ہوئے باہر چلی گئی جبکہ حارث بیڈ پر دوبارہ سے لیٹتا ابھی کچھ پل پہلے کیے اپنے کارنامے کے بارے میں سوچتا مسکرانے لگا

قندیل جس کی انکھ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد لگی تھی سات بجے کے قریب اپنے گھر میں ہوتی غیر معمولی ہلچل کی وجہ سے نید سے جاگ گئی

وہ جب کمرے سے باہر نکلی تو اس نے دیکھا گھر میں مختلف طرح کی سجاوٹ کی جارہی ہے یہ دیکھتے ہی ایک دم سے ہی اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا وہ سیڑھیاں اتر کے نیچے ائی تو سامنے صغیر شاہ اور ساتھ میں سفیان بیٹھا صغیر شاہ سے کچھ راز و نیاز کی باتیں کرا تھا

جبکہ سلطان شاہ اور سلمہ بیگم اپنے روم میں تھے ستارہ. نے آنے سے منع کر دیا تھا جبکہ چندہ کی وفات 5 سال پہلے ہو چلی تھی

جبکہ سندس بیگم کچن میں کھڑی ملازموں کو حکم دے رہی تھی اس نے بے دلی سے سب چیزیں دیکھی اور اپنے قدم واپس اپنے کمرے کی طرف کر لیے کیونکہ اسے ان چیزوں میں بالکل انٹرسٹ نہیں تھا ابھی وہ کچھ ہی سیڑھیاں پار کر پائی جب اسے پیچھے سے صغیر شاہ کی اوازائی

بیٹا کہاں جارہی ہو کچھ دیر ہمارے پاس بیٹھے جاؤ۔۔۔۔۔۔

مانا کہ تمہاری شادی ہے پر ہم بھی تمہارے کچھ لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صغیر شاہ نے طنز کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ قندیل کی شادی کہیں اور ہو وہ چاہتے تھے کہ قندیل کی شادی سفیان کے ساتھ ہو جائے مگر سفیان قندیل سے 15 سال بڑا تھا

اس وجہ سے قندیل کی ماما نہیں مان رہی تھی جبکہ اس کی ایاش طبیعت کی وجہ سے قندیل کا بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا اس سے شادی کرنے کا

کیا کروں تایا ابو مجھے شادی کی خوشی ہی اتنی ہے کہ اس خوشی میں اپ مجھے نظر ہی نہیں ائے خیر میں فریش ہو کر اتی ہوں ناشتے کے ٹیبل پہ ملیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قندیل نے واپس اپنے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے

جبکہ پیچھے صغیر شاہ اس کے الفاظ سوچتا سبقت کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا وہ قندیل سے ایسی امید نہیں کرتے تھے کیونکہ قندیل نے انہیں باپ کا درجہ دیا تھا اج تک ایسی کوئی بات نہیں کی تھی

جبکہ سفیان تو قندیل کے تیور دیکھ کر ہی خاموش ہو گیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کچھ ایسا ہو جو اس کے لیے اور اس کی باپ کی صحت کے لیے اچھا نہ ہو اس لیے وہ خاموش ہی رہا

قندیل جب واپس کمرے میں ائی تو ایک دم سے اس کا دل بھر سا گیا وہ بیڈ پر اندھے منہ لیٹے منہ تکیے میں دیے زور و شور سے رونا شروع ہو گئی رات کی سوجی انکھیں رونے کی وجہ سے اب مزید درد کر رہی قندیل نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کچھ ایسا ہو جائے گا اس نے تو یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ کبھی اس سے خودکشی کرنے کی نوبت ائے گی اور اب سب ہو رہا ہے جو اس کی سوچ سے پرے تھا وہ محض 19 سال کی عمر میں اپنے خوابوں کا قتل کرتے ہوئے ماں کا مان رکھتے اپنی زندگی کو ختم کر رہی تھی

وہ بیڈ سے اٹھی اور سائڈ ڈرو سے اپنے بابا کی تصویر نکال کے سینے سے لگا کر سسکیاں لیتے ہوئے رونے لگی

بابا اپ دیکھ رہے ہیں نا اج اپ کی جان سے پیاری بیٹی پر کتنے ظلم کیے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ماں ہی میرا ساتھ نہیں دے رہی جبکہ وہ جس نے اپ کی بیٹی کی عزت لوٹنے کی کوشش کی اس کے ساتھ ہی اج اسے رخصت کر دیا جائے گا

میں کیسے کروں گی اس کا سامنا وہ مجھ پہ ہنسے گا اس نے تو یہی کہنا ہے نا کہ تم جسے دھتکار کے ائی تھی اج اسی کی ہی سیج سجائی بیٹھی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سسکیاں لے کر روتی اپنے باپ سے فریاد کر رہی تھی اپنے باپ کو اپنے دکھڑے سنا رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اسے روتے کچھ ہی وقت گزرا جب دروازہ کھلنے کی اواز سے اس نے پیچھے پلٹ کے دیکھا تو سندس بیگم ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے لیے اس کے سامنے کھڑی تھی اسے یوں روتا دیکھ کر سندس کا ایک بار کٹ سا گیا مگر پھر اپنے بیٹی کے فیوچر کا سوچتے ہوئے خود کو مضبوط کرتے قدم بیڈ کے طرف بڑھائے بیڈ پر ٹرے رکھتے ہوئے سخت نظروں سے اس کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم رونا دھونا لے کے بیٹھی ہوئی ہو شادی ہو رہی ہے کوئی مرا نہیں ہے جو تم یوں روئی جا رہی ہو اٹھو اور ناشتہ کرو وعدہ کیا ہے تم نے مجھ سے کہ تم نکاح کرو گی اگر تم نے اس نکاح میں کوئی گڑ بڑ کی تو تم میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی قندیل اور یہ رونا دھونا چھوڑو

اٹھو منہ ہاتھ دھو کر ناشتہ کرو اور میرے ساتھ پارلر چلو باقی تیاریاں میں کر چکی ہوں

سندس نے سخت الفاظ کا چناؤ کرتے ہوئے بات کی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ابھی وہ نرم پڑے اور قندیل حوصلہ ہار دے

امی اپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں میرے ساتھ کچھ تو رحم کریں مجھ پر اپ کی ہی بیٹی ہوں قندیل نے روتے ہوئے گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اب وہ اپنی ماں کے سامنے ہار چکی تھی وہ ان کے الفاظوں کے سامنے ہار چکی تھی

تمہاری ماں ہوں اس لیے تمہارے بھلے کا سوچ رہی ہوں قندیل تم بھی مجھے سمجھو نا۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس نے اسے اپنے سامنے یوں جھکا ہوا دیکھ کر ڈوبتے دل کے ساتھ کہا کیونکہ وہ ایک ماں تھی اسے وہ سب معلوم تھا جو اس کی بیٹی کے لیے سب سے زیادہ بہتر ہو سکتا ہے مگر قندیل اب جذباتی ہو رہی تھی

میری بھلائی نہیں ہے میں تم چھوٹی کا رشتہ زیادہ دیر چلان نہیں سکوں گی اپ بھی تو سمجھو نا قندیل

میں نے کہہ دیا نا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا

وعدہ کیا تھا امی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کچھ کہنا چاہا جب سندس نے اسے درمیان میں ہی ٹوک دیا

میں نے کہہ دیا قندیل جلدی سے ناشتہ کرو اور پالر چلتے ہیں

ڈنڈا کی بات سننے کے بعد قندیل سندس کے سامنے کھڑی ہوئی امی میں نے وعدہ کیا تھا اور میں پورا بھی کروں گی پر میری ایک شرط ہے میں دلہن والا جوڑا نہیں پہنوں گی اور نہ ہی میں پارلر جائیں گی

یہ کیا کہہ رہی ہو قندیل اج تمہاری شادی ہے اور شادی والے دن ہی دلہن والا جوڑا پہنا جاتا ہے اور تم وہ پہنو گی

سندس تو اس کی یہ فضول سی ضد سنتے حیران ہو گئی تھی

امی میں اپ کا وعدہ پورا کرو گی اور اپ میری یہ شرط پوری کریں نہیں تو میں شادی نہیں کروں گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے باضد ہوتے کہا ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی پارلر نہ جاؤ بس شادی والا جوڑا پہن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ایسا کچھ بھی نہیں کروں گی امی اور ناشتہ میں کر لوں گی اب اپ جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنا رخ ان کی طرف سے موڑتے ہوئے کہا جبکہ سندس اپنی بیٹی کا یہ لہجہ دیکھ کر مرتے دل کے ساتھ اس کے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قلب جب صبح فجر کی نماز کے بعد مارننگ وک کے لیے نیچے ایا تھا تو نیلم بیگم کو یوں خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ زور و شور سے کام کرتے تھے اس کے چہرے پر ایک دلفریب سی مسکراہٹ تھی

اس نے جاتے اپنے ماں کو پیچھے سے گلے لگایا اور ان کی گال پر بوسہ دیتے محبت سے کہا امی اپ اتنی ٹینشن کیوں لے رہے ہیں ہو جائیں گے سارے کام اپ کے جوڑوں کو درد ہونے لگ جائے گا بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا اب تو میں ٹھیک ہوئی ہوں جوڑوں کے درد کو تو اب بھول جاؤں میں اپنی بیٹے کی خوشی میں خوش ہوں اور اس خوشی میں مجھے کوئی درد نہیں روک سکتا اور مجھے بہت سارے کام کرنے ہیں تم اپنے کام سے کام رکھو

اتنی جلدی کیا ہے تین بجے نکاح ہے ارام ارام سے کام کریں اتنی صبح صبح اپ کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو مجھے نہ سمجھا کہ میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا

تو جو کرنے جا رہا تھا وہ کر

نیلم بیگم نے نروٹھے پن سے کہتے ہوئے مٹھائی کی ٹوکریاں پیک کروانی شروع کی جو قندیل کے گھر انہوں نے لے کر جانی تھی اپنی ماں کا قرار اسا جواب سنتے قلب مارننگ واک کو نکل گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ڈیڑھ بجے کا وقت تھا جب سب تیار ہو کر نکلنے کی تیاری میں تھے

قلب نے کالا سوٹ اور مردانہ سکن کلر کی چادر اپنے کندھوں پر پھیلا رکھی تھی جبکہ نیلم بیگم ہلکے گلابی کلر کا سوٹ پہنے تیار تھی جب کہ دوسری طرف حارث سفید کلر کا سوٹ پہنے ماہی کے ساتھ کھڑا تھا ماہی نے گرے کلر کی میکسی پہن رکھی تھی وہ اس میکسی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کہنا تھا کہ وہ اس میکسی میں اوور لگ رہی ہے جبکہ حارث نے اسے کہا

کہ وہ بہت خوبصورت رہی ہے جس کی وجہ سے خود کو سیٹسفائیڈ کرتے ہوئے وہ یہ پہن چکی تھی

مکمل تیار ہونے پر تمام لوگ گاڑیوں میں بیٹھے ان کی اس چھوٹی سی بارات میں قلب اس کی مما ,,حارث ماہین,, کرن ارم اور غازم شاہ اور حسن شاہ شامل تھے

بارات جب شاہ منشن پہنچی تو مین ڈور پر سندس,, سلمہ,, سلطان شاہ اور صغیر شاہ کھڑے تھے جبکہ سفیان کسی کام کا بہانا بنا کر جا چکا تھا

ان کا ویلکم بڑے جوش و خروش کیا گیا ویلکم کے لیے زیادہ افراد تو نہیں تھے مگر جو تھے انہوں نے میز بانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔۔۔۔۔۔

زیادہ مہمان نہ ہونے کی وجہ سے کھانا گھر میں ہی بنایا گیا تھا کھانا کھانے کے بعد قلب کے اشارے پر نیلم بیگم نے نکاح کا کہا

سندس بہن مجھے لگتا ہے نکاح کے کاروائی شروع کرنی چاہیے پھر بارات نے واپس بھی جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ سندس نیلم کی بات سننے کے بعد سر ہاں میں ہلاتی ماہین کو اپنے ساتھ لیتی اوپر کی طرف چلی گئی

جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو دلہن کا لہنگا بیڈ پر ویسے پڑا تھا جو لری بھی ویسے پڑی تھی جب کہ قندیل واش روم سے نہا کے نکل رہی تھی

سرخ شورٹ کھلی سی شرٹ پہنے ساتھ میں بلیک ٹراؤزر پہنے وہ باہر نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ سندس اس کا یہ حلیہ دیکھ کر غصے سے تپ گئی کیونکہ اب اتنا وقت نہیں تھا کہ اسے دلہن کی طرح تیار کیا جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل بیٹا اپ تیار کیوں نہیں ہوئی میں کب سے اپ کو کپڑے دے کے گئی ہوں اپ کو ذرا خیال ہے کہ ابھی نکاح کی کاروائی شروع ہونے لگی اور اپ تیار نہیں ہیں کچھ تو میری عزت رکھ لیں

امی میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں دلہن کا لہنگا نہیں پہنوں گی اور یہ میری شرط تھی میں اب بھی کہہ رہی ہوں میں نہیں پہنوں گی نکاح کرنا ہے تو ایسے ہی ٹھیک ہے نہیں تو میں نکاح نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد ماہین تو ہونق بنی اسے ہی دیکھ رہی تھی مطلب یہ نکاح اس کی مرضی سے نہیں ہو رہا تھا سندس بیگم نے اسے کچھ کہنا چاہا مگر پھر ماہین کی طرف مڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم ہی اس کو کچھ سمجھاو میری تو یہ مان نہیں رہی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس نے بے بس سا ہوتے ماہین سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی انٹی میں کوشش کرتی ہوں اپ نیچے چلیں میں اسے تیار کر کے لے کر اتی ہوں

اس کی بات سننے کے بعد سندس بیگم نیچے چلی گئی جبکہ ماہین قندیل کے پاس ائی جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بال ڈرائر سے خشک کر رہی تھی ماہی نے اگے بڑھتے اپنا ہاتھ قندیل کے کندھے پر رکھا تو قندیل اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کندیل بات مان لو اپنی مما کی پہن لو لہنگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اپنی طرف سے سمجھانے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین تم کیوں نہیں سمجھ رہی میرا نہیں ہے دل نکاح کرنے کا میں نہیں پہننا چاہتی یہ لہنگا اور مجھ سے نہیں ہوتا یہ میک اپ میں کہہ رہی ہوں اگر نکاح کرنا ہے تو ایسے کر لیں نہیں تو میں نکاح کے لیے راضی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں راضی نہیں ہو کیا تم پر زبردستی کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔

ماہین نے جب اس سے یہ کہا تو قندیل کو اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ یوں سب کو نہیں بتا سکتی تھی کہ اس کی ماں نے اسے قسم دی تھی اسے راز رکھنا تھا وہ اپنی ماں کو سب کے سامنے شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ ماہین کو اصل حقیقت کا علم نہیں تھا اسے صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ میجر قلب قندیل کو پسند کرتا ہے اور اس نے رشتہ بھیجا اور قندیل کی ماما نے رشتے کے لیے ہاں کر دی باقی کیونکہ ان کی نازیبہ تصویریں انٹرنیٹ پر وائرل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ قلب کے دیے گئے کام کو مکمل کرنے میں مصروف تھی اس لیے دوسری وجوہات کا اس سے علم نہیں تھا

اسے قندیل کی خودکشی کے بارے میں کوئی علم نہ تھا کیونکہ قلب نے حارث اور سندس بیگم کو کسی کو بھی بتانے سے منع کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ قندیل کی عزت کا تماشہ بنے لوگ اس سے سوال کریں کہ اس نے خودکشی کیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے میں ویسے ہی تیار نہیں ہونا چاہتی سادگی سے نکاح کیا تو لہنگہ پہننے کی کیا ضرورت ہے ایسے ہی چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندل نے اپنی طرف سے بات سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری بات ٹھیک ہے نکاح بہت سادگی سے ہے مگر ماں باپ کے لاکھوں ارمان ہوتے ہیں وہ تمہاری ماں ہے تو ان کی بھی کوئی ارمان ہوں گے کہ وہ اپنی بیٹی کو دلہن بنا دیکھی اچھا ٹھیک ہے پھر تم ایسا کرو لہنگے کی جگہ میری وارڈراپ سے کوئی تھوڑا سا ہیوی سوٹ نکال لو میں وہ پہن لیتی

نہیں تم کوئی ہیوی سوٹ نہیں پہنو گی جلدی سے اٹھو اور لہنگا پہن کے آؤ۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اسے بازو سے کھڑا کرتے لہنگا اس کے ہاتھ میں پکڑاتے اسے واش روم کی طرف دھکا دیا قندیل اسے گھورتی واش روم کے اندر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ لہنگا پہن کے باہر آئی تو بلڈی ریڈ کلر کا لہنگہ جو دور سے دیکھنے پر محرون کلر کا محسوس ہوتا تھا۔ جس پر سلور اور گولڈن کلر کا کام ہوا تھا اس میں قندیل کا دمکتا سفید بدل کہر ڈھا رہا تھا

قندیل اسے یوں اپنی طرف دیکھتے پا کر کچھ نروس ہوئی تھی اپنی نروس مس کو مٹانے کے لیے اس نے بات کا اغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین تم مجھے اسے کیو دیکھ رہی ہوں چلو اب چلتے ہیں قندیل اپنے دوپٹہ اٹھا کر سر پر کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیسے چلتے ہیں چلو ڈریسنگ پر مجھے تمہیں تیار کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اب یہ کیا ہے ماہی تم نے لہنگہ پہننے کو کہا میں نے پہن لیا میں میک اپ نہیں کروں گی اور جو لری تو بالکل نہیں پہنوں گی مجھے اس سے ریٹیشن ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں میری بے بی ڈول کیوں نہیں پہنو گئ تم پر تمہارا ہی نہیں نکاح کے بعد تمہارے شوہر کا بھی حق ہو گا اور مجھے نہیں لگتا کوئی بھی شوہر اپنی بیوی کو پہلی رات یوں بغیر میک اپ کے دیکھ کے ڈرنا چاہتا ہو گا

ارے بھائی اس کا بھی تو دل ہو گا نا کہ وہ اپنی دلہن کو سجا دیکھے۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اپنی طرف سے شرارت کی جبکہ قندیل نے اس کی بات سننے کے بعد سرخ انکھیں لیے اس کو دیکھا کیونکہ اس کی بات اسے اندر تک زخمی کر گئ تھی کیا اب وہ اس شخص کے لیے تیار ہو رہی تھی جس سے وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی اس کے دل میں یہ خیال ایا

اچھا نہ قندیل مان بھی جاؤ چلو جا کے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی نے اسے پھر اسے فورس کیا تو وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر بیٹھ گئ وہ بالکل بے جان ہو گئ تھی اس میں مزاحمت کرنے کی ہمت نہیں رہی تھی اب

ماہین نے اس کی سچویشن کو مد نظر رکھتے ہوئے

میک اپ کے نام پر صرف سرخ رنگ کے لپسٹک اور مسکارا لگایا تھا جبکہ جولری میں نتھ، ٹکا، کانٹے اور ہار پہنایا تھا ہیوی جیولری سے میک اپ کے بغیر بھی وہ نکھری نکھری سی دلہن لگ رہی تھی جبکہ اس کی سرخ انکھیں اس کے مکمل سراپے پر قہر ڈھا رہی تھی

ماہین نے اسے مکمل تیار کرنے کے بعد ایک نظر اس کی سراپے پر ڈالی تو بے ساختہ اس کے دل سے ماشاءاللہ نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔

بیڈ پر پڑا سرخ رنگ کا دوپٹہ جس پر بڑے ہی خوبصورت انداز میں قلب شاہ کی دلہن لکھا ہوا تھا جو اج ہی قلب بارات میں اپنے ساتھ لے کرایا تھا اس کے سر پر اوڑی۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ یہ دوپٹہ اپنے سر پر اوڑھا دیکھ قندیل کا دل پھٹنے کو تھا وہ اب تک اسی امید میں تھی کہ کوئی کرشمہ ہو جائے اور یہ نکاح رک جائے مگر جب اس کے نام کی چادر اوڑھ لی اب اسے کوئی راہ فرار نظر نہیں ارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ماہین کے ساتھ دھیرے دھیرے چلتی سیڑھیاں اتر رہی تھی جب سب اس کی طرف متوجہ ہوئے قلب نے سب کو سیڑھیوں کی طرف متوجہ پا کر اپنی نظر جب اس طرف کی تو اپنی نظریں ہٹانا بھول گیا بلڈی ریڈ کلر کے لہنگے میں اس کا دودھیا بدن کہر ڈھا رہا تھا اور اس کے نام کا اڑا دوپٹہ اسے مزید دلکش بنا رہا تھا اسے لگا کہ اگر دنیا میں سب سے خوبصورت کوئی منظر ہے تو وہ یہی ہے

ماہین نے قندیل کو لا کر قلب کے برابر میں بیٹھا دیا وہ ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

قلب کے برابر میں بیٹھنے سے قندیل کو اپنے بدن میں شعلے دہکتے محسوس ہوئے

کچھ ہی دیر میں نکاح کی کاروائی شروع کی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قاضی ان کے سامنے اکے بیٹھتے نکاح کے کلامات شروع کر چکا تھا جبکہ قندیل اپنے سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہاں موجود تھی

کچھ ہی دیر بعد اسے قاضی کے وہ الفاظ سنائی دیے جو اس کے لیے پگھلا ہوا سیسے کے مانند تھے

سیدہ قندیل شاہ ولد سید کبیر سلطان شاہ کیا آپ کو سید قلب حیدر شاہ ولد سید حیدر عباس شاہ حق مہر 50 لاکھ روپے سکہ اراج الوقت نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے دماغ میں لیزا کے الفاظ گردش کر رہے تھے

ویسے تو بڑی مومن بنتی ہو اپنے ہی پروفیسر سے چکر چلا لیا۔۔۔۔۔۔۔

لیزا کے یہ الفاظ یاد کرتے قندیل نے انکھیں زور سے میچتے لبوں سے وہ الفاظ ادا کیے جو وہ کبھی نہیں کرنا چاہتی تھی

جی قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قاضی نے اپنے الفاظ ایک دفعہ پھر سے دہرائے۔۔۔۔۔۔۔۔

سیدہ قندیل شاہ ولد سید کبیر سلطان شاہ کیا اپ کو سید قلب حیدر شاہ ولد سید حیدر عباس شاہ حق مہر 50 لاکھ روپے سکہ اراج الوقت نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی یہ یاد رکھنا

اس نے اپنے اپ سے وعدہ کرتے ہوئے دوسری دفعہ قلب کو اپنے نصیب میں قبول کیا

جی قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قاضی نے تیسری دفعہ جب یہ الفاظ دہرائے تو اسے ایسا لگا جیسے وہ اس کے نصیب کو سیاہ کرنے کی اخری کوشش کر رہا ہے

جی قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے تین دفعہ قلب کو اپنے نصیب اپنی قسمت میں قبول کرنے کے بعد نکاح نامے پر دستخط کیے

۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ کچھ دیر بعد قلب کے سامنے بھی یہی الفاظ دہرائے گئے تو اس نے بڑے دل نشین طریقے سے قندیل کو اپنی زندگی میں خوش امدید کیا اور نکاح نامے پر دستخط کرنے کے بعد تمام اطراف خوشی کی لہر دوڑ گئی سب ایک دوسرے کو مبارک باث دینے لگے

نکاح کے بعد کھانا تو وہ پہلے ہی کھا چکے تھے تو گھنٹے بھر میں انہوں نے رخصتی کا شور مچایا جبکہ قندیل کا کوئی سگا بھائی یا باپ نہ ہونے کی صورت میں حارث نے اسے قران کے سائے تلے قلب کے ساتھ رخصت کیا

رات کی تقریبا نو بجے وہ ادھر سے بارات لے کر نکلے تھے قلب کے باقی گھر والے تو گاڑیاں لے کر پہلے ہی چلے گئے تھے کیونکہ انہوں نے ادھر جا کر قندیل کے ویلکم کی تیاریاں کرنی تھی

قلب نے قندیل کے لیے گاڑی کا فرنٹ دور کھولا تو قندیل بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کے ساتھ بیٹھ گئی ماہین نے قندیل کی گاڑی میں بیٹھنے میں ہیلپ کی اور بعد میں جا کر حارث کے ساتھ اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی اور ان کے نکلنے سے پہلے ہی روانہ ہو گئی

جبکہ قلب نے حارث کی جانے کے بعد فرنٹ سیٹ پر اس کے برابر میں اکر بیٹھا اور ڈراؤ کرنا شروع کیا

سندس بیگم نے ڈوبتے دل کے ساتھ قندیل کو رخصت کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ قندیل شدید بری طرح سے ناراض ہو کر یہاں سے گئی تھی اور ہو سکتا ہے کہ جلدی واپس انے کا ارادہ نہ کرے مگر وہ اج خوش تھی کہ انہوں نے اج قندیل کو اچھے گھر میں رخصت کرتے اپنا وعدہ نبھایا تھا جو انہوں نے کبیر شاہ کی لاش سے کیا تھا جبکہ سلطان شاہ جس نے بیٹے کے جانے کے بعد اپنی پوتی کو اتنی اٹینشن نہیں دی اب اس کی رخصتی پر اپنے انسو بہنے سے روک نہیں پائے

گاڑی میں گہری خاموشی کا راج تھا قندیل سن بیٹھی تھی جبکہ قلب نے اس شانت ہوئی شیرنی کو ہلانے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ قندیل اس فل تپی ہوئی ہے اگر اس نے کوئی بات کی تو وہ اسے کچا چبانے سے گریز نہیں کرے گی

وہ جب گھر پہنچے تو قلب نے اس کی طرف کا دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا جبکہ قندیل اس کے ہاتھ کو اگنور کرتے ہوئے اپنے قدم گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھائے وہ گھر میں داخل ہوئی تو گلاب کی پتیاں زمین پر بکھرے اس کا استقبال کر رہی تھی اس نے گلاب کی پتیوں پر قدم رکھے جبکہ قلب ابھی بھی گاڑی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اکیلے گھر میں اینٹری کرتے تھے ایک ماہی کو ہنسی اور قلب پر ترس بیک وقت آیا تھا

قندیل نے اپنے قدم سیدھا نیلم بیگم کی طرف بڑھائے اور ان کے پاس جا کر ان کے کان کے قریب جھکتی بولی

انٹی میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں مجھے جیولری سے الرجی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مجھے شدید اریٹیشن ہو رہی ہے کیا میں کمرے میں چلی جاؤں

اس نے بڑے ہی معصوم انداز میں کہا

جی بیٹا کیوں نہیں ماہین اپ انہیں قلب کے روم میں چھوڑ کر ائیں میری بیٹی تھک گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے پہلے قندیل کو جواب دینے کے بعد مہین کو اپنی طرف متوجہ کیا

جبکہ قلب ابھی بھی دروازے میں کھڑا ہو نقوں کی طرح سے دیکھ رہا تھا کہ یہ ہوا کیا ہے پہلے تو وہ اسے لیے بغیر گھر کے اندر اگئی اور اب سیدھا کمرے میں جا رہی ہے بغیر کوئی رسم کیے

قندیل ماہین کے ہمراہ قلب کے کمرے میں چلی گئی جبکہ نیلم نے قلب کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی

قلب نیلم بیگم کا اشارہ سمجھتے اس کے پیچھے چل پڑا جبکہ حارث ماہین اور ان کی فیملی اپنے گھر کو رخصت ہوئی

تمام مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد قلب سیدھا نیلم بیگم کے روم میں گیا کیونکہ نیلم بیگم نے اپنے روم میں جانے سے پہلے اسے اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا تھا

جی امی اپ نے مجھے بلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے کمرے کا دروازہ ناک کرنے کے بعد کہا

بیگم جو اپنے قبرڈ میں سے کچھ جولری باکس نکال کر بیڈ پر بیٹھے انہیں دیکھ رہی تھی قلب کی اواز پر اس کی طرف متوجہ ہوئی

جی بیٹا میں نے بلایا تھا مجھے کچھ ضروری کام تھا تم سے

اؤ بیٹھو نیلم بیگم نے اپنے سامنے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

قلب ان کے بات سننے کے بعد سر ہاں میں ہلاتا ہے ان کے سامنے اکر بیٹھا تو نیلم بیگم نے اپنی بات کا اغاز کیا

دیکھو بیٹا یہ شادی جن بھی حالات میں ہوئی ہے پر اب وہ تمہاری بیوی ہے تمہیں اسے سمجھنے کا اسے اس ماحول میں سروائیو کرنے کا ٹائم دینا ہو گا سمجھ رہے ہو نا میری بات----------

قندیل میری بہو نہیں میری بیٹی جیسی ہے ابھی وہ تمام چیزیں نہیں سمجھ رہی جو تم اور ہم سمجھ رہے ہیں وہ کچے ذہن کی لڑکی ہے 19 سال کی تو ابھی اس کی عمر ہے تم اس کے معاملے میں نرمی برتنا

انہوں نے آرام سے قلب کو سمجھانا شروع کیا جبکہ قلب ان کی بات سننے کے بعد سر ہاں میں ہی لاتا نظر جھکا گیا

اور ہاں یہ کچھ جیلری ہے جو تمہارے بابا نے اور میں نے مل کر لی تھی اپنی بہو کے لیے تو تم یہ جا کر قندیل کو دے دینا

میرے خیال سے منہ دکھائی کے لیے تم نے کوئی نہ کوئی تحفہ لے ہی لیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم کی بات سننے کے بعد قلب نے مسکراتے سر ہان میں ہلایا نیلم بیگم نے جیلری باکس اس کے حوالے کیے اب تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے وہ تین جیولری باکس اٹھائے اور اوپر والے فلور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

اس نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا تو تمام صورتحال حسب توقع اس کے سامنے تھی

بیڈ کی چادر ادھی زمین پر ادھی بیڈ پر لٹک رہی تھی جب کہ قبدیل کا وہ دوپٹہ جو وہ سر پر اڑ کے ائی تھی وہ زمین پر بکھرا پڑا تھا اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف دیکھا تو اس کی تمام جولری پڑی تھی کچھ نیچے زمین پر اور کچھ ڈریسنگ ٹیبل کے اوپر

اس نے ایک بھرپور نظر کمرے کی طرف دوڑائی تو قندیل سے کہیں نظر نہ ائی

وہ چلتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس پہنچا اور وہ جیلری باکس جو وہ اپنے ساتھ لے کر ایا تھا وہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیے

جب اس کی نظر ٹیبل پر پڑی چوڑیوں پر پڑی اس نے غور کیا تو کچھ کانچ کی چوڑیاں ٹوٹی ہوئی تھی جن کے ٹوٹے ہوئے سرو پر ہلکا سا خون لگا ہوا تھا

اور نتھ کے اوپر بھی خون جمع ہوا تھا جیسے اسے پہننے والی نے کھینچ کر اپنے ناک سے جدا کیا ہو اسے دیکھ کر تشویش ہوئی

اس نے اپنے قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھائی ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس نے دیکھا تو ڈریسنگ روم میں کوئی نہیں تھا

وہ چلتا ہوا جب واش روم کی طرف ایا تو واش روم کو اندر کی طرف سے لاک کیا گیا تھا

اس نے بے چینی سے ڈوبتے دل کے ساتھ واش روم کا دروازہ ناک کیا

مگر اگے سے کوئی جواب نہ ایا اس کی بے چینی مزید بڑی تھی

قندیل میں کہہ رہا ہوں جواب دو باہر نکلو واش روم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جواب نادا تھا

قندیل اگر تم اگلے دو منٹ میں واش روم سے باہر نہ نکلی تو میں واش روم کے اندر آجاؤں گا اور مجھے اندر آنے میں کوئی شرم نہیں آئے گی اتنا کہنے کے بعد جب دو منٹ بعد بھی قندیل واش روم سے نہ نکلی تو وہ ڈریسنگ روم سے واش روم کی،، کی،، لانے چلا گیا

،، کی،، لانے کے بعد اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی

جبکہ قندیل جو باتھ ٹب کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھی اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی وہ جب سے کمرے میں آئی تھی روئی جا رہی تھی اب باہر سے قلب کی پکار سن کر بھی خاموش نہ ہوئی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی لاک کھولنے کی کوشش کر رہا ہے اسی اپنے جسم میں ایک سرد لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی

کچھ دیر بعد قلب واش روم کا دروازہ کھولنے کے بعد جب اندر داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا دوپٹے سے بے نیاز وہ باتھ ٹب کے ساتھ نیچے زمین پر بیٹھی تھی
بال کھلے ہوئے لپسٹک ہلکی سی پھیلی ہوئی اور ہاتھ سے رستا ہوا خون اور سرخ انکھیں وہ کہیں سے بھی ایک دن کی دلہن نہیں لگ رہی تھی

قلب بے ساختہ تڑپ کر اس کی طرف بڑھا قندیل تم نے کیا کر لیا چوڑیاں ٹوٹ گئی تمہاری بازو میں تو تم ڈریسنگ کرتی یا مجھے بلا لیتی کتنا خون بہہ رہا ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

جبکہ وہ بے تاثر انکھوں سے اسے دیکھ رہے تھی قلب نے اس کی نظروں کے سرپن کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ اسے کھینچ کر واش روم سے باہر لایا اور بیڈ پر بٹھانے کے بعد ڈریسنگ روم سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر اس کی پٹی کرنے لگا

جبکہ وہ کچھ بھی بولے بغیر بے سدھ سی بیٹھی تھی قلب نے جب اس کی پٹی کر لی تو اس کے پٹی والے ہاتھوں بوسہ دیا کیونکہ زخم دونوں ہاتھوں پر تھے اس لیے دونوں ہاتھوں کی پٹی کی گئی تھی

جبکہ قلب کا یوں اسے چھونا اس کے اندر ایک کرنٹ سا گزار گیا تھا اس نے غصے کی شدت سے اپنے ہاتھ قلب کے ہاتھوں سے نکال کے قلب کو پیچھے کی طرف دھکا دیا وہ جو پاؤں کے بل بیٹھا ہوا تھا کمر کی بل زمین پر گرا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی

مجھے ناپاک کرنے کی دور رہو مجھ سے نہیں تو میں مار دوں گی تمہیں اگر میں تمہیں نہ مار سکی تو خود کو تو مار ہی دوں گی

قندیل بپھری ہوئی شیرنی کی طرح قلب کے اوپر چڑھ دوڑی

جبکہ قلب حیران نظروں سے دیکھ رہا تھا قندیل کیا ہو گیا میں نے بس تمہاری پٹی ہی کی ہے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کو اس کے اتنی شدید غصے کی سمجھ نہ ائی تھی

کیونکہ سندس بیگم نے اس سے یہی کہا تھا کہ قندیل خود اس رشتے کے لیے مان گئی ہے پھر اتنا غصہ کس بات کا

تم تو بہت معصوم ہو نہ جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں ہے تم نے کیا کیا ہے

تم نے وہ سب کچھ کیا ہے جس سے قندیل مر گئی جس سے قندیل ختم ہو گئی قندیل نے یہ الفاظ بڑی مشکل سے ادا کیے تھے کیونکہ انسوں کا گولا اس کے گلے میں اٹک رہا تھا

یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو کیا کیا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب تڑپ کر اس کی طرف بڑھا تھا جبکہ وہ اسے ہاتھ کے اشارے سے دور رہنے کہہ رہی تھی

میں نے کہا نا تم میرے قریب نہیں اؤ نہیں تو میں خود کو کچھ کر لوں گی تم سمجھتے کیا ہو خود کو کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے جب دل کی استعمال کیا جب دل کیا پھینک دیا

قندیل اپنی حد میں رہ کر بات کرو تم کوئی استعمال کرنے والی چیز نہیں تم میری بیوی ہو

ہاں اب تو تم کہو گے کہ میں تمہاری بیوی ہوں زبردستی کی بیوی ایمو شنل بلیک میل کیا گیا ہے مجھے تم سے شادی کرنے کے لیے

میری ماں نے مجھے قسم دی کہ اگر میں شادی نہیں کرو کروں گی تو وہ خود کو کچھ کر لیں گی تم جانتے ہو اس وقت میری بے بسی کا عالم کیا تھا

تم نے یہ شادی صرف اپنی ہوس پوری کرنے کی کی ہے تو اؤ کر لو ہوس پوری نہیں رو کو گی میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اب تو تم میرے شوہر ہو نا جیسا چاہو کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔

اؤ کرو اپنی ہوس پوری میرے بدن سے

جیسے نوچنا ہے نوچ لو میں نہیں رو کوں گی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل اس کے سامنے بیڈ سے کھڑی ہوتے ہوئے چلا کر بولی تھی

جبکہ قلب اس کے اس قدر زہریلے اور تیز الفاظ سن کر حیران ہو گیا تھا وہ لڑکی جو کسی سے بھی اونچی اواز میں بات نہیں کرتی تھی اج اتنی زہریلے الفاظ یو چلا چلا کر کہہ رہی تھی

اب اؤ بھی کر لو اپنی ہوس۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب عورتوں پر ہاتھ اٹھانے کا قائل نہیں تھا مگر قندیل کی اتنے زہریلے اور بے ادب الفاظ سن کر اس کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور قندیل کی گال پر نشان چھوڑ گیا جبکہ قندیل اس کے سامنے حیران اپنے گال پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قندیل اس کی طرف جھپٹی تھی مگر قلب نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے اس کے کمر پر باندھے اور اپنا ماتھا اس کے ماتھے کے ساتھ ٹکایا جبکہ قلب کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو چکا تھا

جب کہ قندیل اس کے اس عمل سے ساکت ہو گئی تھی وہ اس سے امید کر رہی تھی کہ وہ اس پر مزید ہاتھ اٹھائے گا مگر اس کا یہ عمل اسے سن کر گیا تھا

شادی میں نے تم سے اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے نہیں کی قندیل تم سے محبت کرتا ہوں بے حد محبت

میری محبت کو عشق نہ بناؤ میرا عشق تمہاری نازک جان برداشت نہیں کر سکے گی سمجھو نہیں ہوں میں ہوس پرست

تم مجھے پاگل بنانے کی کوشش کر رہے ہو اگر تم ہوس پرست نہیں ہو تو اس دن مجھے اگوا کر کے کلب میں کیوں لے کر گئے تھے کیوں پوری دنیا کے سامنے ان تصاویروں کے ذریعے میرا تماشہ بنایا میں سمجھ رہی ہوں تمہارا پلان

تم جائز طریقے سے اپنی ہوس پوری کرنا چاہتے تھے

پہلے تم نے مجھے اگوا کیا پھر وہ تصویریں بنانے کے بعد سوشل میڈیا پر ڈال دی تاکہ مجبوری میں مجھے تم سے شادی کرنی پڑے

قندیل نے اپنے دماغ میں پلتے زہریلے خیالات سے قلب کو اشناس کروایا جبکہ قلب سن ہوتے دماغ کے ساتھ اس کے الفاظ سن رہا تھا کیا وہ اس کو اس قدر گرا ہوا سمجھ رہی تھی

نہیں کروایا تھا میں نے تمہیں اغوا میں صرف وہاں موجود تھا اور میں نے تمہیں دیکھ لیا اور میں ان سے تمہیں بچا کے لے آیا اور وہ تصویریں میں نے نہیں لی تھی

اگر میں نے تمہارا فائدہ ہی اٹھایا اٹھانا ہوتا تو اسی دن کلب میں تم سے اپنی ضرورت پوری کر لیتا

نہیں تو میں ان تصویروں کے ذریعے تمہیں بلیک میل بھی کر سکتا تھا مگر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا یہ تمہارے دماغ کا فتور ہے

قلب نے اپنا ماتھا ابھی بھی قندیل سے قندیل کے ماتھے سے جدا نہیں کیا تھا

میں تمہاری باتوں میں نہیں انے والی تم چاہے جتنی بھی کوشش کرلو اپ کو دیکھا سچ جھٹلایا نہیں جا سکتا

اس دن میں نے خود بے ہوش ہونے سے پہلے تمہیں خود پر جھکا ہوا دیکھا تھا میں کیسے مان لوں کہ تم نے مجھے اگواہ نہیں کیا تھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب قلب اپنی تمام تر شدتوں سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنا شدت بھرا لمس اس کے ہونٹوں پر چھوڑنے لگا جبکہ قندیل اپنی رکتی ہوئی سانسوں کے ساتھ اس کا جان لیول لمس برداشت کر رہی تھی

قلب جب اس سے کچھ دیر جدا نہ ہوا تو قندیل کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا اس نے اپنے ہاتھ قلب کی گرفت سے چھڑوانے چاہیے مگر قلب کیے گرفت مضبوط تھی

قلب اس کی مزاحمت کو ناکام کرتا ہے مزید شدت بڑھاتا اس کے ہونٹوں پر جھکا رہا یہاں تک کہ قندیل کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ ملتا ہوا محسوس ہوا جب وہ اس سے پیچھے نہ ہٹا تو قندیل نے اس کی شدت میں اپنی شدت ملاتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر کاٹا

قلب اپنی شدت میں اس کی شدت اور بعد میں اپنے ہونٹوں پر اس کے دانتوں کا دباؤ محسوس کرتے مسکراتا ہوا اس سے جدا ہوا کیونکہ اب اسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اگر وہ کچھ دیر اور اس سے جدا نہ ہوا تو قندیل اپنی سانسیں کھو بیٹھے گی

جبکہ قندیل اس کے پیچھے ہونے پر لمبے لمبے سانس لیتی ہے اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا گئی

کیا اب تمہیں میرے لمس میں ہوس محسوس ہوئی ہے کیا تمہیں محسوس ہوا کہ میں نے صرف تمہارا فائدہ اٹھانے کے لیے تم سے شادی کی ہے قلب نے اس سے سوال کیا

جبکہ قندیل سن ہوتے دماغ کے ساتھ اپنا اس کے سینے سے ٹکائے کھڑی تھی کیونکہ اسے اس کے لمس میں محبت شدت جنون اور احترام کے سوا کچھ محسوس نہیں ہوا تھا حتی کہ یہ لمس اس لمس سے بہت جدا تھا جو اس دن اس نے اپنے سن ہوتے دماغ کے ساتھ اپنے بدن پر محسوس کیا تھا وہ کھردری انگلیاں جو اسے نوچنے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ اج یہ لمس اسے احترام میں ڈوبا ہوا محبت سے لبریز محسوس ہوا تھا اسے شک ہوا جیسے یہ وہ نہیں جو وہ سمجھ رہی ہے مگر وہ اپنی انکھوں دیکھا کیسے جھٹلاتی جس نے اپنے سن ہوتے دماغ کے ساتھ اخری جھلک دیکھی بھی تو کس کی صرف اور صرف قلب شاہ کی اور وہ تصاویر بھی تو اس بات کی گواہ تھی کہ اس دن کلب میں اس کے ساتھ قلب تھا

قلب نے جب اسے یوں ہی سن کھڑا محسوس کیا تو اپنے لب اس کے خون الودہ ناک سے مس کیے

کس قدر ظالم لڑکی تھی خود پر بھی رحم نہیں کر رہی تھی نتھ اتارتے وقت شاید اس نے کھولی نہیں بلکہ کھینچ کر اتاری تھی جس کی وجہ سے ناک زخمی ہو گیا تھا

جبکہ قندیل اس کا لمس اپنے ہونٹوں کے بعد اپنے ناک پر محسوس کرتی اندر تک لرز گئی تھی اس نے ایک دفعہ اور اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر پکڑ ابھی بھی کمزور نہیں ہوئی تھی اور شاید یہ پکڑ زندگی میں کبھی کمزور نہیں ہوں گی تھی یہ قلب شاہ کا ہاتھ تھا جس نے پوری شدت،، محبت و احترام سے قندیل شاہ کا تھاما تھا کبھی نہ چھوڑنے کے لیے

قلب پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں اگر اپ اتنے ہی سعادت مند ہیں تو مجھے کوئی ثبوت کیوں نہیں دیتے کہ اپ اس دن نہیں تھے کوئی اور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے یہ سوال کیا تھا کیونکہ قلب وہ نہیں لگ رہا تھا جو وہ سوچ رہی تھی اسے اس کے لمس میں رتی برابر بھی ہوس محسوس نہیں ہوئی تھی وہ یہ سوچنے پر مجبور تھی کہ اگر اس دن یہ نہیں تھے تو کون تھا اور اگر اس دن یہ نہیں تھے تو کوئی ثبوت تو دے

ہاں ہے میرے پاس ثبوت مگر اسے پیش کرنے کے لیے مجھے کچھ وقت چاہیے قندیل پلیز پلیز مجھے کچھ وقت دو میں اپنی بے گناہی ثابت کروں گا ضرور کروں گا تب تک یوں خود کو اور مجھ کو اذیت نہ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا ماتھا دوبارہ اس کے ماتھے سے ٹکاتے ہوئے التجا کی تھی

تمہیں اپنا ثبوت پیش کرنے کے لیے کتنا وقت چاہیے قلب شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کچھ حد تک اپنے دل کو مطمئن کرتی ہوئی بولی

مجھے کم سے کم بھی تین مہینہ چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے کچھ سوچتے ہوا کہا کیونکہ وہ رابیہ نامی لڑکی جس نے یہ تمام واقعہ ہوتے اپنی انکھوں سے دیکھا تھا اس نے اس مہینے کی اخر میں واپس انا تھا مگر شاید دشمنوں کو ان کی خبر ہو گئی تھی اس لیے وہ اس مہینے نہیں اگلے مہینے کی اخر میں ارہی تھی وہ بہت ضروری تھی

اس سے ثبوت حاصل کرنے کے بعد تقریبا مہینہ تو انہیں کاروائی میں بھی لگ جانا تھا

قلب نے اس کے سوال کے جواب میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے قلب حیدر اج سیدہ قندیل شاہ تم کو ایک موقع دیتی ہے اگر ان تین مہینوں میں تم نے اپنی بے گنائی کا کوئی ثبوت نہ دیا تو یہ میرا وعدہ ہے تم سے اور خود سے میں تم سے طلاق لے کر چلی جاؤں گی ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی سے دور

اور اس سے پہلے میں تم سے تمہارا کوئی حق نہیں لوں گی میں تمہاری بیوی ہوں تم اپنی مکمل حقوق مجھ سے حاصل کر سکتے ہو میں تمہیں نہیں روکوں گی کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

اس عورت پر خدا کی لعنت ہوتی ہے جو اپنے شوہر کو اس کا مکمل جائز حق نہیں دیتی تو میں اس گناہ کبیرہ کی حقدار نہیں بننا چاہتی

قندیل کی بات سننے کے بعد قلب نے سر ہاں میں ہلاتے اپنی بات کا اغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

پر تم نے ان تین مہینوں میں امی کو ہمارے رشتے کی نوعیت بارے میں پتہ نہیں چلنے دو گی ان کو اس بات کی بھنک بھی نہیں ہونی چاہیے کہ ہماری شادی ایک کانٹریکٹ پر قائم ہے ہم ان کے سامنے ایک ہیپی کپل بن کے رہنا ہے

اس کی بات سننے کے بعد قندیل نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کا ہاں میں اشارہ ملنے کے بعد قلب اس سے دو قدم کے فاصلے پر ہوا تم چینج کر کے سو جاؤ تھک گئی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اتنا کہنے کے بعد اپنے قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھائے اور ادھر سے ایک گلابی رنگ کا سوٹ نکال کر قندیل کی طرف بڑھایا

یہ پہن لو اس سوٹ میں تم کمفرٹیبل فیل کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے بغیر کچھ بھی کہے اس کے ہاتھ سے سوٹ لیتے ہوئے قدم واش روم کی طرف بڑھائے تاکہ وہ نہا کر اپنے کپڑے بدل سکے

جبکہ اس کے واش روم میں جانے کے بعد قلب بیڈ پر بیٹھا اس کے الفاظ اور اپنی باتیں سوچ رہا تھا ایک ہی دن میں کیا سے کیا ہو گیا تھا اسے لگا تھا کہ قندیل نے اپنی مکمل رضامندی سے نکاح کا فیصلہ لیا ہے مگر اسے یہ ہر گز معلوم نہ تھا کہ اسے ایمو شنل بلیک میل کیا گیا ہے وہ اندر سے کس قدر اذیت میں ہو گی اس کا اندازہ قلب کو بہت اچھی طرح سے تھا

قندیل جب شاور لے کر واش روم سے باہر نکلی تو قلب ابھی بھی بیڈ پر اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا قندیل نے اس پر غور دیے بغیر اپنے قدم ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھائے اور وہاں موجود اپنا لوشن لگایا جو ماہین اس کے سامان کے ساتھ ادھر سیٹ کر کے گئی تھی

لوشن لگانے کے بعد وہ سیدھا بیڈ پر ایک سائیڈ پر جا کر لیٹ گئی جبکہ قلب بخوبی سمجھ رہا تھا اس کی نظر اندازی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اٹھا اور ڈریسنگ روم میں سے اپنا سادہ سا بلو کلر کا ٹراؤزر اور وائٹ کلر کی شرٹ لیتا فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا جبکہ قندیل نے اسے زیادہ نوٹس نہیں لیا تھا کمفرٹ گردن تک اوڑھتے وہ سونے کی تیاری میں تھی پر اسے نیند کہاں انی تھی

اج وہ ایک کمرے میں اکیلی نہیں اس کے ساتھ ایک اور وجود بھی تھا جس کی کشش سے نیند تو اسے نہیں انے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خیر کچھ دیر بعد قلب واش روم سے فریش ہو کر نکلا تو قندیل کو انکھیں بند کیے پایا وہ سمجھ رہا تھا

سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سو نہیں رہی تھی مگر سونے کا ناٹک ضرور کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بھی کچھ کہے بغیر اپنے سائیڈ والی جگہ سنبھالی اور لیٹ گیا ان کے درمیان یہ خاموشی صرف سکون تھی یا کسی انے والے بڑے طوفان کی اطلاع یہ تو اب وقت یہ بتا سکتا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

حارث اور ماہین جب گھر پہنچے تو ارم بیگم اور کرن بیگم تو اتے ساتھ ہی اپنے کمرے میں جا کر ارام کرنے لگی کیونکہ کرن بیگم کی طبیعت کچھ ناساز تھی جبکہ غازم شاہ کسی ضروری کام کی وجہ سے انہیں گیٹ پر چھوڑتے گاڑی لے کر کہیں واپس چلے گئے

ماہین جو گاڑی سے اترنے کے بعد خوشی خوشی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی اسے اس بات کی بے حد خوشی تھی قندیل اس کی بیسٹ فرینڈ ہی اس کے سر کی بیوی بن گئی ہے جب وہ اپنے کمرے کے پاس پہنچی تو کمرے کے اندر سے کسی نے اس کا بازو کھینچ کر اندر کی طرف کھنچا اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا کمرے میں اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ کچھ خاص دیکھ نہیں سکے مگر ہاتھ کے لمس سے وہ اتنا ضرور سمجھ گئی کہ یہ انسان کون ہے جس نے یہ حرکت کی ہے

حارث یہ کیا حرکت ہے تمہیں پتہ ہے میں کتنا ڈر گئی تھی بندہ ارام سے بھی تو بات کر سکتا ہے نا

ماہین نے اپنا رخ حارث کی طرف کرتے ہوئے کہا جبکہ وہ دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا دلکشی سے مسکراتا ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ہاتھ بھرا کر لائٹ ان کی تو پورا کمرہ روشنی سے نہا گیا اور پھر چلتا ہوا اس کی طرف آیا تھا جبکہ ماہین اپنے قدم اہستہ اہستہ پیچھے لے جا رہی تھی اسے حارث کی کل کی حرکت بولی نہیں تھی

حارث جو بھی بات کرنی ہے دور جا کے کرو نہیں تو کمرے سے باہر نکل جاؤ مجھے کوئی بات نہیں تم سے اور تم اگے کیوں ا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین کو حارث کا یوں اپنی طرف انا خوف میں مبتلا کر گیا تھا وہ لڑکی جس نے اپنے دو سالہ کیریئر میں 10 سے زیادہ مشن سیکسفلی حل کیے تھے وہ اج اپنے ہی شوہر کے قریب انے سے ڈر رہی تھی

اج تم بہت سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کی اتنی لمبی چوڑی بات کا صرف ایک فقرے میں جواب دیا جبکہ ماہین اپنی تعریف سننے کے بعد خوش ہونے کی بجائے اسے اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائی دی

مجھے پتہ ہے کہ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوں تمہیں میری خوبصورتی کو نہارنے کی ضرورت نہیں ہے تم کمرے سے باہر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اس کی تعریف کو کسی کھاتے میں لائے بغیر کڑک اواز میں کہا شاید وہ اس کی اواز کی کڑک سے ڈر کے دور ہو جائے مگر وہ حارث تھا ابھی اتنا اس کا کہنا تھا کہ

حارث نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا ماہین کھنجاؤ کی وجہ سے اس کے سینے سے آ لگی

اگر تم کو پتہ ہے کہ تم خوبصورت ہو تو مجھے بھی تھوڑا نہارنے دو تھوڑی تعریف کرنے دو تم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد حارث نے ایک ہاتھ اس کی کمر پر جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے سے بال پیچھے ہٹائے

دیکھو حارث کل والی حرکت دہرانا نہیں۔۔۔

نہیں تو میں تمہارا ناک پھوڑ دوں گی ماہین نے اپنی طرف سے دھمکی دینے کی کوشش کی جبکہ وہ اس کی بات سننے کے بعد مسکرایا دیا گہری مسکراہٹ تھی

تم میرا ناک توڑو گی میرا سیریسلی۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسے یہ کوئی ناممکن سی بات ہو

تمہیں نہیں پتا کہ اسلام میں شوہر پر ہاتھ اٹھانے کی کتنی سخت سزا ہے کیا تم گناہ لینا چاہتی ہو اللہ سے۔ چہ چہ چہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تم سے اس چیز کی امید نہیں تھی ماہین۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کی سوچ پر افسوس کرتے ہوئے کہا جیسے یہ کوئی بہت ہی دکھ کی بات ہو

نہیں حارث میرا مطلب وہ نہیں تھا جب تم میرے قریب اتے ہو نا تو مجھے کچھ کچھ ہوتا ہے کچھ عجیب لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حارث کی بات سی گھبراتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگی جبکہ حارث اس کی معصوم سی بات سنتے اپنی مسکراہٹ چھپانے لگا

کیا ہوتا ہے میری جان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے مزید کریدنا چاہا

پتہ نہیں دل میں گدگدی سی ہوتی ہے ماہین نے اس کے سوال کے جواب میں بہت معصومیت سے کہا

کہاں ہوتی ہے گدگدی میری جان کو۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کی بات سے استفسار کرتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد ماہی نے اپنی شہادت کی انگلی اپنے دل کے مقام پر رکھی جیسے اسے بتانا چاہتی ہوں کہ یہاں گدگدی ہوتی ہے دل میں۔۔۔۔۔۔۔

میری جان کو دل میں گدگدی ہوتی ہے حارث نے لاڈ سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ماہین اس کی بات سننے کے بعد زور وشور وسے چہرہ ہاں میں ہلانے لگی وہ ابھی بھی حارث کی پکڑ میں تھی۔

اس کے بعد سنے کے بعد حارث اس کے دل کی مقام پر جھکا اور اپنے بے تاب لب اس کے دل کے مقام پر رکھے۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اس کا لمس اپنے دل کی قوم پر محسوس کرتی تڑپ گئی تھی اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی کندھوں کو کس کے پکڑ لیا تھا

جبکہ حارث اپنے لب کچھ دیر وہاں رکھنے کے بعد جب پیچھے ہوا تو اس کا چہرہ دیکھ حیران رہ گیا جو سرخ ٹماٹر ہو رہا تھا

اس کو اس کی معصومیت پر ترس اور پیار بیک وقت ائی وہ انکھیں بند کیے ہی کھڑی تھی جب حارث نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا

تو وہ بیڈ پر کمر کے بل گری

گرتے ہی اس نے اپنی انکھیں جھٹ سے کھول لی

ابھی وہ کچھ سمجھتی اس سے پہلے حارث اس کے اوپر جھکا اور اس کی گردن سے بال پیچھے کرتے وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا

جبکہ وہ اس کی شدت کو برداشت کرتے اسے پیچھے کرنے کی جدوجہد کر رہی تھی حارث پیچھے ہونے کی بجائے اسے مزید اپنی شکنجے میں جکڑ لیا

جبکہ ان دونوں کے پاؤں بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے حارث اس پر جھکا اپنی محبت اس پر نچھاور کر رہا تھا ماہین کو اپنی گردن پر شدید جلن محسوس ہونے لگی تو اس کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی اس کی انکھیں انسوؤں سے بھر گئی جب وہ اسے روک نہ سکی تو اپنے ہاتھوں سے بیڈ شیٹ کو کس کے پکڑ لیا اور انکھیں بند کر لی

حارث کو جب اپنی گال پر اس کے گرتے ہوئے انسو محسوس ہوئے تو اس نے نظر اٹھا کر اوپر ماہین کی طرف دیکھا تو وہ بیڈ شیٹ کو ہاتھوں میں کس کے پکڑے انکھیں بند کیے سسکنے اور رونے کا کام سرانجام دے رہی تھی

حارث کو بے ساختہ اپنی بے خودی پر شرمندگی محسوس ہوئی وہ ایسا تو نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کی شدت پر رو پڑے وہ تو محبت سے ایسے چننا چاہتا تھا

اور شاید وہ بھی اس چیز کے لیے تیار ہو گی

وہ محض 22 سال کی لڑکی تھی 19 سال کی عمر میں اپنا انٹر کمپلیٹ کرنے کے بعد اس نے ایجنسی جوائن کی تھی دو سال اسے سروس کرتے ہوئے ہو گئے تھے حارث اور اس نے سکریٹ ایجنسی ایک ساتھ جوائن کی تھی

کیونکہ حارث کا پہلے تو کوئی ارادہ نہیں تھا سیکرٹ ایجنسی جوائن کرنے کا مگر قلب کے پیچھے اور پھر ماہین کو بھی ایک الگ سا شوق سر جڑا ہوا تھا کہ اس نے ارمی ایجنسی میں ہی جانا ہے جس کے چلتے حارث نے بھی ایجنسی میں اپنا قدم رکھا

حارث ماہین سے پیچھے ہوتے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھا چکا تھا جبکہ خود اس کے سامنے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا جب کہ وہ ابھی بھی رونے میں مصروف تھی

کیا ہوا میری جان ایسے کیوں رو رہی ہو ائی ایم سوری مجھے اتنا بے خود نہیں ہونا چاہیے تھا مگر تم اج لگ ہی اتنی خوبصورت رہی میں کیا کروں حارس نے اسے اپنی بے بسی سے اگاہ کرنا چاہا جب کہ وہ اس کی بات سننے کے بعد غصہ انکھوں میں بھرے اسے دیکھ رہی تھی

حارث تمہیں پتہ ہے اپ مجھے کتنی جلن ہو رہی ہے مجھے رونا ارہا ہے تم اتنے بے خود کیسے ہو سکتے ہو تھوڑا تو میرا خیال کرو اپنے جذباتوں پر بند باندھو نہیں تو جاؤ بڑی مما سے بات کرو اور شادی کرو

یوں شادی سے پہلے میں تمہیں اپنے قریب نہیں انے دے سکتی مانا کہ ہمارا نکاح ہو گیا ہے مگر پھر بھی ایک جھجک ہوتی ہے تم سمجھ رہے ہو نا میری بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اسے ارام سے سمجھانے کی کوشش کی

جبکہ وہ اس کی بات سمجھتا سر ہاں میں لاتا اس کے سامنے کھڑا ہوا

جی میری جان میں سمجھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد حارث نے اس کے ماتھے پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑا اور اپنے قدم دروازے کی طرف بڑھائے جب اسے پیچھے سے ماہین کی اواز ائی

حارث تم بھی اج بہت ہینڈسم لگ رہے ہو حارث نے جب پلٹ کر دیکھا تو ماہین انکھوں میں انسو لیے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی

حارث کو یہ منظر دنیا کا سب سے خوبصورت منظر لگا وہ اسے مسکرا کر ایک نظر دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا کیونکہ ہو سکتا تھا اگر کچھ دیر وہ وہاں اور رکتا تو اپنے جذبات پر بند نہ باندھ پاتا

جبکہ حارث کے جانے کے بعد ماہین نے اپنے چہرے سے انسو صاف کیے اور سامنے ڈریسنگ مرر میں اپنی گردن کو دیکھا جو سرخ نشانات سے بھر چکی تھی

ماہین نے اپنے ہونٹوں کا کنارہ اپنے دانتوں تلے دباتے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اپنے گردن پر موجود زخموں کو چھوا تو اس کی جلن مزید بڑی اس کے منہ سے بے ساختہ سسکی نکلی

حارث تم بہت برے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر کبرڈ سے اپنے کپڑے لیتی واش روم میں گھس گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

صبح جب قلب فجر کی نماز کے لیے اٹھا تو اس نے اپنی بائیں طرف دیکھا جہاں قندیل موجود نہیں ہوتی اس نے بے ساختہ ایک نظر مکمل کمرے پہ ڈالی قندیل سے کہیں نظر نہ ائی

ابھی وہ قندیل کو نظروں ہی نظروں میں تلاش کر رہا تھا جب واش روم کا دروازہ کھلا اور قندیل ٹاول سے بالوں کو رگڑتے ہوئے باہر نکلی قلب نے ایک بھرپور نظر قندیل کے بھیگے سراپے پر ڈالی جو ہلکے نیلے کلر کے کرتا کیپری میں کمال لگ رہی تھی

جبکہ قندیل نے اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتے اپنے قدم ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھائے اور ہیئر ڈرائر سے اپنے بال ڈرائی کرنے لگی

قلب نے بیڈ سے ٹیک لگاتے اپنے سر کے نیچے دونوں بازو جمائے اسے ہی دیکھ رہا تھا قلب نے اج پہلی دفعہ اس کے بالوں کو غور سے دیکھا تھا رات کو سچویشن ایسی نہیں تھی کہ وہ کسی چیز پر غور کر

پاتا جبکہ یونیورسٹی ٹائم میں وہ حجاب کیے رکھتی تھی ہلکے بورے کلر کے سلکی لمبے کمر سے نیچے جھولتے بال اسے بے حد پسند آئے تھے اس نے ایک نظر ٹائم کی طرف دیکھا تو صبح کی چار بج رہے تھے اتنی صبح وہ نہائی کیو تھی قلب کو اس کی دماغی حالت پر اندیشہ ہوا

قلب بیڈ سے اٹھتے ہوئے اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور اس کے بالوں کو ہاتھ پر لیٹ کر ہلکا سا اپنی طرف کھینچا تو قندیل نے اس کے ہاتھ سے اپنے بال لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھا پھر ہیر ڈرائی دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا ہیں

کیا مسئلہ ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں صبح صبح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی تو میں کہہ رہا ہوں اتنی صبح صبح تمہیں نہانے کی کیا ضرورت ہے وہ بھی اتنی سردی میں قلب نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال کیا

جبکہ وہ اس کی بات سننے کے بعد کچھ نروس سے ادھر ادھر دیکھنے لگی م۔م۔م۔مجھے بس گ۔گ۔گ۔گھٹن ہو رہی تھی اس لیے میں نے ن۔ن۔نہانی مجھے دیر ہو رہی ہے میں نے نماز پڑھنی ہے اتنا کہنے کے بعد وہ اس کے دائیں طرف سے گزرتی ڈریسنگ چلی گئی جبکہ پیچھے قلب اس کے اٹکتے لہجے سے حیران ہوا مگر پھر اپنا وہم سمجھتے وضو بنانے کے لیے واش روم چلا نا

قلب جب وضو بنا کر دوبارہ ڈرائنگ روم میں واپس ایا تو قندیل دو جائے نمازیں بیچھائے ایک نماز پر خود کھڑی تھی جبکہ دوسری نماز اس سے تھوڑی فاصلے پر اگے کی طرف بچھائے ہوئے شاید وہ اس کا انتظار کرے رہی تھی

قلب نے مسکراتے ہوئے اگے والی جائے نماز پر اپنی جگہ سنبھالی اور نماز شروع کی جبکہ قندیل نے اپنی ایک نئی زندگی کی پہلی فجر کی نماز اپنے ہمسفر کی امامت میں شروع کی نماز پڑھنے کے بعد دونوں نے جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا تو قندیل نے اپنے خدا سے اپنے لیے محض صبر کے علاوہ کچھ نہ مانگا جبکہ قلب نے اپنے خدا سے قمدیل کے لیے ٹھیر و خوشیاں اور اس کے نصیب میں خوشیاں مانگی

قندیل نے نماز پہلے ختم کر لی اس لیے وہ اپنی جائے نماز کو رکرتی بیڈ روم کی طرف بڑی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو کر رات میں قلب جو نیچے سے جولری باکس لے کے ایا تھا انہیں اوپن کر کے دیکھنے لگی جس میں دو باکسز میں تو ڈائمنڈ سیٹ جبکہ ایک میں گولڈ سیٹ تھا ان باکسز کے کچھ فاصلے پر ایک مخملی ڈبی پڑی ہوئی تھی جس میں پائل کی ایک جوڑی تھی اسے سب سے زیادہ خوبصورت وہ پائلیں لگی کیونکہ اسے جیلری میں نتھ اور پائل بہت زیادہ پسند تھی

وہ ابھی کھڑی ان چیزوں کو دیکھ رہی تھی جب اسے اپنی گردن پر کسی کی سانسوں کا لمس محسوس ہوا اس نے مڑنے کی کوشش نہ کی کیونکہ اگر وہ پلٹتی تو قلب کے ہونٹ اس کی گال سے مس ہو جاتے

کیسا لگا تمہیں گفٹ یہ جو جیلری باکس ہیں یہ مما نے دیے ہیں تمہیں دینے کے لیے مگر یہ جو پائل ہے میں لے کے ایا ہوں تمہارے لیے منہ دکھائی کے طور پر کیسی لگی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا جبکہ قندیل جس نے ہاتھ میں وہ پائلیں پکڑی ہوئی تھی اس نے پائلیں واپس ڈبے میں رکھ کر ڈبی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دی

مجھے پائل کچھ خاص پسند نہیں ہیں قندیل نے پائلوں کے ڈبی کو دیکھتے ہوئے ہی کہا

ہمم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے محض ہنگارہ برا کیونکہ وہ حقیقت جانتا تھا کہ قندیل کو نتھ اور پائل ہی پسند تھی کیونکہ قندیل سے شادی کرنے سے پہلے قلب نے اس کی ہر بات جانی تھی اس کی پسند نہ پسند سب کچھ

ٹھیک ہے تم مجھے وہ بتادو جو تم کو پسند ہے میں وہ تم کو گفٹ کر دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پسند اتنا کہنے کے بعد قندیل نے اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھئے

میں نیچے جا رہی ہوں اگر ہم نے ایک ہیپی کپل کی طرح ظاہر کرنا ہے تو مجھے لگتا ہے ہمیں اکٹھا نیچے جانا چاہیے۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قلب نے محض سر ہلاتے اپنے قدم دروازے کی طرف بڑھائے

قندیل اس کے پیچھے پیچھے تھی جب وہ نیچے پہنچے تو نیلم بیگم پہلے سے ہی ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگوا رہی تھی

قندیل نے اتے ہی نیلم بیگم کے سامنے اپنا سر جھکاتے سلام کیا تو نیلم بیگم نے بھی خوشی سے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھے ڈھیروں دعائیں دی

قلب قندیل کے اس انداز پر سرشار ہوتا مسکرا دیا اسے اب اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ کمرے کے اندر وہ جیسے بھی ہوں مگر کمرے کے باہر وہ ایک ہیپی کپل ہی ظاہر ہوں گے اور اسے اس بات کا بھی یقین ہو گیا تھا ایک قندیل جو وعدہ کرتی ہے وہ پورا کرتی ہے

ڈائننگ ٹیبل پر سربراہی کرسی پر نیلم بیگم جب کے ان کے دائیں طرف قلب اور قلب کے ساتھ قندیل بیٹھی ناشتہ شروع کر چکے تھے مکمل خاموشی میں ناشتہ کیا گیا ناشتہ مکمل کرنے کے بعد قندیل کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے قلب نے اپنے قدم کمرے کی طرف بڑھائے

قلب نے ناشتہ مکمل کرنے کے بعد کمرے کی طرف جاتے ہوئے قندیل کو اپنے پیچھے انے کا اشارہ کیا جبکہ اس کا اشارہ سمجھتے قندیل نے پہلے تو جانے سے انکار کیا مگر پھر دل میں پتہ نہیں کیا سمائی کہ اپنا ناشتہ مکمل کرنے کے بعد وہ اس کے پیچھے کمرے کی طرف چل دی

جبکہ نیلم بیگم پیچھے ملازمہ سے کہہ کر برتن اٹھانے لگی

قندیل جب کمرے میں داخل ہوئی تو قلب لیپ ٹاپ بیگ میں ڈال رہا تھا شاید وہ یونیورسٹی جانے کی تیاری کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے جب اپنے پیچھے کچھ آہٹ محسوس کی تو قندیل کی طرف پلٹ کر دیکھا

جلدی سے تیار ہو جاؤ ہمیں نکلنے میں پہلے ہی دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے مصروف سے انداز میں بات کا اغاز کیا

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا کہاں جانا ہے ہم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل اس کی بات سے کچھ حیران ہوئی تھی

اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے یونیورسٹی نہیں جانا تیاری کرو تمہاری بکس وغیرہ میں پہلے ہی لے ایا تھا کل بارات کے ساتھ ہی ڈرائنگ روم میں ڈرار کے اندر رکھی ہے جاؤ لے کے اؤ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے حیران کھڑے دیکھ کر کہا

قلب نے اتنا کہنے کے بعد اپنا رخ پلٹتے دوبارہ اپنا دھیان اپنی بیگ کی طرف کیا ہے

قندیل حیرانی سے کھڑی اس کی بات سن رہی تھی وہ یونیورسٹی نہیں جائے گی اس پر اتنی گھٹیا الزام لگائے گئے تھے اور وہ کس منہ سے یونیورسٹی جاتی ہے اب تو جانا اور بھی ناگریز ہو گیا تھا اگر کوئی اس سے پوچھ لیتا کہ اپنے عاشق سے شادی کر لی تو یہ کیا جواب دیتی وہ جو تصویریں وائرل ہوئی ہے وہ سچ ہو جاتی وہ یہی سمجھتے کہ یہ ایک دوسرے کو پہلے سے ہی جانتے تھے اور اب جب تصویریں لیک ہو گئی ہیں تو شادی کر لی

قلب اپ پاگل ہو گئے ہیں میں یونیورسٹی نہیں جاؤں گی لوگ مجھ سے سو طرح کے سوال کریں گے میں کیا جواب دوں گی میں نہیں جانا یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سہمی ہوئی اواز میں کہا

جبکہ قلب جو اپنا کام تقریبا مکمل کر چکا تھا مضبوط قدم اٹھاتے اس کی طرف بڑھا اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا

قندیل نے اس کے اپنے سامنے پھیلے ہوئے ہاتھ کو سوالیہ نظر سے دیکھا مگر پھر جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا جسے قلب نے اپنی مضبوط گرفت میں لیا

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم پر کوئی سوال نہیں اٹھایا جائے گا تمہارا سائباں میں ہوں تمہاری ڈھال میں ہوں تم تک انے کے لیے ہر پریشانی ہر الزام کو پہلے مجھ سے گزرنا پڑے گا

اور سید قلب حیدر شاہ ابھی اتنا بھی کمزور نہیں ہوا کہ اپنی بیوی کی حفاظت بھی نہ کر سکے

قلب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ٹھہرے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ قندیل نے اس کے بات سننے کے بعد نا میں سر ہلایا جیسے اسے یقین نہ ہو کہ کچھ برا نہیں ہو گا

اپ سمجھ نہیں رہے اس دن جب میں یونیورسٹی گئی تھی تو مجھ لوگوں نے بڑے گندے الزام لگائے تھے میں وہ دوبارہ برداشت نہیں کر سکتی اور لوگ کیوں کریں گے اپ کی اور میری بات پر یقین لیکچر کے دوران اپ کا مجھے دیکھنا صرف میں نے ہی نہیں بلکہ باقی اسٹوڈنٹس جو ہیں انہوں نے بھی دیکھا ہو گا۔۔۔۔۔۔

اور اس میں غلط بھی کیا ہے اپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

کس کس کو صفائی دیں گے ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ نے مجھے زمانے میں رسوا کر دیا پہلے اغوا کر کے اور پھر وہ تصویر وائرل کر کے

اپ نے مجھے حاصل کرنے کے لیے کیا کر دیا مجھے ہی ایک سوالیہ نشان بنا دیا

قندیل یہ بات کرتے ہوئے رو رہی تھی جبکہ قلب کو اس کے یہ الفاظ کسی زہریلے تیر کی طرح اپنے دل میں چبتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے بے دھیانی میں قلب کی گرفت قندیل کے ہاتھ پر مدھم ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل میں نے کہا نا کہ میں نے یہ نہیں کیا ہے میں نے ثبوت پیش کرنے کے لیے وقت مانگا ہے تو تب تک تم اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو بعد میں تم پچھتاؤ گی اور تمہارے ہاتھ پھر پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں رہ جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنی گرفت اس کے ہاتھ پر پھر سے مضبوط کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا

ہاں میں نے دیا ہے اپ کو وقت مگر زمانے والے یہ نہیں سمجھیں گے بس مجھے یونیورسٹی نہیں جانا

قندیل نے مضبوط اور اٹل لہجے میں اسے جواب دیا اور اپنا ہاتھ اس کی گرفت نکالنا چاہا مگر قلب کی ہاتھ کی گرفت مضبوط تھی اس لیے نکال نہ پائی

قندیل میں کہہ رہا ہوں نا تم تیار ہو جاؤ تم نے جانا ہے اور ضرور جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کی بات سننے کے بعد کچھ کہنا چاہا جب قلب نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرد مضبوط کرتے ہوئے اپنی طرف کھینچا اور اس کے الفاظوں کو اس کے ہونٹوں سے چن لیا

کچھ دیر تک جب قلب قندیل سے دور نہ ہوا تو قندیل کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی قندیل نے اپنی بائیں ہاتھ سے قلب کے کندھے کو تھامتے اسے پیچھے کی طرف دھکیلنا چاہا جب قندیل کے ہونٹوں پر قلب مزید شدت سے جھکا

کچھ دیر بعد جب قلب کو قندیل کی سانسیں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی تو بہت ہی نرمی سے اپنے ہونٹ اس کے لبوں سے جدا کیے

قلب کے دور ہونے پر قندیل لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اپنا سانس ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ قلب جان نثار نظروں سے اسے نہار رہا تھا اپنی سانسیں ہموار کرنے کے بعد قندیل نے شکوہ کنا نظروں سے اس کی طرف

ایسے کیا دیکھ رہی ہو رات کو تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم مجھے میرا حق لینے سے نہیں روکو گی تو اب مجھے یوں گھور کیو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ یہ الفاظ ادا کیے جبکہ قندیل نے اس کی بات سننے کی بعد شرمندگی سے نظریں جھکا لیں

اب شرمانے کی ضرورت نہیں ہے ڈریسنگ روم سے اپنی چیزیں لے کے آؤ ہمیں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے اپنا لیپ ٹاپ بیگ اٹھایا اور شوز پہننے لگا جب کہ قندیل کوئی اور بات کیے بغیر ڈریسنگ روم کی طرف گئی اور ڈرا سے اپنی چیزیں لے کر واپس ائی

جب وہ واپس ائی تو قلب تقریبا تیار بیڈ پر بیٹھے اس کا انتظار کر رہا تھا

قندیل نے ایک نظری اسے دیکھا اور پھر قبرڈ میں سے سوٹ کے ہم رنگ حجاب نکالتے ہوئے خوبصورتی سے اپنا حجاب بنایا اور چادر اپنی گرد لپیٹنے کے بعد بیگ اٹھاتی اس کی طرف ائی

چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔قندیل نے جھکی ہوئی نظروں سے کہا

جبکہ اس کی یوں جھکی ہوئی نظر دیکھ قلب دلکشی سے مسکرایا اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

نیلم بیگم سے ملنے کے بعد جب وہ نیچے پورچ میں پہنچے تو پورچ میں دو گاڑیاں کھڑی تھی ایک سفید جبکہ دوسری بلیک کلر کی

بلیک کلر کی بی ایم ڈبلیو تی

قلب نے بلیک کلر کی گاڑی کا دروازہ کھول کے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

قندیل نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے اپنی جگہ سنبھالی جبکہ قلب اس کا دروازہ بند کرنے کے بعد دوسری طرف سے اتا سٹیر نگ سیٹ سنبھال چکا تھا

گاڑی مسلسل 15 منٹ سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی

جب قلب کو لگا قندیل اس سے کچھ کہنا چاہتی ہیں وہ بار بار کبھی اسے دیکھ رہی تھی کبھی باہر کی طرف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کچھ پوچھنا چاہتی ہو قلب نے اس کی کشمکش کو دور کرنے کے لیے سوال کیا

ہاں۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔میں

ہاں ہاں بولو میں سن رہا ہوں قلب نے روڈ سے نظریں ہٹاتے ایک نظری سے دیکھتے اسے بولنے کے لیے ہمت دی

قلب کیا ہم یونیورسٹی میں یہ بتائیں گے کہ اپ ہمارے شوہر ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کچھ جھجکتے اور شرماتے ہوئے سوال کیا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قلب دلکشی سے مسکرایا

کیوں تم نہیں بتانا چاہتی کہ تمہارا پروفیسر تمہارا شوہر ہے قلب نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ نا میں نے ایک ناول پڑھا تھا جس میں جو ہیروئن ہوتی ہے نا اس کا جو ہسبینڈ ہوتا ہے وہ اس کا پروفیسر ہوتا ہے مگر وہ اپنی یونیورسٹی میں بتاتے نہیں ہیں کہ وہ ہسبینڈ وائف ہے مجھے لگا شاید اپ بھی ایسا کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کی بات پر سٹپٹاتے ہوئے اپنی صفائی دی

جب کہ اس کی بات سننے کے بعد گاڑی میں قلب کا اونچا قہقہا سنائی دیا وہ اس کی بات پر دل کھول کر ہسا تھا کتنی معصوم ہے یہ حقیقت کی زندگی اور ناول کی زندگی کو ملانا چاہتی ہے

نہیں میری جان تمہیں کسی سے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے چھپاتے تو وہ ہیں جنہوں نے غلطی کی ہو ہم نے نکاح کیا ہے تو تمہیں کسی سے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تم نہیں میں خود ہی سب کو بتادوں گا اور اگر تمہیں کوئی سٹوڈنٹ یا ٹیچر بات کرے تو مجھے ضرور بتائیں قلب نے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت بناتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل نے سادگی سے سر ہاں میں لاتے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنا تو قلب نے اس کی کوشش کو ناکام کر دیا

قلب میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کچھ جھجھکتے ہوئے اس سے اپنی ہاتھ چھڑانے کی درخواست۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اٹل اور صاف لہجے میں جواب دیا جبکہ قندیل نے اس کو اس کے حال پر چھوڑتے ہوئے اپنی نظریں گاڑی سے باہر نظر اتے منظر پر ٹکائی

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

وہ جب یونیورسٹی پہنچے تو پہلا لیکچر سٹارٹ ہو چکا تھا کیونکہ اج انہیں یونیورسٹی انے میں دیر ہو گئی تھی قلب نے یونیورسٹی کی پارکنگ سائیڈ پر گاڑی پارک کی

اور گاڑی سے نکلتے وہ قندیل کی طرف ایا قندیل کی طرف کا دروازہ کھلے اپنے ہاتھ اس کے سامنے پھیلایا

قندیل نے جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا تو قلب نے اسے گاڑی سے باہر نکالا جبکہ آس پاس کھڑے سٹوڈنٹ جو کچھ لیکچر لینے جا رہے تھے اور کچھ کینٹین کی طرف آ جا رہے تھے انہوں نے یہ منظر بہت فرصت سے دیکھا جبکہ قندیل سب کو اپنی طرف دیکھنا پاک کرے کچھ شرمندہ ہوئی تھی اس لیے اپنا ہاتھ قلب کے ہاتھ سے نکالنا چاہا

جب قلب نے اپنی گرفت اس کے ہاتھ پر مضبوط کی اور قدم کلاس روم کی طرف بڑھائے

تم کلاس روم میں بیٹھو میں اپنے افس میں سامان رکھ کے اتا ہوں تو پھر لیکچر سٹارٹ کرتے ہیں

قلب اسے کلاس روم کے باہر چھوڑتے ہوئے ہدایت دی اور اپنے قدم کلاس روم سے تین کلاسز چھوڑ کر موجود اپنی افس کی طرف بڑھائیں

قندیل نے ایک نظر مکمل کلاس کی طرف دیکھیا تو تمام سٹوڈنٹس اپنے اپنے ڈیکس پر بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے

قندیل نے کسی پہ بھی غور کیے بغیر اپنے قدم اپنے ڈیکس پر پڑھائے جہاں ماہین پہلے سے ہی بیٹھی ہوئی تھی جب وہ اپنے ڈیسک پر پہنچی تو ماہین نے کھڑے ہو کر اسے گلے لگایا

کیونکہ اج وہ پانچ دن بعد یونیورسٹی ائی تھی ان کی ملاقات قندیل کی نکاح پر ہوئی تھی

مگر پھر بھی ماہین اسے ایسے لگائے جیسے وہ صدیوں کی بچھڑی ہوئی ہو اس سے گلے ملنے کی بات قندیل اس کے ساتھ ڈیکس پر بیٹھ کر اپنی بکس نکالنے لگی جب کسی نے ان کے ڈیکس پر زور سے ہاتھ مارا جس کی وجہ سے قندیل اندر تک سہم گئی کیونکہ وہ ہاتھ بہت زور سے ڈیکس پر مارا گیا تھا

قندیل اور ماہین دونوں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو لیزا مکروہ مسکراہٹ اونٹوں پر سجائے قندیل کی طرف ہی دیکھ رہی تھی قندیل کو اس کے دیکھنے سے عجیب سی گھن محسوس ہوئی تھی

ہاں جی بولو اب کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر ٹکائے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا جبکہ لیزا اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے قندیل کو اسی انداز سے دیکھ رہی تھی

بہت خوش ہو گی نا تم۔۔۔۔۔۔۔

لیزا نے بہت عجیب سے انداز میں قندیل کو دیکھتے ہوئے کہا جب کہ قندیل نے نا سمجھی میں اس کی طرف دکھا

وہ کیا کہنا چاہتی تھی کس بات پر وہ خوش ہو گی قندیل کو اس کی سمجھ نہیں آئی تھی جبکہ اس کی نظروں میں اٹھتے سوال کو دیکھ لیزا تنزیہ مسکرائی تھی

پہلے تمہاری پکچر وائرل ہوئی تو تین دن بعد تم یونیورسٹی آئی اور پھر جب یہاں پہ سب نے تمہیں تمہارے کرتوت پر برا بھلا کہا تو پھر سے یونیورسٹی سے چھٹیاں اب منہ کالا کر ہی لیا ہے تو جی جھجکنا شرمانا کس بات کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیزا نے زہر خند لہجے میں زہریلے تیر چھوڑے جو قندیل کو اندر تک زخمی کر گئے بے ساختہ قندیل کی انکھیں انسوؤں سے بھری تھی

لیزا یہ تم کس طرح سے قندیل سے بات کر رہی ہو اپنی حد میں رہو نہیں تو میں نے تمہارا منہ توڑ دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے غصے سے لیزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ اس میک اپ کی دکان کے منہ پر دو جھاپڑ لگاتی اس کی عقل ٹھکانے لگا دیتی

اخر کار وہ ایک ادمی افیسر تھی اس سے لوگوں کی ایسی بکواس برداشت کہا ہوتی تھی اگر اس کی جگہ کوئی لڑکا ہوتا تو اب تک اس کی درگت بنا چکی ہوتی

اے ے ے ے ے بہن جی ماہین میں نے تم سے بات نہیں کی تو پلیز تم اپنے لاوے کو ٹھنڈا رکھو اور بیٹھ جاؤ میں قندیل سے بات کر رہی ہوں اس سے ہی کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔

لیزا نے سٹائلز سے اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات پر ماہین کو تو پارہ ہائی ہو گیا تھا وہ اسے مارنے کے لیے اگے بڑھی جب قندیل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ڈیکس پر زبردستی بٹھایا

اور تمہاری ہمت کیسی ہوئی پروفیسر قلب کو مجھ سے چھیننے کی تمہیں میں نے پہلے دن ہی سمجھا دیا تھا کہ تم پروفیسر قلب سے دور رہو وہ میرے ہیں تم پھر بھی ان سے بعض نہیں آئی

لیزا نے ماہین کو جواب دیتے ہوئے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے بات کی

جبکہ قندیل نے اس کے جواب میں کچھ بھی نہ کہا بس خاموشی سے انسو بھری انکھوں سے اسے دیکھتی رہی وہ بے بس تھی وہ لوگوں کو کتنا سمجھاتی کہ یہ پکچر فیک تھی
اب بولو بھی منہ کالا کرتے ہوئے شرم نہیں آئی تھی اب بات کرتے ہوئے شرم ارہی ہے---

---

لیزا نے مزید زہر بھرے لہجے میں کہا تو قندیل کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر اس کے گال پر بہے جب تمام سٹوڈنٹ جو یہ تماشہ دیکھ رہے تھے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں قلب غصے بھری انکھوں سے لیزا کو ہی دیکھ رہے تھے

جب قندیل نے دروازے کی طرف دیکھا تو قلب کو دیکھتے وہ بھاگ کر اس کے سینے لگی اور زور و شور سے رونے لگی تمام گلاس سٹوڈنٹ اس کی اس حماقت پر حیران رہ گئے جبکہ حیران تو قلب بھی ہو گیا تھا اس کے ایسے گلے لگنے پر

جبکہ لیزا نے جب پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا تو اس کا تو سانس کی خشک ہو گیا تھا

قلب کی سرخ انکھیں دیکھتے اسے اپنی موت اپنی انکھوں کو سامنے نظر ارہی تھی

اے میری جان رو کیوں رہی ہو چپ چپ بس بالکل چپ۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہوئے محبت سے اسے رونے سے منع کیا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل مزید اس کے سینے میں گھسنے کی کوشش کرتی اور زور سے رونے لگی

اگر اگلے دو منٹ میں تم خاموش نہ ہوئی تو میں کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر تمہاری سانسوں کو خود میں قید کر لو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے خاموش نہ ہوتے دیکھ اس کی طرف جھکتے اس کے کان میں سرگوشی کی

جبکہ اس کی جان لیوا سرگوشی سننے کے بعد قندیل ایک پل میں اپنی سانسیں تک روک گئی

قلب نے اسے خاموش ہوتے دیکھ اپنی سرخ انکھیں اٹھا کر سامنے لیزا کو دیکھا جو گھبرائے ہوئے چہرے کے ساتھ ایسے ہی دیکھ رہی تھی

قلب نے قندیل کو ایک طرف کیا اور اپنے قدم لیزا کی طرف بڑھائے

تمہیں معلوم ہے تم کس کے بارے میں اور کیا بات کر رہی ہو

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی سے ایسے بات کرنے کی تم سمجھتی کیا ہو خود کو تم دنیا کے سب سے اعلی کردار کی مالکن ہو کبھی تم نے اپنے کپڑوں کی طرف اپنے چہرے کی طرف اپنے کردار کی طرف دیکھا ہے

تم سے لاکھ بلکہ کروڑ درجے بہتر ہے میری بیوی قندیل قلب نے لیزا کے منہ پر دہاڑتے ہوئے کہا

تم جن پکچرز کی بات کر رہی ہو وہ ایڈٹ کی ہوئی ہے اور ویسے بھی قندیل میری بیوی ہے اس کے ساتھ میں جیسے بھی رہوں کسی کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے یہ بات کرتے ہوئے تمام کلاس کی طرف ایک نظر دوڑائی جیسے یہ بات صرف لیزا کے لیے نہیں بلکہ پوری کلاس کے لیے ہو

اور تم مس لیزا اپنی حد میں رہو اگر تم نے قندیل کو آئندہ کوئی ایسی بات کی تو میں تمہیں اس یونیورسٹی سے نکلوا دوں گا اور یہ میری آخری وارننگ سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے وارن کیا اور اپنے قدم قندیل کی طرف بڑھائے جو ابھی بھی انکھوں میں انسو لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

قلب نے قندیل کے پاس پہنچتے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیا اور قدم اپنے افس کی طرف بڑھائے جبکہ وہ اس کے پیچھے کھینچی چلی جا رہی تھی جیسے اسے روکنے کی ہمت ہی نہ ہو

قلب قندیل کا ہاتھ پکڑے سیدھا اپنے افس میں ایا تھا جو قندیل کی کلاس سے تین کلاسز چھوڑ کر تھا

قلب نے اسے لاتے ہوئے سر براہی کرسی پر بٹھایا اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ قندیل اس کے سامنے زاروں قطار چہرے پر ہاتھ رکھے روئے جا رہی تھی

شدت سے رونے کی وجہ سے اس کا جسم ہلکا ہلکا لرز رہا تھا

یار بس بھی کرو اور کتنا روی گی۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بے بسی سے کہا کیونکہ قندیل کا رونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

کیوں نہ روں مسٹر قلب میں کیوں نہ روؤں اپ کی وجہ سے اج مجھے یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے میں نے خود کو اتنا سمیٹ کر رہا تھا کہ کوئی مجھ پر انگلی نہیں اٹھا سکتا تھا مگر اپ کی وجہ سے اج مجھے یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے اپ بہت برے ہیں قلب اپ بہت برے ہیں اپ مر کیوں نہیں جاتے نہ اپ ہوتے اور نہ یہ مسئلہ ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے شدت سے روتے ہوئے جیسے اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی جبکہ اس کے یہ الفاظ سننے کے بعد قلب سکتے میں چلا گیا

کیا وہ اس حد تک اس سے نفرت کر لگی تھی کہ اس کی جلتی سانسوں کی بھی دشمن بن گئی تھی

قلب نے اس کے جواب میں کچھ نہ کہا جب قندیل کو محسوس ہوا قلب کافی دیر سے خاموش ہے تو اس نے اپنے انکھوں سے ہاتھ ہٹا کر سامنے کی طرف دیکھا جو حیرانگی انکھوں میں سموئے اسے ہی دیکھ رہا ہے قندیل کو اپنے الفاظ پر شرمندگی ہو رہی تھی کیونکہ اسے قلب کی انکھوں میں درد واضح نظر ارہا تھا

ابھی قندیل نہیں کچھ کہنے کے لیے اپنے لب کھولے ہی تھے جب افس کا دروازہ نوک ہوا قلب نے اپنی انکھ کا ارتقا اس سے بدل کے دروازے کی طرف دیکھا اور اٹھ کر دروازہ کھلتے باہر نکل گیا

قندیل ابھی اپنے الفاظ کے بارے میں سوچ رہی تھی جب قلب دوبارہ افس میں داخل ہوا

میں پرنسپل سے بات کر کے اتا ہوں قلب نے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے سادہ سے لہجے میں کہا اور باہر نکل گیا

جبکہ پیچھے قندیل اپنے لفظوں کو سوچتے ہوئے دوبارہ رونے لگی

جب قلب نے کہہ دیا تھا کہ وہ گنہگار نہیں ہے تو کچھ حد تک تو اسے بھی یقین کرنا چاہیے تھا ہر وقت ایسے قلب کو اذیت دے کے اسے کیا حاصل ہو جانا تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

سر اپ نے مجھے بلایا۔۔۔۔۔۔

قلب پرنسپل کے سامنے کھڑا ہے ان سے سوال کر رہا تھا

جی ہاں پروفیسر شاہ میں نے اپ کو بلایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پرنسپل نے اس کی بات سے اتفاق کیا ہے

اپ بیٹھ جائیں پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔

پروفیسر شاہ میں نے سنا ہے اپ نے اپنی ہی ایک سٹوڈنٹ کے ساتھ شادی کی ہوئی ہے اور یہ بات اپ نے اج بتائی ہے سب کو کیا میں جان سکتا ہوں یہ شادی کتنے ٹائم پہلے ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پرنسپل نے اپنے سوالات کا اغاز کیا کیونکہ انہیں کچھ دیر پہلے ہی پروفیسر شاہ کی کلاس کا ایک سٹوڈنٹ بتا کر گیا تھا کہ پروفیسر شاہ نے اپنی ہی ایک سٹوڈنٹ کے ساتھ شادی کی ہوئی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس سر میں نے اپنی ہی کلاس کی ایک لڑکی سے شادی کی ہوئی ہے اور ہماری شادی ایک دن پہلے ہوئی ہے سر یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں جسے یوں ڈسکس کیا جائے یہ میری پرائیویٹ لائف ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے تنزیہ انداز میں کہا کیونکہ اسے ہر گز گوارا نہ تھا ہے کہ قندیل کی ذات کو یوں زیر بحث لایا جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پروفیسر یہ اتنی ضروری بات نہیں یہ صرف اپ کو لگ رہا ہے اصل میں یہ بہت زیادہ ضروری بات ہے اس سے یونیورسٹی کا ماحول خراب ہو سکتا ہے اپ کو ہمیں پہلے بتانا چاہیے تھا اب لوگ طرح طرح کی باتیں بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرنسپل نے اپنی طرف سے صفائی دینی چاہیے تھی

سر مجھے بالکل بھی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اور کیا نہیں یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے تو میں اسے یوں ڈسکس نہیں کرنا چاہوں گا اگر کوئی اور بات ہے تو اپ مجھے بتائیں اور مجھے اس بات کا تو پکا یقین ہے کہ اپ اس چھوٹی سی وجہ سے مجھے یونیورسٹی سے نہیں نکال سکتے نہ ہی اپ مس قندیل کو نکال سکتے ہیں سو مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیے میرے لیکچر کا ٹائم ہو گیا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب رکا نہیں افس سے نکل گیا جب کہ پیچھے پرنسپل حیران و پریشان اس دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے قلب ابھی نکل کر گیا تھا

♥♥♥♥♥♥♥

ہیلو حارث۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے پرنسپل کے افس سے نکلتے ہی حارث کو فون ملایا جو اسی کے کسی ضروری کام کی وجہ سے اج یونیورسٹی نہیں ایا تھا

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے پر فیشنل انداز سے کہا کیونکہ یہ قلب کا وہ نمبر تھا جو صرف مشن کے دوران یا کوئی بہت ضروری بات کرنے کے لیے وہ استعمال کرتا تھا

مس لیزا کو اٹھالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب میں بہت ارام سے اس کے سر پہ بم پھوڑا

کیا مطلب ہے اپ کی اس بات کا سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے حیران ہوتے کہا

میں کہہ رہا ہوں مس لیزا کو اج یونیورسٹی چھٹی ٹائم اغوا کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اب الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے تھے جبکہ اس کی بات سننے کے بعد حارٹ مزید الجھن کا شکار ہوا تھا

سر پر اتنی جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی جلدی نہیں ہے جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر کال کٹ کر دی اور اپنے قدم افس کی طرف بڑھائے

جبکہ دوسری طرف کال پر موجود حارث حیران و پریشان فون کو دیکھ رہا تھا جو بند ہو چکا تھا یہ اچانک سر کو کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے بے ساختہ کہا مگر اب وہ کام تو کرنا تھا جو میجر قلب نے کہہ دیا تھا اس لیے تمام کام پسے پشت ڈالتے ہوئے اس کے دیے گئے نئے کام کو سرانجام دینے کی تیاری کرنے لگا

قلب جب افس روم میں داخل ہوا تو اسے قندیل کہیں بھی نظر نہ ائی افس میں ایک مکمل نظر ڈالنے کے بعد اس نے قدم اٹیچ واش روم کی طرف بڑھائے جس کا دروازہ مکمل کھلا تھا مطلب کہ قندیل واش روم میں بھی نہیں تھی اسے حیران ہوئی تھی وہ قندیل کو افس میں ہی چھوڑ کر گیا تھا مگر اب وہ یہاں موجود نہیں تھی قلب اندر ہی اندر پریشان ہوا اس نے اپنے قدم قندیل کی کلاس روم کی طرف بڑھائے جہاں قندیل کا بیگ تو موجود تھا مگر قندیل موجود نہیں تھی

ڈیکس مکمل خالی تھا نہ اس پہ قندیل تھی نہ ماہین تھی ماہین قلب کے لیے کوئی کام کو پورا کرنے گئی تھی

قلب نے قندیل کا بیگ اٹھاتے اپنے قدم اپنے افس کی طرف بڑھائے اور وہاں سے لیپ ٹاپ اور گاڑی کی چابی لیتے گھر کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اسے پورا یقین تھا قندیل غصے میں گھر کی طرف ہی گئی ہو گی

جبکہ قندیل جسے قلب افس روم میں چھوڑ کر گیا تھا کچھ دیر تو وہ وہاں بیٹھے روتی رہی مگر پھر غصے میں اتے بیگ لیے بغیر ہی یونیورسٹی سے باہر نکلتی ٹیکسی میں بیٹھی گھر اگئی

قلب اور اس کے گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں کے گھر

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ایک اندھیرے سے بھرا کمرہ جس میں تین لوگ موجود تھے اپس میں محور گفتگو تھے

کیا تمہیں اس بات کا پکا یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی ہے جو ہمارے پلان کو خراب کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے استفسار کرتے ہوئے کہا

اس کی اواز سے وہ کوئی 45 50 سال کا شخص معلوم ہو رہا تھا

مجھے اس بات کا پکا یقین ہے ورنہ ہسٹری روم سے وہ فائل کہاں گئی جس میں پرانے پرنسپل کے ڈیومنٹس تھے اور لوکر میں سے وہ پین ڈرائیو وہ بھی تو غائب ہے کوئی نہ کوئی تو ہے جو ثبوت اکٹھے کر رہا ہے ہمارے خلاف دوسرے شخص نے جواب دیا جو تقریبا 35 36 سال کا معلوم ہو رہا تھا

اگر تم دونوں کو اس بات پر یقین ہو چکا ہے تو کوئی ایکشن کیوں نہیں لیتے یہ نہ ہو کہ ہم بری طرح پھنس جائیں پچھلی دفعہ تو ہم بچ گئے تھے کیونکہ آس دفعہ یقین حد سے زیادہ تھا اس دفعہ تو یقین والا کوئی معاملہ ہی نہیں ہے تم لوگوں کو اپنے ہر قدم پھوک پھوک رکھنا چاہیے ان تینوں میں سے تیسرا شخص بولا جس نے چند ہدایات دی اس کی اواز سے وہ کوئی 45 46 سال کا ہی معلوم ہو رہا تھا

ایسا کرو تم معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ وہ کون ہے جو ہمارے خلاف کھڑا ہو چلا ہے چکا ہے چل 45 50 سال کے شخص نے کہا

جی ٹھیک ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں تیس 35 سال کے شخص نے جواب دیا اور اپنے قدم کمرے کے باہر بڑھائے جبکہ پیچھے بیٹھے دونوں اشخاص نے وہ جام اٹھائے جو سامنے ٹیبل پر ان کے لیے رکھے گئے تھے اور حرام مایا اپنے گلے سے نیچے اتارتے زوردار قہقہہ لگایا

مگر انہیں کیا معلوم یہ قہقہ شاید ان کی زندگی کے اخری کہہ کے ہوں

♥♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل جب گھر پہنچی تو تقریبا ساڑھے 11 بجے کا ٹائم تھا نیلم بیگم اس ٹائم دوائی لینے کے بعد اپنے کمرے میں ارام کر رہی ہوتی ہے

قندیل سیدھا اپنے کمرے آئی اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹتے زور و شور سے رونے لگی

اسے اج کے واقعے نے بہت دکھی کر دیا تھا اور اس سے بھی زیادہ دکھ وجہ وہ الفاظ تھے جو اس نے قلب کے لیے استعمال کیے تھے اسے رہ رہ کر خود پر غصہ ارہا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا

قلب نے جب اس سے وقت مانگا ہے تو وہ اسے مکمل طور پر اس کا وقت دے کیوں نہیں رہی کیوں اسے بار بار اذیت دے رہی ہے

وہ جب کافی دیر انہی ہے الفاظ کے بارے میں سوچ رہی تو ایک دم سے اس کے دماغ میں ایا اسے کیا فرق پڑتا ہے کہ قلب کو اچھا لگے یہ برا

اس نے کون سا ساری زندگی اس کے ساتھ رہنا ہے ہے یا اسے کون سا اس سے محبت ہے یہ خیال اس کے دل میں ایا ضرور مگر پھر بھی وہ اپنا انسوں کو روک نہ سکی

اس کو کیا پتہ کہ نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے جو دو اجنبیوں کو ایک دوسرے کی جان بنا دیتی ہے یہ تو پھر معصوم سی نازک تھی

جبکہ قلب رش ڈرائیو کرتے ہوئے گھر کی طرف جا رہا تھا جب وہ گھر کے کافی قریب پہنچا تو اس کا فون وائبریٹ ہوا وہ نمبر جو وہ مشن یا ضروری کام کے لیے استعمال کرتا ہے اس نے فون اٹھا کر کان سے لگایا تو دوسری طرف سے حارث کی چہکتی ہوئی اواز ائی

میجر قلب اپ نے جو مجھے کام دیا تھا وہ میں نے کر لیا ہے اپ ابھی اور اسی وقت ہمارے پاس ائے کیونکہ وہ بہت زیادہ وائلنس کر رہی ہے اسے سنبھالنا ہمارے لیے مشکل ہو رہا ہے اپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے حالات کی سنجیدگی کے بارے میں اگاہ کیا

تم ویٹ کرو میں ارہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے گاڑی کا رخ مڑتے ہوئے اپنی سیکرٹ روم کی طرف دوڑائی

♥♥♥♥♥♥♥♥

لیزا جو قلب کا ایسا رویہ دیکھتے ہوئے پریشان ہو گئی تھی اس کی انکھوں کی لالگی کے بارے میں سوچتے ہوئے بار بار اسے جھنجھناہٹ ہو رہی تھی اسے اب ڈر تھا

کہ کہی پروفیسر قلب دوبارہ اکر اسے مزید ڈانٹ نہ دے یا اسے یونیورسٹی سے نکلوا نا دے اس لیے وہ اپنا بیگ اٹھاتی اپنے گھر کے لیے روانہ ہوئی تاکہ نہ وہ یہاں ہو گے اور نہ کوئی اور مسئلہ ہو گا جب وہ

یونیورسٹی سے باہر نکلی تب اس کے سامنے اکر ایک وین رو کی جس میں حارث نے اپنے منہ کے اوپر رومال لپیٹ رکھا تھا جبکہ اس کے ساتھ ماہین بھی موجود تھی ماہین نے بھی اپنے چہرے کو کور کر رکھا تھا دونوں گاڑی میں سے نکلے اور لیزا کو گھستے ہوئے گاڑی میں ڈال کر سیکرٹ روم کی طرف روانہ ہوئے

♥♥♥♥♥♥♥♥

قلب جب روم میں داخل ہوا تو کمرہ مکمل سرخ رنگ میں ڈوبا ہوا تھا جس سے وحشت زدہ ماحول بن گیا تھا قلب نے اپنے قدم اگے بڑھائے اور وہاں موجود اپنا مکمل کالا سوٹ پہنا اور چہرے پر کالے رنگ کا ماسک لگایا

جس سے اس کی پہچان مکمل طور پر چھپ گئی اور پورے سیاہ کپڑوں میں کوئی وحشت زدہ انسان معلوم ہو رہا تھا یا انسان نہیں حیوان

اور چلتا ہوا حارث کے پاس ایا جس نے اپنا منہ کو ور کیا ہوا تھا جبکہ ان کے سامنے ہی لیزا انکھوں پر پٹی بندی منہ پر سکاچ ٹیپ لگائے کرسی پر بندھی ہوئی تھی

قلب نے ماہین کو ہاتھ کے اشارے سے اس کے منہ سے ٹیپ ہٹانے کا کہا جو اس کے بائیں طرف کھڑی تھی ان تینوں کے حلیے میں رتی برابر بھی فرق نہیں تھا

ماہین نے اگے بڑھتے ہوئے بے دردی سے لیزا کے منہ سے ٹیپ ہٹائی جس کی وجہ سے ایک سسکی لیزا کے منہ سے نکلی

کون ہو تم لوگ اور کیوں لے کے ائے ہو مجھے یہاں کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا میں نے اگر تم لوگوں کو پیسے چاہیے تو تم جتنے مانگو گے میں دینے کے لیے تیار ہوں مگر مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیزا نے سسکتے ہوئے کہا کیونکہ رسی اس کے ہاتھوں پر بہت کس کر باندھی گئی تھی جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے درد کی ٹھسیں اٹھ رہی تھی

تم سے جو جو پوچھا جائے اس کا سیدھا سیدھا جواب دینا ہے اگر جواب ہمارے مطابق نہ ہوا تو تمہیں اس کا خامیازہ بہت بری طرح بھگتنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب میں اپنی وحشت میں ڈوبی ہوئی اواز سے اسے وارن کیا

تم اس رات اس کلب میں کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسی وحشت ضدا اواز سے اپنے سوالات کا اغاز کیا

کون سے کلب میں میں کچھ سمجھی نہیں میں کلب نہیں جا۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اس کے الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے جب ماہین نے اس کے منہ پر ایک زناٹے دار تھپڑ مارا

سر نے تم سے پہلے ہی کہا ہے جواب اگر ہمارے مطابق نہ ہوا تو ہر غلط جواب پر تمہاری سزا بڑھتی جائے گی ماہین نے غراتے ہوئے کہا

بتا رہی ہو یا میں ایک اور رکھ کے دوں

اسے نہ بولتا دیکھ ماہین نے ایک دفعہ اور اسے وارن کیا

جبکہ اس کے پڑھنے والے تھپڑ کی شدت کی وجہ سے لیزا کا پھٹ گیا اور خون رسنے لگا اور اس کے ہاتھ کا نشان اس کے چہرے پر چھپ چکا تھا

بتاتی ہوں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیزا نے گھبراتے ہوئے کہا جبکہ اس کا جواب سننے کے بعد ان تینوں چہروں پر تنزیہ مسکراہٹ سجی

جبکہ حارث جو پہلے حیرانی سے ماہین کی طرف دیکھ رہا تھا کہ اس کے ایک تھپڑ کی وجہ سے وہ ساری بات بتانے کو تیار ہوں گی تھی اپنے فیوچر کے بارے میں سوچتا ہوا گھبرا گیا

رات کے تقریبا نو بجے قلب فری ہو کے گھر آیا تھا جب وہ گھر میں داخل ہوا نیلم بیگم سامنے صوفے پر بیٹھے اس کا انتظار کر رہی تھی

نیلم بیگم کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ آئی

کیونکہ وہ جانتا تھا اس کی ماں کو اتنی دیر ارام کی نیند نہیں آنی تھی جب تک وہ اپنے بیٹے کو اپنی انکھوں کے سامنے صحیح سلامت دیکھ نہ لے

قلب نے جاتے ہی نیلم بیگم کو سلام کیا پھر ان کے ساتھ صوفے پر لیٹتے ہوئے سر ان کے گود میں رکھ لیا جبکہ نیلم بیگم نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ ہلانا شروع کیا

قلب نے نیلم بیگم کے اس عمل سے سکون سے انکھیں بند کر دی جب اسے نیلم کی اواز سنائی دی

بیٹا تمہارے اور قندیل کے درمیان کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے حیرانی سے اپنی انکھیں کھولتے نیلم بیگم کی طرف دیکھا

نہیں امی کچھ نہیں ہوا کیوں اپ ایسا کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا قندیل اج جب یونیورسٹی سے واپس آئی تھی اس ٹائم میں سو رہی تھی جب میں اٹھی تو صوفے پر موجود اس کا بیگ دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ وہ یونیورسٹی سے واپس آگئی ہے میں اس کے کمرے میں گئی مگر اس کا دروازہ لاک تھا میں نے دروازہ کھٹکا کر اسے اواز دی مگر اس نے اگے سے کوئی جواب نہ دیا اور شام وقت جب وہ ڈنر کے لیے نیچے ائی تو اس کی انکھیں سوجھی ہوئی تھی جیسے وہ بہت زیادہ روئے ہو اور مجھے دیکھنے سے لگ رہا تھا کہ اسے بخار بھی ہے اگر تم دونوں کے درمیان کوئی لڑائی

جھگڑا یا کوئی بحث ہے تو اسے جلد سلجھالو کیونکہ قندیل کو اس حالت میں میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اپنی بات مکمل کرنے کے بعد قلب کے چہرے کی طرف دیکھا جسے جاننا چاہتی ہو اصل وجہ کیا ہے

جبکہ قلب حیرانی سے نیلم بیگم کو دیکھ رہا تھا یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا جو وہ رو رو کے یوں اپنے طبیعت خراب کر لیتی

امی ٹائم کافی زیادہ ہو گیا ہے اپ جا کے ارام کریں میں جا کے دیکھتا ہوں قندیل کو کیا ہوا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا سر نیلم بیگم کی گود سے اٹھاتے ہوئے انہیں اپنے حصار میں لگتے ہوئے محبت پاش لہجے میں کہا اور ان کے ماتھے پہ بوسہ دینے کے بعد اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

جبکہ نیلم بیگم قلب کے جانے کے بعد اللہ تعالی سے اپنے گھر کی خوشی کی دعا کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

♥♥♥♥♥♥♥

قلب جب کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا قلب نے ہاتھ کی مدد سے سوئچ ان کرتے ہوئے لائٹ جلائی

جب کمرہ روشن ہوا تو اس کی سب سے پہلی نظر بیڈ پر لیٹے وجود پر پڑی جو خود کو کمفرٹ سے لپیٹے اپنی خوشگوار نیند کا مزہ لوٹ رہی تھی

قلم دھیرے مگر مضبوط قدموں سے چلتے ہوئے قندیل کے پاس اکر رکا اس نے ہاتھ بڑھا کر قندیل کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس سے معلوم ہوا نیلم بیگم کے کہنے کے مطابق اسے تھوڑا نہیں بہت زیادہ بخار تھا

اس کا جسم بخار سے تپ رہا تھا کمفرٹ میں لیٹنے کے باوجود وہ ہلکی ہلکی لرز رہی تھی قلب کو اب اس کی حالت پر تشویش ہونے لگی یونیورسٹی والی بات اتنی بڑی نہیں تھی جو وہ اس طرح بیمار پڑ جاتی ہو سکتا ہے وجہ کچھ اور ہو قلب نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے سے ہٹاتے ہوئے قدم ڈرائنگ روم کی طرف بڑھائے وہاں سے فرسٹ ایڈ باکس لا کر اس میں سے تھرمامیٹر نکالتے قندیل کا ٹمپریچر چیک کرنے لگا

وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ قندیل کو 103 پر بخار ہے اتنا تیز بخار دیکھنے کے بعد قلب نے جلدی سے اپنا ہاتھ فون کی طرف بڑھایا جب اسے وقت کا اندازہ ہوا اس وقت ڈاکٹر کو بلانا مناسب نہیں

قلب نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے قدم کچن کی طرف بڑھائیں

قلب نے کچن میں جانے کے بعد فرج میں سے ائس کیوبز نکالے کانچ کے باؤل میں ائس کیوب ڈالنے کے بعد اس میں تھوڑا سا پانی ڈالتے اس نے کپڑے کی بنی ہوئی پٹیاں اس میں بھگو دی اور قدم دوبارہ کمرے کی طرف بڑھائے

قلب نے کمرے میں انے کے بعد پانی میں ڈوبی ہوئی پٹیوں کو ہلکا ہلکا نچوڑ کر قندیل کے ماتھے پر رکھنا شروع کیا کیونکہ وہ ایک ارمی افیسر تھا اور ارمی میں فرسٹ ایڈ کی مکمل ٹریننگ دی جاتی تھی تاکہ وہ مشکلات کے وقت میں خود کو خود سنبھال سکے

تقریبا گھنٹہ لگاتار پٹیاں کرنے کے بعد اسے قندیل کا بخار ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا جس کی وجہ سے وہ ہوش میں انا شروع ہوئی

قلب نے جب اسے ہوش میں اتے دیکھا تو پانی بھری پٹیاں کرنا بند کر دی اور باؤل واپس کچن میں رکھ کر پانی کا ایک گلاس لے کر واپس کمرے میں ایا

اس نے واپس اکر دیکھا تو قندیل ہلکی ہلکی انکھوں کھولیں اسے یہ دیکھ رہی تھی قلب نے فرسٹ ایڈ باکس میں سے بخار اور جسم درد کی میڈیسن نکالتے ہوئے قندیل کی طرف بڑھائی کیونکہ نیلم بیگم نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ ڈنر کر چکی ہے

قندیل نے اپنے لرزتی ہاتھوں سے اس کے ہاتھ سے میڈیسن پکڑتے اپنے منہ میں ڈالتے دوسرے ہاتھ سے پانی کا گلاس اٹھاتے اپنے منہ سے لگایا

میڈیسن لینے کے بعد وہ دوبارہ لیٹ گئی جبکہ قلب ڈریسنگ روم سے اپنا سلیپنگ سوٹ لیتے ہوئے واش روم میں چلا گیا

وہ جب واش روم سے باہر ایا تو نیوی بلو کلر کی شرٹ اور نیوی بلو کلر کے ہی کھلے سے ٹراؤزر میں تھا

قلب نے قندیل کی طرف دیکھا تو وہ شاید دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی

قلب اس کے ساتھ جا کر لیٹ گیا اور اسے کھینچ کر اپنے سینے لگاتے اس کے گرد مضبوط حصار بنا گیا

اپنا چہرہ اس کی زلفوں میں چھپائے سونے کی کوشش کرنے لگا جبکہ اس کے جسم سے نکلتی حرارت سے قلب کو سکون مل رہا تھا ایک تو وہ اس کا عشق تھی اوپر سے اس کی یہ بے رخی قلب کی جان لے رہی تھی

♥♥♥♥♥♥

ماہی بیٹا کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب پیچھے سے کرن بیگم (حارث کی امی) کی اواز سنائی دی

جی بڑی مما میں اپنے کمرے میں سونے جا رہی تھی ماہین نے محبت بھرے انداز میں جواب دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے جواب پر کرن بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ میں تھاما چائے کا کپ اس کے ہاتھ میں تھما دیا

بیٹا یہ چائے تو اوپر حارث کو دے آؤ

مجھے ارم (ماہین کی امی) سے کچھ ضروری بات کرنی تھی اس لیے میں ابھی اوپر نہیں جا سکتی تم یہ چائے کا کپ اسے پکڑا آؤ پھر سو جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کرن بیگم نے اتنا کہنے کے بعد ماہین کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو تم جاؤ گی یا میں خود دے آؤ

ٹھیک ہے بڑی مما میں چائے حارث کو دے آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے کرن بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے ان کی مشکل اسان کی

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد کرن بیگم نے اپنے قدم ارم بیگم کے کمرے کی طرف بڑھائے

ماہین ہاتھ میں چائے کا کپ لیے یہ سوچ رہی تھی کہ اب اسے جانا چاہیے یا نہیں کیونکہ وہ جب بھی اسے اکیلے میں ملتی تھی اس کا چھیچھورا پن ظاہر ہونا شروع ہو جاتا تھا جس سے اسے بے خود شرم اتی تھی

خیر پھر اپنے دل کو سمجھاتے اس نے اپنے قدم حارث کے کمرے کی طرف بڑھائیں

وہ جب حارث کے کمرے میں داخل ہوئی تو حارث لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا

ماہین نے غیر محسوس انداز میں چلتے ہوئے حارث کے لیپ ٹاپ پر دیکھنا چاہا کہ وہ کیا کر رہا ہے جب اس کی نظر سکرین پر پڑی تو وہاں رابیہ کی ڈیٹیل کھلی ہوئی تھی مطلب کہ اس ٹائم وہ اپنا بے حد ضروری کام سرانجام دے رہا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بہت زیادہ سنجیدہ تھا اور اس کا مطلب اس کا چھچھورا پن ظاہر ہونے کے خدشات کم تھے

حارث۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے حارث کو پکارا

حارث نے اپنی نظریں لیپ ٹاپ سے ہٹاتے ہوئے ماہین کو دیکھا جو میسنی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ہاتھ میں کپ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

ہمممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہونگارا بھرا

یہ بڑی مما نے تمہارے لیے چائے بھیجی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹیبل پر کپ رکھتے ہوئے ماہین نے قدم کمرے کے دروازے کی طرف بڑھائیں تاکہ وہ جلدی سے جلدی سے کمرے سے نکل سکے

جبکہ اسے بھاگنے کے پر تولتے دیکھ حارث کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ آئی

رکو تو صحیح مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

حارس نے بہت ہی سنجیدگی سے کہا

ماہین کو اس کی سنجیدہ آواز سے یہی لگا کہ شاید بہت ضروری بات ہو گی اس لیے باہر جانے کے بجائے وہ اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی

حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے اسے اپنے گود میں اٹھالیا

اج تو میری بیوی بڑی شیرنی بنی ہوئی تھی ایک ہی تھپڑ میں دشمن کو دن میں تارے دیکھا دیے

جبکہ ماہین تو اس کی اس حرکت سے بوکھلا کر رہ گئی تھی کہاں وہ اتنا سنجیدگی سے بات کر رہا تھا اور کہاں اب اس کا یہ دل نشین انداز

حارث میں کہہ رہی ہوں میرا ہاتھ چھوڑو نہیں تو تمہیں میں دن میں تارے دکھادوں گی

ماہین نے اپنا ہاتھ حارث کی گرفت سے ازاد کروانا چاہا مگر حارث شاید ابھی اس کو رہا کرنے کے موڈ میں نہیں تھا اس لیے ماہین نے اسے دھمکی دی

اچھا مطلب کہ اب تم اپنے مزاجی خدا کو دل میں تارے دکھاؤ گی مطلب کہ حد نہیں ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا

حارث پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دو مجھے بہت نیند ارہی ہے میں نے سونے جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے حارث سے التجا کی

سو جانا سو جانا ہے مگر میں سوچ رہا ہوں اب تو میجر قلب نے بھی شادی کر لی ہے کیوں نہ میں بھی مما سے بات کروں اخر کب تک تم یوں دندناتی پھرو گی تمہیں بھی تو قید کرنا ہو گا کچھ زیادہ ہی پر نکل ائے ہیں تمہارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارس نے اپنی ناک اس کی ناک سے مس کرتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا

میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی حارث اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین تو اس کی بات سننے کے بعد ہتھے سے ہی اکھڑ گئی۔۔۔۔۔۔

کیوں تم میرا سر پھاڑو گی شادی تو میں کر کے رہوں گا میں بھی کب تک اس بیڈ پر اکیلا سوؤں گا مجھے تمہاری کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے اپنی بازو میں جکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

حارث میری بات سنو اب بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب حارث اپنی تمام تر شدت لپیٹیں اس کے ہونٹوں پر جھکا

حارث نے ایک ہاتھ اس کی گردن اور چہرے کے درمیان رکھتے ہوئے اپنی شدت کو بڑھانے لگا

جبکہ ماہین تو اس افات پر سکتے کی حالت میں انکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی کہ یہ اچانک سے ہوا کیا تھا جب اسے اپنے ہونٹوں پر چبھن محسوس ہوئی تو اس نے حارث کو پیچھے کرنا چاہا مگر حارث نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنی شدت کو مزید بڑھا دیا

جس کی وجہ سے ماہین کی انکھوں سے انسو نکلنے لگے حارث کو جب لگا کے ماہین سانس نہیں لے پائے گی تو حارث نے بہت ہی نرمی سے اپنے ہونٹ اس کے لبوں سے جدا کیے

آور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا جو سرخ اناری ہوا گیا تھا اور اس کے گیلے ہونٹ ہلکے ہلکے لرز رہے تھے

حارث کو یہ منظر دنیا کا سب سے خوبصورت منظر لگا

یار تم بولتی بہت زیادہ ہو اور میرے پاس اس سے زیادہ اچھا طریقہ نہیں ہے تمہاری بولتی بند کرنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا

جبکہ ماہین اس کی بات سننے کے بعد انکھوں میں انسو لیے اسے دیکھ رہی تھی

تم بہت برے ہو حارث۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد اس نے اپنے نازک سے ہاتھ اس کے سینے پر مارا اور اس کے گود سے اٹھ کھڑی ہوئی

وہ جو دشمنوں کو دن میں تارے دکھانے کی ہمت رکھتی تھی اس کی چھوٹی چھوٹی جسارتوں پر کمزور پڑ جایا کرتی تھی

اب میں تم سے کبھی اکیلے میں نہیں ملوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے یہ الفاظ نروٹھے پن سے کہا

اتنا کہنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ حارث ان سے کچھ سوچتے ہوئے گہرا مسکرا دیا

♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کی انکھ اپنی جسم میں اٹھتے شدید درد کی وجہ سے کھلی تھی درد اتنی شدت زدہ تھی کہ قندیل بندا انکھوں سے ہی رونے لگی

جبکہ قلب جو اسے اپنے مضبوط حصار میں لیے سو رہا تھا اس کے سسکتے وجود کو محسوس کرتے ہوئے اپنی نیند سے بھری انکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھنے لگا

جو بندا انکھوں سے ہی روئے جا رہی تھی

کیا ہوا میری جان تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اس کو یوں روتے دیکھ پریشان ہوا تھا

جبکہ اس کی اواز سننے کے بعد قندیل نے اپنی انکھیں کھولنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہو گئے

کیا ہوا میری جان تم اس طرح رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو انکھیں کھولتے دیکھ قلب نے اپنا سوال ایک دفعہ اور دہرایا جبکہ اس کا سوال سننے کے بعد قندیل مزید شدت سے رونے لگی

کیا تمہیں کہیں درد ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بے چینی سے اسے پوچھا کیونکہ وہ زار و قطار روئے ہی جا رہی تھی

قلب کی بات سننے کے بعد قندیل نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ والی جگہ پر رکھ انسو بھری انکھوں سے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے پیٹ کی طرف اشارہ کیا

کیا تمہیں پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔

قلب نے استفسار کرتے ہوئے کہا

قندیل نے اس کی بات کرنے کے بعد ہاں میں سر ہلایا

قلب نے اس کے بات سننے کے بعد کسی بھی قسم کے لحاظ کو پرے کرتے ہوئے کہ جھٹکے سے کمفرٹ اس کے بدن سے جدا کرتے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھا جیسے محسوس کرنا چاہا ہو کہ درد کس جگہ پر ہو رہی ہے

جبکہ اس کے اس بے باک انداز پر قندیل رونا بھول کر سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی کہ وہ کیا کرنے لگا ہے جب کہ اس کے پیٹ پر ہاتھ لگانے کے بعد قلب نے قندیل کی طرف دیکھا

قندیل تمہیں یہ درد کب سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوال کیا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل مزید شدت سے رونے لگی

قندیل میں پوچھ رہا ہوں تمہیں یہ درد کب سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے جواب میں مزید روتے دیکھ قلب نے اب کی بار غصے سے کہا

مجھے نہیں پتہ بس تم میری مما کو بلا دو۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے روتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اس سے اس متعلق بات نہیں کرنا چاہتی تھی

قندیل میں نے پوچھا ہے تمہیں درد کب سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب پلیز مما کو بلا دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اب کی بار غصے سے دھاڑتے ہوئے کہنا چاہا جب اس کی دھاڑ سننے کے بعد قندیل اپنے ہوش و حواس کھوتی اس کی باہوں میں بے ہوش ہو گئی

اسے یوں بے ہوش ہوتے دیکھ قلب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے قندیل کو جگانے کی بہت کوشش کی مگر وہ دوبارہ ہوش میں نہ ائی

تو قلب نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال ملائی اور نیلم بیگم کے کمرے کی طرف انہیں بلانے چلا گیا تاکہ وہ قندیل کو دیکھ سکے کے اسے ہوا کیا ہوا ہے

قلب قندیل کو واپس بیڈ پر لٹاتے بھاگتا ہوا نیلم بیگم کے کمرے میں پہنچا

نیلم بیگم فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب انہوں نے اپنے پیچھے اہٹ محسوس کی انہوں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو قلب ان کے پیچھے کھڑے تھا

امی جلدی چلیں میرے ساتھ قندیل کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے

اپ میرے ساتھ چلیں قلب نے نیلم بیگم کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد نیلم کا دل دہل گیا

یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا ہوا میری بیٹی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے گھبراتے دل کے ساتھ قلب سے پوچھا

امی قندیل کو رات میں بہت تیز بخار ہو گیا تھا مگر صبح اس کے پیٹ میں شدید درد شروع ہوئی جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد نیلم بیگم قلب کے پیچھے پیچھے چلنے لگی جبکہ قلب دوڑتا ہوا واپس کمرے میں پہنچا جہاں بیڈ پر ابھی بھی قندیل کا بے ہوش وجود پڑا تھا

جب نیلم بیگم کمرے میں داخل ہوئی تو قندیل کو اس حالت پر دیکھ کر ان کی انکھوں میں انسو اگئے

قلب تم نے ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا

جی امی کر دیا ہے وہ پہنچتی ہی ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم نے اگے بڑھ کر قندیل کو دیکھنا چاہا کہ اسے کیا ہوا ہے جب مین ڈور کی گھنٹی بجی

مجھے لگتا ہے ڈاکٹر اگے ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اتنا کہنے کے بعد نیچے ڈور کی طرف چلا گیا

کچھ دیر بعد قلب ڈاکٹر کے ساتھ روم میں داخل ہوا

ڈاکٹر اپ دیکھیں میری بیوی کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اپ لوگ پلیز باہر چلے جائیں مجھے پیشنٹ کا معائنہ کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم ارام سے اٹھتی کمرے سے باہر جانے لگی جبکہ قلب ڈھیٹ بنا وہی کھڑا رہا ڈاکٹر نے نیلم بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے قلب کو باہر لے جانے کا اشارہ کیا تو نیلم بیگم نے قلب کو باہر انے کا کہا مگر قلب نے باہر جانے سے انکار کر دیا

نیلم بیگم نے قلب کا ہاتھ پکڑتے اسے کھینچ کر باہر لے جانے کی کوشش کی جب قلب نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے نکال دیا

امی مجھے دیکھنا ہے کیا ہوا ہے میری قندیل کو۔۔۔۔۔۔۔۔کلب نے ضدی بنتے ہوئے کہا

سر پلیز اپ باہر چلے جائیں میں اپ کے سامنے ان کا صحیح سے معائنہ نہیں کر سکتی

قلب کے ڈھیٹ پن کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر نے بات سنبھالی چاہی

کیوں نہیں کر سکتی میں شوہر ہوں اس کا لباس ہوں اس کا اپ کریں میرے سامنے کچھ نہیں ہوتا

قلب نے پھر اسی ڈھیٹ پن سے کہا تو نیلم بیگم کو ڈھیروں شرم ائی اپنی اولاد کی اس بے شرمی پر

قلب تم سمجھ کیوں نہیں رہے وہ لڑکی ہے اور لڑکی کا معائنہ کرتے ہوئے کچھ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے تم باہر چلے جاؤ تم بے شرم ہو مگر ڈاکٹر نہیں ہے نکلو باہر۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے باہر کی طرف لے گئ

قلب اور نیلم بیگم بے چینی سے کمرے کے باہر کھڑے ڈاکٹر کے باہر انے کا انتظار کر رہے تھے

جب ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلی

ڈاکٹر کیا ہوا میری بیٹی کو نیلم نے اگے بڑھتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا جبکہ قلب بھی متلاتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

دیکھیں ماں جی مجھے لگتا ہے کہ اپ کی بہو کو کوئی اندرونی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے اسے اتنی شدید درد ہوئی ہے کہ وہ بے ہوش ہو گئی اپ اس کا مکمل چیک اپ کرائیں اس کے بعد ہی میں اسے کوئی دوائی ریکمنڈ کر سکتی ہوں کیا یہ کوئی دوائیاں ریگولر لی لیتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر لیتی ہے تو اپ مجھے وہ دکھا دیں میں بہتر طریقے سے اپ کو بتا سکوں گی کہ انہیں مسئلہ کیا ہے ڈاکٹر نے استفسار کرتے ہوئے کہا

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم نے قلم کی طرف دیکھا کیونکہ وہی بہتر بتا سکتا تھا کہ قندیل کوئی دوائی وغیرہ لیتی ہے کہ نہیں جبکہ ان کو اپنی طرف دیکھتے پا کر قلب نے کہا

مجھے صحیح سے تو نہیں معلوم ابھی کل ہی تو ہماری بارات تھی مگر میں نے رات کو اسے دوائی لیتے ہوئے دیکھا تھا اور ناشتے کے بعد میں تیار ہو رہا تھا تو تب میں نے غور نہیں کیا کہ اس نے کوئی دوائی لی ہے کہ نہیں مگر میں نے بارات والی رات اسے دوائی لیتے دیکھا تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اندازہ لگایا

کیونکہ اسے صحیح سے معلوم نہیں تھا کہ قندیل کوئی دوائی لیتی ہے کہ نہیں ابھی ایک دن ہی تو ہوا تھا قندیل کو اس کے پاس ائے

ایسا کرے اپ مجھے وہ دوائی دکھا دیں جو انہوں نے بارات والی رات کھائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے قلب کی بات سننے کے بعد قلب سے کہا

اپ ادھر رو کے میں وہ دوائی لے کے اتا ہوں قلب ان سے کہتا کمرے کے اندر گیا اور قبرڈ میں موجود قندیل کا بیگ جو وہ بارات والی رات اپنے ساتھ لے کے ائی تھی اس میں سے دوائیوں والا باکس نکالا اور واپس کمرے سے باہر نکلتے ہوئے ڈاکٹر کو دوائی والا باکس دیا

یہ ہے وہ باکس جس میں سے اس نے دوائی نکال کر کھائی تھی اپ دیکھ لیں اس میں کون سی دوائی ہیں

ڈاکٹر نے باکس کھول کر اس میں سے دوائیوں کا معائنہ کرنا شروع کیا ہے جب اس کی انکھیں حیرت سے کھلنے لگی

اس کو حیرت میں پڑھتے دیکھ نیلم بیگم کا تو دل ہی گھبرائے جا رہا تھا جبکہ قلب بھی پریشانی سے انہیں دیکھ رہا تھا

کیا اپ کی بیوی کا کبھی کوئی ایکسیڈنٹ یا کوئی اندرونی بچپن کی چوٹ یا کچھ ایسا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے دوائیوں کا معائنہ کرنے کے بعد قلب سے استفسار کیا

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد قلب حیران رہ گیا

ڈاکٹر ہمیں تو معلوم نہیں ہے اس کی ماں کو معلوم ہو گا ہم اس سے پوچھتے ہیں مگر ہوا کیا ہے جو آپ اس طرح پوچھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے ڈاکٹر سے کہا۔

دیکھیں ماں جی اپ کی بہو جو دوائیں لے رہی ہے وہ اس صورت لی جاتی ہے جب۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اپنی بات کو درمیان میں چھوڑتے ہوئے قلب کی طرف دیکھا جیسے وہ چاہتی ہو کہ وہ یہاں سے چلا جائے اور پھر وہ بات کریں

ڈاکٹر اپ چپ کیوں ہو گئی جو بتانا ہے جلدی بتائیں۔۔۔۔۔۔۔

قلب ڈاکٹر کو اپنی طرف ان نظروں سے دیکھتے ہوئے تھوڑا غصے سے بولا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ یہاں سے جائے وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کی جان سے پیاری بیوی کو کیا ہوا ہے

دیکھیں اپ کی بیوی جو دوائی لے رہی ہے وہ عورت اس صورت میں لیتی ہے جب اس کی ماں بننے کے چانسز کم ہوتے ہیں اور یہ اس صورت میں بھی لی جاتی ہیں جب پیریڈز میں شدید قسم کا درد ہو اتنا درد کے انسان مرنے کے دہانے پہ اجائے اور یہ درد تب ہی ہوتا ہے جب انسان کو کوئی اندرونی گہری چوٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اس دوائی کی اصل وجہ قلب کو بتائی

جبکہ قلب اور نیلم بیگم دونوں اس کی بات سننے کے بعد صدمے کی حالت میں ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے

نیلم بیگم کے دماغ میں تو ایک ہی بات گونج رہی تھی

"ماں بننے کے کم چانسز"

جبکہ قلب کے دماغ میں یہ چل رہا تھا کہ

"اس صورت میں عورت کو اتنی درد ہوتی ہے کہ انسان مرنے کے دہانے پہ آجائے"

مطلب کہ اسے اس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے اسے پیٹ میں درد ہوئی جو وہ اس درد کو برداشت نہ کرتے ہوئے بے ہوش ہو گئی قلب کی انکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھی کیا قندیل رات سے اس درد کی وجہ سے تڑپ رہی تھی جو بخار کی صورت میں اس کے جسم سے ظاہر ہوا تھا قندیل کا اسے اپنے پیٹ کو ہاتھ نہ لگانے دینا کیا یہی وجہ تھی

ڈاکٹر کیا اس کا کوئی حل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے صدمے سے باہر اتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا

اپ کی بیوی جو دوائیں لے رہی ہے وہ اس درد کو کم کرنے اور پریگننسی چنسز بڑھانے کے لیے سب سے زیادہ بہترین ہے اپ یہی دعائیں ان ریگولر دیتے رہیں

کیا ہم ان کا درد کم کرنے کے لیے کچھ اور بھی کر سکتے ہیں اس ان دوائیوں سے ہٹ کر۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد سوال کیا

دیکھیں اس حالت میں لڑکی کو سب سے زیادہ کیئر چاہیے ہوتی ہے اپ ان کا درد کم کرنے کے لیے ان کی بچوں سے بھی زیادہ کیئر کریں

ہوٹ بیگ (پانی سے بھرا ہوا گرم تھیالا) کو ان کے پیٹ پر رکھیں ہلکے نیم گرم تیل سے ان کی کمر کی مالش کریں بیڈ ریسٹ زیادہ سے زیادہ کسی وزنی چیز کو اٹھانے نہ دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے درد کم کرنے کی ہدایات دی

ڈاکٹر قندیل کو کتنے ٹائم میں ہوش اجائے گا یہ سوال نیلم بیگم کی طرف سے کیا گیا تھا

ان کو ایک گھنٹے کے اندر اندر ہوش اجائے گا اور ہوش انے کے بعد انہیں بریک فاسٹ کرائیں اور پھر جو دوائیں ان کے پاس موجود ہیں ایک ڈوز وہ دوائیں کا دیں اس سے اس کا درد کم ہو جائے گا اور جو ہدایات دی ہیں اس کو فالو کریں

اوکے ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔

ائیں میں اپ کو دروازے تک چھوڑ اتا ہوں قلب نے ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد ڈاکٹر سے کہا

ڈاکٹر اس کی بات سننے کے بعد اپنا بیگ اٹھاتے باہر کی طرف چلی جبکہ قلب ان کے پیچھے تھا نیلم بیگم نے ان کو جاتے دیکھ اپنے قدم قندیل کے کمرے کی طرف بڑھائے تاکہ وہ اس پر کچھ ایات پڑھ کر پھوک سکے تاکہ ان کی بیٹی کو سکون محسوس ہو اور بے شک اللہ کے کلام میں بے تحاشہ سکون ہے

قلب ڈاکٹر کو باہر چھوڑنے کے بعد جب واپس کمرے میں ایا تو نیلم بیگم بیڈ پر اس کے پاس بیٹھی کچھ پڑ رہی تھی قلب نے انہیں بغیر کسی قسم کا ڈسٹرب کیے اپنے قدم ڈرائنگ روم کی طرف بڑھائے تاکہ نماز فجر کی قضائی ادا کر سکے

نماز ادا کرنے کے بعد جب وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکلا تو نیلم بیگم کمرے میں موجود نہ تھی شاید وہ ان کو اکیلا چھوڑنا چاہتی تھی اس لیے وہ کمرے سے چلی گئی قلب اہستہ چلتا ہوا قندیل کے پاس اتا بیڈ پر بیٹھا جب اسے محسوس ہوا کہ قندیل کی انکھیں میں چشنبی پیدا ہوئی ہو جیسے وہ اٹھنا چاہتی ہو انکھیں کھولنا چاہتی ہے

قلب نے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پہ موجود بال پیچھے کرتے اس کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر مثبت کی جبکہ اس کا گرم نرم لمس محسوس کرتے قندیل نے اپنی انکھیں کھولی تو اس کی سب سے پہلی نظر قلب کی گہری سیاہ انکھوں سے ٹکرائی

جبکہ قلب اپنے اپ کو اس کی سرمائی انکھوں میں ڈوبتا محسوس ہوا

قلب اس کی طرف دیکھ ہی رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ قندیل کی انکھوں میں تیزی سے پانی بھر رہا ہے قلب تڑپ کر اس کے پاس ہوا

میری جان تمہیں کہیں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے محبت پاش لہجے میں کہا جب کہ قریب شدت سے ہاں میں سر ہلاتی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر زور و شور سے رونے لگی

جبکہ قلب اس کو اس طرح شدت سے روتا دیکھ بھوکلاہٹ کا شکار ہوا اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کرے کہ اس کی جان کو یہ جو اتنا درد ہو رہا ہے وہ کم ہو جائے اس نے قندیل کا ہاتھ اس کے پیٹ سے ہٹاتے اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھا جبکہ اس کے ہاتھ رکھنے پر قندیل مزید شدت سے تڑپ کر رونے لگی

قلب نے بے ساختہ اس کے پیٹ سے قمیض کے دامن کو پیچھے کرتے ہوئے اپنے ہونٹ اس کے پیٹ پر بیلی بٹن کے پاس رکھے شاید وہ اپنے لمس سے اس کے درد کو کم کرنا چاہتا تھا جبکہ قلب کی اس حرکت سے قندیل جو شدت سے رو رہی تھی ایک دم ساکت ہو گئی

قلب نے کچھ دیر اپنے ہونٹ اس کے پیٹ پر رکھنے کے بعد اپنا سر اوپر اٹھایا تو قندیل انسو بھری انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی قلب کو واضح اس کی انکھوں میں حیرت نظر ائی تھی

اس کی حیرت انکھوں میں حیرت دیکھنے کے بعد قلب دلنشین سے انداز میں مسکرایا جیسے اس کے لمس نے صرف قندیل کو ہی سکون نہ پہنچایا ہو بلکہ قلب کو بھی اندر تک سرشار کر دیا ہو

قندیل نے قلب کو جب اپنی طرف دیکھتے پایا تو اس کے چہرے پر حیا کی لالی بکھری اور شرم سے وہ خود میں سمٹی تھی قندیل نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ پر قمیض کا دامن درست کرتے ہوئے کمفرٹ کو خود پر اچھی طرح لپیٹ لیا قلب کے لمس کو محسوس کرتے قندیل آپنا درد تو مکمل طور بھول ہی چکی تھی

قندیل تمہیں یہ درد کب سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کو خاموش دیکھتے ہوئے سوال کیا

قلب آپ پلیز مما کو بلا دے۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا

قندیل میں نے تمہاری مما کو فون کر دیا ہے تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں یہ درد کب سے اور کس وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

قلب جس نے واپس کمرے میں اتے ہوئے سندس بیگم کو فون کر کے قندیل کی حالت کے بارے میں بتا دیا تھا اب قندیل سے بیٹا سوال کر رہا تھا

قلب وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کچھ بتانا چاہا مگر اس کی ہمت اس بارے میں جواب دینے لگی

قندیل پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قندیل میں تمہارا شوہر ہو اور میں تمہارا لباس ہوں اس ناتے تمہیں مجھ سے کچھ نہیں چھپانا چاہیے

قلب نے اسے پھر سے خاموش ہوتے دیکھ کر کہا

قلب جب میں 12 سال کی ہونے والی تھی تو میں مما اور بابا مول شاپنگ کرنے گئے تھے شاپنگ کرنے کے بعد واپسی میں جب ہم ارہے تھے تو ہماری گاڑی پر جان لیوا حملہ ہوا تھا

چاروں طرف سے بائک پر سوار ادمیوں نے ہماری گاڑی پر دھڑ دھڑ گولیاں برسانا شروع کر دی بابا نے مما کو نیچے کرتے خود اوپر ہو گئے جبکہ میں پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی تھی بابا کو بازو میں گولی لگی تھی اور مجھے پیٹ پر

قندیل نے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گولی لگنے کی وجہ سے میری حالت بہت زیادہ سیریس ہو گئی تھی مگر پھر بھی اللہ تعالی نے مجھے لمبی زندگی دی مگر گولی لگنے کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئی اور اپنی نظریں جھکا لی

گولی لگنے کی وجہ سے کیا ہوا قندیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے پوری بات بتاؤ قلب نے اس کا ہاتھ اپنے مضبوط گرفت میں لکھتے ہوئے اسے بات مکمل کرنے کا کہا

گولی لگنے کی وجہ سے جو زخم ہوا تھا وہ باہر سے تو بھر گیا مگر اس کا دیا درد کبھی ختم نہ ہو سکا جس کی وجہ سے جب میں جوان ہوئی تو مجھے ہر مہینے پیریڈز کے دوران شدید قسم کے درد کا سامنا کرنا پڑتا ہے اکثر تو میں اس درد کی وجہ سے اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتی تھی مگر تب مما مجھے سنبھال لیا کرتی تھی گولی لگنے کی وجہ سے صرف مجھے اس درد کا ہی سامنا نہیں کرنا پڑا تھا بلکہ میرے ماں بننے کے بھی صرف اور صرف 30 پرسنٹ چانسز ہیں

قندیل اپنی بات مکمل کرنے کے بعد خاموش ہوئے جبکہ انسو اس کی انکھوں سے پھسل کر اس کے میں بالوں میں جذب ہو رہے تھے

جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد حیران رہ گیا کہ وہ 12 سال کی عمر کے بعد اس قسم کا شدید درد برداشت کر رہی تھی جو قلب ایک دن دیکھ کر ہی تڑپ گیا تھا اور جس پر یہ بیتی ہے اس کا کیا حال ہوتا ہو گا

یہ سوچتے ہی قلب کی انکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھی قلب نے اس کا ہاتھ جو اس کے ہاتھ میں موجود تھا اس پر اپنے ہونٹ رکھتے اسے اپنے ہونے کا یقین دلایا تھا

مانا کہ ہر دفعہ تمہاری مما تمہارے پاس موجود ہوتی ہے اس درد سے لڑنے کے لیے مگر اس دفعہ تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہے تمہاری ڈھال بن کے کھڑا ہے میں نے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیا ہے تمہیں راحت پہنچانے کے لیے مجھے جو کرنا پڑا میں کروں گا تم بس حوصلہ رکھنا قلب نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا

جبکہ قندیل اس کی بات سننے کے بعد مزید انکھوں انسو آنسو میں سموئے سے دیکھنے لگی

قلب سے وہ جتنی بد گمان سہی مگر قلب کا یہ انداز اسے اچھا لگ رہا تھا قلب کا اس کی کیئر کرنا اسے اچھا لگ رہا تھا شاید نکاح کے دو بول نے پر اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا

قلب نے قندیل کی انسو بھری آنکھوں کو باری باری اپنے ہونٹوں سے چھوا

قندیل نے انکھیں بند کر کے اس کا احترام بھرا لمس محسوس کیا تھا

قلب نے قندیل کی انسو بھری آنکھوں کو باری باری اپنے ہونٹوں سے چھوا

قندیل نے انکھیں بند کر کے اس کا احترام بھرا لمس محسوس کیا تھا

کچھ دیر بعد جب قلب نے اپنے ہونٹ اس کی انکھوں سے ہٹائے تو قندیل نے ارام سے انکھیں کھولتے اس کی طرف دیکھا جو محبت بھری انکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

کیا تم کو اب بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے محبت سے سوال کیا

قندیل نے بڑے ہی معصوم سے انداز میں سر ہاں میں ہلاتے ہوئے انکھیں بند کر لی کیونکہ اسے قلب سے شدید قسم کی شرم ارہی تھی

میں ایسا کرتا ہوں ہمارے لیے روم میں ہی ناشتہ لے اتا ہوں ناشتہ کرنے کے بعد میں تمہیں میڈیسن دوں گا جس سے تمہیں راحت ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب اس کی پیشانی پر بوسہ دیتا کمرے سے باہر نکل گیا

جبکہ قلب کے جانے کے بعد قندیل نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے ماتھے پر اس جگہ رکھا جہاں قلب ابھی بوسہ دے کر گیا تھا اور ایک شرمگین سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر چھا گئی

جس کا اسے خود بھی علم نہیں تھا

قلب جب نیچے پہنچا تو نیلم بیگم ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگوا رہی تھی قلب چلتا ہوا ان کے پاس گیا

امی اپ ایسا کریں میرا اور قندیل کا ناشتہ اوپر کمرے میں ہی بھجوا دیں میرا نہیں خیال کہ اس درد میں اس سے چلا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد وہ واپس مڑنے لگا جب نیلم بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ والے کرسی پر اسے بھی بٹھالیا قلب نے حیرانی نظروں سے نیلم بیگم کی طرف دیکھا

جو دیکھنے میں ایسے لگ رہی تھی جیسے کوئی بات کرنا چاہتی ہوں مگر کر نہ پا رہی ہوں

امی اپ کچھ کہنا چاہتی ہیں تو کہہ سکتی ہیں اپ کو کبھی بھی اپنے بیٹے سے بات کرنے کے لیے سوچنا نہیں چاہیے سیدھا بات کر دینی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب میں نیلم بیگم کو بولنے کے لیے سوچتے ہوئے دیکھ کر کہا

جبکہ اس کی بات کرنے کے بعد نیلم بیگم مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا

بیٹا میں یہ کہہ رہی تھی کہ تم قندیل بیٹی کا پرا پرچیک اپ کرواؤ کہ ہمیں اصل وجہ معلوم ہو کہ اس کے ماں بننے کے چانسز کم ہیں یہ ہوئی آور بات ہے

میں اس لیے کہہ رہی تھی کہ تم اس کا پرا پرچیک اپ کرواؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اسے اپنی پریشانی کے اصل وجہ بتائی

امی میں نے قندیل سے بات کر لی ہے اور اج میں اس کا چیک اپ کروانے بھی جاؤں گا اور رہی بات ماں بننے کے چانسز تو مجھے فرق نہیں پڑتا کہ قندیل کبھی ماں نہیں بن سکتی مجھے قندیل چاہیے اور وہ میرے ساتھ ہے مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے میری دعا ہے کہ خدا ہمیں اولاد جیسی

نعمت سے نوازے مگر اگر اللہ تعالی نے نہ بھی دی اولاد تو میں پھر بھی اس کا شکر گزار ہوں

قلب نے نیلم بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی بات سمجھائی

جبکہ نیلم بیگم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے تم قندیل بیٹی کے پاس جاؤ ناشتہ میں بھجوا دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب ان کے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جس کو دیکھنے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کچھ زیادہ مطمئن نہیں ہیں

قلب نے ان کے جواب کو سنتے ہوئے سر ہاں میں ہلاتے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

قلب نیلم بیگم کی اصل پریشانی سمجھ رہا تھا کہ وہ کیا چاہتی ہیں ہر ماں کو یہ چاہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی اولاد کو دیکھے اس سے کھیلے مگر قندیل کی یہ حالت دیکھتے ہوئے نیلم بیگم کے دل میں ڈر سا بیٹھ گیا تھا کیونکہ قندیل کے لیے قلب کی محبت و جنون تو وہ دیکھ ہی چکی تھی مگر قلب کو اپنے اللہ پر مکمل یقین تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی اس مسئلے کا حل ضرور نکلے گا

قلپ جب واپس روم میں پہنچا تو قندیل انکھیں بند کیے کمفرٹ خود پر اوڑے لیٹی ہوئی تھی قلب جب اس کے پاس پہنچا تو اسے قندیل کے چہرے پر انسو نظر ائے

قلب قندیل کے انسوں کو دیکھ کر تڑپ ہی تو گیا تھا

قلب تڑپتے ہوئے اس کے پاس پہنچا اور اس کی چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اپنے انگوٹھے سے اس کی انسو صاف کے

جبکہ قندیل نے اپنے چہرے پر اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے اپنی انکھوں انسو بھری انکھوں کو کھولتے اسے دیکھنے لگی

قلب کو معلوم ہو گیا کہ قندیل کو اب درد حد سے زیادہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اب وہ رو رہی ہے قلب اسے وہی چھوڑتا واپس کچن میں ایا اور وہاں سے ایک کیبن میں سے ہاٹ واٹر بیگ نکالا

نیلم بیگم کے گھٹنوں میں درد ہونے کی وجہ سے وہ اکثر اس ہاٹ بیک کا استعمال کرتے تھے

پھر پتیلی میں نیند گرم پانی ڈالتے اسے ہلکا گرم کیا پھر وہ پانی ہاٹ بیگ میں بھرتے وہ واپس کمرے میں گیا تو قندیل دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس کے انے کی منتظر ہو

قلب نے جاتے ہی قندیل کے بدن سے کمفرٹ جدا کیا اور قمیض کا دامن اس کے پیٹ سے ہٹاتے وہ واٹر بیگ اس کے پیٹ پر رکھا اور کمفرٹ واپس اس پر کروا دیا

سردیوں کے اس موسم میں ہلکے گرم پانی سے بھرا ہوا تھیلا جب قندیل کے پیٹ پر رکھا تو اسے راحت محسوس ہونے لگی اسے سکون محسوس ہونے لگا

کچھ دیر بعد جب پانی ٹھنڈا ہو گا تو قلب نے کمفرٹ ہٹاتے وہ واٹر بیگ اس کے پیٹ سے ہٹا دیا اور قمیض کا دامن درست کر دیا

قندیل اب تم کو کیسا محسوس ہو رہا ہے درد سے کچھ راحت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے سوال کیا

جبکہ قندیل جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی آنکھیں کھولتی اس کی طرف دیکھنے لگی

ہاں جی اب کافی حد تک بہتر ہے مگر ہلکا ہلکا درد اب بھی ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر تم ایسا کرو کہ الٹی لیٹ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے درد کے بارے میں سنتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے آپ کا میں کیوں الٹی لیٹو مجھ سے تو سیدھا نہیں سہی طرح لیٹا جا رہا آپ الٹا لیٹنے کو کہہ رہے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے حیرانگی سے جواب دیا

تمہیں درد سے سکون ہو اسی لیے کہہ رہا ہوں تم الٹا لیٹو تا کہ میں تمہاری کمر کی مالش کر سکوں تمہیں اس سے سکون ہو گا ڈاکٹر نے تمہاری مالش کرنے کو بھی کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کی بات سننے کے بعد قندیل کے چودہ تبق روشن ہو گئے گھر میں جب اس کی مما مالش کیا کرتی تھی تو اسے ڈھیرو شرم ایا کرتی تھی اب جب قلب مالش کرنے کو کہہ رہا ہے تو اس کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اتنی شرم ارہی تھی اسے

نہیں آپ رہنے دو مجھے مالش نہیں چاہیے مجھے سکون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اسے ٹالنے کے لیے کہا ورنہ درد تو اسے اب بھی ہو رہا تھا

ابھی قلب نے کچھ اور کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب کمرے کا دروازہ ناک ہوا

آجاؤ قلب نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تو دروازے پر ملازمہ کھانے والی ٹرے لے کر کھڑی تھی قلب نے اشارے سی اسے اندر انے کا کہا ملازمہ اندر ائی اور ٹیبل پر ٹرے رکھنے کے بعد واپس باہر چلی گئی

چلو اٹھنے کی کوشش کرو بیٹھ کر ناشتہ کر لو اس کے بعد میڈیسن لو گی تو تمہیں مکمل ارام اجائے گا۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ملازمہ کے کمرے سے باہر جانے کے بعد قندیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

قلب نے اسے اٹھنے میں ہیلپ کرتے قندیل کے پیچھے دو تکیے رکھ دیے قلب نے سے کسی حد تک سیدھا بیٹھنے میں مدد کی

جبکہ اسے بیٹھانے کے دوران قلب اور قندیل ایک دوسرے کی بے حد قریب تھے قندیل کو قلب کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی اسے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا

قلب اسے بیٹھانے کے بعد ٹیبل سے ٹرے اٹھالایا قلب نے ٹرے اپنے اور اس کے درمیان رکھ دیا قندیل اس کے ہر عمل کو بڑی فرصت سے دیکھ رہی تھی ایک ہی دن میں اس شخص نے اسے کتنا معتبر کر دیا تھا اسے قلب کا یہ انداز بے حد پسند آرہا تھا مگر دل میں بد گمانی نے ابھی بھی اپنی جگہ بنا رکھی تھی

قلب نے اسے مسلسل اپنی طرف دیکھتے پا کر سب سے پہلا نوالہ بناتے ہوئے اس کے منہ کے قریب کیا جبکہ قندیل اسے یوں اپنے ہاتھ سے خود کو کھانا کھلاتے دے کچھ نروس ہوئی تھی

نہیں اپ ایسا کریں اپ کھالیں میں خود کھالوں گی قندیل نے اپنی نروسنس ختم کرنے کے لیے کہا تم

ارام سے بیٹھی رہو میں کھلا رہا ہوں کچھ نہیں ہوتا اور اگر تمہیں ڈر ہے کہ تم میری انگلیوں پر کاٹ لو گی تو تمہیں اس بارے میں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے تم مجھے پورا کھا بھی جاؤ تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے مسکراتے ہوئے شرارت سے کہا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل شرم سے نظریں جھکا گئی اور اہستہ سے منہ کھولتے اس کے ہاتھ سے تھما نوالہ کھانے لگی

قلب نے اسے ایک نوالہ کھلانے کے بعد دوسرا نوالہ بنا کر خود کھایا کیونکہ اسے اس بات کا پورا یقین تھا کہ قندیل اپنی شرم میں اور کچھ اس کی طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھ سے تو اسے کھلانے سے رہی دونوں نے مکمل خاموشی میں اپنا ناشتہ مکمل کیا ناشتہ مکمل کرنے کے بعد قلب کھانے والی خالی ٹرے اٹھاتا واپس ٹیبل پر رکھا یا پھر کپلٹ میں سے قندیل میڈیسن نکالتے قندیل کو میڈیسن کھلائی

اب تم ریسٹ کرو ان میڈیسن میں سے ایک نیند کی گولی ہے تمہیں کچھ ہی دیر میں نیند اجائے گی تم فکر نہیں کرو میں ادھر تمہارے پاس ہی موجود ہوں اج میں یونیورسٹی نہیں جاؤں گا

اگر تم کو ذرا سی بھی درد زیادہ ہو تو مجھے فورا بتا دینا

ویسے بھی میں نے ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لے لی ہیں ہم 10 بجے ہاسپٹل جائیں گے تمہارا چیک اپ کروانے اور اپ کی مما کی کال ائی تھی وہ کہہ رہی تھی وہ اج شام تک تم سے ملنے آئے گی وہ ابھی ملنے نہیں اسکی کیونکہ ان کے گھر میں کچھ مہمان ائے ہیں شاید تمہارے تایا اور دادا لوگ

اتنا کہنا کے بعد قلب نے قندیل کے ساتھ ہی اپنی جگہ بناتے ہوئے قندیل کا سر اپنے کندھے پر رکھتے اس کے سر کو تھپتھپاتے اسے سلانے لگا

جبکہ قندیل کی دماغ میں ایک ہی بات بار بار گونج رہی تھی کہ "ان کے گھر مہمان ائے ہیں شاید تمہارے تایااور دادا لوگ"

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اب کیوں ائے ہیں شاید اس بات پر لڑائی کرنے کے قندیل کی شادی سفیان سے کیوں نہیں کروائی گئی

یہی سوچتے سوچتے وہ کب نیند کی اغوش میں چلی گئی اسے معلوم بھی نہ ہوا تھا جب کہ اسے سلاتے سلاتے قلب بھی دوبارہ اس کے ساتھ سو گیا تھا

♥♥♥♥♥♥

سندس بیگم صبح فجر کی نماز پڑھ رہی تھی جب ان کا فون بجنا شروع ہوا سلام پھیرنے کے بعد اٹھتے فون اٹھایا تو اوپر قلب شاہ کالنگ لکھا ہوا تھا

اتنی صبح صبح قلب کی کال دیکھ کر وہ کچھ حد تک پریشان ہو گئی تھی فون پس کرتے کان سے لگایا

السلام علیکم ماجی۔۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹا خیریت تھی اتنی صبح صبح فون میرا مطلب ہے سب ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بیگم نے گھبراہٹ سے سوال کیا

جی سب خیریت ہے مگر قندیل کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کلر نے ڈائریکٹ وہ بات بتائی جس کے لیے فون کیا تھا

اللہ خیر کیا ہوا ہے میری بیٹی کو۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس بیگم نے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جی اپ کو تو معلوم ہو گا کہ قندیل کی طبیعت ہر مہینے شدید قسم کی خراب ہوتی ہے بس وہی مسئلہ ہے قلب نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل بار بار اپ سے ملنے کی بات کر رہی ہے اپ پلیز آجائے۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کی شدید قسم کی طبیعت خرابی کے بارے میں سنتے سندس بیگم پریشان ہوئی تھی

ٹھیک ہے میں ایک دو گھنٹے تک پہنچتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد سندس بیگم نے اخری کلمات کہے اور فون بند کر کے رکھ دیا ابھی انہیں تیاری کرتے ادھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب قندیل کے تایا ہوں صغیر شاہ اور ان کا بیٹا سفیان ان کے گھر آ گئے اس لیے سندس بیگم کو مجبورا ان کا ناشتہ بنانا پڑا جس کی وجہ سے وہ دیر ہو گئی اور وہ ناشتے کے بعد وہ گئے نہیں تھے بلکہ شام تک ادھر ہی رہے جس کی وجہ سے سندس بیگم قندیل سے ملنا نہ آ سکی

♥♥♥♥♥♥♥

اج پھر ایک کمرے میں وہ تینوں اشخاص موجود تھے اور ایک دوسرے سے محو گفتگو تھی جب ہم دونوں میں سے ایک شخص بولا جس نے سفید کلر کی شرٹ اور بلیک کلر کی پینٹ سے تنگ کر رکھی تھی

میں کہہ رہا تھا نا کہ کوئی ہے ہمارے پیچھے.

نظر رکھی جا رہی ہے ہم پر ہسٹری روم سے فائل اور پین ڈرائیو چوری ہو چکی ہے جبکہ ہمارا ایک بندہ بھی کچھ دنوں سے نظر نہیں ارہا شاید اسے اریسٹ کر لیا گیا ہے ہمیں جلد سے جلد اس شخص کا پتہ لگانا ہو گا جو یہ سب کچھ کر رہا ہے ورنہ ہمارا بنا بنایا کھیل ختم ہو جائے گا پچھلے سات سال سے جو سچ جھوٹ کے پردے تلے دبا ہوا ہے اسے کھولنے میں دیر نہیں لگے گی اس لیے ہمیں خیال کرنا چاہیے اس بارے میں۔۔۔۔۔

تم ایسا کرو جو ہماری ٹیم کا بندہ غائب ہوا ہے اسے ڈھونڈو نہیں تو اسے مروا دو ورنہ اگر اس نے منہ کھول دیا تو ہم زندہ نہیں بچیں گے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سننے کے بعد دوسرا شخص بولا جس نے سفید کلر کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی

تم دونوں اس چیز کے لیے محتاط ہو جاؤ کیونکہ اس مہینے کے اخر میں ہماری سب سے بڑی ڈرگز کی سمگلنگ کی میٹنگ ہونے والی ہے ہمیں وہ میٹنگ میں کامیاب ہونا ہی ہو گا اس سے ہمیں اربوں کا فائدہ ہو گا

اور تم صحیح کہہ رہے ہو جو شخص غائب ہوا ہے یا تو اسے ڈھونڈو یا مرواد و بلکہ میں کہہ رہا ہوں اسے مرواہی دوں کیونکہ اب ہمارے وہ کسی کام کا نہیں ہے

ان تینوں میں سے تیسرا شخص جس نے کالے کلر کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی سفید کلر کے کپڑوں والے شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں کہ اس شخص کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ان میں سے پینٹ شرٹ والا شخص بولا

اتنا کہنے کے بعد وہ پھر سے اپنی ڈرگز کی سمگلنگ کے بارے میں ڈسکس کرنے لگے

♥♥♥♥♥♥♥♥

تقریبا پونے 10 بجے قلب کے کمرے کا کوئی دروازہ زور سے نوک کر رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی انکھ کھل گئی جبکہ قندیل ابھی بھی محوری نیند تھی

قلب نے اسے اپنے سینے سے بیڈ پر منتقل کرتے ہوئے کمفرٹ اس پر درست کیا اور جا کر دروازہ کھلا

دروازے پر نیلم بیگم تھی۔۔۔۔۔۔

بیٹاوہ10 بجنے والے ہیں تم لوگوں نے اپوائنٹمنٹ لی ہوئی تھی ناڈاکٹر کے پاس جانے کی اس لیے میں نے سوچا میں اکے اپ لوگوں کو جگادوں ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے کچھ محتاط ہوتے ہوئے کہا کیونکہ قلب کا چہرہ دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ابھی سو کر اٹھا ہے

اوٹائم ہو گیا۔۔۔۔۔۔شکریہ امی ہمیں اٹھانے کے لیے ورنہ ہم تو سو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

اپ اوپر کیوں ائی اپ نوری (ان کی ملازمہ) کو کہہ دیتی وہ ہمیں اکے جگا دیتی ہے اپ کے گھٹنوں کو درد ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے نیلم بیگم کی فکر میں کہا جبکہ وہ اپنے بیٹے کی اس فکر کو دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرا دی

بیٹا نوری کام کر رہی تھی اور اپنے بیٹے کو بلانے کے لیے مجھے کسی ملازمہ کی ضرورت نہیں ہے اور کچھ نہیں ہوا مجھے میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قلب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جبکہ قلب نے ان کا وہی ہاتھ پکڑتے اپنے ہونٹوں سے لگاتے محبت سے ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا

ٹھیک ہے امی اپ ائیں میں اپ کو نیچے چھوڑ آتا ہوں پھر ہم تیار ہو کر ڈاکٹر کے پاس چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

قلب نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نیچے لے جاتے ہوئے کہا کیونکہ نیلم بیگم کو اوپر آنے اور نیچے جانے میں پرابلم ہوتی تھی ان کے گھٹنوں میں بہت درد رہتا تھا قلب نے ان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے سہارے اسانی سے چل رہی تھی

نیلم بیگم کو ان کے کمرے میں چھوڑنے کے بعد قلب واپس اپنے کمرے میں ایا جب دیکھا تو بیڈ پر قندیل ابھی بھی کمفرٹ اوڑے سو رہی تھی

قلب کو سوتے ہوئے وہ معصوم سی بچی لگی ویسے بھی قندیلی کی ابھی عمر ہی کیا تھی محض 19 سال سردی کی وجہ سے سرخ ہوناک اسے مزید حسین بنا رہا تھا

قلب کو اس کا یہ روپ دیکھتے اس پر بے تحاشہ شدت سے پیار ایا تھا

قلب اس کے پاس گیا اور اس کے گال پر کس کرتے ہوئے اسے جگانے لگا

اٹھ جاؤ میری جان۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے کہا جبکہ قلب کے اٹھانے پر اس نے اپنا رخ پلٹتے ہوئے کمفرٹ اپنے منہ تک تان لیا

جبکہ قلب اس کی یہ اداد یکھ کر بے ساختہ گہرا مسکرایا تھا قلب نے اسے ایک دفعہ اور اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو قلب کی انکھوں میں شرارت چمکی اور ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ ائی

قلب نے اسے جگانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے دوسری سائیڈ سے اتے کمفرٹ میں گھس کر قندیل کو کس کر اپنے سینے لگایا جس کی وجہ سے قندیل کا چہرہ اس کے سینے میں چھپ گیا قلب نے جب اپنا حصار مزید مضبوط کیا تو قندیل کو سانس لینا مشکل ہو گیا

قندیل نے اپنی انکھیں کھول کر یکھنا چاہا تو اسے سب سے پہلے جو چیز نظر ائی وہ تھی قلب کی گردن کی ہڈی جو کبھی اوپر جا رہی تھی اور کبھی نیچے ا رہی تھی قندیل اسے ہی دیکھ رہی تھی جب اسے اپنے گرد موجود حصار مزید مضبوط ہوتا ہوا محسوس ہوا قندیل نے اپنی نظریں مزید تھوڑی سی اونچی کی تو قلب جو اسے ہی گہری مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

اس کے خود کو یوں دیکھنے پر ایک انکھ ونگ کرتا مزید گہرا مسکرایا تھا

جبکہ قندیل اس کے اس عمل سے۔شرمندہ سی ہو گئی تھی اس لیے اپنا چہرہ مزید اس کے سینے میں چھپا گئی

جبکہ قلب نے اسے یوں شرماتے اور پھر اپنا چہرہ چھپاتے دیکھ اس کے سر پر اپنے ہونٹ رکھے تھے

قندیل اپوائنٹمنٹ کا ٹائم ہو گیا ہے ہمیں ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کو خود سے جدا نہ ہوتے دکھ اسے وقت کا احساس دلایا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے کہا کیونکہ 10 بج کر 15 منٹ ہو چکے تھے

جبکہ قندیل اس کی یہ بات سننے کے بعد کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی

اپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے میں اس کے ساتھ چپک کر لیٹی ہوئی تھی اپ ائے تھے اور مجھے اپنے حصار میں قید کیا تھا اپ تو یوں کہہ رہے ہیں جیسے میں اپ کے ساتھ سونے کے لیے مری جا رہی ہوں ویسے بھی مجھے وقت کا احساس دلانے سے اچھا ہے اپ خود تیاری کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل اتنے کہنے کے بعد اٹھنے کی کوشش کی مگر اس سے صحیح طریقے سے اٹھا نہ گیا تو قلب نے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر جب کہ دوسرا ہاتھ اس کے بازو پر رکھتے ہوئے اسے اٹھنے میں مدد کی اور ساتھ خود بھی اٹھ پہ کھڑا ہوا

تیاری کرتے ہوئے بھی انہیں تقریبا ادھا گھنٹہ لگ گیا کیونکہ قندیل سے خود سے تیاری نہیں ہو رہی تھی اس لیے قلب نے نوری کو بلایا اس کی ہیلپ کرنے کے لیے قلب نے تو افر کی تھی کہ وہ خود اس کی مدد کرتا ہے مگر قندیل نے کچھ شرماتے ہوئے اور کچھ سے ڈانٹتے ہوئے منع کر دیا تھا

11 بجے کے قریب وہ گھر سے ہاسپٹل کے لیے نکلے تھے

قلب بہت اہستہ سپیڈ میں گاڈی چلاتے ہوئے ہاسپٹل پہنچا تھا جبکہ قندیل نے اسے بہت دفعہ کہا تھا کہ وہ تھوڑی سی گاڑی کی سپیل تیز کر دے ورنہ وہ تو دو گھنٹے میں بھی ہاسپٹل نہ پہنچیں گے جبکہ راستہ صرف 45 منٹ کا ہے مگر قلب نے وہی سپیڈ رکھی جس میں قندیل کمفرٹیبل اور بغیر پین کی ارام سے بیٹھی رہیں جب وہ ہاسپٹل کے سامنے پہنچے تو قلب نے گاڑی رکتے ہوئے اس کی طرف کا دروازہ کھولا اور اسے اٹھنے میں مدد کی ایک ہاتھ اس کے کندھے پر جب کوئی دوسرا اس کے پیٹ پر رکتے ہوئے اسے اٹھنے میں مدد کی جب کہ قلب کے خود کو یوں چھونے پر قندیل کچھ شرم سار ہوئی تھی

قندیل نے گاڑی سے باہر نکلنے کے بعد اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کی کوشش کی مگر اپنے کمر میں اور ٹانگوں میں ہوتی درد کی وجہ سے وہ خود کو سنبھال نہ پائی تو قلب نے اسے اپنی باہوں کے مضبوط گھیرے میں لیتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا اور ڈاکٹر کے کیبن کی طرف بڑھا جبکہ قندیل اس کے یوں خود کو اٹھانے پر اس کے گردن میں چہرہ چھپا گئی کیونکہ اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا اگر وہ قلب کو خود کو نیچے اتارنے کا کہتی تو وہ چل نہیں پا رہی تھی تو اس لیے قلب کا اس کو اٹھانا ہی ٹھیک تھا

جب قلب ڈاکٹر کی کیبن کے سامنے پہنچا تو قلب نے قندیل کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے بائیں بازو پر اٹھاتے ہوئے ڈاکٹر کے کیبن کا دروازہ کھلا جبکہ قندیل تو اس کے اتنے طاقتور ہونے پر ہی شدر رہ گئی تھی

قندیل کے دماغ میں سب سے پہلے یہی خیال ایا ایک پروفیسر جو جم بھی نہیں جاتا وہ اتنا طاقتور کیسے ہو سکتا ہے کہ اچھی خاصی لڑکی کو اپنی ایک بازو اٹھالے

اس جھلی لڑکی کو کیا معلوم کہ وہ ارمی میں میجر کی پوسٹ پر ہے جس میں اتنی تو طاقت ہے کہ وہ اس جیسی تین کو ایک ساتھ اٹھالیں

دروازہ کھولنے کے بعد قلب نے قندیل کو واپس اپنے دونوں بازوں پر منتقل کرتے قدم اندر کی طرف بڑھائے جب کے اندر موجود لیڈی ڈاکٹر جو چیئر پر بیٹھے کسی فائل کا مطالعہ کر رہی تھی ان کو یوں اپنے کیبن میں اس طرح داخل ہوتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے نظریں جھکا گئی

قلب نے اسے لا کر ڈاکٹر کے سامنے موجود چیئرز میں سے ایک چیئر پر بٹھا دیا

سلام دعا کرنے کے بعد قلب نے انہیں اپنے انے کی اصل وجہ بتائی جس کے بعد ڈاکٹر نے انہیں کچھ ضروری ٹیسٹ لکھ کر دیے قلب اسے لیتا وہ ٹیسٹ کروانے لے گیا ٹیسٹ کروانے کے بعد موجود فائل حاصل کر کے واپس اسی ڈاکٹر کے کیبن میں ائے

قندیل نے اس دوران قلب کو سختی سے ڈانٹ کر خود کو اٹھانے سے منع کیا اور اہستہ اہستہ اس کے ساتھ چلنے کی کوشش کرتی رہی ڈاکٹر نے مکمل فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنا چشمہ جو فائل کا مطالعہ کرنے کے لیے انہوں نے انکھوں پر لگایا تھا وہ ٹیبل پر رکھتے اپنے ہاتھوں کی مٹھی بناتے اپنے تھوڑی کے نیچے رکھ دی اور قلب کو دیکھنے لگی جو وائٹ شرٹ بلیک پینٹ میں ہینڈسم نظر ارہا تھا جب کہ قندیل گھبرائے ہوئے انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی

دیکھیں اپ کی بیوی کو جو درد ہوتا ہے وہ کسی اندرونی گہرے زخم کی وجہ سے ہیں اور۔۔۔۔۔ ہمیں معلوم ہے اپ صرف اس درد کو کم کرنے کا کوئی طریقہ بتادیں جو پرمانینٹ ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے ابھی اپنی بات شروع کی ہی تھی جب قلب انہیں بیچ میں ہی ٹوک کر اپنے مطلب کی بات پر ایا کیونکہ اسے یہ سب کچھ معلوم تھا اسے صرف اس کا حل چاہیے تھا جس کے لیے وہ یہاں ایا تھا دیکھیں مسٹر قلب اس درد کا کوئی حل نہیں ہے سوائے اس کے۔۔ کہ جس جگہ پر یہ درد ہو رہا ہے اس حصے کو جسم سے جدا کر دیا جائے مگر اس حصے کو جسم سے جدا کرنے کے بعد اپ کی وائف کبھی ماں نہیں بن پائے گی اپ نے جو فائل مجھے لا کر دی تھی ان میں جو میڈیسن کے نام تھے جو اپ کے وائف ریگولر لے رہی تھی ان میڈیسن کی وجہ سے ان کے ماں بننے کے چانسز 80 پرسنٹ ہو گئے

تھے پر اگر اپ اس درد کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ حصہ جسم سے جدا کرنا پڑے گا جس کی وجہ سے اپ اولاد کی نعمت سے محروم رہ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے بڑے تحمل سے اپنی بات اس کے سامنے رکھی

ڈاکٹر نے توارام سے کہہ دیا تھا مگر قندیل کے اندر سناٹے چھا گئے تھے وہ سوچنے لگی کہ اسے زندگی میں کیا مکمل ملا ہے بچپن میں اسے باپ سے دوری ملی پھر اپنے دادی دادا کا پیار بھی سہی سے کبھی نصیب نہ ہوا اور اب جب وہ اپنی زندگی میں اگے بڑھی تھی تو ایک اور ازمائش اس کے لیے تیار تھی کیا کوئی چیز اسے کبھی مکمل ملے گی

اپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔۔۔

مگر اس کا کوئی اور حل بھی تو ہو سکتا ہے کچھ اور چاہے تھوڑا مشکل ہی سہی۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کی سناٹے بھری ویران انکھوں کو دیکھتے ہوئے ایک اور کوشش کی تھی

اس کا ایک اور حل ہے۔۔۔ مگر اس کے لیے اپ کی بیوی کو بہت درد سے گزرنا پڑے گا

ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد قلب خاموش ہو گیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کریں

جب اسے اپنے پہلو میں بیٹھی قندیل کی آواز اس کمرے میں گونجتی ہوئی سنائی دی

ڈاکٹر اپ مجھے وہ حل بتادیں چاہے اس میں جتنی بھی درد ہو میں برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کی بات سننے کے بعد ڈاکٹر نے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے ایک نظر قلب کو دیکھا جو ابھی بھی خاموش نظروں سے قندیل کو دیکھ رہا تھا

دیکھیں مس قندیل اس حل میں بھی اپ کے پاس صرف ایک چانس ہے ماں بننے کا کیونکہ جب اپ کی ڈیلیوری کی جائے گی تب ڈلیوری ٹائم اپ کے جسم سے وہ حصہ بھی نکال لیا جائے گا جس سے یہ درد بھی ختم ہو جائے گا اور اگلے دفعہ اپ کبھی ماں نہیں بن پائیں گے مگر اس سے پہلے اپ کو یہ درد سہنا ہوا جب تک اپ ماں نہیں بن جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ڈاکٹر ہم اپ کے بات سمجھ گئے اب ہمیں چلنا چاہیے قندیل ان کے سامنے پڑی بلو کلر کی فائل جو قلب نے ڈاکٹر کو دی تھی وہ اٹھاتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے جب کہ قلب ڈاکٹر کو تیز نظر سے دیکھتا اٹھ کر قندیل کے پیچھے چلا گیا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اپنی حالت دیکھی ہے تم نے تم ابھی کے ابھی چلو میرے ساتھ اور ہم تمہارا اپریشن کروائیں گے نہیں چاہیے مجھے کوئی اولاد تم میرے لیے بہت ہو تم زندہ ہو تو اس قلب شاہ کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے پیچھے سے اتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر رخ اپنے طرف کرتے ہوئے دبے دبے لہجے میں چلا کر کہا جبکہ وہ اس کی بات سننے کے بعد سرد نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور ایک جھٹکے سے اپنا بازو اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے چلنے لگی

قندیل میری جان تم میری بات کیوں نہیں سمجھ رہی اس سے تمہاری جان کو خطرہ ہے تم چلو میرے ساتھ قلب اس کے سامنے کھڑا ہوتی نرمی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں جاؤ میں قلب شاہ تمہارے ساتھ کیوں کروں میں اپریشن اولاد تمہیں نہیں چاہیے تو کیا ہوا تمہاری ماں جس نے مجھے بہو کے روپ میں بہاتے ہوئے لاکھوں امیدوں مجھ سے جوڑی ہے ان کا کیا اور ویسے بھی ہماری شادی دائمی نہیں ہے وقتی ہے تین مہینے بعد اگر تم کوئی ثبوت نہ دے سکے تو یہ شادی ختم ہو جائے گی اس لیے میں یہ اپریشن نہیں کروں گی میں تمہارا نصیب نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سفاکیت سے کہتے ہوئے اپنے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے جبکہ قلب ابھی بھی اوسی جگہ کھڑا اس کے الفاظ کے بارے میں سوچ رہا تھا" میں تمہارا نصیب نہیں ہو "

کیا وہ اس سے اس حد تک بد گمان تھی کہ اس کی لاکھ کوششوں کے باوجود وہ اس پہ یقین نہیں کر رہی تھی کہ وہ بے قصور ہے

دھیرے دھیرے چلتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب پاکٹ میں موجود اس کا فون چیخنے لگا اس نے بیزاری سے اپنے پاکٹ میں موجود فون نکالا اور دیکھیں بغیر کان سے لگا جب اسے دوسری طرف سے حارث کی اواز سنائیں گے

السلام علیکم میجر قلب میں میجر حارس بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے بڑے پروفیشنل انداز میں بات کا اغاز کیا جبکہ قلب اسے پروفیشنل دیکھتے ہوئے تمام سوچوں کو پسیپشت رکھتے ہوئے فون کال کی طرف متوجہ ہوا

یس میجر حارث۔۔۔۔۔۔۔۔

سر ایک ضروری بات کرنی ہے کیا اپ سگریٹ روم آ سکتے ہیں حارث نے جانچتے لہجے میں بات کی

۔۔۔۔۔۔

کیونکہ قلب کی سنجیدہ اواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ قلب اس ٹائم غصے میں ہے

اپ ویٹ کریں میں کچھ دیر میں ارہا ہوں قلب نے اتنا کہنے کے بعد دوسری طرف سے کچھ بھی جواب سنے بغیر کال کٹ کر دی اور تیز قدموں سے گاڑی کی طرف پڑے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بغیر قندیل کو دیکھیں تیز رفتار میں گاڑی چلادی

قندیل جو شروعات میں تیزی سے چلتی گاڑی کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی اب اچانک سپیڈ سلو ہونے پر قلب کو دیکھنے لگی جس نے بغیر اسے دیکھے گاڑی کی سپیڈ سلو کر دی تھی شاید اسے قندیل کی طبیعت کا خیال آگیا تھا قندیل نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دوبارہ گاڑی سے باہر دیکھنے لگی

گھر پہنچنے کے بعد قلب نے بڑے ارام سے قندیل کو گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے اپنے باہوں میں اٹھاتے اوپر اپنے بیڈ روم میں لٹایا واپسی پر نیلم بیگم کو اس کے خیال رکھنے کا کہنا بھولا نہیں تھا اور گھر سے نکلتے قلب سیدھا سگریٹ روم کی طرف پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کو ابھی کمرے میں لیٹے کچھ ہی ٹائم گزرا تھا جب کمرے کا دروازہ کھلتا محسوس ہو گا اس نے انکھیں کھول کے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا تو نیلم بیگم چلتے ہوئے اس کے پاس اگر بیڈ پر ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی

بیٹا قلب نے تو جلدی میں کچھ بتایا نہیں اس لیے تم بتادو کہ ڈاکٹر نے کیا کہا نیلم بیگم نے کچھ گھبراتے ہوئے قندیل سے سوال کیا

قندیل نے نیلم کو یوں گھبراتے لہجے میں سوال کرتی تھی مسکراتے بہت ہی ارام سے اٹھ کر بیٹھتی ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتی محبت سے ان کی طرف دیکھنے لگی

ماں جی اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں میں اپ کی بیٹی ہوں اپ گھبرائیں نہیں بے دھڑک حکمیا لہجے میں سوال کریں میں ہر سوال کا جواب دینے کی پابند ہوں

نہیں بیٹا حکم کیسا میں صرف اس لیے کہ رہی تھی کہ تم کو ابھی اس گھر میں ائے ہوئے دو ہی دن گزرے ہیں اور تمہاری طبیعت اس قدر خراب ہو گئی اس لیے تھوڑی سی پریشان تھی نیلم بیگم نے دھیما سا مسکراتے ہوئے جواب دے۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نظریں ان کے ہاتھ میں پر جماتے ہوئے ڈاکٹر سے ہوئی اپنی تمام گفتگو نیلم بیگم کے گوش گزاری

جبکہ نیلم بیگم قندیل کی بات سننے کے بعد شدید قسم کا پریشان ہو گئی تھی اسے لگا تھا یہ معمولی سا درد ہے مگر قندیل کی بات سننے کے بعد انہیں حالات کی سنگینی کا اندازہ ہوا تھا وہ اپنے بیٹے کی اولاد دیکھنا چاہتی تھی مگر قندیل کی حالت دیکھتی ہے خاموش ہو گئی تھی جبکہ ان کی خاموشی کو قندیل نے بھی محسوس کیا تھا

ماں جی اپ پریشان نہ ہوں ڈاکٹر نے کہا ہے میں ایک دفعہ ماں ضرور بن سکتی ہو اللہ تعالی نے اگر ہمیں اولاد کی نعمت دینی ہوئی تو وہ ہمیں ایک سے زیادہ بھی اولاد دیکھ سکتا ہیں تو اپ پریشان نہ ہو میں اولاد سے پہلے یہ اپریشن نہیں کرواؤں گی قندیل نے نیلم بیگم کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے نظریں جھکائے کہا تھا

بیٹا کرنا وہی جو تمہیں ٹھیک لگے تم پر کیسی طرح کا دباؤ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے محبت سے اس کی پیشانی کو چھتے ہوئے کہا

وہ ان کی اس محبت پر اشکبار ہو گئی تھی کیونکہ اسے اس بات کا مکمل یقین تھا کہ اسے حراسہ کرنے والا اور وہ تصویریں وائرل کرنے والا قلب ہی تھا مگر پھر بھی دل ایک دفعہ اسے قلب پر یقین لانے پر مجبور کر رہا تھا اس کے دل میں یہ بار بار خیال ارہا تھا کہ اگر اس نے قلب کو وقت دیا ہے تو یقین بھی کر کے دیکھ لے ہو سکتا ہے اس سے اس کی زندگی اسان ہو جائے

۔ابھی وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی جب گھر کی مین روڈ پر بیل کی اواز سنائی دی شاید نیچے کوئی ایا تھا نیلم بیگم اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نیچے کی طرف چلی گئی جبکہ قندیل بند دروازے کو دیتی دوبارہ لیٹ گئی

♥♥♥♥♥♥♥♥

اسے ابھی لیٹے کچھ ہی ٹائم گزرا تھا جب اس کے کمرے کا دروازہ ایک دفعہ پھر کھلا اس نے دروازے کی طرف دیکھا تو سندس بیگم اس کے سامنے تھی سندس بیگم کو اپنے سامنے دیکھ کر قندیل کی انکھوں سے بے اختیار کئی انسو ٹوٹ کر اس کی گال پر پھسلے اس نے سندھ کے پیچھے نیلم بیگم کو دیکھنے کی کوشش کی مگر نیلم بیگم ان کے ساتھ اوپر نہیں ائی تھی وہ ان ماں بیٹی کو اکیلا ایک دوسرے سے بات کرنے دینا چاہتی تھی تاکہ قندیل کا من تھوڑا ہلکا ہو جائے قندیل نے اٹھنے کی

کوشش کی جب سندس نے قندیل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے لیتے رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس سے دیکھنے لگے جبکہ قندیل کی انکھوں سے انسوا بھی بھی رواں تھے

امی اپ کو آنے میں اتنا ٹائم کیوں لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سسکتے ہوئے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کے کہا تھا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم نے اپنی انکھیں سختی سے بند کی تھی قندیل نے اپنی ماں کو اذیت میں محسوس کیا تھا وہ درد سہتی اٹھ کر بیٹھتے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑتے ان کی انکھوں میں دیکھنے لگی

جیسے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کی اذیت کی وجہ کیا ہے جبکہ قندیل کو یوں شکی نظروں سے اپنی طرف دیکھتی پا کر سندس بیگم تھوڑا سنبھل کر بیٹھی تھی

کیا حال ہے میری بیٹی کا مجھے معاف کرنا میں جلدی انہ سکی گھر میں کچھ مہمان اگئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس بات کو لپیٹنا چاہا جبکہ مہمانوں والی بات پر قندیل نے انکھیں باریک کرتے ہوئے سندس کو دیکھا امی تایا ابو اب گھر کیوں ائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اب قندیل کے واضح الفاظ میں پوچھنے پر سندس بیگم نے دل بوجھل ہوا تھا.

بیٹا وہ ویسے ہی ائے تھے ان کے بھائی کا گھر ہے کیا وہ نہیں اسکتے نیلم بیگم نے اسے ٹالنا چاہا تھا

ماما میں بہتر طریقے سے جانتی ہوں کہ وہ کیوں ائے تھے اپ مجھے صاف صاف بتا کیوں نہیں دیتی قندیل نے کچھ متلاتے ہوئے اونچی اواز میں کہا تھا جبکہ سندس اسے دیکھتے ہوئے نظریں جھکا گئی تھی جب ان کے ذہن میں اج صبح کا واقعہ گردش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس بیگم قندیل کے گھر جانے کے لیے مکمل تیار ہو چکی تھی جب انہیں باہر سے سفیان اور صغیر شاہ کی اواز ائی وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تو صغیر شاہ اور سفیان باہر ٹی وی لان میں بیٹھے تھے

میم صاحبہ کبیر صاحب کے بڑے بھائی اور ان کے بیٹے ائے ہیں اس لیے میں نے انہیں ٹی وی لان میں بتا دیا ہے اپ اکے ان کے دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد ملازمہ کچن میں چلی گئی جبکہ سندرس بیگم حیران و پریشان وہی کھڑی تھی اب یہ کیوں اگئے ہیں اب تو قندیل کی شادی بھی ہو گئی ہے

سندس بیگم کچھ سوچتے ہوئے ان کی طرف گئی جب سفیان اور صغیر شاہ کان سے کان لگائے کوئی ضروری بات کر رہے تھے سندس بیگم کو دیکھتے چونک کر سیدھے ہوئے

کیا حال ہے بھابھی ماں صغیر شاہ نے خباثت سے سندس بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کے سوال پر۔سندس بیگم نے دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتے ہوئے سر ہاں میں ہلاتے ان سے کچھ قدم کے فاصلے پر بڑے سنگل صوفے بیٹھتے ہوئے متلاتی نظروں سے انہیں دیکھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو کہ یہاں انے کی وجہ جب کہ ان کی انکھوں میں چھپے سوال کو دیکھتے ہوئے صغیر شاہ نے گردن موڑتے ہوئے سفیان کو دکھا جو پہلے ہی ان کی طرف دیکھ رہا تھا

بھابھی ماں باپ تو کچھ ایسی ہے کہ رشتہ تو ہمارے سفیان کا ہونا چاہیے تھا مگر اپ مانی نہیں اور اس کی شادی اپنی مرضی سے پرائے شخص سے کر دی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوا اپ کی بیٹی ہے جیسے چاہیں کر سکتی ہیں مگر یہ جائیداد یہ میرے باپ کی اور میرے بھائی کی ہے بیٹا نہ ہونے کی صورت میں یہ جائیداد بیٹی کو جاتی ہے اور بیٹی اپ نے پرائیوں میں بہادی ہے میں نہیں چاہتا کہ میرے بھائی کی جائیداد پر کوئی اور راج کرے اس لیے یہ اس جائیداد کے کاغذات ہیں اپ قندیل کے اس پر سائن لا کر ہمیں دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صغیر شان تحمل سے اپنے بات کرتے ٹیبل پر ایک فائل رکھی جب کہ سندرس بیگم حیران و پریشان وہ فائل دیکھ رہی تھی بھائی جان اس فائل میں کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے وہ فائل ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا جبکہ نیلم بیگم کی بات سننے کے بعد صغیر شاہ نے گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سفیان کو دیکھا جس نے اسے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا

یہ اس جائیداد کے کاغذات ہیں جو کبیر شاہ نے قندیل کے نام لگائی تھی اس فائل پر اپ سائن لے کے ائی جس سے یہ بات واضح ہو گی کہ یہ تمام جائیداد اپ میرے نام لگا رہی ہیں کیونکہ یہ جائیداد پر پہلا حق ہمارا ہے

کبیر شاہ اپ کو باہر سے بہا کر لے کے ائے تھے اس جائیداد پر اپ کا اور اپ کی بیٹی کا کوئی حق نہیں بنتا اس لیے ہمیں ہماری جائیداد واپس کر دیں

امی جان (سلمہ بیگم) اور بابا جان (سلطان شاہ) نے جذبات میں بہہ کر اپنی تمام جائیداد کبیر شاہ کے نام کر دی تھی اور کبیر شاہ نے وہ تمام جائیداد قندیل کے نام کر دی تھی ہمیں وہ جائیداد واپس چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صغیر شاہ نے بات مکمل کرنے کے بعد نیلم بیگم کے چہرے کی طرف دیکھا جو سفید پڑ چکا تھا

بھائی جان اپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں اگر تمام جائیداد کا قندیل کے نام ہے تو وہ اپ کو کیوں دے گی پرائے گھر میں بہائی ہے حفاظت کے لیے کوئی چیز موجود ہونی چاہیے یہ جائیداد اس کے نام ہی رہنے دیں اپ اس جائیداد سے ہونے والی کمائی حاصل کر تو رہے ہیں اور اپ کو کیا چاہیے

سندس بیگم نے فائل دوبارہ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھیں سندس بہن بات سیدھی سی ہے اپ کے پاس ایک ہفتہ ہے اس فائل پر سائن لے کر ائیں نہیں تو ہم ایک وصیت نامہ جاری کر دیں گے جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اپ ہمارے خاندان کی نہیں ہیں اور کبیر شاہ کے جانے کے بعد اپ کا اس پر کوئی حق نہیں ایسی وصیت جاری ہونے سے یہ گھر جس میں اپ رہ رہے ہیں اس کو بھی اپ کو چھوڑ کر جانا پڑے گا اس لیے بہتر ہے کہ اس فائل پر سائن لے کر ائیں اور اس گھر میں رہ کر جتنی اپ کی ضرورت ہے وہ میں دیتا رہوں گا ہنسی خوشی زندگی بسر کرے ورنہ اپ کے لیے بہت برا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد صغیر شاہ رکا نہیں تھا فائل ٹیبل پر ہی چھوڑ کے سفیان کو اپنے ساتھ لیتے گھر سے باہر چلا گیا

جبکہ سندس بیگم سفید چہرا لیے بیٹی فائل کو دیکھ رہی تھی ایک ہی دن میں ان کے سر سے چھت چھیننے کا خوف ان کے دل میں ابھرا تھا۔

سندس بیگم فائل اٹھاتے واپس کمرے میں چلی گئی تھی

امی کہاں کھو گئی بتائیں تو صحی تایا ابو اور سفیان گھر کیوں ائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نیلم بیگم کو خیالوں میں کھوئے دیکھ کر ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب سندس بیگم خیال ہو کہ دنیا سے حقیقت کی دنیا میں ائی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں میری بیٹی میں نے کہا نا کہ وہ بس ویسے ائے تھے تو تم مان کیوں نہیں رہی میری بات تم بیٹھو میں نیلم بیگم سے مل کر اتی ہوں اتنا کہنے کے بعد سندس بیگم اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے کمرے سے باہر چلی گئی

جبکہ ان کی بیٹھ کو دیکھتے پریشان ہوئی تھی کیونکہ اس نے سندس بیگم کے چہرے پر اتے جاتے تنگ دیکھ لیے تھے اسے اس بات پر شک ہو گیا تھا کہ کچھ نہ کچھ تو غلط ہوا ہے جو امی بتا نہیں رہی

حارث کے فون کرنے پر قلب سیدھا سکریٹ روم ہی ایا تھا

السلام علیکم سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ حارث اور ماہی نے ہم اواز سلام کیا

جبکہ وہ سر کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے ان کے سلام کا جواب دیتے سامنے اپنی چیئر پر بیٹھ گیا

جبکہ حارث اور ماہی ٹیبل پر موجود لیپ ٹاپ پر جھکے کوئی کام کر رہے تھے

حارث نے قلب کی طرف دیکھا تو قلب نے انکھ کے اشارے سے اسے بولنے کا کہا

سر پچھلے کچھ دنوں سے جب سے اپ یونیورسٹی نہیں ارہے تب سے مجھے شک ہو رہا ہے کہ مجھ پر نظر رکھی جا رہی ہے مجھے لگتا ہے کہ کسی کو شک ہو گیا ہے کہ ہم اس یونیورسٹی میں ایک مشن کے لیے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پر حارث ہو سکتا ہے کہ وہ تم پر نظر نہ رکھ رہے ہو یا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو وہ تم پر ہی نظر کیوں رکھیں گے ماہی نے کچھ کنفیوز ہوتے حارث کی طرف دیکھتے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب قلب بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ یہ یونیورسٹی کا فرسٹ سمسٹر کا سب سے بڑا لڑکا ہے تم خود دیکھو حارث کو اچھی خاصی مونچھ داڑھی ہے اس کی کوئی بھی اسے دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ یہ فرسٹ سمسٹر کا لڑکا ہے اس وجہ سے سب سے پہلا شک اس پر ہی کیا جا سکتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ماہی کے بے تو کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا

سر یہ بات تو ٹھیک ہو گئی مگر اب ہم کیا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارس نے قلب کی بات سننے کے بعد کہا

ہمیں کچھ ایسا کرنا چاہیے جن سے ان کو یہ لگے کہ ہم ارمی والے نہیں ہیں ہم عام سٹوڈنٹ ہیں ہمیں اپنی زندگی کو مصروف بنانا ہو گا ان کے لیے نظر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

پر سر ہم کیسے کر سکتے ہیں یہ کوئی تو پلان ہو گا اپ کے دماغ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

پلان بنانے کی کیا ضرورت ہے دو سال سے اوپر ہو گیا تم لوگوں کے نکاح کو اب شادی کر لینی چاہیے تم لوگوں کو

تمہاری اس شادی کے چلتے جو تم لوگوں پر نظر رکھ رہے ہیں انہیں یہی لگے گا کہ اگر یہ ارمی والے ہوتے تو مشن کے دوران کوئی ایس حرکت نہیں کرتے آس طرح وہ بے فکر ہو جائیں گے

۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے مسکراتی نظروں سے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قلب کی بات سننے کے بعد ماہی کا چہرہ سرخ پڑ گیا جبکہ حارث کے چہرے پر شاطر سی مسکراہٹ آئی

سر میرے خیال سے اپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں اب شادی کر لینی چاہیے دو سال سے اوپر ہو گیا نکاح کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ ماہین اس کی بات پر اگ بگولا ہوتے انکھیں نکالتی اسے دیکھنے لگی

ٹھیک ہے تم لوگ اپنا کام کرو میں غازم انکل سے بات کرتا ہوں تم لوگوں کی شادی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب سکریٹ رروم سے چلا گیا

کیونکہ اسے قندیل کے پاس جانا تھا جس کی طبیعت ناساز تھی

کیا کہہ رہے تھے تم سر کو ہمت بھی کیسا ہے تمہاری میں نے کہا تھا نا کہ میں نے ابھی شادی نہیں کرنی تم بھی اتنا بڑا منہ کھول کے کہہ رہے ہو ہاں ٹھیک ہے

ہم کچھ اور بھی کر سکتے تھے جن سے ان کا دھیان بٹ جائے مگر تم تو اسی بات پہ اٹک گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کے جاتے ہی ماہین کمر پہ ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح حارث پر ٹوٹ پڑی تھی جبکہ حارث اس کا شیرنی والا روپ دیکھ کر گھبرا گیا تھا اسے وہ دن پھر سے یاد آیا جب اس نے ایک یہ تھپڑ میں لیزا کو دھول چٹادی تھی

دیکھو ماہی میری جان میں نے سر کو کچھ نہیں کہا سر نے خود ہی یہ بات کی ہے میں نے صرف ان کی بات پر حامی بھری ہے اور حامی میں کیوں نہ بھروں ویسے بھی دو سال ہماری نکاح کو ہوا ہیں اب میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں حارث قدم باقدم چلتا اس کی طرف پڑ رہا تھا جبکہ حارث کو یوں

اپنی طرف آتے دیکھ کر ماہین کوئی اور بات کیے بغیر روم کے دروازے کی طرف بھاگی اور وہاں سے نکل گئی جبکہ حارث پیچھے ہاتھ ملتا رہ گیا

اج تو تم بچ گئی ائندہ کیسے بچیں گی میں بھی دیکھتا ہوں تم کیسے نہیں کرو گی حارث نے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے ماہی ابھی نکل کر گئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

سندس بیگم جب نیلم بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی تو نیلم بیگم بیڈ پر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی

سندس بیگم کو کمرے میں داخل ہو کے چشمہ آور کتاب بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا لتے اٹھ کھڑی ہوئی اور ان کے گلے ملی سلام دعا کرنے کے بعد دونوں بیڈ پر بیٹھی محور گفتگو تھی جب سندس بیگم بولی

نیلم بہن میں اپ سے ایک ضروری بات کرنے ائی ہو سندس بیگم نے کچھ سنجیدہ ہوتے نیلم بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ نیلم بیگم بھی سندس بیگم کی طرف مکمل توجہ گو ہوئی تھی کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ سندس بیگم کیا بات کرنے لگی ہیں

اپ نے سارے ٹیسٹ کروالیے ہیں تواپ کو معلوم تو ہو گیا ہو گا کہ قندیل کو کیا مسئلہ ہے اور اس کی وجہ بھی معلوم ہو گئی ہو گی

مجھے معلوم ہے کہ قندیل کبھی ماں نہیں بن سکتی اور اس کا یہ درد ختم ہونا بھی تقریبا ناممکن ہے بس میں یہ چاہتی ہوں کہ اپ قلب سے اتنا کہہ دیں کہ وہ قندیل کو طلاق نہ دے اس وجہ سے

میں قندیل کو سمجھاؤں گی وہ قلب کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دے گی قلب دوسری شادی کر سکتے ہیں میں اور بیٹی اس میں رکاوٹ نہیں بنیں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس بیگم نے نظریں جھکائے کہا جیسے وہ کسی جرم کا اعتراف کر رہی ہوں جبکہ ان کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم صدمے سے سندس بیگم کی طرف دیکھا

کہ وہ کس قدر اذیت میں تھی جو اپنی بیٹی کے شوہر کی دوسری شادی کروانے کی بات کر رہی تھی نیلم بیگم نے سندس بیگم کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے تسلی امیز نظروں سے ان کی طرف دیکھا

سندس پہن کیسی باتیں کر رہی ہیں شاید اپ کو معلوم نہیں مگر ٹیسٹ میں یہ بات واضح ہوئی ہے کہ قندیل ایک دفعہ ماں ضرور بن سکتی ہے اور اگر وہ ماں نہیں بھی بنی تو جس حد تک میر ابیٹا اپ کی بیٹی کا دیوانہ ہے وہ کبھی بھی دوسری شادی نہیں کرے گا تو اپ اس بارے میں بے فکر رہیں اور میں بھی ایسی ساس نہیں ہوں جو اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اپنی بہو کو گھر سے نکال دے یا طلاق دلوا

دے یہ اپنے بیٹے کی دوسری شادی کروا دے اپ اس معاملے میں بے فکر رہیں

نیلم بیگم نے ہمدردی سے سندس بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے انہیں تسلی دی تھی جبکہ سندس بیگم اس کی بات سننے کے بعد چمکتی انکھوں سے نیلم بیگم کو دیکھنے لگی کتنی شفیق عورت تھی وہ

جو اپنی بیٹے کی خوشی کے لیے اپنی نسل کو اگے نہ بڑھتا دیکھ بھی خاموش تھی سندس بیگم نے ان کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے شکر امیز لہجے میں ان کی طرف دیکھا

سندس بہن جس طرح میرا بیٹا اپ کی بیٹی کے اس درد پہ تڑپا ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپ کی بیٹی کو کسی بڑی وجہ سے بھی کبھی غصے سے دیکھے گا بھی تو اپ بے فکر رہیں کوئی اور بات کریں ہم

سے

نیلم بیگم نے سندس بیگم کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے مذاق میں بات ڈالتے ہوئے کہا جبکہ سندس بیگم بھی ہلکا سا مسکراتے ہوئے دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوئی

♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل کی طبیعت کو مکمل ٹھیک ہوئے تین دن گزر چکے تھے میں ان دنوں قلب نے قندیل کا ہر طرح سے خیال رکھا تھا جس طرح وہ رکھ سکتا تھا اس وقت کے دوران قندیل نے قلب سے بات

نہیں کی تھی جبکہ قلب نے اسے ہر طریقے سے منانا کی کوشش کی پیار سے غصے سے لاڈ سے مگر یہ تھی کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی

ان دنوں میں ایک اور بھی خاص چیز ہوئی تھی وہ تھی حارث کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی آج ان کی مہندی تھی جس کے لیے حارث حد سے زیادہ خوش تھا جب کہ ماہین کا موڈ بنا ہوا تھا اتنی جلدی شادی پر

قلب نے ماہین کو سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ ان کے مشن کا حصہ ہے مگر ماہین کا یہ کہنا تھا کہ شادی زندگی میں ایک دفعہ ہوتی ہے وہ اپنی شادی کو یادگار بنانا چاہتی تھی یوں کسی مشن کا حصہ نہیں

جبکہ ماہین کی یہ بات سننے کے بعد قلب نے کہہ دیا تھا اگر ماہین نہیں چاہتی تو شادی کے علاوہ کوئی اور ایسی سچویشن کریییٹ کر لیتے ہیں جس سے دشمن کی نظر ان سے ہٹ جائے مگر حارث کے ماہین کو سمجھانے پر ماہین بجھے دل سے مان گئی تھی

قندیل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی اس نے شادی میں شرکت ماہین کی طرف سے کرنی تھی کیونکہ ماہین اس کی بیسٹ فرینڈ تھی اس سے یہ جان کر جھٹکا لگا تھا کہ ان کی کلاس میں ہی پڑھتا ایک لڑکا حارث ماہین کا منکاح ہے جس سے ماہرین ہمیشہ چڑھتی تھی

قندیل نے شاکنگ پنک کلر کے لہنگے کے اوپر لائٹ پیرٹ کلر کی کرتی پہن رکھی تھی جبکہ شاکنگ پلنگ کلر کا ہی لمبا دوپٹہ تھا جس نے اپنے شولڈر پر ڈال رکھا تھا۔

ہونٹوں پر ہلکے گلابی کلر کا لپ گلوز آنکھوں پر لائنر کی لکیروں اور مسکارے کے علاوہ اس نے میک اپ کے نام پر اور کچھ نہیں کیا تھا جبکہ جولری میں اس نے ماتھا پٹی اور لمبے خوبصورت جھمکے پہنے تھے جو اس کے حسن کو دوآتشہ کر رہے تھے

قندیل نے تیاری کرنے کے بعد ایک مکمل نظر ائینے میں خود کو دیکھا وہ اس تیز کلر میں کھلا ہوا گلاب لگ گئی لگ رہی تھی گھر میں بھی وہ ڈل سے کلر کے کپڑے پہنے گھومتی رہتی تھی اج تیز کلر کے کپڑوں میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی

ابھی وہ ائینے میں خود کو دیکھ ہی رہی تھی جب اپنے پیچھے ائینے میں اسے قلب کا عکس دکھائی دیا

قلب نے ہلکے پلے کلر کا کرتا اور سفید کلر کا پاجامہ پہن رکھا تھا کرتے کے اوپر یلو کلر کی ہی واسکٹ تھی کرتے کے بازو تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا کسرتی کرتے سے نمایا ہو رہا تھا جو اس کو خوبصورتی کا شاہکار بتا رہا تھا بالوں کو جل سے سیٹ کیے وہ مکمل تیار اس کے ساتھ کھڑا تھا

قندیل نے ائینے میں اس کے عکس کو دل ہی دل میں سراہا تھا وہ یونیورسٹی میں اور گھر میں زیادہ تر پینٹ شرٹ میں ہی رہتا تھا مگر اج کرتا پجامہ میں وہ بے حد حسین نظر ا رہا تھا جبکہ قلب نے آئینے

میں اپنے مکمل عکس کو دیکھا جس میں وہ ایک دوسرے کو مکمل کر رہے تھے قلب نے دل میں بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا

قلب نے جانچتی نظروں سے قندیل کو دیکھا جو اپنے گلے میں ایک لاکٹ پہننے کی کوشش کر رہی تھی جسے کھولنے میں بھی وہ ناکام ہو رہی تھی بہت کوشش کرنے کے باوجود جب وہ لاکٹ قندیل سے نہ کھلا تو اس نے بٹکنے کے انداز میں ڈریسنگ ٹیبل پر وہ لاکٹ رکھتے ہوئے اپنے قدم پہ بیٹھ کی طرف بڑھا جب قلب نے اس کا بازو پکڑتے اسے دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا کیا اور وہ لاکٹ اٹھائے اس کے چین کھول کر قندیل کے بال ایک سائیڈ پہ کرتے ہوئے وہ لاکٹ اس کے گلے میں پہنایا

لاکٹ پہنانے کے بعد قلب نے اپنے تشنہ لب قندیل کی گردن کے بیک سائیڈ پر رکھے

قندیل انکھیں بند کیے ایک گہرا سانس لے کر رہیں گی اس کے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی تھی جس پہ قلب نے اس کو کپکپاتا دیکھ اس کا ہاتھ پکڑتے سے بیڈ پر بٹھایا اور قبرڈ سے جا کر ایک مخملی کیس لے کر ایا جس میں وہ پائل موجود تھی جو قلب نے قندیل کو منہ دکھائی میں دی تھی قندیل قلب کو اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی قندیل نے اٹھنے کی کوشش کی جب قلب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسے اٹھنے سے منع کیا اور خود اس کے قدموں میں ایک گھٹنا زمین پر جبکہ ایک گھڑنا تھوڑا سا اونچا کیے قندیل کا پاؤں اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا اور ڈبی میں سے پائل نکال کر اسے پہنانے لگا

پائل پہنانے کے بعد قلب اس کے پاؤں پر جھکتا اپنے ہونٹ اس کے پاؤں کے اوپری سطح پر رکھ گیا تھا

جبکہ قندیل کو اپنے جسم میں ایک سرد لہر دوڑتی ہوئی محسوس قندیل نے ایک جھٹکے میں اپنا پاؤں اس کے گھٹنے سے اٹھایا اٹھ کھڑی ہوئی اور قلب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے بھی اٹھایا

تم یہ حرکتیں کر کے ثابت کیا کرنا چاہتے ہو کہ تم مجھ سے بڑی محبت کرتے ہو میں تمہیں جانتی ہوں قلب حیدر شاہ تم یہ حرکتیں کرنا چھوڑ دو تم جو مرضی کر لو میں اپنا اپریشن نہیں کرواؤں گی

قندیل نے غصے سے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ قلب اس کے غصے سے بھرا چہرہ دیکھ کر مسکرا دیا

ٹھیک ہے تم نہ کرواؤ اوپریشن جیسی تمہاری مرضی میں تمہیں فورس نہیں کروں گا مگر میرے ساتھ بات چیت تو شروع کرو پورا ایک ہفتہ ہو گیا تم نے سیدھے منہ مجھ سے بات نہیں کی تم جو کرنا چاہو کر لو بس مجھ سے بات تو ٹھیک طرح سے کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلم نے درخواست کرنے والے انداز میں قندیل سے کہا

جبکہ قندیل اس کی بات سننے کے بعد خاموش ہو گئی وہ قلب سے بس اس وجہ سے ناراض تھی کیونکہ قلب اسے مسلسل اوپریشن کا کہ رہا تھا وہ چاہتا تھا کہ قندیل اپنا اپریشن کروائے اور یہ درد جڑ ہے سے ختم کروائی جبکہ قندیل ایسا نہیں چاہتی تھی وہ اپنا اپریشن نہیں کروانا چاہتی تھی

مگر اب قلب کے مان جانے پر وہ مان گئی تھی کیونکہ ناراضگی کی وجہ ہی ختم ہو گئی تھی

ٹھیک ہے میں مان جاتی ہوں تمہاری بات اب تم مجھے اپریشن کے لیے فورس نہیں کرو گے اور جاؤ نیچے دیکھ کے اؤ بڑی مما تیار ہو گئی ہے تو پھر ہم نکلتے ہیں کیونکہ پہلے ہی ہمیں لیٹ ہو گئ ہے اور ماہی میری جان لے لے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کو دروازے کی طرف دھکیلتے کہا جبکہ قلب دروازے کی طرف جانے کے بجائے دوبارہ قندیل کی طرف اتا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام گیا تھا

قندیل تمہیں پتہ ہے اج تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہے اتنی کہ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنی محبت اس پر نچھاور کرنے لگا جبکہ قندیل حیران وپریشان اس کے اس عمل کو محسوس کر رہی تھی وہ کتنے سنجیدہ انداز میں اس سے بات کر رہی تھی اور قلب کے چہرے سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کرے گا مگر اچانک ہو کیا ہو گیا تھا

قندیل یہ سوچ رہی تھی جب اسے اپنے ہونٹوں پر قلب کی بڑھتی ہوئی گرفت محسوس ہوئی قندیل نے اپنے دونوں ہاتھ قلب کے کندھوں پر رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلنا چاہا تھا مگر قلب مزید شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا قندیل نے درد سے سسکی لی تھی اور پھر قلب کے کندھوں پر مکے برسانے شروع کر دیے

قلب نے اس کی اس تشدد کو کسی کھاتے میں لیے بغیر اپنی شدت ایسے ہی جاری رکھی جب قلب کو خود لگا کے اب قندیل سانس نہیں لے پائے گی تو بہت نرمی سے اپنے لب اس کے ہونٹوں سے جدا کرتے پیچھے ہوا اور پھر اس کا چہرہ دیکھنے لگا

جو سرخ ہو رہا تھا قندیل نے اپنی سانس ہموار کرنے کے بعد غصے بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے قندیل کو ہی دیکھ رہا تھا

قلب میں تمہاری جان لے لوں گی میں نے جو تم سے کہا ہے وہ کر واب تم میرے قریب ائے تو میں نے تمہارا سر پھاڑ دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے انگلی اٹھاتے ہوئے قلب کو وارن کیا

جبکہ قلب اس کی اس معصوم سی دھمکی سنتے مسکراتی نظروں سے باہر نکل گیا

قلب کے کمرے سے باہر جانے کے بعد قندیل اپنا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے اس کے دیے لمس کو محسوس کرنے لگی اسے عجیب سا احساس ہوا ایک سرشاری کا ایک اپنائیت کا اس احساس کو محسوس کرتی وہ گہرا مسکرا گئی

نکاح پہلے ہو جانے کی صورت میں ان دونوں کی مہنگی اکٹھی کی گئی تھی گارڈن میں بنے ایک خوبصورت سے جھولے پر حارث اور ماہین بیٹھے انے والوں سے دعائیں لے رہے تھے جھولے کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا گیندے کے پھولوں سے اسے تمام اطراف سے کور کیا گیا تھا وہ جھولا کم اور پھول زیادہ لگ رہا تھا

ماہین اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھ رہی تھی جب بے ساختہ اس کی نظر دروازے کی طرف اٹھی تو قندیل ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس کی طرف ہی آ رہی تھی اس کے ساتھ قلب اور نیلم بیگم بھی تھے

ماہین قندیل کو دیکھتے جھولے سے اٹھتے اس کی طرف بڑی جب دلہن کو اپنی نشست چھوڑتے دیکھ تمام مہمانوں کا رخ قندیل کی طرف ہوا جبکہ یوں سب اپنی طرف دیکھتے پا کر قندیل کچھ نروس ہوتی اس کے پاس گئی

اور دونوں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا جبکہ حارث ماہین کی اس حرکت پر غصے کا گھونٹ بھرتا رہ گیا

قندیل کو ماہین کے گلے ملتے دیکھ قلب بے ساختہ مسکرایا تھا اور پھر حارث کی طرف چلا گیا جبکہ نیلم بیگم بھی کرن اور ارم بیگم کی طرف چلی گئی

ماہین قندیل کا ہاتھ پکڑتے سٹیج پر لے گئی اور جھولے پر بیٹھتے اسے اپنے ساتھ بٹھانے کی کوشش کی مگر قندیل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے اسے ارام سے بیٹھنے کا کہا اور خود سٹیج سے نیچے اتر کر سٹیج کے سامنے موجود لڑکیوں کا ہلکا جوڈھولک درمیان میں رکھے کچھ گانا گا رہے تھی اور کچھ تالیا بجا رہی تھی ان کے ساتھ جا کے بیٹھ گئی کیونکہ دلہن کے ساتھ ایسا بیٹھنا اسے عجیب لگ رہا تھا

قلب حارث والی سائیڈ پر جا کر سٹیج کے پاس کھڑا ہو گیا جب حارث سٹیج سے نیچے اترتا اس کے برابر میں کھڑا ہوا اور شکر گزار نظروں سے اسے دیکھنے لگا قلب نے اس کی مسکراہٹ کا مطلب سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی انجان بنتے ہوئے ایک ائی برو ڈاٹھاتے اس کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری بتیسی کیوں نکل رہی ہے

جبکہ اس کی انکھوں کا اشارہ سمجھتے حارث کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

تھینک یو سو مچ میجر اپ نے ہماری شادی کروادی ورنہ اس میڈم کا تو شادی کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہیں تھا اور یہ اپ کا اسسٹنٹ کنوارہ ہی مر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے انکھوں میں چمک لاتے ہوئے اور دانت نکالتے ہوئے قلب سے کہا

اس کی بات سننے کے بعد قلب نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ دبائی اور پھر آنکھوں میں غصے بھرے اس کی طرف دیکھا

جیسے کہنا چاہتا ہوں اتنی خوشی کے موقع پر یہ فضول بات ہی کرنے کو ملی نہیں تھی

خوشی ہو یا غم ہو اس سے فرق نہیں پڑتا تمہاری شادی ایک مشن کا حصہ ہے ورنہ میں اپنی بہن ماہین کی شادی اتنی جلدی تم سے نہ کرتا

قلب نے حارث کے کندھے پر تھپکی دیکھتے ہوئے دھمکی امیز لہجے میں کہا

جبکہ حارث قلب کی بات سننے کے بعد خاموش ہوتا واپس سٹیج پر جا کے بیٹھ گیا

حارث سٹیج پر بیٹھا اور ایک نظر اپنی ساتھ بیٹھی اپنی ہمراز کو دیکھا جو مکمل اسے نظر انداز کرتے ہوئے سامنے موجود لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی جو ناچنے گانے کا کام سرانجام دے رہی تھی

دلہن کو مہندی پہلے ہی لگ چکی تھی اس لیے اب باقی ساری لڑکیاں مہندی والی سی بیٹھی مہندی لگوا رہی تھی

تمام لڑکیوں کو مہندی لگ چکی تھی سوائے قندیل کے جب نیلم بیگم قندیل کی طرف آئی اور اس کے پاس بیٹھ گئی

بیٹا تم بھی مہندی لگوالو پیاری لگے گی تمہارے ہاتھوں پر نیلم بیگم نے قندیل کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی میں مہندی تو لگوالوں مگر مجھے مہندی سے سخت الرجی ہے مجھے زکام ہو جاتا ہے مہندی کی سمیل سے قندیل نے مرجھائی نظروں سے نیلم بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تمہاری طبیعت خراب ہو جاتی ہے تو تم نہ لگواؤ ویسے میں بتا رہی تھی کہ قلب کو مہندی بہت پسند ہے اسے مہندی کی خوشبو سے مانو عشق ہو جب کبھی گھر میں میں مہندی لگایا کرتی تھی تو وہ میرے ہاتھوں کو پکڑ کر اکثر سونگھا کرتا تھا اسے اس کی خوشبو بہت پسند ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنی پرانی یادیں بتائی جبکہ قندیل یہ سن کر تھوڑی حیران ہوئی تھی کہ قلب کو مہندی کی خوشبو پسند ہے

اس لیے وہ مہندی لگانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی

کہاں جا رہی ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اسے اپنے پاس سے اٹھ کر جاتے دیکھ کر کہا

امی میں مہندی لگوانے جارہی ہوں نیلم بیگم کے پکارنے پر قندیل نے مسکراتے ہوئے کہااور قدم مہندی والی کی طرف بڑھالیے

قندیل کے دل میں خدا جانے کیا سمائی کہ اس نے ہاتھوں پر ہی نہیں بلکہ پیروں پر بھی مہندی لگوائی تھی گول گھیر یدار لہنگا ہونے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے لہنگے کو اٹھائے وہ سہج سہج کے چل رہی تھی

جبکہ ماہین اسے دیکھ کے حیران رہ گئی کیونکہ یونیورسٹی میں قندیل نے سے بتایا تھا کہ اسے مہندی کی سمیل سے الرجی ہے جبکہ اب وہ پور پور مہندی سے سجی اپنی خوبصورتی کو اور نکھار رہی تھی

سب کے مہندی لگانے کے بعد کھانا کھول دیا گیا تھا تمام مہمان کھانے والی ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب قلب اہستہ قدموں سے چلتے ہوئے قندیل کی طرف ایا جس کی کمر تھی قلب کی طرف

قلب بالکل اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا تھا قندیل کو اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا تو اس نے پلٹ کر دیکھنا چاہتا جب قلب نے اپنا ایک بازو قندیل کی کمر سے گزارتے ہیں اسے ہوا میں اٹھاتے قدم گھر کی بیک سائیڈ کی طرف بڑھائے

قندیل اپنے پیچھے کسی کی اہٹ محسوس کر کے گھبرا گئی تھی جبکہ اپنے ارد گرد پھیلی مخصوص خوشبو کو محسوس کرتی ہے قندیل خاموش رہی جب اسے اپنا اپ ہوا میں محسوس ہوا وہ کوئی احتجاج بھی نہیں

کر سکتی تھی اس کے ہاتھوں پر مہندی لگی تھی اگر وہ ہاتھوں سے قلب کو پوچھے کرنے کی کوشش کرتی تو اس کے ہاتھوں کے مہندی بگڑ جاتی ہوں جو وہ ایسا نہیں چاہتی تھی

قلب اسے سب کی نظروں سے بچاتے ہوئے گھر کی بیک سائیڈ پر لے ایا تھا جب کہ قندیل سکون سے اس کا ہر عمل دیکھ رہی تھی

قلب نے جب قندیل کو نیچے اتارا تو قندیل نے انکھوں میں مصنوعی غصہ بھرے اس کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہتی ہو بھری محفل میں یہ تم نے کیا حرکت کی

قلب نے اس کی انکھوں میں غصہ دیکھ کر اپنا ایک ائی بروز اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جیسے وہ بھی کہنا چاہتا ہو میری مرضی تم میری بیوی ہو میں تمہیں کہیں بھی لے کے جا سکتا ہوں

تم یہ نظروں ہی نظروں میں باتیں کرنا بند کرو اور سیدھی طرح بتاؤ مجھے یہاں کیوں لے کے ائے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کی نظروں کو محفوظ سمجھتے ہوئے انگلی اٹھا کر غصے سے سوال کیا

میں اپنی بیوی کے ساتھ تھوڑا سا پرائیویٹ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا ہوں اسی لیے اٹھا کر اسے اس طرف لے کے ایا ہوں یہاں کوئی نہیں ہے یہاں میں فرصت سے تمہیں دیکھ سکتا ہوں نہار سکتا ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے مدہوش کن لہجے میں کہا

قندیل اس کی بات سنتے سرخ چہرے کے ساتھ اسے دیکھنے لگی اب وہ بھلا اس کی اس بے باک بات پر سے کیا کہتی

قلب نے اس کے مہندی سے بھرے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اپنے ناک کے قریب کر ایک گہرا سانس بھرا تھا جبکہ اس کے اس عمل سے قندیل کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پورے بدن کا خون نچوڑ کر اس کے چہرے میں سما گیا ہو

قندیل نے بے ساختہ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے کھینچنے چاہے جب قلب نے اس کی یہ کوشش ناکام کرتے اس کی دونوں ہاتھ کو اپنی کمر پر رکھتے اپنا ایک ہاتھ اس کے بالوں میں جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے کمر میں الجھائے اسے اپنے بے حد قریب کیا قندیل اس کی اس حرکت پر حیران و پریشان اسے دیکھ رہی تھی اسے اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہو رہی تھی ابھی وہ اس کے عمل پر کچھ رد عمل دکھاتی قلب اس کے ہلکے گلابی لپسٹک سے چھپے لبوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹانے لگا

قندیل نے بے ساختہ اپنے ہاتھ جو قلب کی کمر پہ موجود تھے ان کی مٹھیوں میں اس کا کرتا بھینچا جس کی وجہ سے اس کی کچھ حد تک سوکھی ہوئی مہندی قلب کے کرتے پر لگ گئی قندیل کے ہاتھ اپنی کمر پہ محسوس کرتے ہوئے قلب نے اپنی شدت میں اضافہ کیا تھا

جبکہ اس کی بڑھتی ہوئی شدت سے قندیل کی انکھوں میں انسو بھرائے تھے مگر وہ انکھیں بند کیے اسے محسوس کرنے میں مگن تھا قندیل سے اب اس کی شدت برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا اس کی انکھوں سے کئی اشک ٹوٹ کر قلب کی گال پر گرے تھے

قلب نے اپنے چہرے پر نمی محسوس کرتے ہوئے انکھیں کھول کر اس کی طرف دکھا جبکہ دور وہ اب بھی نہیں ہوا تھا

اس کی انکھوں سے ٹوٹ کر گرتے عشک دیکھ کر قلب نے نرمی سے اپنے لب اس کے ہونٹوں سے جدا کیے تھے جبکہ قندیل اس کے جدا ہونے پر ایک گہرا سانس لیتی اپنا سر اس کے سینے سے ٹکا گئی

قلب کے ہونٹوں پر بے ساختہ خوبصورت تبسم بکھرا تھا قلب نے ایک ہاتھ سے اس کی کمر جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے جیسے اسے حوصلہ لیا تھا

جبکہ قندیل اس کے اس عمل سے اندر تک سلگ گئی تھی

تم ایسی حرکت کرتے ہی کیوں ہو جب تمہیں بعد میں مداوے کے طور پر مجھے حوصلہ دینا پڑے

قندیل نے اپنی بگڑی مہنگی سے بھرے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے دبی دبی آواز میں چلا کر کہا تھا

قلب اس کے دھکا دینے پر محض ایک قدم اس سے پیچھے ہوا تھا اور اپنے اس فاصلے کو ایک جست میں ختم کرتے وہ دوبارہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کے قریب ہوا تھا

حوصلہ میں تمہیں اس لیے دیتا ہوں تاکہ اپنا عمل میں دوبارہ دہرا سکوں مداوا نہیں کرتا مداوا غلطی کا کیا جاتا ہے اور یہ میرا حق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کہا

قندیل اس کی بات سنتے حیران و پریشان اسے دیکھ رہی تھی کیا مطلب ہے اس کی بات کا وہ اس لیے اسے حوصلہ دے رہا تھا کہ وہ اپنا عمل دوبارہ کر سکے قندیل یہ سوچتے ہی اس سے پیچھے ہونے لگی جب قلب ایک دفعہ پھر اس کے چہرے پر محبت سے جھکا تھا

مگر اس دفعہ اس کا نشانہ اس کی ہونٹ نہیں بلکہ اس کی تھوڑی تھی قلب نے محبت و احترام سے اپنے ہونٹ اس کی تھوڑی پر رکھے اس کے بعد باری باری اس کے دونوں گالوں کو چھوا اور پھر محبت و عقیدت سے وہ اس کے ماتھے پر جھکتا اپنے محبت کی عقیدت بھری مہر لگا گیا تھا

جبکہ قندیل انکھیں بند کرے یہ احترام و سکون سے بھرا لمس محسوس کر رہی تھی اسے قلب کا اپنے قریب انا برا نہیں لگتا تھا بلکہ اس کی روح کو ایک سکون سا حاصل ہوتا تھا حلال سکون جو ایک محرم کو محرم سے حاصل ہوتا ہے

قلب اس کے چہرے کو محبت سے چھوتے پیچھے ہوا تو قندیل نے اپنی انکھیں اہستہ سے کھولے اسے دیکھا قندیل کی ٹانگیں اس کی شدت سے کانپ رہی تھی اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا جبکہ قلب بھی اس کی حالت دیکھتا اس بات سے واقف ہو گیا تھا کہ اب وہ مزید اس پر اپنی محبت نچھاور کرتا تو یقینا وہ بے ہوش ہو جاتی وہ تھی ہی اتنی نازک سی اس کی ذرا سی شدت پر کام جایا کرتی تھی

قلب نے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنے قدم گارڈن کی طرف بڑھائیں جبکہ قندیل اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی

جب قندیل کی نظر اس کی کرتے کی بیک سائیڈ پر پڑی جہاں پر قندیل کے مہندی والے ہاتھوں کا نشان تھا قندیل کو بے ساختہ ڈھیروں شرم نے اگھیرا تھا

قندیل نے قلب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے رکنے کا کہا جبکہ قلب اس کے بلانے پر رکتا اس کی طرف دیکھنے لگا

قلب اپ کے کرتے پر پیچھے میرے ہاتھوں کا نشان لگا ہوا ہے قندیل نے نظریں جھکائے شرمندگی سے کہا جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد دلکشی سے مسکرایا

تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ایک ائی برو اٹھا کر ہونٹوں پر مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا

تو اپ اس کو چھپائیں یا اسے واش کریں لوگ دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے حیرانگی سے نظریے اوپر اٹھاتے ہوئے اس سے کہا

اچھا اگر لوگ دیکھ لیں گے تو پھر کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے پریشان کن لہجے میں قندیل سے پوچھا

تو وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ بس دھو لینا میں کہہ رہی ہوں نہیں تو اپ اسے کسی طرح چھپائیں بس کسی کو یہ نظر نہیں انا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے شرمندگی سے کچھ بھڑکتے ہوئے قلب سے کہا تھا

جبکہ قلب اس کا یہ انداز دیکھ کر جان نثار انداز میں اپنے ایک ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے ہلکا سا سر خم کرتے اس کے سامنے جھکا تھا

جیسا میری جان کا حکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے گھر کی اندر کی طرف بڑھا

قلب اور قندیل جب اندر والی سائیڈ پر گئے تو نیلم بیگم اور ارم بیگم دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی محو گفتگو تھی

امی گھر چلیں قندیل بہت زیادہ تھک گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نیلم بیگم کے قریب پہنچ کر ان سے پوچھنے لگا

بیٹا تم قندیل کو لے کے گھر چلے جاؤ میں اج رات یہیں رکوں گی کرن بیگم نے مجھے بہت دفعہ کہا ہے کہ میں اج ان کے ساتھ رک جاؤں تو ان کے اتنا زیادہ انسسٹ کرنے کے بعد بھی اگر میں گھر چلی گئی تو انہیں برا لگے گا میں اج یہیں رک جاتی ہوں تم لوگ تھک گئے ہو تم لوگ گھر چلے جاؤ انشاءاللہ کل ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم قندیل اور قلب کے سر پر پیار دیتے ہوئے ارم بیگم کے ساتھ گارڈن کی طرف چلی گئی جبکہ قلب کی انکھوں میں انوکھی چمک بھری تھی

امی نے تو اج یہیں رہنے کا پکا ارادہ کر لیا ہے مگر تم بہت تھک گئی ہو اس لیے ہمیں گھر چلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے قدم مین گیٹ کی طرف بڑھائے جبکہ قندیل بغیر کچھ کہے اس کے ساتھ چل رہی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

تم تو کہہ رہے تھے کہ وہ شخص سگرٹ ایجنٹسی سے ملا ہوا ہے مگر وہ تو اپنی شادی میں مکمل طور پر غارت ہوا بیٹھا ہے اگر سگریٹ ایجنسی میں ہوتا تو مشن کے دوران وہ شادی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا تو تمہارا اندازہ بالکل غلط نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک کلب میں بیٹھے اشخاص ایک دوسرے سے محو گفتگو تھے جن میں سے ایک نے تنزیہ فقرہ بولا

میں نے کب کہا تھا کہ وہ ہی سگریٹ ایجنٹ ہے میں نے کہا تھا کہ مجھے شک ہے اس پر

اور میں تو اب بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ مجھے ابھی بھی اس پر شک ہے یہ صرف ہمیں بھٹکانے کے لیے کیا جا رہا ہے

ان میں سے ایک شخص نے بھڑکیلے انداز میں جواب دیا

تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک پوری شادی کا انہوں نے صرف ڈھونگ رچایا ہے کیوں مذاق کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے دونوں اشخاص اس کی بات سے متفق نہیں تھے اس لیے ابھی بھی طنز کے تیز چلائے جا رہے تھے

میں کہہ رہا ہوں تم دونوں ایک دن اپنے اسی لاپرواہ انداز کی وجہ سے پچھتاؤ گے اور تب تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں رہ جائے گا یہ سیکرٹ ایجنسی والے بندے عام نہیں ہوتے یہ پاتال سے بھی انسان کو ڈھونڈ کے لے آتے ہیں تو تم لوگ کس کھیت کی مولی ہو تم لوگ ذرا اپنا اپنا بچاؤ کر لو

اس شخص نے بھی منہ توڑ جواب دیتے ہوئے طنز کیا تھا جس سے سامنے والے دونوں سلگ کر رہ گئے تھے

ہممممممم-------

اس کی بات پر باقی دونوں ہنگارہ بھر کے رہ گئے

قلب اور قندیل جب گھر پہنچے تو گھر میں مکمل سکوت چھایا ہوا تھا قلب قندیل کا ہاتھ پکڑتے سیدھے اپنے اور قندیل کے کمرے کی طرف بڑھا

جبکہ قندیل اس کے پیچھے گرتی پڑتی اپنے لہنگے کو سنبھالتی کمرے کے دروازے پر پہنچی جب قلب نے اس کی انکھوں پر پٹی باندھی قندیل اس کی اس حرکت پر حیرانی سے آس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اسے روکنے کی کوشش کرنے لگی

قلب نے پٹی باندھنے کے بعد اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا

قلب اپ کیا کر رہے ہیں اپ نے میری انکھوں پر پٹی کیوں باندھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے حیران وپریشان قلب سے سوال کیا

میں نے پٹی اس لیے باندھی ہے کیونکہ جان شاہ کے لیے میں نے ایک سرپرائز تیار کروایا ہے جو تمہیں یوں تو دکھایا نہیں جائے گا

مجھ پہ یقین ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے سوال کا جواب دینے کے بعد ایک امید سے اس سے سوال کیا

جبکہ قندیل اس کی بات سننے کے بعد کچھ دیر خاموشی سے اپنے اس پاس چھائے سکوت کو محسوس کرتی رہی اور پھر سر ہاں میں ہلاتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کی

جی مجھے اپ پر اعتبار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ڈوبتے دل کے ساتھ کہا کیونکہ قلب کی بھاری اواز نے اس کے اندر سنسناہٹ پیدا کی تھی

اگر تمہیں مجھ پر یقین ہے تو بغیر کوئی سوال کیا میرے ساتھ چلو قلب نے قندیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولا اور اسے لیے اندر داخل ہوا قندیل جب کمرے کے اندر داخل ہوئی تو اسے کمرے میں گلاب کے پھولوں کی خوشبو اپنے ناک سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہوئی ایک خوبصورت خوشبو جو روح تک پھیل جائے

قلب اہستہ قدموں سے چلتا اس کے پیچھے ایا اور انکھوں پر بندھی پٹی کو کھولتے اس کی طرف دیکھنے لگا

جبکہ قندیل انکھوں سے پٹی ہٹنے کے بعد اہستہ سے انکھیں کھولتی کمرے میں چھائے خوابناک ماحول کو دیکھ رہی تھی پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا شاید ہی کوئی ایسی جگہ کمرے میں موجود ہو جہاں پہ گلاب کی پنکھڑیاں نہ بکھیر رکھی ہوں جگہ جگہ پر خوشبودار کینڈل جل رہی تھی قندیل کو یہ منظر ایک خواب سا لگا

جب اس کی نظر پیڈ کے سامنے رکھے ٹیبل پر پڑی جہاں پر ریڈ ویلوٹ کیک بہت خوبصورتی سے سجا کر رکھا گیا تھا قندیل اہستہ قدم اٹھاتی کیک کی طرف بڑی جبکہ قلب کو تو وہ مکمل طور پر اس ماحول میں فراموش کر چکی تھی

جبکہ قلب اس کی یوں نظرانداز ی دیکھ کر برہم سا ہوا تھا

قندیل جب ٹیبل کے پاس پہنچی تو اسے ایک خوبصورت سا سرخ کلر کا کیک نظر ایا جس پر بہت ہی خوبصورتی سے ہیپی برتھڈے میری جان لکھا ہوا تھا

قندیل نے جب کیک پر لکھی تحریر پڑھی تو اس کی انکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھی

اپنے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اس نے اپنا برتھ ڈے کبھی سیلیبریٹ نہیں کیا تھا کیونکہ اس کے باپ کا انتقال اسی دن ہوا تھا جس دن اس کی برتھ ڈے تھی

قلب یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپ نے کیا

م۔۔م۔۔ مگر کیوں اور اپ کو پتہ کیسے چلا میری برتھڈے ڈیٹ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سکتے کی حالت میں قلب سے سوال کیا

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کب۔۔۔۔۔۔

یہ سوال مجھ سے نہ کرو تم بس کیک کٹ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلم نے نائف اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

نہیں میں یہ کیک کٹ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نہیں میں سر ہلاتے ہوئے کہا

کیوں۔۔۔۔۔۔۔تم یہ کیک کٹ کیوں نہیں کرو گی کوئی ریزن تو ہو گا یا تمہیں میرے ساتھ سیلیبریٹ ہی نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بجھے دل کے ساتھ کہا وجہ وہ جانتا تھا مگر پھر بھی اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا

کیونکہ یہ دن میرے لیے منحوس ہے اس دن مجھ سے میری سب سے پیاری چیز خدا نے لے لی تھی میں سیلیبریٹ کیسے کروں مسٹر قلب آپ ہی بتا دے۔۔۔۔۔۔۔

بات کرتے ہوئے قندیل کی انکھوں سے انسو گال پر بہ نکلے تھے

جب اپ کے بابا فوت ہوئے تھے تو اس سے پہلے کیا آپ کے باپ آپ کی برتھ ڈے سیلیبریٹ نہیں کیا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے اپنی بازو کے حصار میں لیتے ہوئے محبت پاش لہجے میں کہا

بابا کے فوت ہونے سے پہلے میری برتھ ڈے بہت دھوم دھام سے سیلیبریٹ کی جاتی تھی بلکہ ایک مکمل فنکشن کیا جاتا تھا جس میں سب بچوں کے لیے گھر کے اندر ہی ایک چھوٹا سا ڈزنی لینڈ بنایا

جاتا ہے میرے بابا میرا ہر نخرہ اٹھایا کرتے تھے اور میری برتھ ڈے کو تو وہ مجھے کسی پری کی طرح ٹریٹ کیا کرتے تھے

قندیلی اسے اپنے بچپن کی یادیں بتاتے ہوئے انسو بھری انکھوں سے مسکرادی تھی

تو اگر تمہارے بابا اتنے دھوم دھام سے سیلیبریٹ کیا کرتے تھے تو پھر تم کیوں نہیں یہ دن سیلیبریٹ کرتی

کیونکہ بابا کے جانے کے بعد مجھے اس دن سے سخت نفرت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے دبی دبی اواز میں چلاتے ہوئے کہا جبکہ اپنے کندھے پر موجود قلب کا ہاتھ بھی وہ جھٹک چکی تھی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو چھپائے زار و قطار رونے لگی

جبکہ قلب نے اسے یوں زار و قطار رونے دیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ قندیل اج کے دن اپنے دل کو سارا غبار باہر نکالے جو اس نے ان سات سالوں میں سنبھال کر رکھا ہوا ہے وہ چاہتا تھا اج جتنا رونا ہے وہ اخری دفعہ رو لے اس کے بعد وہ مکمل طور پر زندگی کی طرف لوٹ کر اپنی زندگی کی ایک نئی شروعات کریں قلب کے ساتھ

تقریبا10 منٹ تک زار و قطار رونے کے بعد قندیل سسکیاں لیتی ہوئی اپنی انسو صاف کرنے لگی شاید اس کے اندر کا سارا غبار نکل چکا تھا

قلب نے اسے خاموش ہوتے دیکھ اپنے بازو کا حصار دوبارہ اس کے گرد پھیلایا

تمہارے کہنے کے مطابق تمہارے بابا کو یہ دن بہت پسند تھا کیونکہ اس دن ان کی زندگی میں ایک پری ائی تھی جواب میری قید میں ہے اور وہ اس دن کو بہت اچھی طرح سے سیلیبریٹ کیا کرتے تھے تو تم بھی اپنے اس دن کو سیلیبریٹ کروانہیں اس چیز سے خوشی ہو گی جس چیز میں تم خوش ہو گی اس چیز میں وہ خوش ہوں گے ان کا اس دن اللہ تعالی کے پاس جانا مقرر تھا اس میں ہم کچھ نہیں کر سکتے قندیل

مگر غم کو کم کرنے کے لیے ہم چھوٹی چھوٹی خوشیاں منا سکتے ہیں اور ان چھوٹی خوشیوں میں ہی تمہارا برتھ ڈے بھی اتا ہے تو تم اسے سیلیبریٹ کیا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قل نے اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتے ماتھے سے ماتھا ٹھنکائے سرگوشی سی اواز میں اپنے الفاظ اس کی گوش گزاریں

قلب یہ مجھ سے نہیں ہو گا تم پلیز اس چیز کے لیے مجھے فورس نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھتے ہوئے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی مگر قلب کا حصار اس کے گرد اتنا بھی ہلکا نہیں تھا کہ وہ اس کے پیچھے دھکیلنے سے پیچھے ہو جائیں

قندیل یہ اتنا مشکل بھی نہیں ہے تم کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر اس کے ماتھے پر عقیدت بھری محبت کی مہر لگاتے ہوئے کہا

جبکہ قندیل اس کے لمس کو اپنی روح میں اترتا محسوس کرتی انکھیں بند کر کے اسے محسوس کرنے لگی

قلب نے اسے خود سے جدا کر کیا آورنائف اس کے ہاتھ میں پکڑاتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر رکھتے کیک کٹ کیا

جبکہ قندیل سسکیاں لیتی ہوئی اس کا ساتھ دے رہی تھی اس کی انکھوں سے انسوا بھی بھی گر رہے تھے

کیک کٹ کرنے کے بعد قلب نے کیک کا کٹا ہوا حصہ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس کے ہونٹوں کے پاس کیا تو قندیل نے شکوہ بھری نظر سے اسے دیکھتے ہوئے کیک کا چھوٹا سا حصہ کھالیا

قلب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انکھوں سے کیک کی طرف اشارہ کیا جیسے کہنا چاہتا ہو اب تم بھی مجھے کھلاؤ

جبکہ قندیل نے قلب کے اشارے کو سمجھتے ہوئے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

ایسے دیکھ کیا رہی ہو میری طرف مجھے بھی کیک کھلاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے میں سے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

میں کیوں کھلاؤں خود کھالو اور ویسے بھی میرا برتھ ڈے ہے تو صرف میں ہی کھاؤں گی یہ بہت مزے کا ہے

اچھا تو پھر مجھے بھی کھلاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تھا

نہیں میں نہیں کھلاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نہ میں سر ہلاتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے تم رہنے دو میں خود ہی کھالیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا ایک ہاتھ بڑھا کر کیک کا چھوٹا سا حصہ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کی طرف جھکا

قلب نے اپنے ہاتھ میں تھما کیک کا حصہ اس کے ہونٹوں پر لگاتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنی انکھوں کا مرکز بنایا تھا جبکہ قندیل نے سٹپٹا کر رہ گئی تھی

اس نے قلب کو کچھ کہنا چاہ مگر قلب الفاظ اس کے ہونٹوں سے چن گیا

قلب اس کے ہونٹوں پر جھکا اس کی کمر پر اپنا حصار مضبوط کر رہا تھے جبکہ قندیل اس کے شدت بھرے لمس پر لرز کر رہ گئی تھی قندیل نے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا مگر وہ اس کی مزاحمت کو کسی کھاتے میں لائے بغیر مزید اس پر جھکا تھا

خود کو اچھی طرح سیر اب کرنے کے بعد قلب اس سے جدا ہوا تھا جبکہ قندیل انکھوں میں شکوہ لیے لمبے لمبے سانس لیتی اسے دیکھ رہی تھی

ویسے تو مجھے پتہ نہیں کہ تمہیں یہ کیک کتنا پسند آیا ہے مگر تمہارے ہونٹوں سے لگنے کے بعد اس کی مٹھاس دوگنا بڑھ گئی تھی اور یہ کیک تم سے بھی زیادہ مجھے پسند ایا ہے

قلب نے ہونٹوں پر دل فریب مسکراہٹ سجائے ہوئے اسے دیکھا

قندیل نے جواب میں کچھ نہیں کہا تھا محض اپنی نظرے جھکالی تھی جب اسے اپنے سامنے قلب کا مضبوط ہاتھ نظر ایا

قندیل نے سوال بھری نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

کیا تم میرے ساتھ ڈانس کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کی انوکھی سی فرمائش پر قندیل کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے

اس کی پھیلتی انکھیں دیکھ کر قلب دھیما سا مسکرایا تھا

ن۔ن۔ نہیں مجھے نہیں اتاڈ۔ڈ۔ڈانس مجھے نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ہڑبڑا کر جواب دیا تھا

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے مجھے بھی ڈانس کرنا نہیں اتا یہ میرا پہلا ایکسپیرینس ہے چلو ساتھ کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

جبکہ قندیل سر نا میں ہلاتی ابھی بھی مزاحمت کر رہی تھی قلب نے قندیل کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر جبکہ دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے خود کو ہلکا ہلکا موو کرنا شروع کیا تھا

موبائل پر چلتے ہلکی اواز میں رومانوی گانے نے اس ماحول کو مزید دلفریب بنایا تھا

"♥تڑپائے مجھے تیری سبھی باتیں اک بار اے دیوانی جھوٹا ہی سہی پیار تو کر♥"

گانے کی پہلی لائن سنتے ہی قندیل کے چہرے پر بے ساختہ حیا چھائی تھی اسے قلب سے اس گانے کی امید بالکل نہیں تھی

"♥میں بھلا نہیں حسی ملاقات بے چین کر کے مجھ کو مجھ سے یوں نہ پھیر نظر♥"

گانے کی اس لائن پر قلث نے اپنے ہاتھ میں تھامے اس کے ہاتھ کو گھمایا جس کی وجہ سے قندیل مکمل ایک چکر کاٹ کر اس کی بائیں بازو پر آئی تو قندیل کی سرمئی انکھیں قلب کی گہری سیاہ انکھوں سے ٹکرائی

"♥روٹھے گانہ مجھ سے میرے ساتھیاں وعدہ کر

"تیرے بنا مشکل ہے جینا میرا میرے دلبر♥"

قلب نے قندیل کو گھماتے ہوئے اس کی کمر اپنے سینے سے لگایا اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھتے اسے ہلکا سا زمین سے اوپر اٹھائے ہوا میں ایک گول چکر کاٹا تھا

"♥زرا زرا بہکتا ہے مہکتا ہے آج تو میرا تن بدن میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے اپنی باہوں میں"

♥

"♥زرا زرا بہکتا ہے مہکتا ہے اج تو میرا تن بدن میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے اپنی باہوں میں♥"

قلب نے واپس اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے اپنے دونوں ہاتھ اس کے کمر پر مضبوطی سے باندھتے ہلکا ہلکا خود کو موو کیا تھا

"♥یوں ہی گرج گرج کالی گھٹا برسے ہم یار بھیگ جائیں اس چاہت کی بارش میں♥"

قندیل قلب کا یہ انداز دیکھ کر مکمل طور پر اپنے حواس کھونے کو تھی اسے قلب کے کڑک انداز سے کبھی بھی ایسا نہیں لگا تھا کہ وہ اتنا خوبصورت ڈانس کرنا جانتا ہے

"♥تیری کھلی کھلی لٹوں کو سلجاؤں میں اپنی انگلیوں سے میں تو ہوں اس خواہش میں ♥"

قلب نے اس کا رخ دوسری طرف کرتے ہوئے اس کے بالوں کو اس کی گردن سے پیچھے کرتے اپنے تشنہ لب اس کے گردن پر رکھے تو قندیل بے ساختہ ایک سسکی لے کر رہ گئ

"♥سردی کی راتوں میں ہم سوئے رہے اک چادر میں ہم دونوں تن ہو نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں♥"

قندیل نے اس سے دور ہونا چاہا تھا جب قلب نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنے روبرو کیا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے لبوں کا قلف لگایا تھا

"♥زرا زرا بہکتا ہے مہکتا ہے اج تو میرا تن بدن میں پیاسا ہوں مجھے بھر لے اپنی باہوں میں♥"

گانا مکمل ہو چکا تھا مگر اب بھی قلب اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کیے کھڑے تھے

قلب نے قندیل کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ رکھے تھے تاکہ وہ مزاحمت بھی نہ کر سکے

قلب کو جب خود محسوس ہوا کہ اب قندیل سانس نہیں لے پائیں گی تو نرمی سے خود کو اس سے جدا کیا

قندیل اس کے جدا ہوتے ہی لمبے لمبے سانس لیتی خود کو کمپوز کرنے لگی

قندیل تم کو پتہ ہے محبت کا اصل احساس کب ہوتا ہے جب انسان کے سینے میں دونوں طرف دل دھڑکے

قلب نے قندیل کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اس کے کان میں سنسناتی ہوئی سرگوشی

قندیل نے ناسمجھی سے اپنا سر اس کے سینے سے اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جبکہ قلب اس کی انکھوں میں ناسمجھی دیکھ کر دلکش مسکرایا تھا

جب انسان کسی کے سینے لگتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں دونوں طرف دل دھڑکتا ہے ایک اس کا اپنا اور ایک اس شخص کا جس کے وہ گلے لگا ہوتا ہے

اور یہ محبت کا ایک خوبصورت احساس ہوتا ہے جیسے اب تم میرے سینے لگی ہو اور دیکھ لو میری سینے میں دونوں طرف دل دھڑک رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے اسی کان میں سرگوشی کی تھی جبکہ قندیل اس کی یہ سرگوشی سنتے شرم سے پانی پانی ہوئی تھی

مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ تم اجازت شادی کی پہلی رات ہی دے دی تھی مگر میں پھر بھی تم سے پوچھنا چاہوں گا

کیا میں تمہارے جسم سے تمہاری روح میں اتر سکتا ہوں؟

کیا میں تمہیں اس قدر چھو سکتا ہوں کہ میری خوشبو تمہارے وجود سے آئے تم جب ائینے میں خود کو دیکھو تو میرا عکس پاؤ؟

کیا میں تمہیں خود کے اتنے قریب کر سکتا ہوں کہ میرے دور جانے سے ہی تمہیں تمہاری جان نکلتی محسوس ہو؟

کلب نے اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے اپنی محبت کا حق مانگا تھا

جبکہ قندیل اس کی بات سنتی پورے بدن سے لرز گئی تھی اس کا دل دو سو کی سپیڈ سے دھڑک رہا تھا اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اس نے نظر اٹھا کر قلب کی طرف دیکھا تو وہ آس بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا

قندیل اسی جھٹکنا چاہتی تھی اسے روکنا چاہتی تھی مگر اس کی محبت کے مان کو توڑنا نہیں چاہتی تھی

ان دنوں میں اسے ایک دفعہ بھی نہیں لگا تھا کہ قلب کوئی ایسی حرکت کر سکتا ہے جس سے وہ رسوا ہو

کیا تم مجھے میری محبت کا مان دو گی۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے خیالوں میں کھوئے دیکھ کر اپنے سوال ایک دفعہ پھر سے دہرایا تھا

جبکہ اس دفعہ قندیل نے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے نظریں جھکالی تھی

قلب اس کی اس ادا پر گہرا مسکرایا پھر تھا اور پھر اس کے ماتھے پر جھکتا عقیدت سے لب رکھ گیا تھا

قندیل نے اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپائے خود کو اس کی دل ہار دینے والی گہری نظروں سے بچانا چاہا تھا

جبکہ قلب اس کی اس ادا پر اپنا حصار اس کی کمر پر باندھتا اسے مزید اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا

قندیل اس کے سینے سے لگی خود کو راحت پہنچا رہی تھی جب اسے اپنی کرتی کی ڈوریاں کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس کا دل بے سختہ رک کر دھڑکا تھا

قلب نے ایک جھٹکے میں کھینچ کر اس کی ٹوریاں اس کی کرتی سے جدا کی تھی

قندیل اس کے حصار سے نکلتے ہی واش روم کی طرف بھاگنے لگی جب قلب نے اپنا بازو اس کی کمر پر لپیٹتے ہوئے اس کو ایک جھٹکے میں اپنی طرف کھینچا تھا وہ لہراتی ہوئی اس کے سینے سے لگی

قلب پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں آج نہیں میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کی بڑھتی ہوئی گستاخیوں کو روکنا چاہا تھا کی سنسناتی ہوئی سرگوشی اسے لرزا گئی

قلب نے اسے ایک جھٹکے میں اپنی بازو میں اٹھاتے ہوئے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے تھے

جبکہ قندیل اس کے اس عمل سے سانس روکتے ہوئے اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی

جب قلب نے اسے کسی نرم پھول کی طرح بیڈ پر لٹاتے ہوئے خود اس پر سایہ فگن ہوا تھا

پلیز لائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے قلب اسے اپنی محبت کی بارش میں بھیگوتا ایسے قندیل کی لرزتی ہوئی اواز سنائی دی

جبکہ اس کی بات وہ گہرا مسکراتے ہوئے بیڈ کی دائیں سائیڈ پر چلتے ہوئے کمرے کے واحد لیمپ کو ہاتھ بڑھا کر بجھتا اس پر اپنی شدتیں بے پناہ محبتیں اور دیوانگی لٹاتے وہ اس کے وجود میں کہی کھو گیا تھا

کمرے میں قلب کی تیز سانسیں اور اس کی بڑھتی شدت سے قندیل کی سسکیاں گونج رہی تھی

ماہین کی مہندی اب مکمل طور پر سوکھ چکی تھی وہ جھولے پہ بیٹھ بیٹھ کر اکتا گئی تھی اور تھکاوٹ سے پوری جسم میں درد محسوس ہو رہا تھا اس نے ایک نظر اپنی بائیں طرف بیٹھے حارث کو دیکھا جس کا چہرہ ابھی بھی خوشی سے تمتما رہا تھا اسے دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ذرا سا بھی تھکا ہو گا

ماہین کو حیرانی ہوئی تھی اس کی انرجی دیکھ کر رات کے ساڑھے 12 بج رہے تھے اور وہ ابھی بھی ایسے تھا جیسے ابھی اٹھ کر آیا ہوں

ماہین سے جب اور نہ بیٹھا گیا تو اس نے اپنے دائیں طرف سٹیٹ سے نیچے لڑکیوں کے پاس بیٹھی ارم بیگم کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا ارم بیگم اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے اٹھ کر اس کے پاس آئی

امی میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں اب مجھے کمرے میں جانا ہے مجھے نیند ارہی ہے

ماہین نے ان کے کان میں جھکتے ہوئے بیچارگی سے سرگوشی جبکہ اس کی سرگوشی سننے کے بعد ہلکا سا تبسم ہونٹوں پر بکھیرے اسے لے کر اس کے کمرے کی طرف چل گئی

جب حارث نے اپنی دائیں طرف خالی جگہ کو دیکھ تو اس کا چہرہ لٹکا گیا اب اس کے یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ تھا جس کے لیے وہ بیٹھا تھا وہ ہی جا چکی تھی اس لیے وہ بھی اٹھتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

ماہین کے جانے کے بعد فنکشن مکمل طور پر ختم ہو گیا تمام مہمان اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے مہندی کا فنکشن اتنے بڑے پاؤں پیمانے پر نہیں کیا گیا تھا اس لیے صرف قریبی رشتہ دار ہی ائے تھے

♥♥♥♥♥♥♥♥

کمرے کے دروازے پر ہوتی دستک کی وجہ سے قلب نے اپنی نیند میں ڈوبی انکھوں اہستہ سے کھولی قلب کی انکھوں نے جو سب سے پہلا نظارہ دیکھا وہ یہ تھا کہ قندیل مکمل طور پر اس پر پھیل کر سو رہی تھی

قندیل کے بال کچھ قلب کے سینے پر اور کچھ بیڈ پر ابشار کی طرف بکھرے تھے چہرے پر پھول سی معصومیت سرخ ہونٹ اسے بہکا رہے تھے

ابھی وہ اس کے نقوش میں کھویا ہوا تھا جب دروازے پر ایک دفعہ پھر سے ہوتی دستک نے اس کی توجہ اپنی طرف کھینچی تھی

چھوٹے صاحب نیچے اجائیں میم صاحبہ نے ناشتہ لگالیا ہے وہ اپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملازمہ نے دستک دیتے ہوئے اپنے انے کا مقصد بتایا

تم جاؤ ہم ارہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے دروازے کی طرف چہرہ کرتے ہوئے ہلکی اواز میں ملازمہ سے کہا

ملازمہ کی بات سننے کے بعد نیچے کی طرف چلی گئ

قلب نے اپنا رخ قندیل کی طرف کیا تو وہ ابھی بھی معصومیت سے اس کے سینے پر سو رہی تھی

قلب نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے اوڑھیسا تو اس کی گردن پر موجود اس کی محبت و شدت کے نشانات واضح ہوئے ان نشانات کو دیکھتے ہوئے کل کی رات اس کی انکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگی جبکہ اس کو سوچتے ہوئے قلب کی چہرے پر دل موہ لینے والی مسکراہٹ تھی

قلب نے قندیل کو بہت محبت سے اپنے سینے سے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر سایہ فگن ہوا قندیل اس وقت قلب کے ہلکے یلو کرتے میں موجود تھی جو کلب نے حارث کی مہندی کے لیے پہنا تھا

قندیل میری جان اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا ہاتھ اس کے گال پر رکھتے ہوئے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا جبکہ اس کی محبت بھری اواز سننے کے بعد بھی قندیل سوئی رہی

قلب نے اپنا ہاتھ اگے بڑھا کر اس کے کندھے کو ہلکا سا جھنجھوڑا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی جس سے قندیل کے جسم میں ہلکی سی جنبشی پیدا ہوئی

آہ۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے جھنجوڑنے پر انکھیں کھولی جب اسے اپنے جسم نے ایک درد کی لہر دوڑتے ہوئے محسوس ہوئی جس سے اس کے منہ سے بے ساختہ ایک سسکی نکلی

جبکہ قلب جو اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا اس کی بے ساختہ سسکنے پر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ گیا

قندیل نے جب انکھیں کھولی تو قلب کو خود پہ جھکا ہوا پا کر حیا سے انکھیں جھکا گئی جبکہ قلب فکر مندی سے قندیل کو دیکھ رہا تھا کہ وہ سسکی کیوں

کیا ہوا میری جان تمہیں کہیں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے فکر مندی سے اپنا ہاتھ اس کی گال پر رکھتے ہوئے محبت پاش لہجے میں کہا

نہیں مجھے کہیں درد نہیں ہو رہا بس اپ مجھے سونے دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کمفرٹ اپنے چہرے پر کرتے ہوئے حیا سے لبریز آواز میں کہا کیونکہ اسے بہت زیادہ نیند ارہی تھی قلب نے فجر کی اذان سے کچھ وقت پہلے تو اسے اپنی محبت کے حصار سے رہائی دی تھی

اچھا ٹھیک ہے تم سونا چاہتی ہو تو سو جاؤ میں نیچے جا رہا ہوں اور اگر تمہاری ساسوں ماں نے مجھ سے پوچھا کہ قندیل کہاں ہے تو میں نے کیا جواب دینا ہے وہ بھی بتا دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے شریر سی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجاتے ہوئے قندیل سے کہا

رکو تم رہنے دو میں خود ہی ان کو یہ کہہ دوں گا کہ اپ کی پیاری بہو پلس بیٹی ساری رات میری شدتیں سہتے ہوئے اب نیند کی اغوش میں کھوئی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ایک انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے سوچنے کے انداز میں کہا

جبکہ قندیل اس کی بات سنتے انکھیں پھیلائی اس کی دیکھنے لگی

قلب اپ کتنے بے شرم ہیں اپ کو شرم نہیں ائے گی اپنی مما سے ایسی بات کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ایک ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا

اس میں شرمانے والی کیا بات ہے اچھا تم اس کو رہنے دو تم ہی بتادو کہ میں نیچے جا کے کیا کہوں تم تو سونے لگی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اب بھی شرارت سے باز نہیں ایا تھا جبکہ قندیل اس کی بات سنتے زور سے اپنی آنکھوں مچے خود کو کمپوز کرنے لگی

اپ میرے ساتھ ہی نیچے جائیں گے چلیں اٹھے فریش ہو جائیں میں ابھی تیار ہو کر اتی ہوں

قندیل نے اتنا کہنے کے بعد کمفرٹ خود سے پیچھے کرتے ہوئے اپنے قدم بیڈ سے نیچے رکھے جب اسے قلب کی سنسناتی ہوئی اواز اسنائی دی جس سے اس کا چہرہ شرم سے سرخ انار ہو گیا

میں فریش تو ہو جاؤں مگر مجھے میرا کرتا دے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کی بازو کی استین پکڑتے ہوئے اپنا کرتا مانگا تھا جب قندیل کی نظر اپنے بدن پر پہنے اس کے کرتے پر گئی تو ڈھیروں شرم نے قندیل کو اپنے حصاب میں لیا

ایسے شرما کیا رہی ہو مجھے میرا کرتا دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بڑی سنجیدگی سے قندیل کے سر پر بم پھوڑا تھا

کیا اپ کل والا کرتا پہنیں گے کپڑے چینج نہیں کرنے جائیں کبرڈ سے دوسرے کپڑے لے اور فریش ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنی استین اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے اپنے قدم واش روم کی طرف بڑھائے جب اسے پیچھے سے قلب کا زوردار قہقہہ سنائی دیا

اب اپ ایسے گلا پھاڑ پھاڑ کے کیوں ہنس رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کا قہقہہ سنتے ہوئے گردن گھما کر تیکھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

تم میرے کرتے میں کوئی پاگل دیوانی لگ رہی ہو دیکھو تمہارے بدن پر یہ کتنا کھلا ہے تمہارے جیسی تین اجائیں اس کے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنی انگلی اٹھا کے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی ہنسی روک کے کہا

جبکہ قندیل اس کی یہ بات سنتے غصے سے اگ بگولا ہو گئی

کبھی اپ نے اپنے اپ کو دیکھا ہے بلڈوزر جیسے ہیں اتنی باڈی بنا کر اپ نے کیا کیا ٹیچنگ ہی تو کرنی تھی مجھ سے تو موٹے اپ کے ڈولے (بازو) ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے واپس پلٹ کر اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا

جبکہ اس کے جھنجھوڑنے سے قلب کو رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا

اللہ اللہ لڑکی تم مجھے بلڈوزر کہہ رہی ہو ایسی باڈی پانے کے لیے لوگ سالوں محنت کرتے ہیں اور لاکھوں لڑکیاں مرتی ہیں مجھ پر اور جس کو میں حاصل ہوا وہ مجھے بلڈوزر کہہ رہی ہے افسوس ہے تمہاری سوچ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بازو اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے اپنا بازو اس کی کمر کے گرد لپیٹتے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا

قلب کے کھینچنے سے قندیل لڑکھڑاتی ہوئی ایک جھٹکے میں اس کے سینے سے آ لگی جبکہ قلب کو پھر سے رات والے موڑ میں اتے تھے قندیل کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے ابھی تو اس کی رات کی شدتوں سے بیدار نہ ہوئی تھی اور قلب پھر سے محبت نصار کرنے کے لیے تیار تھا

قلب اپ کتنے بے شرم ہیں امی جی کیا سوچ رہی ہوں گی کہ اب تک ہم نیچے کیوں نہیں ائے اپ مجھے چھوڑیں مجھے فریش ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنی کمر پر باندھے اس کے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے کہا

کیا سوچنا ہے تمہاری معصوم سی ساسوماں نے یہی کہ ان بیٹا ان کی بہو سے محبت کر رہا ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتے ہوئے خمار آلود اواز میں کہا

جبکہ اپنی گردن پر اس کے بے باک لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے قندیل نے اس کے کرتے کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا

قلب پلیز بس کر دینا ہمیں ماہین کی بارات پر بھی جانا ہے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے قندیل نے بیچارگی سے کہا

قلب اس کی معصومیت میں ڈوبی ہوئی اواز سن کر مسکراتا ہوا پیچھے ہوا تو قندیل کی جان میں جان ائی

اچھا میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں پر ایک شرط پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پر سوچ اواز میں کہا

قندیل نے اپنا ایک ائی برو اٹھا کر اسے بولنے کا اشارہ کیا

تم مجھے کس کرو گی تو میں تمہیں فاری طور پر چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اتنا حصار اس کی کمر پر مضبوط کرتے ہوئے دلفریب انداز میں کہا جبکہ قندیل اس کا تقاضا سنتے ہوئے انکھیں پھاڑے سے دیکھ رہی تھی

ککککیا مطلب ہے اپ کا میں کس نہیں کرنے والی اپ مجھے چھوڑیں ہمیں دیر ہو رہی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نہیں جلد بازی میں اس کا حصار اپنے گرد توڑنے کی کوشش کی جب قلب نے اسے مزید اپنے قریب کیا

اگر تم نہیں کرو گی تو میں کروں گا فیصلہ تمہارا اپنا ہے اگر تم کرو گی تو وہ کس تمہاری مرضی کی ہو گی اور اگر میں کروں گا تو وہ کس میری مرضی کی ہو گی اب بولو تمہیں کیا منظور ہے

قلم نے اس کے ہونٹوں کو اپنی نظروں کا مرکز بناتے ہوئے کہا

قلب اپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔قندیل نے بچاری اواز میں کہا

مجھے پتہ ہے کیا صحیح ہے کیا غلط ہے تمہیں مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے تم وہ کرو جو تم سے کہا گیا ہے اگر تم وہ نہیں کرتی تو پھر میں وہ کروں گا جو میرے دل میں ائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے کہا جبکہ قندیل ابھی بھی اسے معصوم نظروں سے دیکھ رہی تھی

ٹھیک ہے تمہارا ٹائم ختم ہوا اب میں جو چاہوں گا وہ کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل کو کس نہ کرتے دیکھ قلب نے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا

نہیں نہیں اپ رکیں میں کرتی ہوں قندیل نے لمبا سانس لیتے ہوں کہا

قندیل نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھم کر اپنے لرزتے ہونٹ اس کے ماتھے پر رکھے جبکہ قلب اس کی معصوم سی ادا پر مسکرا کر رہ گیا اس کو قندیل سے اس سے زیادہ امید بھی نہیں تھی

قندیل نے اس کے ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد اپنا آپ اس سے چھڑانا چاہا جبکہ قلب نے بھی اس کی محبت کو قبول کرتے ہوئے بہت ارام سے اپنے ہاتھ اس کے کمر سے ہٹا لیے

اب اپ اٹھیں اور فریش ہو جائیں میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
قندیل نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا اور اپنے قدم واش روم کی طرف بڑھا لیے جبکہ قلب بھی بیڈ سے اٹھتا قبر سے اپنے کپڑے نکالنے لگا

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ماہین جب اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو ائینے اپنے اپنا مہندی کی دولہن کا سجا ہوا روپ دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دی

وہ ائینے کے پاس کھڑی خود کو نہار رہی تھی گال پر لگی ہوئی ہلدی ہاتھوں میں سجی مہندی کانوں میں پھول کے آویزے وہ اسمان سے اترا نور لگ رہی تھی ابھی وہ خود کو دیکھ کر مسکرا ہی رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کمرے کا دروازہ بند ہوتا محسوس ہوا اس نے ائینے میں اپنے پیچھے دیکھا تو حارث

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے فرصت سے دیکھ رہا تھا اس کے اس طرح دیکھنے پر ماہین کو بے ساختہ شرم محسوس ہوئی

حارث کو دیکھ کر ماہین کا چہرہ بے ساختہ سفید پڑا تھا جبکہ اس کو یوں سفید پڑھتے دیکھ حارث دلکشی سے مسکرایا تھا

کیا ہوا میری سویٹ سی وائف کا چہرہ سفید پڑ گیا مجھے دیکھتے ہی کیا میں ہینڈسم نہیں لگ رہا یا بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہے

حارث قدم بہ قدم چلتا ہے اس کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ ماہین اسے یوں اپنی طرف اتے دیکھ اپنے اس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس کر رہی تھی

حارث تم یہاں کیا کر رہے ہو اگر تمہیں یہاں دیکھ لیا تو کیا سوچیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی نے کچھ گھبراتے ہوئے کہا

نہیں کوئی دیکھتا ہمیں ساتھ دروازہ بند ہے اور اگر کوئی دیکھ بھی لے گا تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں اپنی بیوی کے ساتھ ہوں کسی غیر کے ساتھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث اس کے پاس اکے روکتے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا

حارث مجھے پتہ ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو کہ میں تمہاری بیوی ہوں پھر بھی بندے میں تھوڑی شرم وحیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے ہاتھ کے اشارے سے سمجھانے کی کوشش ٹھیک ہے میں چلا جاتا ہوں پہلے اپنی بیوی کو اپنے نام سے ہلدی تو لگالو جسے لگانی چاہیے تھی اسے نے ہی نہیں لگائی باقی پورا زمانہ لگا گیا حارث نے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے ہلدی کے باؤل سے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں پر ہلدی لیتے ہوئے ماہین کے کال پر لگائی جو پہلے ہی ہلدی سے بھرا ہوا تھا ماہین نے انکھیں بند کر کے اس کا پر مسرت لمس محسوس کیا

اپ نے مجھے ہلدی لگائی ہے اب مجھے بھی تو اپ کو ہلدی لگانی چاہیے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث کے پیچھے ہونے کے بعد مہین نے انکھیں کھولتے شریک لہجے میں کہا

ہاں ضرور تم لگا سکتی ہو میں نے کب روکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث اس کی شرارت کو سمجھتے ہوئے گہرا مسکرا کر بولا ماہین ایک قدم اس کیے قریب ہوئی اور اپنے گال سے اس کے گال کو مس کرتی اپنے گال پر موجود ہلدی کو اس کے گال پر لگا گئی جبکہ حارث گہری مسکراہٹ کے ساتھ اس کے یہ دل لبھا لینے والی ادا دیکھ رہا تھا

ماہین نے حارث کے گال پر ہلدی لگانے کے بعد پیچھے ہونے چاہا تو حارث نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا

حارث نے انکھوں میں شرارت لے ماہین کی طرف دیکھا

تم ذرا بھی میرے قریب نہیں اؤ گے نہیں تو میں بہت بری پیش اؤں گی میں بہت زیادہ تھک گئی ہوں مجھے چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے حارث کا ہاتھ اپنے کمر سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جبکہ حارث نے بغیر کچھ کہیں اپنے تشنہ لب اس کے ماتھے پر رکھتے محبت و عقیدت کی مہر لگائی ماہی جو اسے اپنے قریب انے سے روکنے والی تھی اس کی اس حرکت کو دیکھتے ہوئے خاموشی اختیار کر گئی حارث اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹا تو ماہین انکھیں کھولتی اس کی طرف دیکھنے لگی جب حارث نے دو انگلیاں ماتھے پر رکھ کر بائے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے اس کے جانے کے بعد ماہین اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتی اس کی محبت و عقیدت کا لمس محسوس کرتی ہلکا سا مسکرا دی

ہلکے گلابی کلر کی لانگ شرٹ وائٹ کیپری اور ہم رنگ دوپٹا لیے وہ کھلا ہوا گلاب لگ رہی تھی جبکہ قلب گرے شرٹ بلیک پینٹ میں جازت نظر ارہا تھا

وہ دونوں جب ڈائننگ حال میں پہنچے تو نیلم بیگم ان کا پہلے سے ہی انتظار کر رہی تھی نیلم بیگم کو سلام کرتے ہوئے وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہیں

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا نیلم بیگم نے ایک نظر قندیل کو دیکھا جو اج ان کو کچھ مختلف نظر ائی کھلی کھلی سی اج انہیں قندیل کی خوبصورتی مزید ابھرتی ہوئی محسوس ہوئی جبکہ اس کی گردن پر موجود نشان قلب کی رفاقت کی نشاندہی کر رہے تھے

نیلم بیگم قندیل کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے چہرہ جھکائے گہرا مسکرا دی

چلیں بیٹا ناشتہ شروع کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اپنے پلیٹ سیدھی کرتے ہوئے کہا جبکہ قندیل جو یہ سوچ رہی تھی دیر سے اٹھنے کی وجہ پوچھی جائے گی مکمل طور پر مطمئن ہوتی اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوئی جبکہ قلب فون پر کچھ سکرول کر رہا تھا

امی کل رات اپ حارث کے گھر رکی ہوئی تھی مگر اج اتنی صبح اپ واپس کیسے اگئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قلب نے اپنا موبائل ڈائننگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے نیلم بیگم سے استفسار کیا

بیٹا ادھر رکتے ہوئے نہ میں نے سوچا نا تم نے سوچا کہ میری میڈیسن تو گھر پر ہی موجود ہیں اور اگر میں وہ نہ لوں تو میری طبیعت بگڑ سکتی ہے اس لیے صبح اٹھتے ہی میں نے حارث بیٹے کو کہا کہ وہ مجھے گھر چھوڑ دے اس لیے تم لوگوں کے اٹھنے سے پہلے میں گھر آ گئی تاکہ ناشتہ کر کے ٹائم سے اپنی دوائی لے سکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اہتمام سے قلب کو جواب دیا

قلب کا سوال سنتے ہوئے قندیل بھی کچھ حیران ہوئی تھی اسے یاد آیا کل رات تو نیلم بیگم ادھر ہی رکی تھی مگر اتنی صبح صبح کیسے آ گئی جبکہ قلب جو صبح دروازے پر ہوتی دستک سے ملا پیغام سن کر کچھ حیران ہوا تھا کہ نیلم بیگم اتنی صبح گھر واپس بھی آ گئی مگر پھر قندیل کی رفاقت میں وہ اس بات کو بھولتا چلا گیا

قلب تم نیلم کو لے کر بارات کے لیے کچھ جلدی نکل جانا کیونکہ قندیل اور ماہین نے اکٹھا پارلر جانا ہے اور تم ادھر شادی کے کچھ ارینجمنٹس دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے کھانے سے ہاتھ روک کر قلب سے کہا جب کہ قلب ان کی بات سنتے ہوئے سر ہاں میں ہلاتے اپنے کھانے کی طرف متوجہ ہوا

قندیل میں روم میں جا رہا ہوں اپنا کھانا مکمل کرنے کے بعد آ جانا پھر تمہیں ماہین کے پاس چھوڑتا میں دوسرے کام دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے کھانا مکمل کرنے کے بعد قندیل سے کہااور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جبکہ قندیل سر ہاں میں ہلاتی ہوئی اپنا کھانا مکمل کرنے لگی نیلم بیگم کھانا مکمل کر کے اپنی کمرے کی طرف جا چکی تھی

قندیل جب بیڈ روم میں داخل ہوئی تو قلب صوفے پر لیپ ٹاپ لیے بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا

قندیل جو اپنا کھانا مکمل کرنے کے بعد کمرے میں انے سے کچھ ہچکچا رہی تھی قلب کو اپنے کام میں مگن دیکھ کر کچھ ریلیکس رہی تھی قلب کو نظر انداز کرتے ہوئے کبرڈ سے بیگ نکال کر اس میں بارات پر پہنے جانے والے کپڑے جیولری اور جوتے سیٹ کرنے لگی جبکہ قلب خود کو یوں نظر انداز کیے جانے پر اندر تک سلگ کر رہ گئے

قندیل نے کبرڈ میں سے بھاری خوبصورت کامدار لہنگا نکالا جب قلب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ لہنگا واپس قبر میں رکھ دیا

کتنا بھاری ہے یہ ڈریس تم کیسے پہنو گی قندیل رکو میں کوئی ڈریس چوز کرتا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا جبکہ قندیل قلب کو اپنے اتنے پاس محسوس کر کے لرز گئی

قلب اگے بڑھتا ہوا کبرڈ میں دیکھنے لگا جب اس کی نظر کبرڈ کے کونے میں ایک خاکی لفافے پر پڑی جو شاید ان کی شادی پر کسی نے گفٹ کیا تھا کیونکہ وہ گفٹ ریپ تھا قلب نے وہ لفافہ نکالتے ہوئے بیڈ پر رکھا اور اسے کھولنے لگا

قندیل بھی متجسس ہوتی اس کے پاس بیٹھتے وہ دیکھنے لگی جب قلب نے اس لفافے میں سے ویلوٹ کی خوبصورت سی سلور سٹونز سے سجی ہوئی سرخ ساڑی نکالی قلب ساڑی کی خوبصورتی کو دیکھتے ہوئے حیران ہوا جبکہ قندیل کا گلا خشک ہوا تھا اس ساڑی کو دیکھتے ہوئے

میری جان یہ دیکھو یہ پہنو کتنی خوبصورت ساڑی ہے اور تم پہ بہت پیارے لگے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ساڑی کو ستائشی نظر سے دیکھتے ہوئے قندیل سے کہا جبکہ قندیل اس کی بات سننے کے بعد سر نہ میں ہلاتے ہوئے اس کے پاس سے اٹھنے لگی جب قلب نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

نہیں قلب میں یہ نہیں پہنوں گی ساڑی میں نے اج تک نہیں پہنی اور ساڑی کے اوپر کوئی دوپٹہ نہیں لیا جاتا اور نہ ہی کوئی حجاب اچھا نہیں لگے گا حجاب کے بغیر میں باہر نہیں نکلوں گی

قندیل نے قلب کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تحمل سے سمجھانے کی کوشش کی جبکہ قلب ابھی بھی اس کا ہاتھ چھوڑنے کو تیار نہیں تھا

قندیل تم حجاب بھی کر لینا اچھا لگے گا میں کہہ رہا ہوں نا تم یہ بہن لو وہ بہت وزنی لہنگا ہے تم سے نہیں سنبھالا جائے گا اور اگر تم گر گئی اور تمہاری ہڈی وغیرہ ٹوٹ گئی تو میں کیا کروں گا مجھے تو میری پوری قندیل چاہیے چلو اچھے بچوں کی طرح یہ ساڑی پہن لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اسے اپنی گود میں بٹھاتے محبت بھرے لہجے میں کہا جبکہ قندیل اس کے یوں قریب انے پر نروس ہوتی سر ہامیں لاتی ارام سے اس کی گود سے اٹھ گئی

تم کو کیا ہوتا ہے جب میں تمہارے قریب اتا ہوں تم اتنی نروس ہو جاتی ہو نظریں چرانے لگتی ہے میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی میری انکھوں میں انکھیں ڈال کر مجھ سے بات کرے اور تم ہو کے تمہیں دیکھوں بھی لو تو شرما جاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے شکایتی انداز میں کہا جبکہ قندیل اس کی شکایت کو کسی کھاتے میں لایا بغیر اس کے ہاتھ سے ساڑی پکڑتے ہوئے اس بیگ میں رکھنے لگی جس میں وہ پیکنگ کر رہی تھی

میری پیکنگ ہو گئی ہے یہ میں نے باہر اپ کے کپڑے رکھے ہیں کبرڈ کے ساتھ اپ جب ہمیں پارلر چھوڑ دیں تو واپسی پہ تیار ہونے ائیں تو یہی کپڑے پہن کے ایئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کبرڈ کی طرف اشار کرتے ہوئے کہا جہاں پر قلب کے لیے ہلکے کریم کلر کا سوٹ اور ساتھ میں ریڈ اور کریم کلر کی واسکوٹ ہینگ کی ہوئی تھی

جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد تابعداری سے سر ہامیں ہلاتے ہوئے اٹھ کر اس کی طرف بڑھا جب قندیل نے ہاتھ کی اشارے سے دور ہی رکنے کو کہا

اپ یوں بار بار میری قریب نہ ایا کریں جو کام کہا ہے وہ کریں یہ بیگ تیار ہے اسے نیچے گاڑی میں رکھیں میں حجاب کر کے ارہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے بیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا اور خود حجاب اٹھاتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتی حجاب کرنے لگی جبکہ قلب اس کے دیے حکم کو پورا کرنے کے لیے بیگ اٹھا تھا نیچے کی طرف چلا گیا

♥♥♥♥♥♥

حارث تیار ہونے چلا گیا تھا جبکہ قلب ایک اخری نظر کیٹرنگ والوں کو دیکھنے گیا تھا مکمل حال کو ایک نظر دیکھنے کے بعد قلب کو اچانک خیال ایا کہ اس نے ماہین اور قندیل کو پارلر سے لینے جانا تھا وہ بغیر وقت ضائع کیا ہے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا کیونکہ قندیل کا حکم تھا کہ وہ جب اسے لینے ائے تو تیار ہو کر آئے شام کے تقریبا ساڑھے چھ بج چکے تھے قلب گھر ایا شاور لیا قندیل کے ہیگ کیے کپڑے پہنے اور انہیں لینے چلا گیا

میم باہر اپ کو لینے اگئے ہیں اپ ایک نظر اپنے سامان کو دیکھ لیں سب مکمل ہے تو پھر میں اپ کو باہر چھوڑنے میں اپ کی مدد کر دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکی قندیل کے پاس اتی ہوئی بولی جبکہ قندیل نے پلٹ کر ماہین کی طرف دیکھا جس کا دوپٹہ بیوٹیشن کیری کرنے میں اس کی مدد کر رہی تھی

ماہین نے بلڈی ریڈ کلر کا گھیر دار خوبصورت لہنگا پہنا ہوا تھا جس میں وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ اسے مزید حسین بنا رہا تھا

سرونٹ ان کے سامان والا بیگ اٹھاتے ان کے اگے چلی جبکہ قندیل ماہین کو چلنے میں مدد کرتے ہوئے اس کے ساتھ باہر کو ائی جب قندیل کی نظر گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑے قلب کی طرف گئی ہلکے کریم کلر کے سوٹ میں وہ بازو کو کہنی تک فولڈ کی سلیو لیس ریڈ کریم کلر واسکٹ پہنے کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا اور اوپر سے جل سے سیٹ کیے گئے بال قندیل کا دل دھڑکا رہے تھے

جبکہ قلب کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ اپنی نظر پھیر نا بھول گیا ریڈ کلر کی ساڑی میں وہ حسن کا تراشہ ہوا مجسمہ لگ رہی تھی جسے کسی نے بڑی فرصت محبت لگن سے

تراشہ ہوا اوپر سے کیے گئے سلور کلر کا حجاب اسے پر نور بنا رہا تھا قلب کو اج اس کے حجاب پر فخر ہوا تھا

ماہین نے قندیل کو یوں ٹکٹی باندھے قلب کو دیکھتے پا کر اپنے کوہنی اس کی کمر میں ماری جس کی وجہ سے قندیل سسکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جو دلہن بنی بھی سکون نہیں کر رہی تھی

کیا مسئلہ ہے دلہن بن گئی ہو شرم نہیں ائی ابھی تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا

شرم تم مجھے دلا رہی ہو بے شرم لڑکی مانا کہ تمہارا شوہر ہے مگر کچھ دوسروں کا ہی لحاظ کر لو کیسے ندیدوں کی طرح دیکھ رہی ہو گھر جا کے دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین الٹا اس پر ہی چڑھ دوڑی جبکہ قندیل اپنی چوری پکڑے جانے پر کچھ شرمندہ ہوتی اس کے ساتھ چلنے لگی

قلب اسے اپنی طرف اتا دیکھ قندیل کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا جبکہ ماہین ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی دولہن وہ تھی وزنی لہنگا اس کا تھا قلب کو مدد اس کی کرنی چاہیے تھی جبکہ وہ اپنا ہاتھ اپنی بیوی کے سامنے پھیلا رہا تھا تاکہ وہ اسے چلنے میں سہارا دے سکے

جبکہ قندیل یوں اسے اپنے سامنے ہاتھ پھیلائے دیکھ کر کچھ شرمندہ ہوئی تھی کیونکہ اسے بھی سمجھ اگیا تھا کہ قلب نے اس کے علاوہ کسی اور پر غور ہی نہیں کیا حتی کہ اس کے ساتھ چلتی دلہن پر بھی نہیں

قندیل نے آنکھ کے اشارے سے قلب کو ماہین کی طرف دھیان دینے کا کہا جبکہ وہ بغیر پلک جھکائے اس کے پرنور چہرے کو دیکھنے میں مصروف تھا

جبکہ اسے یو قندیل کے نقوش میں کھوئے دیکھ کر ماہرین کو تب چڑھی تھی ایک جھٹکے سے قندیل کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے اپنا لہنگا خود ہی سنبھالتے وہ غصے سے گاڑی کی طرف بڑھی جبکہ قلب کو اس کے جانے کا بھی ہوش نہیں تھا وہ ابھی بھی قندیل کو ہی دیکھے جا رہا تھا

کیا ہو گیا قلب ایسے پاگلوں کی طرح کیوں دیکھ رہے ہیں تمہاری وجہ سے ماہین غصہ ہو کے چلی گئی جاؤ اسے گاڑی میں بیٹھنے میں مدد کرو اس کا کتنا وزنی لہنگا ہے تمہیں اندازہ ہے اس بات کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے بازو سے پکڑ کے اسے جنجھوڑتے ہوئے کہا جب وہ ہوش میں آیا

واللہ اج جان لینے کا ارادہ ہے کیا تم تو سادہ سے کپڑوں میں اتنی خوبصورت لگتی ہو کہ دل کرتا ہے تمہیں دیکھتا رہوں جبکہ اج تمہیں یوں سجی سنوری دیکھ کر میری دھڑکنیں رک رہی ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے قندیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے سینے پر دل کے مکام پر رکتے ہوئے جان نثار انداز میں کہا

اسے یوں کھلے عام محبت لوٹاتے دیکھ ق

قندیل شرمندہ ہوئی تھی جبکہ اپنے ہاتھ کے نیچے دھڑکتے اس دل کی دھڑکن محسوس کرتے وہ اندر تو سرشار ہوئی تھی

قندیل نے حجالت میں اپنا ہاتھ اس کے دل کے مکام سے ہٹایا

قلب ہمیں دیر ہو رہی ہے ہمیں چلنا چاہیے ماہین گاڑی میں بیٹھ گئی ہے ہم نکلتے ہیں

قندیل نے قلب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے جبکہ وہ خود کو دھیلا چھوڑتا ہے اس کے پیچھے کھینچا چلا جا رہا ہے ورنہ اس نازک سی جان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کو کھینچ سکتی

قندیل گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھی جبکہ ماہین باہر کھڑکی کی طرف منہ کیے اپنی ناراضگی کا احساس دلا رہی تھی قلب نے گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کر دی اور نظر روڑ پر رکھی تمام رستے میں قلب نے ایک دفعہ بھی قندیل کو دیکھنے کی کوشش نہ کی کیونکہ اسے پتہ تھا اگر وہ دیکھ لیتا ہوں تو گم ہو جاتا ہے اس کے خوبصورت تراشے بے نقوش میں

حال پہنچتے ہی قندیل ماہین کو لیتے ہوئے برائیڈل روم چلی گئی جبکہ قلب حارث کے پاس چلا گیا

کیا ہوا تمہیں بے چین کیوں ہو رہے ٹک کر بیٹھ نہیں سکتے کبھی اٹھ کے ادھر جا رہے ہو کبھی اٹھ کے ادھر جا رہے ہو دولہے ہو تم تھوڑی شرم کر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث کو بار بار اپنی جگہ سے اٹھ کر دائیں بائیں دیکھتے پا کر قلب نے ڈانٹتے ہوئے انداز میں کہا

کتنا ٹائم ہو گیا ہے تمہاری بیوی میری بیوی کو کب لے کے ائے گی گھنٹے سے اپر ہو گیا ہے مجھے یہاں بیٹھے ہوئے کوفت ہونے لگی ہے جاؤ اپنے بیوی کو کہو میری بیوی کو لے کر آئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے قلب کی بات سننے کے بعد غصے سے بھرے ہوئے انداز میں کہا

تمیز سے بات کرو ٹھیک ہے نہیں تو منہ توڑ دوں گا میں تمہارا پھر سب یہی کہیں گے شادی والے دولہے کو مار پڑ گئی ارام سے بیٹھے رہو بڑی اگ لگی ہے تمہیں اجاتی ہیں وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اتنا کہنے کے بعد سٹیج سے نیچے اترتا برائڈل روم کی طرف چلا گیا کیونکہ وقت کے احساس تو اسے بھی ہو گیا تھا کافی ٹائم ہو گیا اب ان کو سٹیج پر اجانا چاہیے تھا کھانا پہلے ہی لوگ کھا چکے تھے جب کہ حارث قلب سے اپنی عزت افزائی کروانے کے بعد سکون سے اپنی نشست پر بیٹھ گیا شاید اسے اسی چیز کی کمی تھی

مجھے لگتا ہے کہ لیزا ہمیں دھوکہ دے کر بھاگ گئی ہے اب ہم اس کی تلاش چھوڑ دینی چاہیے جبکہ اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ کوئی سگریٹ ایجنسی ہمارے پیچھے نہیں ہے جن پر ہمیں شک تھا وہ شک بھی ختم ہو گیا ہے تو اب ہمیں رابیہ کو پاکستان واپس بلا لینا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے لیے ایک خطرہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفید سوٹ میں شخص نے حرام مایا اپنے گلے سے اتارتے ہوئے کہا

میرے خیال سے تم ٹھیک کہہ رہے ہو وہ ہمارے لیے خطرہ ہے ہمیں اسے جلد ہی اپنے راستے سے ہٹا دینا چاہیے اب جبکہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے پیچھے کوئی ایجنسی نہیں ہے تو ہمیں اپنا کام پھر سے شروع کرنا چاہیے ان کچھ دنوں میں جب ہم نے کام نہیں کیا تو بہت سالوس ہو گیا ہے اب ہمیں واپس اپنے کام کی طرف انا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے شخص نے اس کی بات کی تاقید کرتے ہوئے سر ہلاتے کہا

مجھے لگتا ہے اپ دونوں کو کام دوبارہ شروع کرنے سے پہلے ایک دفعہ اور تحقیق کروا لینی چاہیے میرا دل ابھی بھی مطمئن نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

تیسرا شخص ان کے بات سے متفق نہیں تھا

تم اس بارے میں زیادہ پوزیسو ہو رہے ہو ہمیں پہلے ہی بہت نقصان ہو چکا ہے اب ہمیں کام واپس شروع کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفید سوٹ پہنے شخص نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا

جیسے اپ کے مرضی میرا کام تھا ایک دفعہ اپ کو بتا دینا ہے باقی اپ کی مرضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرا شخص حرام مایا کا گلاس اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے ان دونوں سے دور چلا گیا

ابھی قلب کو سٹیج پر واپس ائے کچھ ہی ٹائم گزرا تھا جب ہر طرف دلہن کے انے کا شور اٹھا حارث جس کی بے قرار نظریں دروازے پر ہی ٹکیں تھی دروازے سے اندر اتی اپنی ہمسفر پر ٹک گئی سرخ لہنگے میں وہ سج سج کر چلتی سٹیج کی طرف آ رہی تھی

اس کے ہر قدم کے ساتھ حارث کو دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا حارث نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اک عام سی شکل والی لہجے کی سخت اکڑ سے بھرپور لڑکی دلہن بنی ایسے لگے گی وہ اسے دنیا کی سب سے خوبصورت ترین عورت معلوم ہو رہی تھی ماہین کے ایک طرف غازم خان جبکہ دوسری طرف قندیل تھی

ماہین کے سر پر بڑا سا سرخ رنگ کا دوپٹہ ڈالا گیا تھا جس کے سامنے حارث کی دلہن بہت خوبصورتی سے لکھا گیا تھا وہ جالی دار کپڑا مکمل طور پر اس کے چہرے کو چھپانے میں نہ کافی تھا وہ ابھی سٹیج کے ادھے راستے میں ہی پہنچی تھی

جب حارث سٹیج سے نیچے اترتا اس کی طرف ایا اور اس کے سامنے اپنے اپنا گھٹنا ٹیک کر بیٹھ گیا جبکہ اچانک حارث کے اس عمل پر جہاں ماہین حیران ہوئی تھی وہی قندیل مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہو گئی تھی

"❤تم سے دل جب سے ملا ہے کوئی تو وجہ ہے عشق ہوا ہے

اتنی سی بات سمجھ لو سارے جہاں میں تم سے ہوا ہے❤"

ابھی حارث اس کے سامنے گھٹنا ٹیک کر بیٹھا ہی تھا جب حال میں خوبصورت سا گانا بجنا شروع ہوا جس کے ساتھ ہی حارث نے اپنے ہونٹ ہلانے شروع کر دی

"❤اولاکھوں ملے کوئی بھی نہ تم سا ملا میرا یہ دل

تیری اور چلتا گیا نہ روکا میری یارا میرے یارا امان جانا میرے یارا❤"

"❤آ کے مجھے تھام لے تو بھی میرا نام لے

میرے یارا میرے یارا امان جانا میرے یارا۔❤"

حارث نے اپنا ہاتھ اگے کرتے ہوئے گانے کا گلا فقرا بولا جبکہ ماہین حیرانی انکھوں میں سموئے اسے دیکھ رہی تھی اسے معلوم تھا کہ حارث اسے دل و جان سے محبت کرتا ہے جس کا ثبوت وہ وقتاً فوقتاً دیتا بھی رہتا تھا مگر یوں سب کے سامنے بے باک انداز اسے حجالت میں ڈال گیا تھا

ماہین نے کچھ ہچکچاتے ہوئے اپنا دایاں مہندی سے سجا ہاتھ حارث کی مضبوط ہتھیلی پر جما دیا

"❤تیری میری باتیں ہوتی رہیں ایسی ملاقاتیں ہوتی رہیں

تو جو میرے پاس رہے جادو سا یوں چلتا رہے❤"

حارث اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کھڑا ہوا اور اپنے ہاتھ کو اس کے سر سے ہلکا سا اونچا لے جا کر گھمایا جس کی وجہ سے ماہین ایک گول چکر کاٹ کر دوبارہ اسی پوزیشن میں اگئی حارث نے اسے ہلکا سا اپنی صرف کھینچا جس سے ماہین اس کی طرف ہوئی حارث نے ایک ہاتھ اس کی کمر پر جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے اپنے جسم کو ہلکا ہلکا موو کرنا شروع کیا جبکہ ماہین کو اس کا یہ انداز دل دھڑکا دینے والا لگا اسے شخص سے نئے سرے سے محبت ہوئی جو کسی کی پرواہ کیے بغیر اس سے اپنا محبت بھرا انداز دکھا رہا تھا

"❤ہونا ہے اسے تو ہو جانے دو کھونا ہے کس سے تو کھو جانے دو

دور سے تو ہو گا نہیں تھوڑا تو قریب انے دو❤"

ماہین حارث کا یہ محبت بھرا انداز دیکھتے ہوئے تمام دنیا کو پس پشت ڈالتے اس کے ساتھ محو رقص ہو گئی اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے

"❤اولاکھوں ملے کوئی بھی نہ تم سا ملا میرا یہ دل

تیری اور چلتا گیا نہ رکا میرے یار امیرے یار امان جانا میرے یارا❤"

حارث نے اسے یوں اپنے رنگ میں رکھتا دیکھ خوشی سے نہال ہوتے اپنے گانے کے اخری الفاظ ادا کیے اور اس کا بھاری لہنگہ سنبھالتا ہوا ہلکے ہلکے قدم لیتا سٹیج کی طرف چلا

جبکہ قلب جو حارث اور ماہین کو ڈانس دیکھ رہا تھا حال کی لائٹس کبھی جلتی تو بجتی وجہ سے کبھی حال میں اندھیرا ہو جاتا اور کبھی اجالا اسی بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قلب نے اپنے قدم قندیل کی طرف بڑھائے جو دروازے کے پاس ہی کھڑی تالیاں بجاتے ہوئے حارث اور ماہین کو دیکھ رہی تھی

قلب آئستہ قدم لیتے ہوئے اس کے پاس پہنچا جبکہ قندیل کا مکمل دھیان ان کے ڈانس پر تھا

قلب نے اپنا ایک بازو اس کی کمر میں ڈالتے ہوئے ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا جس کی وجہ سے قندیل لڑکھڑاتے ہوئے قلب کے سینے سے آ لگی

کیا خیال ہے تمہارا ماحول بڑا رومینٹک رومینٹک سا نہیں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بائیں ہاتھ کی انگلی سے قندیل کے چہرے سے بال پیچھے کرتے ہوئے قلب نے بہکے بہکے انداز میں کہا

قلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے دونوں ہاتھ قلب کے سینے پہ رکھتے ہوئے بڑے دل نشین انداز میں قلب کا نام لیا

افففففف۔۔۔

جی میری جان کا ٹوٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

قلب کیا ہم بھی ڈانس کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کچھ قطراتے ہوئے قلب کی انکھوں میں انکھیں ڈالے سوال کیا

جبکہ قلب قندیل سے یہ غیر متوقع خواہش سن کر حیران ہوا تھا وہ کہاں اتنی شرمیلی سی لڑکی اور یوں سر عام ڈانس کرنے کی بات کر رہی ہے

کیا تم اپنے ہوش میں ہو قلب نے اپنے ہاتھ کو الٹا کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر رکھ کر اس کی طبیعت چیک کرنے کی کوشش کی کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہوں

جی میں بالکل ٹھیک ہوں مگر ماہین اور حارث بھائی کو دیکھ کر میرا ڈانس کرنے کو دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نہیں اس کے کرتے کے بٹنوں سے کھیلتے ہوئے کہا

اچھا جی رات کو کیا نہیں تھا ڈانس ہاں اگر زیادہ دل کر رہا ہے تو ابھی گھر چلتے ہیں کمرے میں جا کے آپ جتنا چاہے گی اتنا ڈانس بھی کریں گے اور رومانس بھی کریں گے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

جبکہ قندیل اس کے ارادوں کو جانتے ہوئے بوکھلا گئ

نہیں جی میں نے صرف ڈانس کے لیے کہا ہے نا کہ کسی اور چیز کے لیے اور اب میرا ڈانس کا بھی دل نہیں کر رہا اور ہاتھ پیچھے کریں گانا ختم ہونے والا ہے ابھی لائٹس ان ہو جائیں گے قندیل نے اپنی کمر سے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

نہیں اب تم ڈیسائیڈ کرو ڈانس کرنا ہے یہ رومانس کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے ہاتھ اس کی کمر سے نہ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کچھ بھی نہیں کرنا چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے نہ میں سر ہلاتے ہوئے کہا

قلبببببببببب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے نام کو اپنے دانتوں کے نیچے پیس کر کہا جیسے وہ اس کے دانتوں کے نیچے ہو

اف اللہ اتنا غصہ ایک دفعہ پھر سے لو میرا نام اس انداز میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب پلیز پلیز چھوڑ دیں گانا ختم ہو گیا ہے لائٹس کسی بھی وقت ان ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے جلد بازی میں اس کی ہاتھوں پر اپنے ناخن گاڑتے ہوئے کہا جبکہ قلب اس کے اس معصوم سے انداز پر مسکراتے ہوئے اس سے دور ہو

حارث ماہین کو لے کر سٹیج کی طرف چلا گیا سبھی نے باری باری اکر ان کی اگلی زندگی کی دعائیں دی کھانا سارے پہلے ہی کھا چکے تھے تو گھنٹے کے اندر اندر ہی رخصتی کا شور اٹھا

رخصتی کے وقت ماہین کی انکھ سے ایک انسو نہ گرا شاید وہ حارث کی سنگت میں خوش تھی

بارات کے نکلتے ہی قلب قندیل کو لے کے گھر کی طرف نکلا کیونکہ نیلم بیگم کی طبیعت کچھ ناساز تھی شاید سفر کی وجہ سے اور تھکاوٹ کی وجہ سے

♥♥♥♥♥♥

ماہین کا ویلکم بہت خوشی سے کیا گیا اس کے ویلکم میں اس کی ماں اور ساس دونوں شامل تھی ایک ہی تو گھر تھا ان کا اور حارث کا ماہین کو ریوائتی کی دلہن کی طرح حارث کی سیج سجا کر بٹھایا گیا مگر وہ کوئی عام دلہن نہیں تھی

15 منٹ تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھتے ہوئے ماہین نے حارث کا انتظار کیا مگر اب اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لیے اس نے دوپٹہ اتارتے ہوئے بیڈ پر رکھا اور خود چلتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اکر رکی اہستہ اہستہ اپنے جولری اتارنے لگی مکمل جولری اتارنے کے بعد بلیک کلر کا سوٹ لے کر واش روم میں فریش کر چلی گئ

فریش ہونے کے بعد وہ باہر ائی تو مکمل طور پر بدلی ہوئی لگ رہی تھی کہیں سے بھی وہ ایک دن کو دلہن نہیں لگ رہی تھی سیاہ سوٹ میں دھلے ہوئے چہرہ اور دھلے ہوئے بال وہ پرانی والی ماہین لگ رہی تھی مگر وہ پرانی کب تک رہتی ہے یہ تو اب حارث ہی جانتا تھا

ابھی وہ بیڈ پر جا کے بیٹھی تھی جب دروازہ کھولنے کی اوازائی بغیر نوٹس لیے اس نے کمفرٹ لیتے ہوئے سونے کی تیاری کی

جبکہ دوسری طرف حارث جو اس سے روایتی دلہنوں کی طرح بیڈ پر بیٹھے ہوئے کی امید نہیں کر رہا تھا وہ اپنی امیدوں پر پورا اکھڑا ہوا تھا کمرہ مکمل اندھیرا میں ڈوبا ہوا تھا اور اس کی نظر جب بیڈ پر گئی تو اس کا دھولا دھولا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا

میں تم سے ریواتی دولہنوں والا انداز تو بالکل ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا اور تم میری ایکسپٹیشن پر پورا اتری اخر کار بیوی کس کے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث کو معلوم تھا وہ سو نہیں رہے اس لیے مسکراتے ہوئے بات کا اغاز کیا جبکہ ماہین اس کے اواز سنتے ہوئے بغیر کوئی نوٹس لیے سوتی رہی

اس کو نہ ہلتے دیکھ حارث نے اپنے قدم قبرڈ کی طرف بڑھائے وہاں سے سادہ سا سوٹ لیتے فریش ہونے چلا گیا فریش ہونے کے بعد جب وہ واپس ایا تو ماہین ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی جیسے اسے چھوڑ کر گیا تھا

حارث اس کے پاس اگر دوسری طرف لیٹا ماہین کسی قسم کا نوٹس نہیں لیا حارث کو اس پر غصہ انے لگا تھا وہ اپنی شادی کی پہلی رات اس کی لاپرواہی سے خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

حارث نے ایک ہاتھ اس کی کمر سے گزرتے ہوئے ایک جھٹکے میں اسے اپنے پاس کھینچا ماہین جو جاگ رہی تھی بکھلاتے ہوئے اس کے سینے سے لگی

کیا مسئلہ ہے سکون سے سو نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماہین نے چڑتے ہوئے کہا

یہ سونے والی رات نہیں ہے میری جان اور تم نے کپڑے کس کے کہنے پر بدلے ابھی میں نے تم کو غور سے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کے چہرے سے بالوں کی گیلی لٹیں پیچھے کرتے ہوئے کہا

کوئی پہلی دفعہ نہیں دیکھ رہے بہت دفعہ دیکھا ہوا ہے اب چھوڑیں مجھے سونا بہت نیند ارہی تھی مجھے

تمہاری نیندوں تو میں ختم کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔حارث یہ کہتے ہوئے اس کے اوپر سایہ فگن

ہوا تھا جبکہ ماہین اس کے ارادے جانتی ہوئی پریشان اور سرخ ہوئی تھی

حارث اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے مسکراتا اس کے ماتھے پر جھکا اپنے لبوں سے اس کا ماتھا

چومتے ہوئے اس کے گالوں پر اپنے لب رکھے اس کے چہرے پر اہستہ اہستہ اپنی چھاپ چھوڑ رہا تھا

حارث کی نظر جب اس کے سرخ ہونٹوں پر گئی جس پر مٹی مٹی سی لپسٹک لگی ہوئی تھی پیاسی

نظروں سے اس کے ہونٹوں کو دیکھنے لگا جب اس کے گلے میں ایک گلٹی ابھر کر کر مدھم ہوئی تھی

جبکہ ماہین کے ارادے سمجھتے ہوئے نہ میں سر ہلانے لگی

اس کے نہ کو کسی کھاتے میں لائے بغیر حارث اپنی مکمل شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنی

تشنگی کی مٹانے لگا

مسلسل اس کے ہونٹوں پر جھکے ہونے کی وجہ سے ماہین کی سانسوں کا تسلسل بگڑ گیا تھا

ماہین نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھتے ہوئے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی مگر حارث اپنی پوزیشن سے ایک انچ نہ ہلا جبکہ اس کے مزاحمت پر وہ مزید شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا ماہین کو اپنی سے رکتی ہوئی محسوس ہو

حارث کو جب محسوس ہوا کہ ماہین اب سانس نہیں لے پائے گی اپنے لبوں کو اس کے ہونٹوں سے جدا کرتے ہوئے دلکش مسکراہٹ ہونٹوں سجائے اسے دیکھنے لگا جبکہ ماہین اپنی سانس کی رہائی پر سر تکے پر گراتے لمبے لمبے سانس لینے لگی

ماہین نے اپنی سانسوں کا تسلسل درست کرتے ہوئے اپنی انکھیں کھول کر حارث کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھ رہا تھا ماہین نے بھی کچھ کہنا چاہا جب حارث مسکراتے ہوئے اس کے گردن پر جھکا اپنی محبت نچھاور کرنے لگا

ماہین نے اپنے نیچلے ہونٹ کو اپنے دانتوں لتے دبا کر اس کی شدت پر منہ سے نکلنے سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا جبکہ حارث اس کی گردن پر جگہ سرخ نشانوں سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا

آہ۔۔۔۔۔حارث پلیز اہستہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اس کی بڑتی شدت پر سسکتے ہوئے کہا

ماہین نے اپنے نیچلے ہونٹ کو اپنے دانتوں لتے دبا کر اس کی شدت پر منہ سے نکلنے سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا جبکہ حارث اس کی گردن پر جگہ سرخ نشانوں سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا

آہ۔۔۔حارث پلیز اہستہ

ماہین نے اس کی بڑھتی ہوئی شدت پر سسکتے ہوئے کہا

ماہی میری جان پلیز اج نہیں دو سال سے تم نے میرے اور اپنے درمیان جو بند باندھ کے رکھا ہے اج مجھے اسے عبور کرنے دو

اگر اج میں نے تم کو نہ پایا تو ہو سکتا ہے میں خود کو کھو دوں پلیز مجھے خود کے قریب انے دو مجھے خود میں سمانے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین کی سسکی سنتے ہوئے حارث نے اپنا چہرا اس کی گردن سے نکاتے ہوئے التجیہ انداز میں کہا جبکہ ماہین جو اسے رکنے کا کہنے لگی تھی اس کی التجا سنتے ہوئے خاموشی سے اپنی انکھے بند کر گئ جیسے اجازت دے رہی ہو اس کے ہر مطالبے کی

جبکہ حارث اس کے خاموشی اور نظر جھکا لینے کو اس کی رضامندی سمجھتے ہوئے پھر سے ایک بار اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنی پیاس بجھانے لگا

کچھ دیر بعد ماہین کو اپنی قمیض کی زپ کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ حارث کے کندھے پر رکھتے ہوئے اسے پیچھے کرنا چاہا جبکہ حارث آس کی مزاحمت جو سمجھتے ہوئے تھوڑا سا اونچا ہوا اور ایک جھٹکے میں اس کو سینے سے لگاتے زپ کو اس کی قمیض سے جدا کیا تھا جس کی وجہ سے ماہین کو اپنی کمر برہنہ محسوس ہونے لگی

حارث نے اسے دوبارہ بیڈ پر لٹاتے ہوئے خود کو اس پر جھکایا تھا ماہین اپنی گردن پر اس کے ہونٹوں اور دانتوں کا لمس محسوس کر سکتی تھی اس کی بڑھتی شدت ماہین سے برداشت کرنا مشکل ہوتی جا رہی ہے حارث اہستہ اہستہ اسے خود میں سماتا خود میں گم کرتا جا رہا تھا جبکہ ماہین بھی اس کی سنگت میں کھوتی چلی جا رہی تھی

حارث پلیز۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دل کے مقام پر حارث کے دہکتے ہوئے لبوں کا لمس محسوس کر کے ماہین نے اس کے بالوں کو ہاتھوں میں دبوچے سسکتے ہوئے اس کا نام لیا

جبکہ حارث نے اس کے منہ سے اپنا نام سنتے مزید بہکتے ہوئے اس کو خود میں سمٹا تھا

گزرتی رات کے ساتھ ساتھ حارث کی شدتوں میں مزید اضافہ ہوا تھا جبکہ ماہین کبھی اس کی شدتوں پر اس میں ہی سمٹتی تو کبھی اس کی شدتوں پر بکھر کر سسکنے لگتی

حارث اس کی ہر ادا پر مزید شدت سے خود کو اس پر نچھاور کرتا

ماہین نے حارث کی شدتوں کے سائے تلے ساری رات گزاری تھی

حارث پلیز بس کرو اب میں تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے حارث کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جو ابھی بھی اس پر اپنی شدتیں نچھاور کر رہا تھا کہا صبح کے چار بج رہے تھے

حارث اس کی بات سنتا اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑتا مسکراتا ہوا اس سے پیچھے ہوا

حارث نے ماہین کا سر اپنے سینے پر رکھا تھا

سو جاؤ میری جان مجھے پتہ ہے میں نے تم پر آج کچھ زیادہ ہی شدتیں نچھاور کر دی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے کہا

جبکہ ماہین اس کے ایک بار میں مان جانے پر محبت سے اسے دیکھتی ہوئی اپنا سر اس کے سینے پر رکھ گئی

♥♥♥♥♥♥

قلب لوگ چپ گھر پہنچے تو قلب نے نیلم بیگم کو ان کی میڈیسن دے کر سلا دیا

جبکہ قندیل تو ایک نظر نیلم بیگم کو دیکھتے ہوئے قلب کے اشارے پر اپنے کمرے میں چلی گئی

کیا ہو گیا تھا حال میں اج تم کو میری جان کا ٹوٹا ہے کل بڑا شرما رہی تھی اور اج حال میں ہی تمہارا ڈانس کرنے کا دل کرنے لگا میری محبت کا اثر ہو رہا ہے تم پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب بھی قندیل کے پیچھے پیچھے کمرے میں ایا تھا کمرے میں اتے ہی قندیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے بولا

قلب پلیز اپ اس بات کو بھول جائیں ہال کے ماحول کو دیکھتے ہوئے میرے منہ سے نکل گئی تھی اب پلیز اس بات پہ مجھے بار بار زچ مت کریے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے شرماتے ہوئے قلب سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہتا مگر قلب کا اس کا ہاتھ چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

تم شاید اپنا کہا بھول سکتی ہو مگر میں نہیں مجھے وہ سب کرنا ہے جو میں نے حال میں کہا اور تم مجھے نہیں روکو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کو ایک جھٹکے میں اپنے پاس کھینچتے ہوئے کہا

اپ کتنے بے شرم ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو تم سے ملنے سے پہلے میں بہت ہی سلجھا ہوا شریف لڑکا تھا مگر جب سے تم میری زندگی ائی ہو بے شرم ہو گیا ہوں اب اسے تمہاری سنگت کا اثر کہو یا کچھ اور کچھ بھی کہہ سکتے ہیں

قلب نے اس پر ہی تنز کرتے ہوئے کہا

اپ اسے کچھ اور ہی کہیں کیونکہ میری سنگت الحمدللہ بہت اچھی ہے دیکھیں شیشے میں اپنی طرف میرے ساتھ رہتے رہتے اپ بھی خوبصورت ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے کہا جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا کیا چیز ہے یہ لڑکی پہلے بات نہیں کرتی تھی اور اج اس کی زبان بند نہیں ہو رہی

شیشہ دیکھے بغیر بھی میں بتا سکتا ہوں کہ الحمدللہ میں بچپن سے ہی پیارا ہوں پورے کالج اور یونیورسٹی کی لڑکیاں مرتی تھی مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے شیشے میں دیکھے بغیر اتراتے ہوئے کہا

افففف خدایا یہاں تو لوگوں کو بہت خوش فہمیاں ہے جو مرتی تھی آپ پر وہ اندھی ہوں گی یہ تو میری سنگت کا اثر ہے جو اپ تھوڑے سے پیارے لگ رہے ہیں ورنہ مجھے نہیں لگتا کہ اپ کبھی زمانے میں خوبصورت ہوا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے بھی حساب چپتا کرتے ہوئے کہا

اج یہ تمہاری زبان کچھ زیادہ ہی نہیں چل رہی۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا ہاتھ اس کی ٹھوڑی پر رکھتے ہوئے کہا

کیوں میری زبان سے اپ کو بل ارہا ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں بل تو نہیں ارہا مگر تمہاری ان اداؤں پہ میرا دل ضرور ارہا ہے تو کیا میں اپنے دل کی مان لوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل سے ڈبل موسومیت سے کہا

اپ کے دل میں ایسا کیا ارہا ہے جس کو ماننے سے پہلے اپ کو سوچنا پڑ رہا ہے جب بابا زندہ تھے تو میں ان سے بات کرنے سے پہلے کچھ سوچتی تھی تو بابا کہتے تھے جو دل میں اتا ہے وہ کر لیا کرو میری بچی ہمیشہ اچھا ہی کرے گی تو اپ کے بھی جو دل میں اتا ہے کر لیا کریں اپ کی مما کو بھی تو یقین ہو گا کہ اپ ہمیشہ اچھا ہی کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل اپنے بچپن کی یادوں میں کھوئے ہوئے کہہ رہی تھی

ہاں تمہاری بات ٹھیک ہے جو میرے دل میں ارہا ہے وہ میری مما کو بہت اچھا لگے گا مگر وہ تم کو اچھا نہیں لگے گا میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا

اپ ایسا کیا کرنے والے ہیں جو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قلب سے اپنے جذبات مزید قابو میں نہ رکھے گئے اور اپنی تمام تر شدتوں سے اس کے ہونٹوں پر جھکا

اپنے لبوں میں اس کے ہونٹوں کو بھرتے ہوئے اپنے تشنگی مٹانے لگا جبکہ قندیل جو بہت ہی دھیان سے اس کی باتیں سن رہی تھی اور اپنی باتیں کر رہی تھی ایک دم سے اس کے اس عمل سے بوکھلا کر رہ گئی

قندیل نے اپنا اپ چھڑانا چاہا مگر قلب نے اپنا ایک ہاتھ اس کے کمر کے گرد لپیٹتے ہوئے اس کی کوشش ناکام بنادی قندیل نے ایک دفعہ اور اپنے اپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر قلب نے اسے رہائی نہ دی تو قندیل نے اپنا اپ اس کے حوالے کر دیا اپنے دونوں بازو اس کی گردن میں ڈالتے

ہوئے خود سپردگی کا احساس دلایا جبکہ قلب یہ احساس پاتے ہی بے قابو سا ہو گیا اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں سے جدا کیے بغیر قلب اسے اپنی باہوں میں اٹھتا بیڈ کی طرف لے گیا

جبکہ قندیل اس کے اس عمل سے اندر تک لرز گئی انے والے لمحات کے بارے میں سوچتے ہوئے شرم سے اس کی پلکیں جھک گئی

قلب نے اپنا عمل جاری رکھے ہوئے اسے بیڈ پر لٹاتا خود اس پر سایہ فگن ہوا

گزرتی رات کے ساتھ ساتھ قلب کے ہر عمل میں قندیل کو محبت شدت اور احترام ملا تھا جبکہ قلب نے قندیل کو بہت محبت سے خود میں سمیٹتے اپنی شدت اس پہ نچھاور کی تھی

♥♥♥♥♥♥♥

صبح سات بجے کے قریب موبائل کی تیز آواز کی وجہ سے حارث کی انکھ کھلی تھی

کون کمبخت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کو بہت محبت سے اپنے سینے سے بیڈ پر منتقل کرتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا جہاں پر اس کے جاسوس کا نمبر جگمگا رہا تھا حارث کو حیرت ہوئی تھی یہ دیکھ کر اتنی صبح

ہیلو میجر حارث سپیکنگ۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے فون اپنے کان سے لگاتے ہوئے رعب دار آواز میں کہا

السلام علیکم سر۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام بولو۔۔۔۔۔۔

سر صبح پانچ بجے کی فلائٹ سے وہ رابیہ نامی عورت پاکستان اچکی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاسوس نے صبح صبح حارث کے سر پر بم پھوڑا تھا

یہ کیا کہہ رہے ہو تم اس نے تو اگلے ہفتے نہیں انا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے حیرانگی سے کہا

سر اس نے اگلے ہفتے ہی انا تھا شاید وہ بے فکر ہو گئے ہیں اس لیے وہ جلدی اگئ۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اب وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنی حیرانگی کو کم کرتے ہوئے کہا

سر وہ اسلام اباد کے ایک ہوٹل میں رکی ہوئی ہے

مجھے ایڈریس سینڈ کروا بھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اتنا کہنے کے بعد کال کر دی جبکہ اس کی اتنی اونچی اور ہڑبراہٹ سے پاس سوئی ماہین بھی اٹھ گئ

کیا بات ہے حارث اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین رابیہ پاکستان اگئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت اس کے کرتے میں موجود تھی

یہ تم کیا کہہ رہے ہو حارث اس نے تو اگلے ہفتے انا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس نے اگلے ہفتے آنا تھا مگر وہ اچکی ہے ہمیں میجر قلب کو انفارم کرنا چاہیے اور ابھی نکلنا چاہیے اسے پکڑنے کے لیے کہیں وہ اپنی جگہ بدل نہ لے ابھی میرے جاسوسوں کی اس پر نظر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اپ میجر قلب کو انفارم کریں میں تیار ہو کے ارہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا

تم کہاں جا رہی ہو لیٹی رہو تھکی ہوئی ہو تم کل فنکشن تھا اور رات کو میں نے تمہیں سونے نہیں دیا سو جاؤ تم میں اور قلب دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا

حارث تمہاری بات ٹھیک ہے مگر میں اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی ذاتی زندگی کو اپنی پروفیشنل لائف سے ملنے نہیں دوں گی میں

میرا جو کام ہے مجھے کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اسے سمجھانا چاہا

ماہین سمجھنے کی کوشش کرو گھر والے کیا کہیں گے کہ شادی کی پہلی صبح ہی دولہا دلہن دونوں ہی کہیں چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی تو جاؤں گی تم باقی خود سنبھال لو ویسے بھی رابیہ ایک عورت ہے اور عورت کو سنبھالنے کے لیے ایک عورت کی ہی ضرورت ہوتی ہے تم دونوں اس کے ساتھ انکمفرٹیبل ہو گئے مجھے انے دو اپنے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے حارث کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جبکہ حارث کو بھی اس کا پوائنٹ سہی لگا تھا وہ رابعہ پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے تھے نہ ہی اسے زیادہ ٹچر کر سکتے تھے مگر ماہین کر سکتی ہیں

ٹھیک ہے میں جا کے مما سے بات کرتا ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث اتنا کہنے کے بعد اٹھا اور بیڈ سے نیچے اترا

اب دیکھ کیا رہے ہو میری طرف جاؤ بھی مجھے تیار ہونا ہے بیٹھ س اترنے کے بعد بھی حارث کو اپنی طرف دیکھتے پا کر ماہین نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

دیکھ رہا ہوں کہ ایک ہی رات میں تم کچھ زیادہ حسین ہو گئی ہو میری محبت کا رنگ چڑھ گیا ہے تم پر

حارث نے ماہین کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

حارث اپ کو جو کام کہا ہے وہ کرنے جائے اتنی ٹف سچویشن میں بھی اپ کو رومینس سوچ رہا ہے

نہیں پہلے مجھے کس کرو پھر میں جاؤں گا نہیں تو میں نہیں جا رہا رابعہ جاتی بھاڑ میں میں اپنی شادی کی پہلی صبح کو اتنی ٹینشن زیادہ نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے واپس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے اپ کا میں کیوں کس کروں رات کو جو اپ نے کیا وہ کم نہیں تھا کیا۔۔۔۔۔۔۔

کیا کیا میں نے رات کو مجھے تو کچھ یاد نہیں۔۔۔۔۔۔

حارث نے معصوم بنتے ہوئے کہا

اپ کو یاد نہیں پر مجھے یاد ہے اور میں کہہ رہی ہوں کہ اپ اپنی حرکتوں سے باز اجائیں ورنہ میں اپ کو ماروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم اپنے ہوش میں تو ہو اپنے شوہر کو مارو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے حیرانگی سے ماہین کی بات سنتے کہا

جی میں اپنے شوہر کو ماروں گی کوئی شک ہے اس میں بھولے نہیں میں ایک ادمی افیسر ہوں ایک ہاتھ پڑا نازمین چاٹتے پھرو گے۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے ہاتھ جھلا جھلا کر کہا

اف خدایا کسی زبان استعمال کر رہی ہو صبح صبح اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے صدمے میں ڈرتی آواز میں کہا

حارث شوہر نامہ بند کریں اور جو کہا ہے وہ کریں میجر قلب کو فون کر کے انفارم کرے اور مجھے تیار ہونے دیں۔۔۔۔۔۔

ماہین نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے اس کو کمر سے دھکا لگا کے کمرے سے باہر نکالتے ہوئے کہا

جا رہا ہوں جا رہا ہوں کیسی لڑکی ہو تم شادی کی پہلی صبح ہی اپنے شوہر کو کمرے سے دھکے مار کے نکال رہی ہو شرم انی چاہیے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کو کوستے ہوئے کہا

اپ بھی تھوڑی شرم کر لیں مجھے تو بہت ارہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد ماہین نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا جبکہ حارث اپنے بالوں میں ہاتھ پھرتا ہوا نیچے کی طرف چلا گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥

دروازے پر ہوتی تیز دستک کی اواز کی وجہ سے قلب کی انکھ کھلی تھی اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا جس پر دستک ہونی اب بند ہو گئی تھی پھر پلٹ کر اپنے سینے پر سوئی ہوئی اپنی ہمسفر کو دیکھا جو مکمل طور پر بلینکٹ میں چھپی ہوئی تھی

قلب کی نظر جب اس کے کندھوں پر پڑی جو مکمل طور پر برہنہ تھے ان پر موجود اس کی شدت کے نشان اسمان میں چمکتے تاروں کی طرح چمک رہے تھے قلب اس کے اس قدر بے خبر ہو کر سونے پر مسکرا دیا اسے بیڈ پر لٹاتے اس کو مکمل طور پر بلینکٹ سے چھپاتے اپنے قدم دروازے کی طرف بڑھائیں

صاحب جی نیچے حارث صاحب اور ان کی بیوی آئے ہے میں نے میم صاحبہ کو بتا دیا ہے میم صحبہ آپ کو بلا رہی آپ بھی ان کے پاس آجائے۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے دروازہ بند کر دیا

وہ حیران تھا حارث اور ماہین اتنی صبح اور بھی اپنی شادی کی پہلی صبح ان کے گھر کیا کر رہے ہیں

وہ پلٹ کر قندیل کے پاس آیا اور اس کے ہونٹوں پر شدت بھری جسارت کرنے کے بعد کبرڈ سے کپڑے لیتا غسل کرنے چلا گیا

جبکہ اس کی شدت کی وجہ سے قندیل نے منہ بسور اپنا رخ پلٹا تھا

قلب تیار ہو کر واش روم سے باہر نکلا تو اس نے بلیک سکنی جینز کے اوپر بلیک سلیک کی شرٹ پہن رکھی تھی جس میں اس کا کثرتی وجود صاف ظاہر ہو رہا تھا

قلب ایک نظر قندیل کو دیکھا جو ابھی بھی ویسے سو رہی تھی اور کمرے سے باہر نکل گیا

قلب جب ڈرائنگ روم میں پہنچا تو حارث اور ماہین سامنے ہی صوفے پر بیٹھے نیلم بیگم سے باتیں کرتے چائے پی رہے تھے ماہین نے وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک لیدر جیکٹ اور بلیک پینٹ پہن رکھی تھی جبکہ حارث نے بھی سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی قلب ان کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ اس وقت کیس کے معاملے میں ائے ہیں اس لیے سلام کرنے کے بعد ان کے روبرو بیٹھ گئے

نیلم بیگم ان تینوں کو اکٹھا بیٹھے دیکھ کر ارام سے ان کے پاس گئی خالی چائے کے برتن لے کر اٹھ گئی

تم لوگ اتنے صبح صبح اور اس حلیے میں خیر تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے تشویش سے بات کا اغاز کیا

یس سر انفارمیشن ملی ہے کہ رابیہ نامی عورت پاکستان آگئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے تحمل سے قلب کی بات کا جواب دیا

یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہماری انفارمیشن کے مطابق اس نے اگلے ہفتے انا تھا رائٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے حارث کی بات پر حیران ہوتے ہوئے کہا

سر اپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر وہ اج صبح پانچ بجے کی فلائٹ سے پاکستان آچکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس دفعہ جواب ماہین کی طرف سے ایا تھا

سر وہ اسلام اباد ایک ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہے ہمیں ابھی اور اسی وقت اسے اریسٹ کرنے کے لیے نکلنا پڑے گا ورنہ وہ وہاں سے اپنی جگہ تبدیل بھی کر سکتی ہے اسی لیے ہم صبح صبح اپ کے پاس ائے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قلب ہاں میں سر ہی رہتا کھڑا ہوا اس کی پیروی کرتے ہوئے حارث اور ماہین بھی کھڑے ہوئے

تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

قلب اپنے حیران ہوتے ہوئے ماہین کی طرح دیکھا

سر میں اپ لوگوں کے ساتھ جا رہی ہو اور میں نے کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے قلب کی حیرانگی سمجھتے ہوئے جواب دیا

ہوش میں تو ہو ابھی تمہارے ہاتھوں کی مہندی کا کلر بھی نہیں اترا اور تم یوں کیس سالو کرنے نکل پڑی ہو چپ چاپ گھر بیٹھو میں اور حارث سنبھال لیں گے سب۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ماہین کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

سر اپ کی بات ٹھیک ہے مگر میں اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی اور اپ مجھے اس چیز کے لیے فورس نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے قلب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

بچے دیکھ لو اپنی ضد یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ماہین کو سمجھانے کی کور کوشش کی

سر پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے التجائیہ انداز میں قلب کی طرف لکھا

ٹھیک ہے مگر زیادہ بھاگ دوڑ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم صرف تمہیں اپنے ساتھ اس لیے لے کے جا رہے ہیں کہ وہ ایک عورت ہے اور عورت کا سنبھالنے کے لیے ایک عورت کا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے حارث اور مہین بھی اس کے پیچھے ہی تھے قلب حارث کی لائی ہوئی گاڑی میں بیٹھتا ہوا اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا

♥♥♥♥♥♥

تم دونوں نے دیکھا اس رابیہ کو میں پاکستان بھی لے آیا اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی اب تم جلدی سے ختم کرواسے اس کی سانسیں جتنی دیر چل رہی ہے وہ ہمارے لیے ایک خطرے کے سوا کچھ نہیں ہمیں اس کی جتنی مدد چاہیے تھی وہ ہمیں مل گئی ہے اب اس کا زندہ رہنا ہمیں موت کے منہ میں ڈال سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفید کلر کے کپڑوں میں ملبوس 46 47 سالہ ادمی نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے لڑکے کو دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے میں کرتا ہوں اس کا بندوبست اتنا کہنے کے بعد اس لڑکے نے اپنے فون پر کوئی نمبر ملایا جبکہ ان دونوں کی تمام حرکات ملاحظہ کرتا ایک اور وجود بھی وہاں پر موجود تھا جو خاموشی سے یہ تمام رد عمل دیکھ رہا تھا

ہیلو ہاں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات کر رہا ہوں

اسلام اباد کے۔۔۔۔۔۔۔۔ہوٹل میں روم نمبر 532 میں ایک لڑکی ٹھہری ہے تم لوگوں کو اس کو ختم کرنا ہے منہ منگی قیمت ملے گی مگر کام پکا ہونا چاہیے اگر وہ زندہ بچی تو تم لوگ زندہ نہیں بچو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے فون اٹھاتے ہی سامنے والے کو اس کا کام دیا اور اخر میں دھمکی دینا نہیں بولا تھا

اچھی بات ہے پیسے تمہاری اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائیں گے کام ختم کرنے کے بعد بتانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد اس شخص نے فون کٹ کر دیا اور کٹ کرنے کے بعد ٹیبل پر رکھ دیا

ختم ہماری پرابلم اب ہمارا راز کبھی کسی کے سامنے نہیں ائے گا۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا جب کہ اس کا قہقہہ سننے کے بعد باقی دونوں نے بھی دل کھول کر قہقہہ لگایا

♥♥♥♥♥♥♥

وہ تینوں اس وقت سگریٹ روم میں موجود تھے جہاں وہ لوگ اٹیک کی مکمل تیاری کر رہے تھے کیونکہ قلب کو اس بات کا یقین تھا کہ وہ بغیر سیکیورٹی کے اس ہوٹل میں نہیں ٹھہری ہو گی اس لیے وہ اپنی تیاری کرنے کے لیے یہاں ائے تھے جہاں ایک الماری کے سامنے وہ کھڑے تھے اس الماری میں ہر طرح کی گن موجود تھی جس میں سے ان تینوں نے دو دو پسٹل لیے تھے سائلنسر لگا کرتا کہ گولیوں کا زیادہ شور پیدا نہ ہو تینوں مکمل تیاری کے بعد ہوٹل کے لیے نکلے

وہ ہوٹل میں داخل ہوئے تو ریسیپشن سے کمرہ نمبر 532 کے بارے میں انفارمیشن لی کہ وہ کون سے فلور ہے اور پھر اس فور کی طرف روانہ ہوئے

میں اور حارث سامنے سے اٹیک کریں گے جبکہ ماہین تم پیچھے لفٹ کی قریب کھڑی رہو گی تاکہ کوئی بھاگ نہ سکے

قلب نے لفٹ میں داخل ہونے کے بعد بٹن دباتے ہوئے

کہا سر اپ ایسا کیوں کر رہے ہیں اپ کو پتہ ہے کہ مجھے سامنے سے وار کرنے کی عادت ہے اپ مجھے پیچھے کیوں کھڑا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی نے بجھے دل کے ساتھ کہا

ماہین سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اتنا کہنے کے بعد سامنے کی طرف دیکھا جہاں پر لفٹ کا دروازہ کھل رہا تھا حارث اور قلب نے اہستہ اہستہ مگر مضبوط قدم لیتے ہوئے اپنے قدم کمرے کی طرف بڑھائے دروازہ نوک کرنے کے بعد وہ کچھ ٹائم انتظار کرتے رہے کہ سامنے سے دروازہ کھولا جائے

کون۔۔۔۔۔۔

روم سے کسی عورت کی اوازائی تھی

روم سروس میم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنی اواز تھوڑی باریک کرتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی یہ بات سنتے ہوئے قلب کے چہرے پر بے ساختہ ہلکی سی مسکراہٹ ائی تھی کچھ دیر بعد دروازے کے لوگ کھلنے کی اوازائی

قلب نے حارث کو الرٹ ہونے کا اشارہ کیا جیسے ہی دروازہ کھلا حارث نے دروازے کو تھکا مارتے ہوئے اپنے قدم کمرے کے اندر رکھے

قلب کی نظر جب سامنے اٹھی تو اس نے دیکھا جہاں پر رابیہ چہرے پر حیرت کے تاثرات سجائے ان دو مضبوط مردوں کو دیکھ رہی تھی جو اپنی پرسنلٹیز سے وہاں کے ماحول میں چھا گئے تھے رابیہ کو

سمجھنے میں زیادہ دیر نہیں لگی کہ یہ کون ہے کیونکہ اس کو ان کی انفارمیشن پہلے سے ہی مل چکی تھی اس کے باس نے اسے پچھلے مہینے ہی بتادیا تھا کہ انہیں شک ہے کہ ان پر کسی کی نظر ہے اس لیے ہی تو پچھلے مہینے اس کی فلائٹ کینسل کروائی گئی تھی

کون ہو تم لوگ اور ایسے میرے کمرے میں کیوں داخل ہو رہے ہو تمیز نہیں ہے تم میں میرے کمرے سے ابھی اور اسی وقت نکلو ورنہ میں ہوٹل مینیجر سے اپ لوگوں کی شکایت کر دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے اپنے تاثرات پر قابو پاتے ہوئے کہا

زیادہ بچے بننے کی ضرورت نہیں ہے ابھی اور اسی وقت ہمارے ساتھ چلو ورنہ تمہارے ساتھ ہم بہت برا پیش ائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنے قدم رابیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

تم لوگ کون ہو اور مجھے کیوں لے جا رہے ہو خبر دار جو تم لوگوں میں سے کسی نے مجھے ہاتھ لگایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی جب پیچھے سے کمرے میں کسی اور کے داخل ہونے کا احساس ہوا حارث اور قلب نے پیچھے پلیٹ کر دیکھا تو چار ہٹے کاٹے گنڈے ان کے پیچھے کھڑے تھے وہ شکل سے ہی موالی لگ رہے تھے

چھوڑ دو تم لوگ اس لڑکی کو یہ ہمارا شکار ہے۔۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک شخص اگے اتے ہوئے بولا

کیا مطلب ہے تمہارا شکار ہے ابھی ہمارے ہاتھ تو آ نہیں رہی تم لوگوں کے کیا خاک اۓ گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر اس نے اپنا ایک ائی برو اٹھاتے ہوئے کہا

اے ے ے ے ے ے لڑکے اپنی زبان بند رکھ ایک جھپڑ پڑے گا نا تو زمین چاٹتے پھرو گے۔۔۔۔۔۔۔

ان گنڈوں میں سے ایک ہٹا کٹا لمبے قد کا ادمی سامنے اتے ہوئے اپنی ٹپوری لینگوتیج بولتے حارث کو دھمکانے لگے

جبکہ حارث اس کا ڈائلک سنتے ہوئے شوق میں چلا گیا یہی ڈائیلاگ تو اسے ماہین نے بھی بولا تھا

حارث نے حیرانی سے اس گنڈے کی طرف دیکھ رہا تھا جب پیچھے سے ماہین نے کمرے میں قدم رکھا کیونکہ وہ ان گنڈوں کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ چکی تھی

ماہین تم ادھر کیا کر رہی ہو ادھر ہمارے پاس اؤ پاگل ہو گئی ہو کیا ہم تم کو جہاں کھڑا کر کے ائے تھے وہاں رک نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کا ہاتھ سختی سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچتے کہا کیونکہ وہ ان گنڈوں کے بالکل ساتھ کھڑی تھی جو ابھی ابھی ائے تھے

کیا ہو گیا ہے حارث ہاتھ چھوڑو میرا کتنے زور سے پکڑا ہے تم نے پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اپنا ہاتھ حارث کی گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا

اے ے ے ے ے لیلہ مجنوں بند کرو اپنی یہ گھسی پٹی لو سٹوری ہم جس لڑکی کو لینے ائے ہیں ہم اسے لے کر جائے گے اور پرے ہٹو تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کنڈے نے پھر سے دھاڑتے ہوئے کہا

جبکہ قلب کو اس کی یہ گندی زبان بالکل پسند نہیں ارہی تھی

تم لوگ کون ہو اور تم کو کس نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے قدم ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

کیوں ہم تمہیں کیوں بتائیں باپ لگتے ہو ہمارے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں لگتا تو بنالو۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے اپنا ہاتھ نیچے زمین پر رکھتے ہوئے اپنی ٹانگیں ہوا میں گھما کر ایک پاؤں اس کے منہ پر زور سے دے مارا جس کی وجہ سے وہ چند قدم لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا

ابھی قلب سیدھا کھڑا ہوا ہی تھا کہ دوسرے ادمی نے اس پر حملہ کر دیا جسے حارث نے بڑی خوبصورتی سے ہینڈل کیا ایک طرف حارث اور قلب جبکہ دوسری طرف وہ چاروں گنڈے ایک دوسرے میں گتھم گتھا تھے ایک دوسرے کو مار پیٹ رہے تھے اسی مار پیٹ میں حارث کی ٹانگ پر ایک ادمی نے کک کی جس کی وجہ سے حارث دور جا گرا ماہین نے اگے بڑھتے ہوئے ایک زوردار چماٹ اس ادمی کو مارا جس نے حارث کو ٹانگ ماری تھی اس چماٹ کی وجہ سے وہ ادمی نیچے گر گیا لڑائی ختم کرتے ہوئے قلب نے ایک اخری مکہ اس ادمی کے منہ پر مارا جو آن کا لیڈر تھا

میں تم سے بہت ارام سے پوچھ رہا ہوں تم مجھے بتادو کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے تو تم بچ جاؤ گے ورنہ میں اب بھی اور اسی وقت تم لوگوں کو گولی مار دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے کمر سے بندھی ہوئی اپنی پستول نکالتے ہوئے سامنے والے ادمی کے سر پر رکھتے کہا

جبکہ سامنے والا پستول دیکھتے ہی گھبرا گیا

پلیز پلیز ہمیں نہیں مارنا میں بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سامنے زمین پر لیٹے ہوئے شخص نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

جلدی بکو کس نے بھیجا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمیں کنگ نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ کہا

کون کنگ۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے حیرانگی سے پوچھا

ہمیں نہیں پتہ وہ کنگ کون ہے بس فون آتا ہے اور وہ ہمیں سپاری دیتا ہے کسی کو مارنے کی ہم نے اس کے علاوہ کچھ نہیں پتا اس لڑکی کے لیے بھی ہمیں فون آیا تھا اور ایک تصویر آئی تھی کہ اس لڑکی کو ختم کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس آدمی نے ڈرتے ہوئے تمام سچائی اگل دی

دیکھ لو اگر تمہاری بات غلط ہوئی تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے پستول کا دباؤ اس کے سر پر بڑھاتے ہوئے کہا

میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے جو کہا وہ سچ ہے ہمیں نہیں پتہ وہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث تم ان لوگوں کے لے کر پولیس کے پاس جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اس کی بات سننے کے بعد حارث کو حکم دیا جبکہ رابیہ ابھی بھی بیڈ پر سکڑی سیمٹی بیٹھی ہوئی تھی ماہین نے اگے بڑھ کر رابیہ کے بازو سے پکڑتے ہوئے اسے کمرے سے باہر نکالا اور لفٹ کی طرف بڑی جبکہ قلب ان کے پیچھے پیچھے تھا حارث تمام گنڈو کو لے کر پولیس کے پاس چلا گیا جبکہ ماہین رابیہ کو لے کے سگریٹ روم چلی گئی اور قلب اپنے گھر کی طرف روانہ

کون ہو تم لوگ اور مجھے یہاں کیوں لے کے ائے ہو میں کب سے بولے جا رہی ہوں کوئی جواب تو دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ ایک کمرے میں چیئر کے ساتھ بندھی ہوئی زار و کتار بولے جا رہی تھی اس کمرے میں مکمل سرخ کلر کی لائٹ نے قبضہ کیا ہوا تھا وہ چلا چلا کر تھک چکی تھی مگر اس کی اواز کا کوئی جواب نہ تھا

کوئی تو جواب۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ ایک دفعہ پھر چلانے لگی جب اسے کمرے کے دروازے کے کھلنے کی اوازائی

جب کمرے میں تین اشخاص داخل ہوئے جنہوں نے خود کو مکمل طور پر سیاہ کپڑوں میں چھپا رکھا تھا

رابیہ نے جب ان کی طرف دیکھا تو اسے ان کی انکھوں سے وحشت ٹپکتی ہوئی محسوس ہوئی

رابیہ انہیں دیکھ کر اندر تک لرز گئی

کون ہے تم لوگ اور مجھے یہاں کیوں لے کے ائے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے ان کو سامنے کھڑے ہوتے دیکھ پھر سے وہی سوال کیا جو وہ پچھلے دو گھنٹوں سے لگاتار چلا چلا کر ان سے پوچھ رہی

صبر کرو صبر کرو بہت جلدی ہے تمہیں اپنی موت کا پتہ پوچھنے کی بتاتے ہیں ہم تمہیں کہ ہم کون ہیں ہم لوگ تم اپنی موت کا پروانہ ہی سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے رابیہ کی طرف استہائیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا موت کا پروانہ کہ تم لوگ کیوں مجھے مارو گے میں نے کیا کیا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے چہرے پر معصومیت طاری کرتے ہوئے سوال کیا جبکہ اس یہ معصومیت دیکھ کر ماہین نے اپنے دانت کچکچائے تھے جیسے رابیہ اس کے دانتوں کے نیچے ہو

بند کرواپنی یہ معصومیت کاڈھونگ اور جو جو تم سے پوچھا جائے اس کا صحیح صحیح جواب دیناورنہ تمہارے ساتھ بہت براہو گا ہم کوئی پولیس والے نہیں ہیں جو تمہیں ریسٹ کر کے اپنے ساتھ لے جائیں گے اور بعد میں تم اپنی بیل کرواؤ گی اور نہ ہی ہم کوئی گنڈے ہیں جن کو تم پیسے دے کر خرید لوں گی ہم تمہاری موت ہیں جب تک سچ نہیں بتاؤ گی تمہاری جان نہیں چھوڑیں گے ہاں اگر تم صحیح صحیح سچ بتادیتی ہو تمہاری سزا میں کمی ضرور دی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے رابیہ کی گال تھپتھپاتے ہوئے پر سرار انداز سے کہا

کیسا سچ کیا پوچھنا ہے تم لوگوں نے میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے اڑے رنگ کے ساتھ اپنا دفاع کرنا چاہا

تم نے پروفیسر کبیر کو کیوں مارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سوال قلب کی طرف سے کیا گیا تھا جس کی اواز سے رابیہ کو اپنے جسم میں سرد لہر دوڑتی محسوس ہوئی

کون پروفیسر کبیر میں کسی پروفیسر کبیر کو نہیں جانتی اور تم لوگ مجھے ایسے اگوا کر کے تفشیش نہیں کر سکتے میں پولیس کو بتاؤں گ۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے دھمکی دینی چاہیے جب ماہین کے تھپڑ نے اس کی زبان بن کی

اگر تم یہاں سے زندہ بچ گئی تو پولیس کو بتاؤ گی ناسیدھی طرح تم سے جو سوال کیا جارہا ہے اس کا

جواب دو۔۔۔۔۔۔۔

میں ایک دفعہ پھر سے اپنا سوال دہراتا ہوں پروفیسر کبیر کو تم نے کیوں قتل کیا اور اس کا جواب اب

مجھے سچ سچ سننا ہے اگر تم نے کسی قسم کا بھی جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو اگلی سانس تمہارے حلق

میں ہی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے وہشت زدہ اواز سے رابیہ کو دھمکی دی تھی

ن۔ن۔ن۔ نہیں میں نے پروفیسر کبیر کو نہیں م۔م۔م۔ماراسچ میں میں نے پروفیسر کبیر کو نہیں

مارا۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے ڈر سے لڑکھڑاتی اواز میں جواب دیا

اگر تم نے نہیں مارا تو پھر کس نے مارا ہے اس دن کلاس روم میں تم پروفیسر کبیر اور وہ ارمی افیسرز

موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنے قدم لیپ ٹاپ کی طرف بڑھاتے ہوئے رابیہ سے کہا

پروفیسر کبیر کو ان دو افیسرز میں سے ایک نے گولی ماری تھی میری انکھوں کے سامنے میں نے اپنی انکھوں سے دیکھا تھا میں نے پروفیسر کبھی نہیں مارا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے کہہ دیا اور ہم نے مان لیا ارمی افیسر ایک بے گناہ کو کیسے مار سکتے ہیں سیدھی طرح اپنا جرم قبول کر لو نہیں تو تمہارے ساتھ بہت برا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے ربیہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں دبوچتے ہوئے کہا

میری بات کا یقین کریں میں نے انہیں نہیں مارا اپ چاہتے ہیں تو میں قران پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھانے کے لیے تیار ہوں مگر میں نے پروفیسر کبیر کو نہیں مارا ان دو افیسرز میں سے ایک نے مارا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے کہ اس کمرے میں اس دن وہ قتل تم نے نہیں کیا تھا ان افیسرز میں سے کسی نے کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے پر سرار اواز میں سوال کیا

ہاں اس دن اس روم میں سی سی ٹی وی کیمرا ز صحیح تھے مگر اس کمرے میں اچانک دھواں کرنے کی وجہ سے کسی کو کچھ صحیح طرح سے دکھائی نہیں دیا تھا میں دروازے کے پاس موجود تھی میں نے وہ

قتل ہوتے اپنی انکھوں سے دیکھا تھا اس کے بعد ان امیں سے ایک آفیسر میرے پاس ایا تھا اور پھر میں بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر جب مجھے ہاسپٹل میں ہوش ایا تو مجھے ایک لیٹر موصول ہوا جس میں دھمکی دی گئی تھی کہ اگر میں نے اس کمرے میں دیکھا ہوا سچ کسی کو بتایا تو وہ مجھے قتل کر دیں گے اس کے بعد میرے اکاؤنٹ میں بہت ساری رقم ائی اور پھر مجھے ایک دن انون نمبر سے فون ایا کہ میں یہ ملک چھوڑ کر چلی جاؤں ورنہ میری جان کو خطرہ ہے مجھے بہت سارا پیسہ مل گیا تھا اس لیے میں لالچ میں آ گئی اور پھر یہ ملک چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اب میں واپس اپنے بابا کے فوت ہو جانے کے بعد اب ائی ہوں مجھے اس بارے میں اور کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اس کے بعد اس ان نون نمبر سے تمہیں کبھی فون نہیں ایا یا کبھی یہاں سے کسی نے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سوال قلب کی طرف سے کیا گیا تھا

کیا تھا رابطہ یہاں سے مجھے سے کسی نے ایک مہینے پہلے جب میں یہاں پہ انے لگی تھی تو مجھے وہی نمبر سے فون ایا تھا کہ ابھی میں پاکستان نہ اؤں میری جان کو خطرہ ہے اور پھر پچھلے ہفتے پھر اسی نمبر سے مجھے فون ایا اب میں پاکستان اسکتی ہوں حالات ہر قابو پا لیا گیا ہے اس لیے میں اس ہفتے کے اندر اندر پاکستان ہو گئی اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی اور نہ ہی میں نے پروفیسر کبیر کو مارا ہے

کیا تم وہ اواز پہچان سکتی ہو جس نے تمہیں فون کیا تھا قلب نے جانچتی نظروں سے ربیعہ کو دیکھتے ہوئے سوال کیا

پکا نہیں کہہ سکتی کیونکہ وہ اواز ایسے محسوس ہوتی تھی جیسے دو تین اوازیں ملا کر ایک بنائی گئی ہو ایڈٹ کی ہوئی اواز معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے اپنے دماغ پر زور ڈال کر سوچتے ہوئے جواب دیا

کیا تم نے اس انسان کو کبھی نہیں دیکھا جو تم سے فون پر بات کرتا تھا یہ جس نے تمہارے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کیے تھے وہ اکاؤنٹ کون سا تھا جہاں سے پیسے ٹرانسفر ہوئے تھے

نہیں میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا اور وہ پیسے بیرون ملک کے ایک پرائیویٹ اکاؤنٹ سے ٹرانسفر ہوئے تھے

کیا تمہیں اس کا پاسورڈ معلوم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے جب حارث اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتا رابیہ کے سامنے ایا

یہ کس چیز کا پاسورڈ ہے۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے جانچتی نظروں سے لیپ ٹاپ کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

یہ ہمیں ہسٹری روم میں ایک لوکر میں سے ملی تھی یہ ایک پین ڈراؤ ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس دن کی سی سی ٹی وی فوٹیج جو کیمروں میں ہوئی تھی وہ اس میں سیو ہے مگر اس میں ہم پاسورڈ صرف ایک دفعہ ہی ڈال سکتے ہیں اور اگر پاسورڈ غلط ہوا تو اس کے اندر موجود ڈیٹا خود بخود ڈیلیٹ ہو جائے گا اس لیے اگر تمہیں اس کا صحیح صحیح پاسورڈ معلوم ہے تو بتانا اور غلط ہوا تو اس میں موجود تمام انفارمیشن ڈیلیٹ ہو جائے گی اور اگر یہ ڈیلیٹ ہوئی تو ساتھ تم بھی اس دنیا سے ریلیٹ ہو جاؤ گی

حارث نے غصے بھری نظروں سے رابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتہ اس کا پاسورڈ کیا ہے نہ ہی میں نے کبھی یہ پین ڈرائیو دیکھی ہے۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے پینٹ ائی کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد کہا

ہو سکتا ہے کہ کبھی کال پر بات کرتے ہوئے پیچھے کوئی پاسورڈ بولا گیا ہو یا لیٹر میں کوئی چھپے ہوئے الفاظ کچھ تو یاد ہو گا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے حارث سے پین ڈرائیو لیتے ہوئے کہا

میں نے بتایا ناکال پر بات کرتے ہوئے اواز ایسی ہوتی تھی جیسے دو تین اوازیں ایک ساتھ بولی جا رہی ہوں اور لیٹر میں صرف لاسٹ پر کنگ لکھا ہوا تھا اس کے علاوہ ایسا کچھ نہیں تھا جو عجیب ہو

رابیہ نے اچھے طرح اپنے دماغ پر زور دینے کے بعد کہا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد اس کمرے میں موجود وہ تینوں نفوس گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے کیونکہ رابیہ کو اغوا کرنے کے لیے جو گنڈے ائے تھے انہوں نے بھی تو یہی کہا تھا کہ رابیہ کو ختم کرنے کے لیے انہیں کنگ نے بھیجا ہے

دیکھو میری بات غور سے سنو تمہیں مارنے کے لیے جو گنڈے ائے تھے وہ بھی کن کے بھیجے ہوئے تھے اور جس نے تمہیں وہ پیسے دیے تھے اور جو تمہیں فون کرتا تھا وہ بھی کنگ ہی تھا اب ہمیں وہ تمام سچائی بتادو جو اب تک تم نے ہم سے چھپائی ہوئی ہے کیونکہ جو اب تک تمہارا محافظ بنا ہوا تھا اب وہ ہی تمہاری جان لینا چاہتا ہے اب اگر ہم نے یہاں تمہیں چھوڑا تو باہر کنگ تمہیں مار دے گا اس لیے ہمیں سب سچ سچ بتادو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے جانچتی نظر سے رابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ اگر اسے کچھ اور معلوم ہوا تو وہ اس کے چہرے سے ہی معلوم ہو جائے گا

نہیں مجھے اور کچھ معلوم نہیں ہے جتنا کچھ معلوم تھا میں سب بتا چکی ہوں اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں پتا میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے گھبراتے ہوئے نا میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا

سر پاسورڈ تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہے اب ہم اس پین ڈرائیو کا پاسورڈ کیسے کھولیں گے۔۔۔۔۔۔

حارث نے پریشانی سے قلب سے سوال کیا

رابعہ کے بتانے کے مطابق اس لیٹر می پر لاسٹ پر کنگ لکھا ہوا تھا اور وہ گنڈے بھی کنگ کا ہی نام لے رہے تھے اگر دیکھا جائے تو کنگ میں چار ڈجٹس K.I.N.G اتے ہیں اور پاسورڈ ہمیں اٹھ ڈیجٹس کا چاہیے مجھے پکا یقین ہے کہ اگر تم کنگ کو دو دفعہ لکھو گے تو پاسورڈ کھل جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے کیلکولیشن لگانے کے بعد کہا

سر اگر پاسورڈ غلط ہوا تو اس میں موجود ڈیٹا مکمل طور پر ڈیلیٹ ہو جائے گا اپ پھر بھی ایک دفعہ سوچ لیں۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ایک دفعہ اور سوچنے کا کہا

حارث ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے اور میرے پاس وقت بھی بہت کم ہے جیسا کہا ہے ویسا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کی بات سننے کے بعد حارث نے اپنے ہاتھ لیپ ٹاپ پر چلانے شروع کیا جب کچھ دیر بعد اسے کمرے میں حارث کی ایک زوردار چیخ سنائی دی خوشی سے بھری ہوئی تھی

آہ۔۔۔ سر کھل گیا سچ میں سر پاسورڈ کھل گیا سر اپ گریٹ ہو حارث نے خوشی سے قلب کو اپنے گلے لگا لیا جبکہ ماہین بھی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ رابیہ پریشان سے سارا ماجرہ سمجھنے کی کوشش کر

حارث نے لیپ ٹاپ ٹیبل پر قلب کے سامنے کیا جہاں پر ایک ویڈیو شور ہو رہی تھی ایک دھوئیں سے بھرے ہوئے کمرے کی ویڈیو

قلب نے حارث کو وہ ویڈیو شروع کرنے کا اشارہ کیا جبکہ قلب کا اشارہ سمجھتے ہوئے حارث نے ویڈیو اوپن کی

وہ ویڈیو شروع ہوئی تو اس کمرے میں موجود وہ چاروں لوگ صدمے کے ذر میں اگئے جبکہ ماہین قلب اور حارث سے تو صدمے سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا انہیں اپنی سانسیں سینے میں اٹکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

بابا ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

قلب کے منہ سے یہ الفاظ سرگوشی کی مانند نکلے تھے

دیکھا میں نے تم لوگوں کو کہا تھا نا اس ارمی میں نے ہی گولی چلائی تھی تم لوگ تب میری بات کا یقین نہیں کر رہے تھے دیکھ لو خود ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابیہ نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا جبکہ اس کے یہ الفاظ بھی ان تینوں پر کوئی اثر نہیں ڈال سکے تھے وہ ابھی بھی ویسے صدمے میں ہی کھڑے تھے

♥♥♥♥♥♥♥♥

قلب کے جانے کے بعد قندیل اپنی مرضی سے اٹھی تھی اس نے ٹائم کی طرف دیکھا تھا دوپہر کے ساڑھے 12 ہو رہے تھے اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اتنا ٹائم تک سوگئی غسل کرنے کے بعد وہ سیدھا نیچے نیلم بیگم کے کمرے میں ائی تھی کیونکہ اسے حارث اور ماہین کے ولیمے کے لیے ڈریس سلیکٹ کرنے میں مشکل پیش آرہی تھی اس لیے وہ نیلم بیگم کی رائے لینا چاہتی تھی

جب وہ نیلم بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی تو نیلم بیگم بیڈ پر بیٹھی تسبیح کر رہی تھی

السلام علیکم امی جان۔۔۔۔۔۔۔

قندیل سلام کتنی کمرے میں داخل ہوئی تھی

وعلیکم السلام جیتی رہے میری بیٹی کیسی ہو اور اج اتنے ٹائم تک کیسے سوتی رہی بیلم بیگم نے قندیل کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا امی وہ رات کو میں تھوڑا لیٹ سوئی تھی اس لیے صبح اٹھنے میں دیر ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے شرم سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے یہ بات کرتے ہوئے بڑی شرم ارہی تھی

ٹھیک ہے کوئی بات نہیں اور بتاؤ میرا بچہ کیوں ایا میرے کمرے میں۔۔۔۔۔۔
نیلم بیگم نے محبت سے قندیل کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

امی حارث بھائی اور ماہین کا ولیمہ کا فنکشن رات کا ہے تو میں پوچھنے آئی تھی میں کون سے کپڑے پہنوں

قندیل نے مسکین سی شکل بناتے ہوئے کہا کیونکہ اسے سچ میں سمجھ نہیں ارہی تھی کہ وہ کون سے کپڑے پہنے پہلے تو قلب کپڑے سلیکٹ کرنے میں اس کی مدد کر دیتا تھا مگر اب قلب تو گھر پہ نہیں تھا

بیٹا حارث اور ماہین کا ولیمہ کینسل ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
نیلم بیگم نے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہائے امی ولیمہ کیو کینسل ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ڈرامائی انداز میں سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بیٹا حارث کا کہنا ہے کہ وہ ابھی ولیمہ نہیں کرنا چاہتا ابھی اس کو کچھ کام ہے ولیمہ وہ اگلے مہینے کرے گا اور میں سوچ رہی ہوں قلب کا اور حارث کا ولیمہ ایک ساتھ اکٹھا کر لیا جائے قلب کی بھی صرف بارات ہوئی تھی ولیمہ ابھی نہیں ہوا تو اس لیے سب کے کہنے پر ولیمہ اگلے مہینے رکھا گیا ہے قلب اور حارث کا اکٹھا ولیمہ۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے ہنستے ہوئے جواب دیا کیونکہ قندیل کا یہ انداز ان کے لیے بالکل نیا تھا

جبکہ نیلم بیگم کی بات سننے کے بعد قندیل نے شرماتے ہوئے اپنا سر نیلم بیگم کی گود میں رکھ دیا

بیٹا ناشتہ کیا اپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قندیل کے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

نہیں امی ابھی نہیں کیا ابھی اوپر کمرہ سارا پھیلا ہوا ہے میں جا کے وہ سمیٹ لوں اس کے بعد کھانا کھاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے تنا کہنے کے بعد اپنے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے

وہ جب کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ مکمل طور پر پھیلا ہوا تھا بیڈ شیٹ میں سلوٹیں تھی قلب کی سائیڈ والے کبرڈ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کپڑے بکھرے ہوئے تھے جسے جاتے ہوئے وہ جلدی میں قبرڈ سے کپڑے نکالتے ہوئے پھیلا گیا تھا

افففف اللہ ایک تو یہ انسان کوئی بھی کام صحیح سے نہیں کر سکتا میرے لیے کام بڑھاتا رہتا ہے قندیل نے غصے سے کہنے کے بعد اپنے قدم قبرڈ کی طرف بڑھائے جس میں سے کپڑے باہر نکلے ہوئے تھے

اس نے قبرڈ میں سے سارے کپڑے نکالنے کے بعد بیڈ پر رکھے اور تہ لگاتے ہوئے واپس قبرڈ میں جمانے شروع کیے سارے کپڑے جمانے کے بعد اچانک اس کی نظر قلب کے قبرڈ کے کھلے ہوئے ڈراور پر پڑی جس میں گرین کلر کی ویلوٹ کی ڈائری پڑی تھی

اس نے تجسس میں اکر وہ ڈائری ڈراور سے باہر نکالتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر پڑھنی شروع کی کیا قندیل نے ڈائری کھولی تو ڈائری میں سے ایک فولڈ کیا ہوا کاغذ نیچے گرا جو بہت ہی خستہ حالت میں تھا جیسے بہت پرانا ہو اور اس سے بہت دفعہ کھول کر پڑھا گیا ہو

قندیل نے نیچے جھک کر وہ کاغذ اٹھایا اور کھول کر پڑھنا شروع کیا وہ جیسے جیسے کاغذ میں لکھی ہوئی تحریر پڑھ رہی تھی اس کے رونٹے کھڑے ہو رہے تھے کاغذ پڑھنے کے بعد اس نے کاغذ ایک

سائیڈ پہ رکھ دیا اور ڈائری کھول کر ڈائری پڑھنے لگی ڈائری پڑھتے ہوئے قندیل کی انکھوں سے انسو مسلسل گر رہے تھے

دھوکہ اتنا بڑا دھوکہ قندیل نے ڈائری بیڈ پر ایک سائیڈ پر رکھ دی اور گھٹنوں میں سر دے کر زار و قطار رونے لگی اس کی زبان سے صرف یہی تین الفاظ نکل رہے تھے "دھوکہ اتنا بڑا دھوکہ "

قلب سیکرٹ روم سے سیدھا گھر ایا تھا جبکہ رابیہ کو انہوں نے ابھی تک اپنے قید میں ہی رکھا ہوا تھا قلب کا کہنا تھا جب تک ان کا مشن کمپلیٹ نہیں ہو جاتا رابیہ کو رہائی نہیں مل سکتی

قلب جب کمرے میں داخل ہوا تو قبر ڈکا دروازہ کھلا ہوا تھا جس میں سے کپڑے باہر گرے ہوئے تھے کمرہ مکمل طور پر خراب اچھل پتل کوئی چیز کہیں پڑی ہے کوئی چیز کہیں پڑی ہے اسے حیرانی ہوئی تھی کہ قندیل جو اتنی صفائی پسند لڑکی ہے اس نے اج اپنا کمرہ اتنا گندا رکھا ہوا ہے

قلب نے ایک مکمل نظر کمرے میں دوڑائی تو ایسے قندیل کہیں نظر نہ ائی نیچے نیلم بیگم کے کمرے میں وہ پہلے ہی دیکھا تھا نیلم بیگم سو رہی تھی اس لیے انہیں ڈسٹرب کیے بغیر وہ سیدھے اوپر ایا تھا اس نے اپنی قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھائے دروازہ کھول کر ریسنگ گروپ میں دیکھا تو اسے قندیل وہاں بھی نظر ائی اسے اب تشویش ہونے لگی تھی جب اسے واش روم کے اندر سے پانی گرنے کی اواز ائی قلب نے سوچا شاید وہ نہا رہی ہے اس لیے وہ بیڈ پر بیٹھتا اپنا کوٹ اتارنے لگا

تقریبا20منٹ بعد بھی جب قندیل واش روم سے باہر نہیں ائی تو قلب کو اچانک کچھ عجیب ہونے کا احساس ہوا اسے وہ رات یاد ائی جب قندیل نے شادی کی پہلی رات خود کو واش روم میں بند کر لیا تھا اس نے قدم واش روم کی طرف بڑھائے اور دروازہ زور زور سے کھٹکایا

قندیل کیا تم اندر ہو اگر ہو تو کوئی جواب دو نہیں تو میں اندر اجاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے دروازہ کھٹکاتے ہوئے اونچی اواز میں کہا جب اسے دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو ایسے سچ میں خوف انے لگے تھا اس نے اپنے کندھے کو زور زور سے دروازے پہ مارنا شروع کر دیا جب تیسری دفعہ ہی دروازہ کھل گیا اس نے دیکھا تو قندیل فرش پر بے ہوش ہوئی پڑی تھی اس کے جسم سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا قلب کے قندیل کو اس حال میں دیکھ کر اوسان خطا ہو گئے وہ بھاگتا ہوا قندیل کے پاس گیا اور اسے جھنجھوڑنے لگا اس کا چہرہ تھپ دبانے لگا

قندیل میری جان کیا ہوا ہے اٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا جبکہ دوسری طرف سے اس کے جسم میں کوئی حل چل نہ ہوتی تھی قلب نے اسے اپنے بازو میں اٹھایا اور اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھائیں

قلب نے جب اسے بیڈ پر لٹایا تو وہ مکمل طور پر بھگی ہوئی تھی سردی کے مہینے میں قندیل کا یوں بھیگنا اسے تشویش میں ڈال گیا تھا

قلب نے جلدی سے کبرڈ میں سے قندیل کا نائٹ ڈریس نکالنے کے بعد کمرے کی لائٹ اوف کر دی بہت پھر ارام سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے قندیل کے کپڑے چینج کیے قلب کو قندیل کا جسم سردی سے سن پڑتا ہوا محسوس ہوا جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ مسلسل پچھلے تین چار گھنٹوں سے شاور کے پانی کے نیچے بھیگ رہی تھی چینج کرتے ہوئے قلب کو اپنے ہاتھوں پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا اسے وہ پانی لگا مگر جب لائٹ ان کرنے کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا تو وہاں پر خون لگا ہوا تھا قلب نے جلدی سے قندیل کے جسم کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے بازو پر چھوٹے چھوٹے کانچ کے ٹکڑے دھسے ہوئے بظر آئے وہ یہ دیکھ کر حیران تھا کہ وہ اس درد میں شاور کے نیچے گئی ہی کیوں تھی

قلب نے فرسٹ ایڈ باکس نکالنے کے بعد جلدی سے قندیل کے جسم سے وہ کانچ نکال کر ڈریسنگ کی تھی قلب نے تقریبا گھنٹہ اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو رب کیا تھا مگر رب کرنے سے اس کے جسم میں کسی قسم کی ہلچل نہیں ہوئی تھی

وہ ایک ارمی افیسر تھا انہیں فرسٹ ایڈ ارمی کی ٹریننگ میں ہی سکھایا جاتا تھا ہے قلب نے جلدی سے کمرے کی لائٹ اف کی اور شرٹ اتار کر بستر میں قندیل کے ساتھ گھس گیا پھر اپنے ہاتھ کو قندیل کی قمیض کے اندر کرتے ہوئے اس کی کمر کو سہلانے لگا کچھ دیر اس کی کمر سہلانے کے بعد جب قلب نے قندیل کے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے قندیل کے چہرے پر پہلے چھائی ہوئی بے

چینی کم ہوتی محسوس ہوئی اس کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ چھائی وہ بے خوشی میں بھی اس کی قربت کو محسوس کر پا رہی تھی قلب نے اپنا چہرا اس کی گردن میں چھپاتے ہوئے اپنے لب اس کے گردن پر رکھے اور اپنا محبت بھرا لمس چھوڑنے لگا وہ اہستہ اہستہ اس میں کھوتا جا رہا تھا قلب نے جب قندیل کی گردن پر لو بائٹ کی تو وہ بے ہوشی کی حالت میں بھی سسک پڑھی

قلب نے اپنے منہ زور جذباتوں پر بند باندھتے ہوئے اپنا چہرہ اس کی گردن میں مزید چھپاتے ہوئے انکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی جس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا کچھ دیر میں نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی اور وہ نیند کی وادیوں میں گم ہو گئے

♥♥♥♥♥♥♥

صبح سات بجے کے قریب قندیل کی انکھ اپنے جسم میں اٹھتے درد کی وجہ سے کھلی وہ درد جو اسے بائیں کندھے سے اٹھ رہا تھا شاید ان زخموں سے جو کل اس نے خود کو خود دیے تھے

قندیل نے انکھیں کھول کر سامنے کی طرف دیکھا تو اس کی سب سے پہلی نظر قلب کے سر پر گئی جو اس کی گردن میں سر دیے سو رہا تھا قلب کو دیکھتے ہی اسے کل کا دن یاد ایا وہ دن جسے اس نے اذیت میں گزارا تھا جب اسے اپنی روح نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

دھوکہ اتنا بڑا دھوکہ قندیل نے ڈائری بیڈ پر ایک سائیڈ پر رکھ دی اور گھٹنوں میں سر دے کر زار و قطار رونے لگی اس کی زبان سے صرف یہی تین الفاظ نکل رہے تھے "دھوکہ اتنا بڑا دھوکہ "

اس کاغذ پر اور اس ڈائری میں لکھے ہئے الفاظ اس کے دماغ میں کسی تلوار کی طرح چل رہے تھے

اس کاغذ پر لکھے ہوئے الفاظ بار بار اس کے دماغ میں گردش کرتے اسے مزید وحشت کا شکار بنا رہے تھے

"میں اس داغ کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا کے میری وجہ سے ایک بے گناہ کی جان گئی اس لیے میں جینا نہیں چاہتا میری موت کا زمہ دار میں خود ہو میری موت کا کوئی اور زمہ دار نہیں"

اسے یہ خط پڑھ کر حیرانی ہوئی تھی کون ہے جس نے خود کو ختم کر دیا اس نے کاغذ پڑھنے کے بعد جب ڈائری کھولی تو ڈائری پر لکھے ہوئے الفاظ اس کے چارہ طبق روشن کر گئے

"بابا اپ نے ایسا کیوں کیا ایک دفعہ اپنے بیٹے کے واپس آنے کا انتظار تو کر لیتے مجھے یقین ہے کہ اپ نے پروفیسر کبیر کا قتل نہیں کیا اور نہ ہی اپ نے خودکشی کی ہے میں اس بات کی تہہ تک جاؤں گا اور پتہ لگاؤں گا کہ یہ ساری سازش کس کی ہے اپ بہت بہادر تھے اپ میرے ائیڈیل تھے میں کیسے بھول جاؤں گا اپ کی جرات کے وہ میڈل جو ابھی بھی ہمارے گھر میں سجے ہوئے ہیں"

وہ ڈائری حیدر صاحب کی تھی مگر وہ زیادہ ڈائری لکھنے کے شوقین نہ تھے انہوں نے زیادہ تر اپنے میڈلز کی ڈیٹ جس دن ان کو میڈل ملے تھے قلب کی پیدائش کی ڈیٹ اس کے چلنے کی ڈیٹ اس کے بولنے کی ڈیٹ یہی چیزیں اس ڈائری لکھی ہوئی تھی

مگر یہ الفاظ قلب کے لکھے ہوئے تھے جو ان کے جانے کے بعد اس نے ڈائری پر لکھے تھے قندیل نے جب یہ الفاظ پڑھے تو اسے اپنی انکھوں پر یقین نہ ہوا اسے اس بات پہ یقین نہ ہوا کہ وہ اپنے باپ کی قاتل کے بیٹے سے محبت کرنے لگی ہے اور وہ جس کے باپ نے اس کے باپ کا قتل کیا تھا وہ اسے اپنی محبت کا یقین دلاتا پھرتا ہے کیا اس کی ماما کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کے شوہر کو قتل کرنے والا کوئی اور نہیں قلب کا باپ ہے یقینا انہیں پتہ تھا اسی لیے تو ایک دن کے اندر اندر نکاح کروادیا کہیں قندیل کو بھی یہ حقیقت معلوم نہ ہو جائے مگر پھر بھی اپنے دماغ کی جھٹلاتے ہوئے قندیل نے سندس بیگم کو فون کیا

ہیلو میری جان السلام علیکم کیا حال ہے میری بیٹی کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امی کیا اپ کو پتہ ہے کہ قلب کا بابا کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سندس بیگم کی کسی بھی بات کا جواب بغیر اپنا سوال کیا جس سے وہ بے حد بے چین تھی کیا ہوا بیٹا تم کسی بات سے پریشان ہو_____ہاں مجھے پتہ ہے کہ اس کا بابا کون ہے مگر یہ تم کیوں پوچھ رہی ہو اور اس وقت_____

کیا کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس بیگم کے اندر ایک سرد لہر دوڑی تھی اس کے سوال کی وجہ سے انہیں ڈر تھا کہیں وہ یہ حقیقت جان نہ گئی ہو جو انہوں نے اس سے چھپائی تھی

امی کیا اپ کو یہ بھی پتہ تھا کہ میرے بابا کو کس نے مارا ہے اور وہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات کرتے ہوئے قندیل کی اواز بے ساختہ نم ہوئی تھی

قندیل میری جان ہوا کیا ہے تم اسے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دل پر قابو پاتے ہوئے سندس بیگم نے قندیل سے سوال کیا تھا

امی کچھ نہیں بہت کچھ ہو گیا ہے اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اس کے بارے میں اپ سب کچھ جانتی تھی کیا اپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ بابا کو قتل کرنے والا کوئی اور نہیں قلب کا بابا تھا کیا اپ کو یہ پتہ نہیں تھا کہ اپ کی شوہر کو کس نے مارا ہے_____

نہیں اپ کو پتہ تھا آپ کو سب پتہ تھا پھر بھی اپ نے میرا نکاح زبردستی قلب سے کیا امی کیوں کیا ایسے کیا وجہ تھی کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی اپ نے اپنے شوہر کے قاتل کے بیٹے سے میرا نکاح کروادیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے یہ تمام الفاظ اونچی اواز سے روتے ہوئے ادا کیے تھے

قندیل میری جان کیسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو تمہارے بابا کو کسی نے قتل نہیں کیا وہ شہید ہوئے تھے سن رہی ہو میری بات وہ شہید ہوئے تھے نہیں ہے قلب کے بابا تمہارے بابا کے قاتل تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میری جان ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے سہمی ہوئی اواز میں قندیل کو دلاسہ دیا تھا مگر قندیل خود تمام حقیقت پہلے ہی بخوبی جان چکی تھی کہ اس کے بابا کو کس نے مارا ہے اور کیسے مارا ہے

جھوٹ بول رہی ہیں امی اپ ابھی بھی قلب کو بچانا چاہتی ہیں ایسا کیا ہے اس میں جو اپ ہر چیز نظر انداز کیے بیٹھی ہے اپ نے مجھے دھوکہ دیا ہے اپ ابھی بھی صرف اس لیے جھوٹ بول رہی ہیں کیونکہ اپ نہیں چاہتی کہ میں لوٹ کر اپ کے گھر اجاؤ۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو میں سیدہ قندیل کبیر شاہ آپ سے یہ وعدہ کرتی ہوں یہ قسم اٹھاتی ہوں مرتے دم تک طلاق لے کر یا مستقل طور پر قلب کا گھر چھوڑ کر آپ کے پاس نہیں اؤ گی میرا اپ سے اور خود سے یہ وعدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قندیل نے کال کٹ کر دی

جبکہ سندڈ بیگم اس کی بات سننے کے بعد حیران و پریشان موبائل کی بوجی ہوئی سکرین کو دیکھ رہی تھی جس سے کچھ دیر پہلے قندیل کی روتی ہوئی اواز سنائی دے رہی تھی

ہائے اللہ کیا ہو گیا میری بیٹی کو اللہ نہ کرے یہ کوئی غلط قدم اٹھادے اور بعد میں اس غلط قدم پر وہ ہمیشہ پچھتاتی رہے یا اللہ اسے اپنی حفظ و ایمان میں رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سندس بیگم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے خدا تعالی سے فریاد کی تھی

کل کے تمام واقعہ کا خیال دل میں اتے ہیں قندیل نے زوردار دھکے سے قلب کو اپنے اوپر سے پیچھے دھکیلا تھا اس کے دھکے سے قلب کو زیادہ فرق نہیں پڑا تھا مگر اس نے اپنی کروٹ بدل لی تھی

کیا ہوا قندیل اس طرح بیہیو کیوں کر رہی ہو تم میں کوئی چڑیل تو گھس گئی صبح صبح جو تم یوں بیہیو کر رہی ہو

کون قندیل کیسی قندیل مر گئی قندیل مار دیا تم لوگوں نے اب جو تم مجھے دیکھ رہے ہو نا یہ صرف سانسیں چل رہی ہیں قندیل تو کل ہی مر گئی تھی اور اسے مارنے والا کوئی اور نہیں اس کا اپنا شوہر تھا .....ہاں قلب شاہ تم نے مجھے مارا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے سینے پر شہادت ہی انگلی سے دباؤ ڈالتے ہو غراتی آواز میں کہا

جبکہ قلب حیران و پریشان سن ہوتے دماغ کے ساتھ اس کے اتنے زہریلے الفاظ سن رہا تھا

کون قندیل کیسی قندیل مر گئی قندیل مار دیا تم لوگوں نے اب جو تم مجھے دیکھ رہے ہو نا یہ صرف سانسیں چل رہی ہیں قندیل تو کل ہی مر گئی تھی اور اسے مارنے والا کوئی اور نہیں اس کا اپنا شوہر تھا .....ہاں قلب شاہ تم نے مجھے مارا ہے مجھے.۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے سینے پر شہادت ہی انگلی سے دباؤ ڈالتے ہو غراتی آواز میں کہا

جبکہ قلب حیران وپریشان سن ہوتے دماغ کے ساتھ اس کے اتنے زہریلے الفاظ سن رہا تھا

یہ کیسی باتیں کر رہی ہوں قندیل اپنے ہوش وحواس میں تو ہو کیا کیا ہے میں نے کیوں بول رہی ہو اس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے کندھوں سے پکڑ کے چھینچھوڑتے ہوئے غصے بھری اواز میں کہا کیونکہ اس سے قندیل کے اتنے زہریلے الفاظ برداشت نہیں کیے جا رہے تھے

پاگل ہو گئی ہوں میں پاگل بلکہ یوں کہو پاگل کر دیا ہے تم لوگوں نے مجھے اتنا بڑا سچ مجھ سے چھپایا قلب شرم انی چاہیے تمہیں شرم

مر کیو نہیں جاتے تم تمہاری وجہ سے میری ماں کو مجھ سے جھوٹ بولنا پڑا تمہاری وجہ سے اج یہ سب کچھ میرے ساتھ ہو رہا ہے ایک تم مر جاؤ تو سب کو سکون اجائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے روتے ہوئے بھری اواز میں قلب سے زہریلے الفاظ کہے تھے ایسے الفاظ جس سے قلب کی روح تک چھنی ہو گئی تھی

قندیل پلیز ایسے نہ کہو مجھے بتاؤ کہ ہوا کیا ہے اگر کوئی پرابلم ہے تو ہم مل کر اسے حل کر لیتے ہیں مگر اتنے زہریلے الفاظ نہ کھاؤ یہ دوسری مرتبہ ہے کہ تم نے مجھے مرنے کی بد دعا دی ہے ایسے الفاظ اپنے منہ سے نہ نکالو جس کی حقیقت ہونے پر اس دنیا میں سب سے زیادہ درد تمہیں ہی ہو میری خدا سے ہمیشہ یہ دعا رہی ہے کہ اللہ میری جان میری قندیل کی ہر دعا قبول کرے تم جو یہ بات بار بار کہتی ہو نا کہ قلب اپ مر کیوں نہیں جاتے تو یقین رکھو تمہاری یہ بات جلد حقیقت ہو گی جب ایک دعا کو دو لوگ امین کہیں تو اس کے قبول ہونے میں دیر نہیں لگتی تو میری یہ دعا ہے خدا تمہارے ہر دعا قبول کرے اب جو تم نے مانگنا ہے مانگ لو چاہے میرے مرنے کی دعا چاہے ہمارے ساتھ رہیں گی تم ہر مسئلے کو اپنے سر پہ سوار کر لیتی ہوں اگر کوئی پرابلم ہے تو بتاؤ مجھے،، بیٹھیں مل کر حل کرتے ہیں یوں چیخنے چلانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکاتے سرگوشانہ اواز میں قندیل سے کہا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل نہ چاہتے ہوئے بھی سہم گئی تھی اسی امید نہیں تھی کہ قلب کوئی ایسا جواب دے گا اسے لگا تھا کہ شاید اس کے اتنے زہریلے الفاظ پر قلب اس پر ہاتھ اٹھائے گا مگر وہ تو اس کی دعا اور بد عا پر امین کہہ رہا تھا

تم نے مجھے دھوکہ دیا قلب صرف میرے جسم کو حاصل کرنے کے لیے دھوکے باز ہو تم تمہیں مجھے سچ بتانا چاہیے تھا مگر تم نے مجھ سے وہ سچ چھپایا جو میرے لیے جاننا سب سے زیادہ ضروری تھا اور وہ جھوٹ تم نے اکیلے میں نہیں بولا اس جھوٹ بھی میری ماما کو بھی شامل کر لیا

افسوس ہوتا ہے مجھے اس بات پر کہ میں تم سے محبت کرنے لگی تھی افسوس ہوتا ہے اس بات پر کہ مجھے خوشی ہونے لگی تھی کہ مجھے خدا نے تمہارا ساتھ دیا ہے مجھے افسوس ہونے لگا ہے خود پر کہ میں نے تمہیں خود پر حکمرانی کرنے دی اپنے جسم و جان کا مالک بنایا افسوس ہوتا ہے مجھے ہر اس لمحے پر جس لمحے میں میرے دل میں تمہارے لیے محبت پیدا ہوئی تم نے مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ تم میرے بابا کے قاتل کے بیٹے ہو تمہارے بابا نے میرے بابا کا قتل کیا تھا پھر اسی افسوس کی وجہ سے انہوں نے خودکشی کر لی کیا یہ سچ نہیں ہے

یہ سب جاننے کا حق مجھے تھا قلب تمہیں یہ سب کچھ مجھے نکاح سے پہلے بتانا چاہیے تھا

قندیل نے اپنے چہرے سے قلب کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے غراتی آواز میں کہا

خبردار تم نے میری محبت کو ہوس کہا تو میں تمہاری جان لے لوں گا تم مجھے ہوس پرست کہہ کر میری محبت کو گالی نہیں بنا سکتی میں نے سچے دل سے تمہیں چاہا ہیں اور اگر تمہیں افسوس ہوتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرنے لگی تھی تو تم محبت کر کے مجھ پر یہ احسان نہ کرو

مجھے تمہارے جسم اور جان کا مالک خدا نے نکاح کے ذریعے بنایا ہے اور اگر تم سمجھتی ہو کہ میں ہوس پرست ہوں تو میں سید قلب حیدر شاہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں اب کبھی تمہاری اجازت کے بغیر ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا تمہیں جتنے امتحان لینے ہیں لے لو میری محبت کے ایک دن خود تم میرے عشق پر ایمان لے کر آؤ گی اور نہیں ہے میرا بابا قاتل اور نہ ہی انہوں نے کوئی خودکشی کی ہے تمہارے بابا کو اور میرے بابا کو قتل کرنے والے اور انسان ہیں جنہوں نے تمہارے بابا کو بھی قتل کیا اور میرے بابا کو بھی

اج تو تم نے میرے بابا کو قاتل کہہ دیا مگر ائندہ تم نے کہا تو میں تمہاری زبان تمہارے حلق سے کھینچ لوں گا مجھے تم سے جتنی بھی محبت سہی مگر میں اپنے باپ کے خلاف ایک لفظ نہیں سنوں گا تمہیں نہیں کرنا یقین تو نہ کرو میری بات پر مگر حقیقت یہی ہے کہ میرے بابا قاتل نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی خودکشی کی ہے بلکہ ان کا قتل ہوا ہے اور میں بہت جلد تمہارے بابا اور اپنے بابا کے قاتل کو پکڑ لوں گا اور اس دن قندیل شاہ تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا قلب شاہ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفاکیت سے اتنا کہنے کے بعد قلب نے قندیل کو دائیں طرف دھکا دیتے ہوئے کبرڈ سے نئی شرٹ نکالی اور قدم باہر کی طرف بڑھائے

جبکہ پیچھے قندیل سہمی ہوئی اس کے الفاظوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا سچ میں اس سے بہت بڑی غلط فہمی ہو گئی تھی اگر ہاں تو یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی اور اگر نہیں تو اج وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھی تھی

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا کیا تمہارے بابا نے میرے بابا کا قتل نہیں کیا

اس خط میں جو تمہارے بابا نے لکھا تھا وہ سب جھوٹ ہے نہیں قلب شاہ وہ سب سچ ہے تم ایک دفعہ پھر سے مجھے دھوکا نہیں دے سکتے تم اب پھر مجھے دھوکہ دینے کے بارے میں سوچ رہے ہو کہ میں قندیل کو یہ الفاظ کہوں گا اور وہ پگھل جائے گی اور میں پھر سے اسے حاصل کر لوگا اور اگر سچ میں تمہارے بابا نے میرے بابا کا قتل نہیں کیا تو کیا حقیقت ہے مجھے بتا کے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا جبکہ قلب جو باہر جا رہا تھا اپنے بازو پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے رکتا پلٹ کر قندیل کو سرخ انکھوں سے دیکھنے لگا

ہاں نہیں ہے میرا باپ تمہارے باپ کا قاتل اور یہ حقیقت میں بہت جلد تم پر واضح کر دوں گا اور اس دن تمہارے اور میرے راستے الگ ہوں گے تم ہمیشہ میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو جب بھی تمہیں کچھ پتہ چلے تم سب سے پہلے یہی بات کرتی ہو کہ میں ہوس پرست ہوں میں نے تمہیں حاصل کرنے کے لیے یہ کیا تو سن لو جس دن ان تصاویروں کی اور یہ حقیقت میں نے تم پر

واضح کروں گا اس دن تمہارے راستے الگ اور میرے راستے الگ ہو گے اور پھر میں نہ تم کو جانتا ہوں گا اور تم تو ویسے بھی مجھے بھلا دینا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے غصے میں ایک جھٹکے سے اپنے بازو قندیل کے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے ہاتھ جھٹکا تھا اور ایک اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بات مکمل کی تھی پھر قندیل پر ایک نگاہ غلط ڈالے بغیر گھر سے باہر نکلتا چلا گیا

جبکہ قندیل قلب کا یہ روپ دیکھ کر سہم گئی تھی بیڈ پر بیٹھتے گھٹنوں میں سر دیے وہ زار و قطار رونے لگی اس کا دل اسے کچھ بہت غلط ہونے کی پیشگوئی کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ مزید ڈر گئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

ہمارے پاس زیادہ دن نہیں ہیں کیا تم نے دبئی والی ڈیل سائن کر دی۔۔۔۔۔۔۔

رولنگ چیئر پر بیٹھے ہوئے شخص نے سیاہ پینٹ شرٹ میں بیٹھے ہوئے شخص سے سوال کیا

ایک ہفتے بعد کی ڈیٹ فائنل کی ہے میٹنگ کے لیے اس کے بعد لڑکیوں کی اور ڈرگز کی سمگلنگ کی جائے گی یہاں سے لڑکیاں کنٹینر میں بھر کر دبئی بھیجی جائیں گی وہاں سے انہیں مختلف ممالک میں سمگل کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے اطمینان سے سگرٹ کا لمبا کش دیتے ہوئے رولنگ چیئر پر بیٹھے ہوئے شخص کے سوال کا جواب دیا

بہت خوب ہمارا تیسرا ساتھی کہاں ہے اس دفعہ سوال ایک دفعہ پھر رولنگر پر بیٹھے ہوئی شخص نے کیا تھا

وہ کوئی اور کام کرنے گیا ہے اس کی تم فکر نہ کرو میں اگیا ہوں نا تم سے بات کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے

تمیز سے بات کرو باس ہوں تمہارا اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ تیسرا شخص جہاں بھی جائے میری طرف سے وہ بھاڑ میں جائے اور تم بھی اب نکلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زور نگ چیئر پر بیٹھے ہوئے شخص کو شاید اس کی بات پر غصہ اگیا تھا اس لیے بغیر کسی چیز کا لحاظ کیے اس نے اسے دفعہ ہونے کہہ دیا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد سیاہ پینٹ شرٹ میں ملبوس شخص نے بغیر کسی چیز کا نوٹس لیتے ہوئے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھائے

♥♥♥♥♥♥♥

قلب صبح کا گھر سے نکلا ہوا تھا اور اب رات کے 11 بج چکے تھے ابھی تک گھر واپس نہیں ایا تھا نیلم بیگم پریشانی سے مین ہال میں شکر کاٹ رہی تھی ان کا دل مسلسل گھبرا رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا

ہو جبکہ قندیل نے تو صبح سے اپنے اپ کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا تھا نیلم بیگم دو تین دفعہ گئی تھی اس کے پاس مگر ہر دفعہ قندیل نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اسی وجہ سے وہ نیچے نہیں ارہی کھانا بھی اس نے کمرے میں ہی کھایا تھا نیلم بیگم اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے یہ سمجھ گئی کہ شاید سچ میں اس کی طبیعت خراب ہو اس لیے اس نے قندیل کو زیادہ نیچے انے کے لیے فورس نہیں کیا

نیلم بیگم کے صبر کا پیمانہ تب لبریز ہوا جب گھڑی کی سوئی 12 کا ہندسہ گزار کر اگے چل پڑی نیلم بیگم نے بے چینی سے قلب کو فون ملایا تھا ابھی وہ قلب کو فون ملا ہی رہی تھی جب مین ڈور کے کھلنے کی اوازائی نیلم بیگم کی تڑپتے ہوئے دل کو سکون ہوا تھا قلب اکثر گھر سے باہر رہتا تھا یہ نہیں کہ اج وہ پہلی دفعہ گیا تھا مگر ہر دفعہ وہ نیلم بیگم کو بتا کے جاتا تھا

کہاں گئے تھے تم تمہیں وقت کا ذرا اندازہ ہے رات کے 12 بج رہے ہیں تمہیں یہ بھی خیال نہیں کہ تمہاری بیوی تمہارا انتظار کر رہی ہو گی اور مجھے بتائے بغیر کہاں گئے تھے بیوی والے ہو گئے ہو گھرانے کے لیے پابند ہو جاؤ اب یہ تمہاری اوارہ گردی نہیں چلے گی تمہیں پتہ ہے تمہاری بیوی کی طبیعت کتنی خراب ہے اور میرا سوچا ہے کہ اتنی دیر تک جب تم گھر سے باہر رہو گے تو میرا دل کتنا بے چین ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کے گھر میں داخل ہوتے ہی نیلم بیگم غصے سے پھٹ پڑی تھی

جبکہ نیلم بیگم کی اتنی فکر دیکھتے ہوئے قلب بے ساختہ افسودگی سے مسکراتا ہوا ان کے قریب ایا تھا

امی میری پیاری امی اتنی فکر کیوں کرتی ہیں کیا اپ کو نہیں پتہ کہ اپ کا بیٹا ارمی میں ہے اتنی جلدی مجھے کچھ نہیں ہو گا اپ فکر نا کریں اور جس بیوی کی اپ بات کر رہی ہیں اسے اچھے سے پتہ ہے کہ میں کیوں کیسے اور کہاں گیا ہوں اور اس کی طبیعت خرابی کا بھی مجھے پتا ہے بس کچھ ضروری کام تھا وہ ختم کرنے گیا تھا سب باتیں چھوڑیں اپ نے کھانا کھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے نیلم بیگم کے گلے میں محبت سے باہے ڈالتے ہوئے ان کی بات کا رخ موڑنا چاہتا تھا

ہاں جی میں نے کھا لیا ہے تم کو تو پتہ ہے کہ میں نے دوائی لینی ہوتی ہے اس لیے میرا وقت پر کھانا کھانا ضروری ہے مگر تمہاری بیوی قندیل نے ابھی کھانا نہیں کھایا تمہارے انتظار میں ابھی کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں تم کمرے میں جاؤ میں تمہارے پیچھے کھانا بھجوا رہی ہوں دونوں مل کے کھا لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قلب کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اپنے قدم کچن کی طرف بڑھائے تاکہ وہ ملازمہ سے کہہ کر قلب کے کمرے میں کھانا بھجوا سکے

جبکہ پیچھے قلب نہ میں سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چل پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ قندیل نے ضد کی وجہ سے کھانا نہیں کھایا ہو گا اور طبیعت خراب بھی اس کی مسلسل رونے کی وجہ سے ہوئی ہو گی وہ جتنا اس کو سمجھانے کی کوشش کرتا تھا وہ اتنا بگڑ رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہی تھی

کہ وہ کیا کرے ایک طرف سے بات سنبھالتا تھا تو دوسری طرف خراب ہو جاتا تھا حالات اس کے کنٹرول سے باہر ہوتے جا رہے تھے جو اسے مزید غصہ دلا رہی تھی

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا قلب نے ہاتھ بڑھا کر سوچ بورڈ سے لائٹ کا بٹن پریس کیا ہے تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا اس نے سامنے بیڈ کی طرف دیکھا تو قندیل کمفرٹ خود پر اوڑے سو رہی تھی

قلب نے جب غور سے کمفرٹ کی طرف دیکھا تو کمفرٹ میں موجود وجود کے ہچکی کھانے کی وجہ سے کمفرٹ ہر ایک دو سیکنڈ بعد ہلتا ہوا محسوس ہوتا

قلب کو بے ساختہ افسوس ہوا تھا اپنے لہجے پر جو وہ قندیل سے بات کرتے ہوئے اپنا کر گیا تھا اسے سمجھنا چاہیے تھا کہ قندیل اس وقت صدمے میں ہے اس سے غصے میں بات نہیں کرنی چاہیے بلکہ نرمی سے ہینڈل کرنا چاہیے مگر وہ بھی غصے میں اسے سناتا باہر چلا گیا تھا اور یہی چیز اسے خود پر غصہ کرنے پر مجبور کر رہی تھی

قلب ہلکے قدم چلتا ہوا قندیل کے پاس آیا

قندیل میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے کمفرٹ کو اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے بہت ہی محبت سے اسے پکارا تھا مگر جب اس کی نظر قندیل کے چہرے پر گئی تو وہ حیران ہو گیا سرخ انگار چہرہ ایسا محسوس ہوا تھا کہ خون کسی بھی وقت اس کے چہرے سے ٹپک پڑے گا قلب نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھوا تو اس کا چہرہ بخار سے تپ رہا تھا

قندیل میری جان کا ٹوٹا کیا ہوا اتنا بخار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے جلدی سے کمفرٹ قندیل کے جسم سے ہٹاتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا جبکہ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں بند کھلی انکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

قندیل میری جان کا ٹوٹا کیا ہوا اتنا بخار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے جلدی سے کمفرٹ قندیل کے جسم سے ہٹاتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھرا تھا جبکہ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں بند کھلی انکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

ہاتھ نہیں لگاؤ مجھے نہیں چاہیے مجھے تمہاری ہمدردی قاتل ہو تم میرے باپ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے سے کہا

قندیل نہیں ہوں میں تمہارے باپ کا قاتل کتنی دفعہ کہا ہے ایسے نہ کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتہ تم قاتل ہو کہ نہیں ہو بس مجھ سے دور رہو مجھے تمہارے چھونے سے وحشت ہو رہی ہے اب خبردار جو تم میرے قریب ائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے غصے سے کہا

جبکہ وہ حیران و پریشان اسے دیکھ رہا تھا اتنی طبیعت خرابی میں بھی اس لڑکی کی ضد کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

قندیل ان سب باتوں کو ہم بعد میں بھی ڈسکس کر سکتے ہیں ابھی تمہاری طبیعت خراب ہے اؤ ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے دوبارہ قندیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے محبت سے سمجھانے کی کوشش کی تھی

میں نے کہا مجھے نہیں چاہیے تمہاری کوئی ہمدردی اور نہیں جانا مجھے ڈاکٹر کے پاس سکون لینے دو مجھے خود بخود ٹھیک ہو جاؤں گی

مر بھی گئی تو تمہیں کون سا فرق پڑے گا ویسے بھی میں ضروری ہی کس کے لیے ہوں میری مما جس نے ایک بوجھ سمجھ کر میرے باپ کے قاتل کے بیٹے کے ساتھ ہی بہا دیا اور تم،، تم نے بھی

مجھے حاصل کرنے کے لیے ہر وہ حربہ اپنایا جو تم اپنا سکتے تھے مجھے زمانے بھر میں بدنام کر دیا اور اتنا بڑا سچ مجھ سے چھپایا اب میں کیا سمجھوں کون ہے میرا خاطر خواہ سبھی ہی اپنے بارے میں سوچتے ہیں کبھی کسی نے میرے بارے میں بھی سوچا ہے تم سے زبردستی نکاح کروادیا گیا کسی نے نہ پوچھا کہ مجھے کیا چاہیے مانا کہ مجھے کوئی اور پسند نہیں تھا مگر پھر بھی پوچھنا تو چاہیے تھا کچھ بھی میری مرضی سے نہیں اور اب جب یہ حقیقت پتہ چلی ہے اور اب تو اب تمہاری یہ زور زبردستی تم مجھے چین سے جینے کیوں نہیں دے رہے نہیں جاتی میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاتی یہ گھر چھوڑ کر اپنی ماں سے وعدہ کیا ہے کہ میں یہ گھر چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی مگر یہاں تو سکون سے رہ سکتی ہوں نا اور اگر تم چاہتے ہو کہ میں یہی رہوں تو یوں بار بار میرے قریب نہ ہو بخار ہی ہے اتر جائے گا مر نہیں جاؤں گی میں۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے کمفرٹ خود سے الگ کرتے ہوئے اپنے قدم واش روم کی طرف بڑھائے

جبکہ پیچھے قلب پریشان اس کی پیٹھ کو دیکھ رہا تھا وہ ایک ہی رات میں کس قدر بدل گئی تھی اس کے چھونے سے اسے وحشت ہو رہی تھی قلب کو قندیل پر غصہ تو بہت آیا مگر غصے سے زیادہ ترس آیا یہ حقیقت تھی کہ قندیل کے ساتھ بہت برا ہے ہوا ہے نکاح بھی اس کا زبردستی ہوا تھا اور اب یہ حقیقت وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ اپنے باپ سے پیار کرتی تھی مگر اب اسے قلب کو بھی تو

سمجھنا چاہیے تھا ابھی وہ ساری سچائی قندیل کو نہیں بتا سکتا تھا اس سے اس کے مشن پر اثر پڑ سکتا تھا مگر اس کا رشتہ دن بہ دن خراب ہوتا جا رہا تھا جو اس کے لیے پریشانی کا باعث تھا

♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل اور قلب کی لڑائی کو ہفتہ ہو چلا تھا اس ہفتے میں قندیل نے ایک دفعہ بھی قلب سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی جبکہ قلب نے اسے بہت دفعہ منانے کی اور اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر ہر دفعہ نتیجہ ایک ہی نکلتا تھا قندیل کی خاموشی

وہ اسے جتنا سمجھاتا تھا وہ ایسے اس کے سامنے بیہیو کرتی تھی جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں جبکہ اس دوران قندیل نے نیلم بیگم کو اپنے رشتے کے بارے میں ذرا بھی بھنک نہیں لگنے دی کہ ان کے درمیان کچھ معاملات خراب چل رہے ہیں اور یہی بات قلب کے دل کو پسند آئی تھی کہ حالات جیسے بھی ہوں وہ اپنے سے جڑے رشتوں کو پریشان نہیں کرتی

حارث کی شادی کے بعد قندیل اج یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی جبکہ قلب بھی اپنی تیاری مکمل کر چکا تھا یونیورسٹی جانے کے لیے

قندیل اگر تم تیار ہو گئی ہو تو چلو نکلتے ہیں ہمیں لیٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ڈریسنگ روم کی طرف دیکھتے ہوئے اواز لگائی کیونکہ قندیل ڈریسنگ روم میں تھی

کچھ دیر بعد قندیل ڈریسنگ روم سے اپنا بیگ لیتے ہوئے سیدھا کمرے کے دروازے کی طرف گئی اس نے ایک دفعہ بھی پلٹ کر قلب کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ تیار ہے یا نہیں ہے

جب وہ دروازے کے پاس پہنچی تو اسے اپنے کمر پر قلب کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا تھا اس نے اپنی کمر سے قلب کا ہاتھ ہٹانا چاہا جب قلب نے ایک جھٹکے میں قندیل کی کمر پر دباؤ ڈالتے ہوئے اسے ابھی سینے سے لگایا تھا

یار بس بھی کرو اور کتنے دن ناراض رہنا ہے مانا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی اب معافی دے دو اور کتنے دن تمہاری یہ ناراضگی چلے گی

قلب نے قندیل کی تھوڑی کو ہاتھ سے اوپر کرتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا قلب اس وقت وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں موجود تھا جبکہ قندیل نے لائٹ پرپل کلر کی کیپری اور فراک پہن رکھی تھے جیسے کپڑے وہ اکثر پہنا کرتی ہے

قلب میں نے اپ کو کتنی دفعہ کہا ہے کہ اپ یوں میرے قریب نہ آیا کریں اپ کو میری ایک بار کی کہی بات سمجھ میں نہیں اتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قندیل نے قلب کے سینے پر ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلنا چاہا تھا

قندیل یہ میرا حق ہے تو مجھے روک نہیں سکتی میں تمہارے قریب رہو یہ تمہیں چھولو یہ تمہاری سانسوں میں سما جاؤں یہ حق صرف مجھے حاصل ہے تم اور کتنے دن مجھے میرے حق سے محروم رکھو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ کو اپنے سارے حقوق یاد ہیں مگر اپ نے میرا حق ادا کیا میرا ابھی حق بنتا تھا سب سچ جانے کا اپ نے مجھ سے ہر حقیقت چھپائی

کیا میرا حق نہیں بنتا تمام حقیقت جاننے کا اگر اپ مجھے یہ حقیقت پہلے بتا دیتے تو ہو سکتا تھا ہمارا رشتہ اتنا زیادہ خراب نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کو ترک کرتے ہوئے اس کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر یہ تمام الفاظ کہے تھے

قلب نے اس کی بات سننے کے بعد اس کی کمر پر اپنے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی کر دی کیونکہ وہ حقیقت اسے اب بھی نہیں بتا سکتا تھا جب تک اس کا مشن کمپلیٹ نہیں ہو جاتا وہ یہ حقیقت قندیل کو نہیں بتا سکتا تھا جبکہ اپنی کمر اس کے ہاتھوں کی گرفت کو ڈھیلا محسوس کر کے قندیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تنزیہ مسکراہٹ اہونٹوں پر سجائی

یہی تو بات ہے قلب شاہ یہی بات ہے نہ اپ نے پہلے ساری حقیقت مجھے بتائی اور نہ ہی اب بتانے کے حق میں ہے جب تک اپ مجھے ساری حقیقت نہیں بتائیں گے تب تک ہمارا رشتہ ایسے ہی رہے گا جیسا اب ہے

نہ کوئی حق کی بات ہو گی اور نہ ہی کوئی فرض ادا ہو گا جیسا چل رہا ہے ایسا چلنے دے اگر اپ نے اسے سلجھانے کی کوشش کی تو اس نے مزید بگڑنا ہے تو میرا یہی کہنا ہے کہ جو جیسا ہے ویسا ہی رہنے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے بیگ کو کندھے پہ درست کرتے ہوئے قدم نیلم بیگم کے کمرے کی طرف بڑھائیں

جبکہ اس کے پیچھے قلب غصے سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا

❤️_____

نیلم بیگم سے ملنے کے بعد قندیل سیدھا گاڑی میں اکر بیٹھی تھی کچھ دیر بعد جب قلب گاڑی میں اکر بیٹھا تو قندیل نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا جبکہ قلب کا بھی اسے منہ لگانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

گاڑی یونیورسٹی کے راستے پر گامزن تھی گاڑی میں مکمل طور پر خاموشی کا راج تھا دونوں اشخاص اپنی اپنی سوچوں میں فرق ایک دوسرے کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے

قلب نے ایک گاڑی کو یونیورسٹی کے پارکنگ لاٹ میں روکا تو قندیل نے کچھ بھی کہے بغیر اپنے قدم اپنی کلاس روم کی طرف بڑھائے جبکہ قلب نے بھی اسے مخاطب کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی

قندیل جب کلاس روم میں انٹر ہوئی تو اسے ڈیکس پر ماہین پہلے سے ہی بیٹھی ہوئی ملی اس نے جاتے ہی سلام کرنے کے بعد اپنا بیگ ڈیکس پر رکھتے ہوئے نوٹس نکالنا شروع کیا ہے جبکہ ماہین بہت غور سے اس کے چہرے کے ستے ہوئے تاثرات کو دیکھ رہی تھی

کیا ہوا میری جانو منہ کیوں لٹکا رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے قندیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے شوخی سے کہا تھا جبکہ اس کے یوں مخاطب کرنے پر قندیل کے چہرے پر بے ساختہ سرخی چھائی تھی

ماہین ہمیشہ اسے ایسے ہی القابات سے بلایا کرتی تھی جانور،، بے بی،، سونا،،اور ہر دفعہ قندیل کا ری ایکشن اسی طرح کا ہوتا تھا وہ اس کے بلانے پر ہی سرخ ہو جایا کرتی تھی

ہائے میری جولیٹ میں نے تو ایسا کچھ کہا بھی نہیں جس سے تمہیں شرم آئے یہ سرخی کیو چھار ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اس کی مزید ٹانگ کھینچتے ہوئے ایک اور جملہ قسہ تھا

میں ٹھیک ہوں ماہین تم سناؤ کیسا جا رہی ہے تمہاری شادی کے بعد کی زندگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے چہرے سے پریشانی کے تاثرات کو ہٹاتے ہوئے مسکراتی ہوئے ماہین سے سوال کیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کی نجی زندگی کے معاملات کو یوں سر عام ڈسکس کیا جائے

میں تو ٹھیک ہوں مگر یہ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا ماہین جس نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا اس کے بازو پر بندھی ہوئی پٹی کو محسوس کرتے ہوئے چہرے پر حیرانی تاثرات سجائے ہوئے سوال کیا

جبکہ قندیل نے جب اپنے بازو کی طرف دیکھا تو اسے وہ دن یاد آیا جب اسے ساری حقیقت معلوم ہوئی تھی

قندیل اپنی ماما سے فون پر بات کرنے کے بعد غصے اور غم سے پاگل ہوتی سر کو دونوں ہاتھوں میں گرائے زور شور سے رو رہی تھی اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ ایسا بھی ہو سکتا ہے

اس کی ماں جسے اس نے اپنے بابا کے جانے کے بعد سب سے زیادہ چاہا تھا اس نے اتنی بڑی حقیقت قندیل سے چھپائی تھی اسی درد کے چلتے ہوئے قندیل نے پورے کمرے کا حشر نشر بگاڑ کر رکھ دیا تھا بیڈ شیٹ کو نیچے پھینک دیا تقویوں کو ہوا میں اڑاتی وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھرتے زور زور سے سسکیاں لیتے ہوئے رو رہی تھی

اپنے دماغ کو سن ہوتا محسوس کر کے قندیل نے جلدی سے اپنے قدم واش روم کی طرف بڑھائے تھے تاکہ وہ اپنی دماغ کو ٹھنڈا کر سکے

واش روم میں جاتے ہی اس نے شاوران کر کے خود کو اس کے نیچے بے حصوں حرکت چھوڑ دیا مسلسل 15 منٹ یک بستہ پانی کو اپنے سر میں گرانے کے باوجود جب اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا تو اس نے غصے میں واش روم کے لیے شیشے میں زور سے اپنا ہاتھ مارا جس کی وجہ سے شیشہ ٹوٹ کر فرش پر بکھر گیا اس نے اپنے اپ کو ابھی تک شاور کے نیچے سے ہٹایا نہیں تھا سر پر پردے ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اس کے جسم میں سردی کی سرد لہریں دوڑنے لگی تھی اسے اپنے پاؤں سن ہوتے محسوس ہوا اہستہ اہستہ اس کی انکھوں کے اگے اندھیرا چھانے لگا جب اچانک وہ فرش پر گر پڑی نیچے گرنے کی وجہ سے فرش پر موجود کانچ کے ٹکڑے اس کے جسم میں پیوست ہو گئے تھے

قندیل میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں کیا ہوا ہے تمہارے ہاتھ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے خیالوں میں گم دیکھ کر ماہین نے اس کو کندھے سے جھنجھوڑتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کروایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ۔۔نہ۔۔۔ نہیں کچھ نہیں ہوا یہ میں گر گئی تھی جس کی وجہ سے یہ چوٹ لگ گئی تم یہ سب باتوں کو چھوڑو تم یہ بتاؤ کہ تمہیں منہ دکھائی میں کیا ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ماہین کی باتوں کا رخ پلٹنے کے لیے اس سے سوال کیا جبکہ قندیل کی بات سننے کے بعد ماہین کے چہرے پر شرم سے سرخی چھانے لگی تھی

اوہو وووووواج وہ لڑکی شرما رہی ہے جس نے پورے زمانے کو شرمانے پر مجبور کیا ایسا بھی کیا دے دیا حارث بھائی نے جس پر تم یو شرما رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے شرارتی انداز میں اس کے کندھے سے اپنا کندہ ٹکراتے ہوئے کہا تھا

کیوں میں کیوں بتاؤں تم نے مجھے بتایا کہ اپ کے پروفیسر قلب نے اپ کو منہ دکھائی میں کیا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اس کے بات سننے کے بعد اپنے چہرے سے شرم کی تاثرات کو ہٹاتے ہوئے ایک ائیبرو اٹھا کر قندیل کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھا تھا

بتا دیتی ہوں بتا دیتی ہوں مگر پہلے سوال میں نے کیا ہے پہلے تم بتاؤ کہ حارث بھائی نے تمہیں منہ دکھائی میں کیا دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ دیا ہے تمہارے حارث بھائی۔نے قندیل کی بات سننے کے بعد ماہین نے اپنے گلے میں پہنے خوبصورت سے ڈائمنڈ لاکٹ کو قندیل کے سامنے کرتے ہوئے شرماتی اواز میں کہا

جبکہ قندیل لاکٹ دیکھتے ہوئے ستائشی انداز میں منہ کو گول کرتی ماہین کو دیکھنے لگی جو اس کے اس ری ایکشن سے مزید سرخ ہوئی تھی

ائے ہائے تحفہ تو بہت خوبصورت دیا ہے قندیل نے اس کے لاکٹ کو چھوتے ہوئے کمنٹ پاس کیا تھا

اچھا اب میں نے بتا دیا اب تمہاری باری اب تم بتاؤ تمہیں پروفیسر قلب نے کیا گفٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔

ماہین نے واپس اپنے مطلب کا سوال کیا تھا

مجھے اپ کے پروفیسر قلب نے پائل گفٹ کی تھی وہ میں تمہاری مہندی پر پہن کر بھی ائی تھی مگر لہنگہ زیادہ گردار اور بڑا ہونے کی وجہ سے وہ نظر نہیں ارہی تھی مگر وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نظیر نیچے جھکایا ہوئے بغیر کسی تاثر کے ماہین کو بتایا تھا

ویسے ہمیں نہیں پتہ تھا کہ پروفیسر قلب اتنے رومینٹک ہوں گے کہ اپنی بیوی کو منہ دکھائی کے گفٹ میں پائل دے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے قندیل کی کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے شوخی والے انداز میں کہا تھا

ابھی وہ بات کافی رہی تھی جب قلب شاہ نے اپنے قدم کلاس روم میں رکھے اس کے کلاس روم میں داخل ہوتے ہی تمام سٹوڈنٹ خاموشی سے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے قلب نے ایک مکمل نظر کلاس کی طرف دیکھا تو وہ اج بھی اسے اپنے ٹیکس پر نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی نظر ائی

قلب کے کلاس روم میں انے پر قندیل نے نظر اٹھا کر قلب کی طرف دیکھنا ضروری نہیں سمجھا تھا جبکہ قلب نے اسے ایک نظر دیکھ کر اپنی نظروں کا رخ سرایت سے بدلا تھا قلب نے بغیر کوئی دیر کے لیکچر سٹارٹ کیا تھا

لیکچر مکمل کرنے کے بعد قلب نے اپنی تمام چیزیں سمیٹتے ہوئے قدم اپنے افس کی طرف بڑھائے جبکہ قندیل بھی اپنے نوٹس مکمل کرتی بیگ میں رکھ کر ماہین کو لیتی کینٹین کی طرف چلی گئی کیونکہ اس نے صبح ناشتہ صحیح سے نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے پہلے لیکچر کے بعد ہی اسے بھوک محسوس ہونے لگی ماہین کو ٹیبل پر بٹھاتی قندیل سموسے لینے چلی گئی وہ سموسے ٹرے میں رکھ کر واپس پلٹی ہی تھی جب پیچھے سے کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اس نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوش شکل لڑکا کھڑا تھا

جس نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا سسٹر اپ سوس لینا بھول گئی اس نے قندیل کے ٹرے میں ٹو میٹو سوس رکھتے ہوئے کہا

قندیل بھی ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ماہین کے پاس چلی گئی مگر اس لڑکے کا قندیل کا ہاتھ پکڑنا کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہا تھا قلب جس کے سر میں شدید قسم کی درد ہو رہی تھی کینٹین میں جائے کا ارڈر دینے کے لیے ایا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر اسے اپنے خون میں غصے سے شرارے پھوٹتے محسوس ہوئے وہ غصے سے بغیر کسی کی بھی پرواہ کیے قندیل کے ہاتھ سے سموسے والے ٹرے ہوا میں اچھالتا اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا کینٹین سے باہر کی طرف چلا گیا جبکہ کینٹین میں موجود تمام سٹوڈنٹ حیران نظروں سے پروفیسر قلب اور قندیل کو دیکھ رہے تھے جبکہ ماہین کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے اس نے میجر قلب کو غصے میں دیکھا تھا مگر اج اس کا یہ روپ دیکھتے ہوئے ماہین بھی لرز گئی تھی اس نے دل ہی دل میں قندیل کے لیے دعا کی تھی کہ اللہ سے اپنے حفظ و ایمان میں رکھے اس دیو سے ایک معصوم پری کی حفاظت کرے

قلب میرا ہاتھ چھوڑیں کیا کر رہے ہیں سب سٹوڈنٹس دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے غصے سے قندیل کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا

قندیل نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی مگر قلب کی پکڑ مضبوط تھی

جبکہ قلب نے اس کی بات کا کوئی بھی نوٹس لیے بغیر اسے گاڑی میں دھکیلنے والے انداز میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا

گاڑی فل رفتار میں چلاتے گھر کی طرف دوڑائی اتنی تیز چلتی ہوئی گاڑی کو دیکھ قندیل کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے وہ دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھی اپنے خدا سے انے والے وقت کے لیے خود پر رحم کی دعا مانگ رہی تھی

گاڑی ایک جھٹکے سے گھر کے اگے رکی تھی قلب گاڑی رکتے ہی اپنی سائڈ کا دروازہ کھول کر قندیل کے ساتھ بڑھایا بے روحی سے دروازہ کھلتے اس کے بازو سے پکڑتے جھنجھوڑنے والے انداز میں گاڑی سے باہر نکالتا تیز قدموں سے گھر میں داخل ہوا نیلم بیگم جو حال میں ہی بیٹھی تھی قلب کو اتنے غصے میں دیکھ کر اٹھتی ہوئی اس کے قریب ائی جبکہ قندیل کا بازو ابھی بھی قلب کے ہاتھ میں تھا

قلب بیٹا کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں ہو اور قندیل بیٹی کا ہاتھ اس طرح سے کیو پکڑ رکھا ہے

تمہیں اس کے چہرے سے محسوس نہیں ہو رہا کہ اسے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قندیل کے بازو سے قلب کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اسے غصے بھری اواز میں کہا

امی پلیز اپ ہمارے معاملات میں نہ بولے میں نہیں چاہتا کہ میں غصے میں آپ کے لیے کوئی غلط الفاظ استعمال کر جاؤں جو میرے لیے بعد میں پچھتاوے کا باعث بنے یہ ہمارا اپنا معاملہ ہے ہم خود اپنے کمرے میں سلجھا لیں گے اپ اپنی طبیعت کا خیال رکھیں اور اپنے کمرے میں جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے نیلم بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے نرم اواز میں کہا تھا وہ ان سے کبھی بد تمیزی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس لیے انہیں اپنے معاملے سے دور رہنے کے لیے کہا

بیٹا پھر بھی مانا کہ یہ تمہارا معاملہ ہے مگر تم ایسے نہیں کر سکتے اگر تم میرے بیٹے ہو تو وہ بھی میری بیٹی ہے تمہیں میں اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گی اور تمہیں اتنا غصہ کس بات کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم ابھی بھی قندیل کو قلب کے ساتھ اتنے غصے والی حالت میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی

امی میں کہہ رہا ہوں نا کہ ابھی ہمیں اکیلا چھوڑ دیں بعد میں بتا دوں گا پلیز سمجھا کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد قلب نے نیلم بیگم کی طرف دیکھے بغیر قندیل کا ہاتھ پکڑتے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے تھے جبکہ قندیل بھی بے جان قدموں سے قلب کے پیچھے کھینچی چلی جا رہی تھی

قلب نہیں قندیل کو روم کے اندر دھکیلتے ہوئے دھڑام کی اواز سے دروازے کو بند کیا تھا

قندیل اس نے تمہیں ہاتھ کیسے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر اھاڑ کی اواز میں وہ قندیل کو لرزا گیا تھا

اپ کیا کہہ رہے ہیں قلب کس نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا کسی نے مجھے نہیں چھوا

چھوا ہے اس نے تمہیں چھوا ہے تمہارا ہاتھ پکڑا تھا کیا تم خود سے اتنی ہی لاپرواہ ہو گئی ہو کہ کوئی تمہارا ہاتھ پکڑے اور تمہیں یاد بھی نہ رہے کہ تمہارا ہاتھ پکڑا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کے ہاتھ پکڑنے والی بات ہے اچانک قندیل کے دماغ میں جھٹکا لگا کے اج کینٹین میں ایک لڑکے نے سوس پکڑانے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

قلب نے اس کے دائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے کہا اس کی مضبوط پکڑ کی وجہ سے قندیل کے ہاتھ میں درد کی لہر اٹھی تھی جس وجہ سے وہ اس کی انکھ سے انسو لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے

اس نے تم کو ہاتھ کیسے لگایا بولو میں کچھ کہ رہا ہو نا بولو ووووووو

وہ زور سے اس پر چیخا تھا اور اس کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ لیا

پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دے

اس نے میرا ہاتھ اس لیے پکڑا تھا کیونکہ میں سوس لینا بھول گئی تھی وہ مجھے سوس دے رہا تھا بسس پلیز درد ہو رہا ہے

اس نے تم کو ہاتھ کیسے لگایا میں ہو نا تم کو ہاتھ لگانے کے لیے تمہارا شوہر مجھے تو تم اپنے پاس نہیں آنے دیتی اور اس نے تمہارا ہاتھ پکڑا کیسے

کیسے اس کی ہمت ہوئی تم کو ہاتھ لگانے کی

آج میں تم کو ہاتھ لگاؤ گا وہ بھی پورے حق سے آج تم کو یہ پتا چلے گا کے یہ شاہ کیا چیز ہے

اتنا کہنے کے بعد اس نے اس کا دوپٹا اس کے جسم سے الگ کیا

نہیں پلیز نہیں میں کہہ رہی ہو نہہہ

ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ وہ اس کے ہونٹوں پر جھک گیا

اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے اس کے انداز میں اتنی شدت تھی کے صنفِ نازک کو اپنے منہ میں خون کا زائقہ گھلتا ہوا محسوس ہوا

اس کے بعد وار وکا نہیں اور اس کے ہونٹوں سے گردن پر اپنی شدت نچھاور کونے لگا

قلب پلیز رک جائیں ایسا نہ کریں میں مر جاؤں گی اپنی محبت کا ہی مان رکھ لیں۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے گردن پر ہوتی تیز جلن کی وجہ سے سسکتے ہوئے فریاد کی تھی

جبکہ وہ جواس کی گردن پر جگہ اپنی جنونیت لٹا رہا تھا اس کی فریاد پر انکھیں زور سے بن کرتا خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھا کر اس سے دور ہوا تھا وہ غصے میں اس کی طرف بڑھا تو تھا مگر اس نے اپنے ہوش نہیں کھوئے تھے وہ کیسے اپنی محبت کا مان توڑ دیتا

قندیل کیوں اس نے تمہیں چھوا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں اب تو میری محبت محبت بھی نہیں رہی عشق بن گیا ہے جو مجھے اندر ہی اندر کھاتا جا رہا ہے تم نے مجھے اپنے قریب انے سے روکا میں نے محبت کے مان کے لیے تم سے دوری اختیار کر لے مگر خود سے اتنی لاپرواہ نہ ہوا کرو

تمہیں کوئی چھوئے تو مجھے ایسے لگتا ہے جیسے کسی نے میرے اوپر لاوا ڈال دیا ہے کیوں میری اذیت کی وجہ بن رہی ہو میرا عشق ہو تم خود کو سنوار کر رکھا کرو ورنہ اگر ائندہ کسی نے تمہیں چھونا تو دور انکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو میں اس کی نسلیں مٹا دوں گا تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو جس دن کسی نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی میں اسے اسی دن اس صفحہ ہستی سے مٹا کر رکھ دوں گا اور اگر ائندہ تم خود سے بے پرواہ ہوئی تو مجھ سے برا تمہارے لیے کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے پہلے التجائیہ انداز میں جبکہ اخر میں انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں کہا تھا

قندیل اس کی شیر سے غراہٹ سن کر اندر تک لرز گئی تھی اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا بھی مشکل لگ رہا تھا

قلب پلیز اپ اتنا غصہ نہ کریں میں ائندہ خود سے بے پرواہ نہیں ہوتی پلیز اب میرا ہاتھ چھوڑ دیں مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ رکھے تھے

قندیل جس کے ہاتھ پر کانچ کے زخم ابھی مکمل طور پر بھرے نہیں تھے ب کی مضبوط پکڑ کر شدید درد ہونے لگا تھا

قلب نے قندیل کی بات سننے کے بعد ہاتھوں کی طرف دیکھا تو ہاتھوں پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھتے ہی اسے بے ساختہ خود پر ڈھیروں غصہ ایا کہ اس نے اپنے غصے میں قندیل کے درد کی پرواہ کیوں نہ کی

سوری سوری میری جان مجھے نہیں پتہ تھا مجھے یاد نہیں رہا پلیز سوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے پاگلوں کی طرح قندیل کا پٹی والا ہاتھ لبوں کو لگاتے ہوئے کہا قندیل اپنے ہاتھ کے درد کو بھولتی ہوئی اس کا یہ دیوانوں والا روپ دیکھ رہی تھی جو پل میں تولہ پھل میں ماشہ ہو رہا تھا کبھی شدید غصہ تو کبھی دیوانوں کی طرح پیار اسے سمجھ نہیں ا رہی تھی کہ وہ کیا کریں

قلب میں ٹھیک ہوں پلیز اپ ایسے نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنا ہاتھ قلب کی گرفت سے نکالتے ہوئے کانپتے لہجے میں کہا

قندیل سوری آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی تم ادھر بیٹھو میری بات سنو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اسے ایک دفعہ اور معذرت کرتے ہوئے کہا اور ساتھ میں اسے بیٹھنے کا حکم دیا

جبکہ قندیل اس کا حکم سنتے ہوئے بغیر کسی قسم کے مزاحمت کے ارام سے بیڈ پر بیٹھ گئی قندیل کے بیٹھنے کے بعد قلب قندیل کے برابر بیڈ پر بیٹھا اور اس کا بایاں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے التجا بھری نظروں سے قندیل کو دیکھنے لگا

♥♥♥♥♥♥

کیا ہوا میری جان اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین جب کمرے میں داخل ہوئی تو حارث جو سامنے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا ماہین کو پریشان دیکھتے ہی شوخی بھرے انداز میں ماہین کو پکارا

ماہین کی شادی کو ہفتے سے اوپر ہو چکا تھا قلب کے کہنے پر اج وہ یونیورسٹی گئی تھی کیونکہ الب کا کہنا تھا کہ اج اس کی بیوی یونیورسٹی ارہی ہے اور اس کی سیکیورٹی کے لیے کسی نہ کسی کو اس کے ساتھ ہونا

چاہیے اسی لیے ماہین گئی تھی و گرنہ حارث اور ماہین نے یونیورسٹی جانا چھوڑ دیا تھا مگر آج اس کی مجبوری تھی

کچھ نہیں یار میجر قلب اج بہت غصے میں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے بیگ کو بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں رکھتے ہوئے کہا

کیوں میجر قلب کو کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے تشویشانہ انداز میں پوچھا

پتہ نہیں میں اور قندیل کینٹین میں گئی تھی اچانک وہاں میجر قلب ائے اور قندیل کے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے غصے سے اسے اپنے ساتھ لے گئے مجھے لگتا ہے قندیل سے کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے میجر قلب اتنے غصے میں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سہمی ہوئی نگاہ سے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بہت ڈر لگ رہا تھا میجر قلب اتنے غصے میں کم ہی ایا کرتے ہیں مگر جب ایا کرتے تھے تو دشمن کے ساتھ بہت زیادہ برا کیا کرتے تھے اس کا حشر نشر بگاڑ دیا کرتا تھا

اچھا ہو سکتا ہے ان کا کوئی ذاتی مسئلہ ہو ہمیں اس میں بولنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہم کوئی رائے دے سکتے ہیں مگر تم میری ذاتی بیوی ہو اہاں تمہارے بارے میں ہم کچھ سوچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کو ریلیکس کرنے کے لیے اپنے موڈ کو تھوڑا لچکدار بنایا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا میرے بارے میں کیا سوچنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے ایک ائی برو اٹھاتے ہوئے حارث سے پوچھا

کچھ نہیں میری جان سوچ رہا ہوں تمہارے چہرے پر میری قربت کی لالی تھوڑی کم ہو گئی ہے کیوں نہ اسے تھوڑا بڑھا دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔

حارث دھیمے قدموں سے چلتا ہوا ماہین کی طرف ایا جبکہ ماہین اس کے ارادے سمجھتے ہوئے بے ساختہ بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی

کوئی لالی کم نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھے تمہاری ابھی قربت چاہیے مجھے بہت کام ہے مجھے کام کرنے جانا ہے تم اپنا یہ رومینٹک موڈ اپنے پاس ہی رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد جلدی سے ماہین نے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے مگر حارث نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اس کی یہ کوشش ناکام کی تھی

کہاں جا رہی ہوں میری جان ابھی تو میرا رومینٹک موڈ ان ہوا ہے ابھی سے کیسے اف کر لوں تمہاری قربت کے لیے میرا دل مچل رہا ہے تمہارا وجود میں کھوئے بغیر سکون نہیں ملنے والا اس لیے بغیر کسی مزاحمت کے خود کو میرے حوالے کر دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے اسے سمجھانا چاہا

تم دیکھو میرا موڈ بالکل نہیں بدلنے والا سو پلیز یہ مزاحمت چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کو دروازے کے ساتھ پن کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

♥♥♥♥♥♥♥

تم دیکھو میرا موڈ بالکل نہیں بدلنے والا سو پلیز یہ مزاحمت چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کو دروازے کے ساتھ پن کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

حارث اپنی تمام تر شدتوں سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹا رہا تھا جبکہ ماہین اس کی شدت کا سہتے ہوئے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے خود کو گرنے سے سہارا دے رہی تھی

حارث کی مزید بڑھتی ہوئی شدت پر ماہین نے کندھے پر رکھے ہاتھ سے اس کے کندھوں پر دباؤ ڈالا کیونکہ اسے سانس لینے میں تنگی ہو رہی تھی

حارث اپنے کندھوں پر ماہین کے ہاتھوں کا دباؤ محسوس کرتے ہوئے مسکراتا اپنے لبوں کو اس کی ہونٹوں سے جدا کرتا کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گا

کیسا لگا میرا شدت والا لمس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے شریر لہجے میں کہا جبکہ ماہین جو اس کی اتنی شدت پر سسک پڑی تھی شکوہ کنہ نظروں سے حارث کو دیکھنے لگی

حارث دور رہ کر مجھے سے بات کرو اگر اب تم میرے قریب ائے تو میں نے تمہارا سر پھاڑ دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث کو دوبارہ اپنے قریب اتے دیکھ کر ماہین نے انگلی اٹھاتے وارن کرتے ہوئے کہا تھا

کیوں نہ میں تمہارے قریب اؤں پہلے ہی مشن کی وجہ سے شادی کے بعد مجھے تم سے دوری اختیار کرنے کے لیے اب اگر اج میں آ ہی گیا ہوں تو تم پابندیاں نہ لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے کہا شادی کے فورا بعد سے ہی قلب کے کہنے پر حارث رابیہ کے بتائے ہوئے ثبوت اکٹھے کرنے کے لیے شہر سے باہر گیا ہوا تھا وہ اج ہی واپس ایا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ اس کی مسسز یونیورسٹی گئی ہوئی ہیں اسے ماہین کے واپس انے کا بے تابی سے انتظار تھا اور اب اگر وہ اہی گئی تھی تو اب اس کی مزاہمتیں شروع ہو گئی تھی

جبکہ ماہی نے حارث کی بات سنے کے بعد اپنی تمام مزاحمتیں ترک کرتے ہوئے اپنی باہیں حارث کے گلے میں ڈال دی کیونکہ وہ بھی جانتی تھی شادی کی رات کے بعد حارث کو اس پر اپنی شدت لٹانے کا وقت میسر نہیں ہوا تھا اور اگر اب وہ مزاحمتی کرتی تو یہ یقینا حارث اس سے ناراض ہو جاتا اور وہ اپنی محبت کو یوں ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی

جبکہ حارث کو اس کا اپنے اپ کو اسے سونپ دینا دل کو چھو گیا تھا اس کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ چھائی تھی جیسے وہ یہی چاہتا ہو کہ وہ بغیر کسی مزاحمت کے بغیر کسی زبردستی کے خود کو اسے سونپ دے

حارث نے اسے کسی نازک کلی کی طرح بیڈ پر لٹاتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولیں شروع کیے تھے جبکہ ماہین اسے دیکھتے ہوئے بے ساختہ اپنی نظریں جھکا گئی

حارث اپنی شرٹ اتارنے کے بعد صوفے پر پھینکتا اس پر سایہ فگن ہوا تھا

تم اتنی خوبصورت کیوں ہو ماہی کہ میرا دل ہر وقت تمہاری قربت کے لیے مچلتا رہتا ہے مگر افسوس کہ یہ لمحات ہمیں نصیب سے ملتے ہیں اور مجھے بہت خوشی ہوئی تمہارا خود کو مجھے یوسونپ دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کے چہرے پر محبت بھرے لمس چھوڑتے ہوئے دلکش سرگوشی کی تھی جبکہ ماہین اس کی بات سنتے ہوئے مسکرادی

حارث نے بہت محبت سے اس کی مسکراہٹ کو اس کے ہونٹوں سے چنا تھا اور پھر اپنی شدتیں لٹاتا اس کے وجود میں لوٹاتا اس کے وجود میں کھوتا چلا گیا

♥♥♥♥♥♥♥♥

حارث کیا یہ انفارمیشن کنفرم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلاتے ہوئے حارث سے استفسار کیا تھا

یس سر 100 پرسنٹ یہ انفارمیشن درست ہے کیونکہ یہ انفارمیشن مجھے خود معلوم ہوئی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے کمپیوٹر سے نظر اٹھا کر قلب کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کا جواب دینا

سر اپ نے جو کل گنز منگوائی تھی وہ اگئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے ایک بیگ ٹیبل پر کھولا جس میں بہت سی گنز اور پیپرز پڑے ہوئے تھے

قلب نے بیگ میں دیکھتے ہوئی تنزیہ مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پر سجائی جبکہ حارث نے بے حسی سے تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے اپنی نظر دوبارہ کمپیوٹر کی طرف کی تھی

ماہین نے گنز سے بھرا ہوا بیگ اٹھاتے الماری میں رکھا اور اپنے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھتے ہوئے تیزی سے چلانے لگی

قلب کے فون کی بجتی ہوئی تیز آواز سے کمرے میں موجود تینوں نفوس کے توجہ کا مرکز فون بنا

قلب نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم سر میجر قلب شاہ سپیکنگ۔۔۔۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام کیا حال ہے جوان پہنچ گئے اپنے مقصد کے قریب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون کے دوسری طرف سے کرنل اقبال کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی

یس سر مگر سر آپ حقیقت پہلے سے جانتے تھے پھر بھی ہمیں بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے بے بس انداز میں کرنل صاحب سے کہا

جوان میں تمہیں بتاتو دیتا مگر میرے پاس ثبوت نہیں تھا اس بات کا اور ارمی میں بغیر ثبوت کے کوئی بات کرنا صحیح نہیں مانا جاتا

کرنل اقبال نے اتنا کہنے کے بعد ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے یہ حقیقت بہت پہلے تمہارے باپ کو بتائی تھی یعنی کہ میجر حیدر کو مگر شاید دشمنوں کو اس کی خبر ہو گئی تھی اس لیے وہ حیات نہ رہ سکے مگر مجھے پورا یقین ہے جو باب نہ کر سکا وہ بیٹا ضرور کرے گا ختم کر دو ان دشمنوں کو صفہ ہستی سے مٹا دو

تمہارا نہیں بلکہ اس ملک کا مشن ہے تمہیں اپنا بدلہ نہیں بلکہ اس ملک کی دشمنوں کا بدلہ لینا ہے اور مجھے یقین ہے تم اپنے ارادوں میں کمزور نہیں پڑو گے سچائی کے ساتھ رہو گے حق کے ساتھ رہو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کرنل اقبال نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا جبکہ قلب میں ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا

دشمن چاہے جو بھی ہوا گر صرف وہ میرا دشمن ہوتا تو میں معاف بھی کر دیتا مگر اس ملک اس سرزمین سے غرداری کرنے والے کے میں چیتھڑے اڑا دوں گا کرنل صاحب اپ بے فکر رہیں میجر قلب حیدر شاہ پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے دشمن کو تنگنی کا ناچ نہ نچا دیا تو میں بھی قلب حیدر شاہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے مغرور انداز میں گردن اکڑتے ہوئے کہا

مجھے یقین ہے کہ تم اپنے مشن میں کامیاب ہو گے اللہ نگہبان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کرنل صاحب نے اتنا کہنے کے بعد فون بند کر دیا جبکہ قلب کافی دیر تک گہری سوچ میں ڈوبا حارث کو دیکھتا رہا اس کمرے میں موجود باقی دونوں نفوس میں بھی اس کی تمام گفتگو ملاحظہ فرماں رہے تھے مگر کسی بھی قسم کا رسپانس دیے بغیر وہ دونوں اپنے اپنے کام کرنے کرنے مگن تھے

حارث مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے کمپیوٹر کو بند کرتے ہوئے کہا

سر پلیز مجھے کسی قسم کی ابھی کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنی نظریں جھکاتے ہوئے التیجائیہ اور بے بس سے انداز ہو قلب سے کہا تھا

حارث تم سمجھنے کی کوشش تو کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ایک اور کوشش کی تھی

سر میں سب سمجھتا ہوں پلیز مجھے مضبوط ہونے دیں مجھے اس ملک کے دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچانے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد حارث نے پھر سے اپنا کام شروع کر دیا تھا جبکہ قلب نے بھی اسے دوبارہ مخاطب کرنے کی کوشش نہ کی

♥♥♥♥♥♥

قندیل پچھلے ادھے گھنٹے سے مسلسل کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی اس کے دل کو کہیں بھی سکون نہیں ارہا تھا ایک بے چینی سی تھی جس نے اس کے پورے وجود کو حصار میں لے رکھا تھا

اللہ خیر کرے میرے دل کو سکون کیوں نہیں آرہا کیوں لگ رہا ہے جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بی بی جی اپ کو بڑی بی بی جی بلا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے دل کے حال کے بارے میں مزید سوچتی جب دروازے سے اسے ملازمہ کی اوازائی جو اسے نیلم بیگم کے بلاوے کا پیغام دے رہی تھی

اچھا چلو میں اتی ہوں قندیل نے اپنا دوپٹہ درست کرتے ہوئے قدم نیلم بیگم کے کمرے کی جنگ بڑھائے

♥

جی امی اپ نے بلایا خیریت تو ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نیلم بیگم کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا قندیل نے اتے ہی خیریت کا اس لیے پوچھا کیونکہ اس کا صبح سے دل بے چین ہو رہا تھا اور نیلم بیگم کا یوں بلاوا اسے مزید ڈرا گیا تھا جبکہ نیلم بیگم جو تسبیح پڑھ رہی تھی اپنی انکھیں کھولتی اپنی پر نور چہرے والی بہو کو دیکھنے لگی

خیریت تو ہے بیٹا مگر تم صبح سے کمرے سے باہر کیوں نہیں نکلی کیا کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قندیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جی امی خیریت ہے مگر میرا دل صبح سے بہت بے چین ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے بے بسی سے نیلم بیگم کو اپنی پریشانی بتائی

کیوں کیا ہوا ایسی کون سی بات ہے جو تمہیں اس قدر پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم بھی اس کی بات سننے کے بعد قدر پریشان ہوئی تھی

امی بس وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی قندیل نے کچھ کہنا ہی چاہا تھا جب کمرے سے اتی چمیلی کے پھولوں کی سمیل سے اس کا دل خراب ہونے لگا اسی ابقی ائی جس کی وجہ سے وہ منہ پر ہاتھ رکھتے وہ جلدی سے کمرے سے اٹیچ

واش روم کی طرف بھاگی جبکہ نیلم بیگم اس کے یوں اٹھ کر جانے پر پریشان ہوتی اس کے پیچھے ائی تھی جب انہوں نے واش روم میں دیکھا تو قندیل بیسن بھر چکی قے کیے جا رہی تھی قندیل کو واشنگ اس قدر شدت سے ہو رہی تھی کہ اس کی انکھوں میں انسو اگئے تھے

ہائے اللہ کیا ہوا میری بیٹی کیا تم نے کچھ الٹا سیدھا کھا لیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اس کے پاس پہنچتے اس کے بالوں کو کور کیا اور اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے اسے حوصلہ دینے لگی

جبکہ قندیل وؤنٹنگ کرنے کے بعد فیس واش کرتی واشروم سے باہر نکلی تھی

نہیں امی صبح ناشتہ اپ لوگوں کے ساتھ ہی کیا تھا اس کے بعد میں نے کچھ نہیں کھایا اور صبح سے دل بھی بہت خراب ہو رہا ہے ایک بے چینی سی ہے مجھے لگتا ہے مجھے فوڈ بوائز ننگ ہو گئی ہے یا میرا معدہ خراب ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنا چہرہ ٹاول سے صاف کرتے ہوئے کہا

اچھا تمہیں اچانک سے واشنگ کیوں شروع ہو گئی کیا تمہارا دل کسی سمیل سے خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے جانچتی نظروں سے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی امی اپ کے کمرے سے مجھے چنبیلی کے پھولوں کی خوشبوار ہی ہے اس لیے مجھے دل خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے پورے کمرے میں نظر وڈڑاتے ہوئے کہا جب اسے صوفے پر ہیر ائل کی بوتل نظر ائی جس پر چنبیلی کے پھول بنے ہوئے تھے نیلم بیگم نے اس کی انکھوں کے تعاقب میں دیکھا تو ان کی نظر جب بوتل پر پڑی تو مسکراتے ہوئے قندیل کو دیکھنے لگی

چنبیل کے پھول کی سمل ہو سکتا ہے اس ہیئر ائل کی بوتل سے ارہی ہو جو کہ ملازمہ سے کہہ کر یہ میں نے اپنی سر پر لگایا تھا کیا تمہارا دل زیادہ خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قندیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

جی امی بہت زیادہ مجھے پھر سے قے محسوس ہو رہی ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی پھر سے اجائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بے بسی سے کہا قندیل کی اواز اب رونے والی ہو گئی تھی

مجھے یہ معدہ خراب نہیں کچھ اور ہی لگ رہا ہے مجھے لگتا ہے ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قندیل کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا

ہاں امی مجھے لگتا ہے مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے میرا دل سچ پہ بہت خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنا سر نیلم بیگم کے گود میں رکھتے ہیں کہا ٹھیک ہے تم جاؤ چینج کراؤ میں بھی چادر کر لوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم قندیل کے سر پر پیار دیتی بیڈ سے اٹھتے ہوئے الماری سے اپنی چادر نکالنے لگی

جبکہ قندیل نے اپنے قدم اپنی بیڈ روم کی طرف بڑھائے

♥♥♥♥♥♥♥

سر مجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے آئی ایس آئی والوں کو ہماری اس ڈیل کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے ہمیں یہ ڈیل ابھی نہیں کرنی چاہیے ابھی ہمیں اپنا اڈا بدلنا چاہیے ورنہ ہم پکڑے جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک شخص ہانپتی ہوئی آواز میں کمرے میں داخل ہوا سامنے بیٹھے دو بیٹھے دو ادمیوں سے مخاطب ہوا جو لیپ ٹاپ پر بیٹھے کچھ کام کر رہی تھی شاید اپنی ڈیل کی مکمل تیاری

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا ہم ڈیل کینسل نہیں کر سکتے وہ پاکستان سے نہیں دبئی سے ڈیل کرنے کے لیے پاکستان ارہے ہیں ہم انہیں کہاں بھیجیں گے اج یہ ڈیل ہر صورت ہو گی تم یہ بتاؤ تمہیں معلوم ہوا کہ ائی سی ایس کے بندے کون ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے بیٹھے بڑی عمر کے شخص نے لیپ ٹاپ کو بند کرتے ہوئے سوال کیا

جی سر معلوم ہے میں پوری انفارمیشن لے کر ایا ہوں۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل سامنے ٹیبل پر رکھ دی

اب تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔

ساتھ بیٹھے ہوئے اس شخص نے اسے جانے کے لیے کہا جو ابھی بھی لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا

کیا یہ ہے ائی سی ایس کے بندے۔۔۔۔۔۔۔

بڑی عمر کے شخص نے جب فائل کھولی اس کے منہ سے یہ الفاظ بے ساختہ نکلے تھے

کیا مطلب اپ کا کون سے بندے۔۔۔۔۔۔

ساتھ میں بیٹھے شخص نے فائل اپنی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ تصویروں میں موجود لوگوں کو وہ کیسے نہیں جانتے تھے

اتنا بڑا کارنامہ ہماری ناک کے نیچے ہوتا رہا اور ہمیں معلوم نہیں ہوا کتنے بڑے پاگل ہیں ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے فایل کو زمین پر پھینکتے ہوئے غصے سے کہا

ہمیں تو چلو اس لیے معلوم نہیں تھا کہ یہ ہم سے دور تھے مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو کیسے معلوم نہیں ہوا وہ تو ان کے بہت قریب تھا کیا وہ ہمیں دھوکہ دے رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چیئر پر بیٹھے شخص نے فرش پر بکھری تصویروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتا یہ ڈیل اس کی ہی کی ہوئی ہے اگر ایسا ہوتا تو وہ ڈیل کرتا ہی نہ ہو یا تو اسے معلوم نہیں یا کوئی اور بات مگر اسے اس بارے میں بالکل معلوم نہیں کہ یہ وہ ہیں

ہمیں ابھی اور اسی وقت اسے انفارم کرنا ہو گا تاکہ ہم کوئی ایکشن لے سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے شخص نے جلدی سے ٹیبل پر سے۔اپنا فون اٹھاتے ہوئے کوئی نمبر ڈائل کیا تھا جب دو بیل جانے کے بعد فون کی دوسری طرف موجود شخص نے فون اٹھایا تھا

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

سامنے سے اتی اواز کو اگنور کرتے ہوئے اپنا سوال کیا تھا

میں گھر پر ہی ہوں میں نے کہا ہونا ہے۔۔۔۔۔۔

سامنے سے اکتائی ہوئی اواز ائی تھی

تم گھر پر ہو اور یہاں اتنا بڑا مسئلہ ہو گیا ہے ابھی اور اسی وقت اڈے پر پہنچو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو اس کی بات سننے کے بعد بلبلا ہی اٹھا تھا کہ یہاں اتنا بڑا مسئلہ ہو گیا اور وہ ارام سے گھر پر بیٹھا ہے کیا مطلب ہے تمہارے اس بات کا کیا مسئلہ ہو گیا ہے ایک تو تم لوگوں سے کوئی کام صحیح سے ہوتا نہیں میں دو منٹ تم لوگوں سے دور کے جاؤں کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر لیتے ہو بکواب کیا مسئلہ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سامنے سے غراتی ہوئی اواز ائی تھی جس کو سنتے یہ بھی خوفزدہ ہو گیا تھا

آئی ایس آئی کے بندوں کو ہماری ڈیل کا پتہ چل گیا ہے میں تمہیں مزید معلومات فون پر نہیں دے سکتا ابھی اور اسی وقت اڈے پر اؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد اس نے فون کاٹ دیا جبکہ دوسری طرف موجود شخص جلدی سے اڈے پر پہنچنے کی تیاری کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

کیسے پتہ چلاائی سی ایس کو ہماری اس ڈیل کے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرے شخص نے اتے ہی کمرے میں موجود دونوں پر غصہ نکالنا شروع کر دیا تھا

ہمیں کیا پتا کون ہوں گے یہ تو تم بتاؤ گے کہ ائی سی ایس کے بندے ہم تک کیسے پہنچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چیئر پر بیٹھے ہوئے شخص نے چیئر کو دائیں بائیں ہلاتے ہوئے کہا

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا مجھے کیسے پتہ کہ ائی سی ایس کے بندے کون ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرے شخص نے حیرانی سے کہا تھا

یہ دیکھو اور اب تم ہمیں بتاؤں کہ کیسے معلوم ہوا انہیں ہماری ڈیل کے بارے میں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چیئر پر بیٹھے شخص نے اپنے ہاتھ میں تھامی ہوئی تصویروں کو ہوا میں اچھالتے ہوئے کہا

جب تصویریں زمین پر گری تو اس کے بعد تیسرے شخص نے جب غور کیا تصویروں پر تو اس کے 14 طبق روشن ہو گئے

یہ کیا ہے یہ ہے آئی ایس آئی کے بندے انہوں نے ہماری ڈیل خراب کی ہے پر مجھے اب تک کیسے معلوم نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرے شخص نے اپنے بالوں میں غصے سے ہاتھ پھینٹے ہوئے کہا

تمہیں نہیں معلوم تو پھر کس کو معلوم ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

الماری کے پاس کھڑے شخص نے کہا

مجھے سچ میں معلوم نہیں کہ انہیں ہماری ڈیل کے بارے میں کیسے پتہ چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسری شخص نے انہیں اپنی بات کا یقین دلانے کی کوشش کی تھی

ہمیں جلد ہی کوئی بڑا فیصلہ لینا ہو گا ہمیں نہیں بتا کہ انہیں کیسے معلوم ہوا

اور اب یہ ہمارے لیے ضروری بھی نہیں ہے ضروری یہ بات ہے کہ اب ہم اس ڈیل کا کیا کریں اسے کینسل کر دیں مگر ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ڈیلی پاکستان میں ہی نہیں بلکہ باہر کے ممالک سے ائے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہو رہی ہے اگر ڈیل نہ ہوئی تو ہمیں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے اور اگر ابھی ہم جگہ بدلتے ہیں تو جگہ بدلتے ہوئے بھی ہمیں پانچ سے چھ گھنٹے لگ جائیں گے تب تک ائی سی ایس کے بندے ہم تک پہنچ جائیں گے اب تم بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

-

الماری کے پاس کھڑے شخص نے تمام صورت حال کو دیکھتے ہوئے تیسرے شخص سے سوال کیا تھا

آئی ایس آئی کے بندے اتنی جلدی پیچھا نہیں چھوڑتے ہمیں ان کی کمزوری پر وار کرنا ہو گا مگر ان کی کمزوری کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چیئر پر بیٹھے شخص نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا

ہمیں سب کی نہیں صرف ان کے لیڈر کی کمزوری پر وار کرنا ہو گا لیڈر کمزور ہو گا تو پوری ٹیم ہی کمزور ہو جائے گی مگر اس کی کمزوری کیا ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الماری کے پاس کھڑے شخص نگ نے سوچتے ہوئے کہا تھا

مجھے معلوم ہے۔۔۔۔۔

یہ اواز تیسرے شخص کی تھی

♥♥♥♥♥♥♥

نیلم بیگم اور قندیل کلینک میں بیٹھی ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی جو قندیل کی رپورٹس لینے گئی ہوئی تھی

ڈاکٹر کیا ہوا ہے میری بہو کو ٹھیک تو ہے نا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے سامنے چیئر پر بیٹھتے ہی نیلم بیگم نے بے تابی سے پوچھا تھا جبکہ قندیل بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی

جی ماں جی اپ کی بہو بالکل ٹھیک ہے بلکہ اب تو خوشی کی بات ہے اپ دادی بننے والی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد نیلم بیگم کی انکھیں خوشی سے پوری کی پوری کھل گئی تھی جبکہ قندیل حیرانی سے ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھی

وہ کیا سن رہی تھی کہ وہ ماں بن گئی ہے مگر گولی لگنے کی وجہ سے اس کے ماں بننے کے چانسز بہت کم ہو گئے تھے یوں کہنا بہتر ہو گا کہ وہ کبھی ماں ہی نہیں بن سکتی تھی تو پھر یہ کیا تھا

ڈاکٹر یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو کبھی ماں ہی نہیں بن سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے بے بسی سے کہا تھا

جی میں نے اپ کی مکمل فائل ریڈ کی ہے جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپ میڈیسن لیتی رہی ہیں اس سے اپ کی پریگننسی چانسز بڑھ گئے تھے جس سے اپ ماں بن سکتی تھی اور اب ماشاءاللہ اللہ تعالیٰ نے اپ کو یہ خوشی عطا کر دی خوش ہو جائے ماں بننے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے قندیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے مطمئن سے لہجے میں کہا تھا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل کی انکھوں سے انسو بے ساختہ لڑیوں کی صورت میں اس کی گال پر بہہ نکلے تھے اور وہ پلٹتی ہوئی نیلم بیگم کے گلے لگتی زور سے رونے لگی

امی اپ سن رہی ہیں نا ڈاکٹر کیا کہہ رہی ہے میں ماں بننے والی ہوں اللہ نے مجھے وہ خوشی دے دی جس کے لیے میں نے دن رات دعا کی تھی اللہ تعالی نے میری کمی دور کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نیلم بیگم کے گلے لگی کہتی ہوئی مسلسل رو رہی تھی

جبکہ نیلم بیگم نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا

کیا ہو گیا بیٹا ایسے تو نہ روؤں خوشی کا موقع ہے مسکرا کر اس اللہ تعالی کی نعمت کو خوش امدید کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے قندیل کے انسو صاف کرتے ہوئے کہا جبکہ ڈاکٹر بہو اور ساس کا اتنا پیار دیکھ کر امپریس ہوئی تھی

یہ تو ٹھیک ہے مگر اپ بہت زیادہ ویک ہیں اپ کو اپنی صحت پر دھیان دینا ہو گا نہیں تو بی بی ویک پیدا ہو گا اپ کو میں کچھ ملٹی وٹامنز لکھ کر دیتی ہوں اپ کو وہ ریگولر لینے ہیں اور اچھی غذا کا استعمال کرنا ہے

مجھے لگتا ہے مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپ کی ساس بہت تجربے کار عورت لگتی ہے اور اپ سے پیار بھی بہت کرتی ہیں اگر میں یہ ہدایات نہ بھی دیتی تو اپ کے ساتھ اپ کو ان ہدایات پر عمل ضرور کرواتی اب اپ اپنا خیال رکھیے گا مجھے پیشنٹ وارڈ میں جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے یہ کہتے ہوئے ایک چٹ پر کچھ ملٹی وٹامنز لکھ کے دیے اور چٹ قندیل کو پکڑاتے ہوئے قدم باہر کی طرف بڑھائے جبکہ قندیل نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے وہ چٹ کو اپنی پرس میں رکھا اور نیلم بیگم کے ساتھ ہاسپٹل سے باہر نکلی۔

قندیل 20 سال کی ہونے والی تھی اس نے 18 سال کے ہونے کے بعد ائی ڈی کارڈ بنواتے ہی ڈرائیونگ سیکھ لی تھی کیونکہ اسے یونیورسٹی چھوڑنے جانے اور واپس انے کے لیے مسئلہ ہوتا تھا تایا کہتے تھے کہ سفیان اسے پک اینڈ ڈراپ کر دیا کریں گے مگر قندیل کو یہ بات گوارا نہ تھی اس لیے اپنا ائی ڈی کارڈ بنتے ہی اس نے ڈرائیونگ سیکھ لی تاکہ اس کا یہ مسئلہ حل ہو اج بھی وہ نیلم بیگم کے ساتھ اکیلی ائی تھی ڈرائیور کو ساتھ لانے کی زحمت نہیں کی تھی نیلم بیگم نے قندیل سے منع کیا تھا مگر پھر بھی وہ نیلم بیگم کو مناتے ہوئے اپنے ساتھ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے لے ائی تھی ابھی اس نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا ہی تھا جب کسی نے اس کے چہرے پر رومال رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف گھسیٹا تھا جبکہ نیلم بیگم جو گاڑی کے اندر مکمل طور پر بیٹھ ہی گئی تھی جب قندیل پر یوں کسی کو حاوی ہوتے دیکھ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی

کون ہو تم اور میری بیٹی کو کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیلم بیگم نے اس شخص کو پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے کہا جب اس شخص نے نیلم بیگم کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے انہیں ہی پیچھے کی طرف دھکا دے دیا جس کی وجہ سے وہ گاڑی کے بونٹ سے ٹکرائی اور نیچے گر گئی نیلم بیگم کا سر فٹ پاتھ سے ٹکرایا جس کی وجہ سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ بے ہوش ہو گئی

جبکہ کلوروفوم کی زیادہ مقدار ہونے کی وجہ سے قندیل کو زیادہ مزاحمت کرنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا وہ جلد ہی بے ہوش ہوتی اس شخص کی باہوں میں لہرا گئی جیسے ہی قندیل بے ہوش ہوئی اس شخص کے پاس اکر ایک بلیک کلر کی زین رکی جس کا دروازہ کھولتے وہ قندیل کو لیتے اس کے اندر بیٹھ گیا تر گاڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں ہوئی جبکہ نیلم بیگم وہیں زمین پر بے ہوش پڑھی اپنی بے بسی کر رہی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

ماہین جلدی سے تم الماری میں سے ساری گن سے لے کر اؤ اور حارث تم جا کر ٹیم کو ریڈی کرو ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب سیکرٹ روم میں داخل ہوتا اونچی اواز میں ان دونوں کو حکم دیتا اپنے لیپ ٹاپ کی طرف بڑا اور تیزی سے اس پر انگلیاں چلانے لگا

کیاہوا سر اپ اتنی جلدی میں کیوں ہیں ریٹ تو ہم نے رات کو کرنی تھی نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے قلب کو تیزی میں کام کرتے دیکھ استفسار کیا

مجھے انفارمیشن ملی ہے کہ انہوں نے ابھی ادھے گھنٹے کے اندر اندر اپنی ڈیل فائنل کرنی ہے ہمیں ابھی اور اسی وقت ان کے اڈے پر چھاپہ ڈالنے کے لیے نکلنا پڑے گا نہیں تو وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے اور یہ کوئی چھوٹی موٹی ڈیل نہیں بلکہ بہت بڑے پیمانے پر ڈیل فائنل ہو رہی ہے جس میں ملکی ہی نہیں بلکہ غیر ملکی بندے بھی شامل ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا اور لیپ ٹاپ اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ حارث بھی فون پاکٹ سے نکالتا ہوا کسی کا نمبر ملانے لگا جبکہ ماہین الماری میں سے گنز والا بیگ نکالنے لگی

تم لوگوں کو پتہ ہے اج ہم کتنے بڑے مشن کے لیے نکل رہے ہیں زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے مگر ہمیں اپنا 100 پرسنٹ دینا ہے ہمیں اس ملک کو ڈرگز کی ناپاکی سے پاک کرنا ہے ہمیں اس ملک میں سانس لیتی ہماری بہنوں بیٹیوں کی عزت کو بچانا ہے ہمیں اس ملک کی عزت کو بچانا ہے ہم جس مشن کے لیے ابھی نکل رہے ہیں وہ لڑکیوں اور ڈرگز کے سمگلنگ کا ہے اس میں کچھ بھی ہو سکتا ہے

تو کیا اپ اپنی جان پر کھیل کر اس ملک کی عزت بچانے کے لیے تیار ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اونچی اواز میں اپنی ٹیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمام ٹیم نے اونچی اواز میں جواب دیا

ٹھیک ہے پھر اپنی تیاری کر لیں میں بھی تیار ہو کر اتا ہوں اتنا کہنے کے بعد قلب دوبارہ سگریٹ روم میں چلا گیا جب وہ سیکریٹ روم سے واپس ایا تو فل بلیک پینٹ بلیک شرٹ جس کے اوپر بلٹ پروف جیکٹ پہنی ہوئی تھی چہرے پر سیاہ تین لائنز دونوں ہاتھوں میں گنز ٹخنوں کے پاس اڑھسے ہوئے چاقو سر پر ارمی کی کیپ کیے وہ مکمل تیاری سے باہر نکلا

جب وہ باہر نکلا تو ساری ٹیم تیاری سے لائن بنائے باہر کھڑی ہوئی تھی قلب انہیں لیتا تیز رفتاری سے گاڑیوں کی طرف بڑا اور دشمنوں کے ٹھکانے پر حملہ کرنے کے لیے نکل پڑا

قلب کی گاڑی کے پیچھے پانچ گاڑیاں تیز رفتاری سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

قندیل مسلسل پچھلے ادھے گھنٹے سے دروازہ پیٹتے ہوئے زور زور سے چلا رہی تھی کہ اسے اس کمرے سے باہر نکالا جائے

گاڑی کے پاس بے ہوش ہونے کے بعد قندیل کو اس کمرے میں ادھے گھنٹے پہلے ہوش ایا تھا اس کمرے میں بیٹھنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا ایک چیئر بھی نہیں اسے جب ہوش ایا تھا وہ فرش پر پڑی ہوئی تھی اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر دروازہ باہر سے لاک تھا جس کی وجہ سے وہ پچھلے ادھے گھنٹے سے چلا کر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی

ابھی وہ تھک ہار کر دروازے کے ساتھ بیٹھی ہی تھی جب اسے باہر سے دروازے کا لاک کھولنے کی اواز ائی

وہ دبک کر دروازے سے دور ہوتی کمرے کے بیچوں بیچ کھڑی ہو گئی تھی دوپٹہ جو اس کے کاندھے سے لٹک رہا تھا اس نے جلدی سے اچھے طریقے سے اپنے گرد لپیٹ لیا

اپ۔۔۔۔۔۔۔۔اپ نے مجھے اغوا کیا ہے اپ یہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے پر نمودار ہوتے شخص کو دیکھتے ہوئے یہ الفاظ قندیل کے منہ سے بے ساختہ نکلے تھے اسے یقین نہیں ارہا تھا کہ اسے اغوا کرنے والا یہ شخص ہے

آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے اغوا کرنے کی آپ ایسا کیسے کر سکتے ہو آپ کو ذرا شرم نہیں ائی مجھے گواہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

قندیل کو سامنے کھڑے ہوئے شخص کو دیکھتے ہوئے کراہت سے کہا تھا اس سے یہ سوچ کر ہی وحشت ہو رہی تھی کہ اسے اغوا کرنے والا یہ ہے

ہمت کی بات تو تم نہ ہی کرو قندیل بی بی تو اچھا رہے گا ہمت تو مجھ میں بہت ہے جو میں ابھی تم کو دکھاؤں گا اور اس طرح سے دکھاؤں گا کہ تمہاری روح تک کانپ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد سامنے کھڑا ہوا شخص تیز قدموں سے قندیل کی طرف بڑھا اور ایک جھٹکے میں قندیل کی وجود سے اس کا دوپٹہ کھینچ کے ہوا میں اڑا دیا جو کچھ دور جا کر زمین پر گر گیا

جبکہ قندیل حیران پریشان اپنے وجود کو بغیر دوپٹے کے دیکھ رہی تھی اسے خوف ایا تھا سامنے کھڑے شخص سے

یہ اپ کیا کر رہے ہیں اپ ایسے نہ کریں پلیز دور رہیں مجھ سے اپ کو پتہ نہیں کہ میں کس کی بیوی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سامنے کھڑے شخص کو گندی نگاہ سے خود کو دیکھتے ہوئے اور اپنی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے دیکھ کر غراتی ہوئی اواز میں دھمکی دینی چاہیے تھی جب سامنے کھڑا شخص اس کے دھمکی سنتا ہوا پراسرار سا مسکرا تھا

کس کی بیوی ہو تم کس کی دھمکی مجھے دے رہی ہو تم میں اتنی ہمت کہاں سے اگئی کہ تم مجھے دھمکی دو اس شخص نے شہادت کی انگلی اپنے سینہ پر رکھتے ہوئے کہا

سننا چاہتے ہیں اپ تو سنیں میں "میجر قلب حیدر شاہ" کی بیوی ہوا گر اسے معلوم ہو گیا نا کہ اپ نے مجھے اغوا کیا ہے چیتھڑے اڑا دے گا وہ اپ کے لاش تک نہیں ملے گ کتوں کو کھلانے کے لیے دور رہے مجھ سے اگر مجھے اپ نے ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو وہ اپ کو ختم کر دے گا

قندیل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے چلا کر کہا تھا

جبکہ اس کے دھکہ دینے پر وہ کچھ قدم دور جا کر زمین پر گر پڑا تھا جس کی وجہ سے شدید غصے کے عالم میں وہ دوبارہ کھڑا ہوتا قندیل کی طرف پڑھا تھا

جبکہ قندیل اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ پیچھے ہوئی جب اس کا پاؤں اپنے ہی پاؤں سے اٹکا تھا اور وہ زمین پر گر پڑی

اس کے گرنے پر سامنے کھڑے شخص نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے بازو کو کھینچا تھا جس کی وجہ سے اس کے بازو پر موجود کپڑا پھٹ گیا بازو کا کپڑا پھٹنے کے ساتھ ساتھ اس شخص کے ناخنوں نے اس کے بازو کو بھی زخمی کر دیا تھا جس کی وجہ سے ایک چیخ اس کے منہ سے بے ساختہ نکلی تھی

اس شخص نے قندیل پر حاوی ہونا چاہا جب اس نے اپنی دونوں ٹانگیں اس کے پیٹ پر مارتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا جس کی وجہ سے وہ درد سے بلبلاتا ہوا دروازے سے جا لگا تھا دروازے میں لگنے کی وجہ سے اس شخص کو شدید غصہ ایا جس کا اندازہ اس کی انکھوں سے واضح لگایا جا سکتا تھا وہ غصے سے اپنے شرٹ اتارتا قندیل کی طرف بڑھا تھا

آاہ اااااااہیلپ می

آہ اااااا کوئی تو بچاؤ

دیکھو تم میرے پاس نہ آنا نہیں تو وہ تم کو نہیں چھوڑے گا پلیز مجھ سے دور رہو

میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میرے پاس مت آؤ

میں تم کو مار دو گی

قلببببببببب نہیں ببببببببببننننن

آاہ اااااااہیلپ می

آہ اااااا کوئی تو بچاؤ

دیکھو تم میرے پاس نہ آنا نہیں تو وہ تم کو نہیں چھوڑے گا پلیز مجھ سے دور رہو

میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میرے پاس مت آؤ

میں تم کو مار دو گی

قلبببببببببب نہیں ہہہہہہہ نننننن

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔

تو مجھے مارے گی چھوٹی سی چوزی تم مجھے مارو گی سیر یسلی اپنی طرف دیکھا ہے تم کس حال میں ہو اور پھر بھی مجھے دھمکی دے رہی ہو افسوس صد افسوس کے تمہاری اس دھمکی کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کہنے کے بعد سامنے کھڑا شخص قندیل کی طرف بڑھتا اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا جس کی وجہ سے قندیل کا سر زور سے زمین پر لگا اور وہ گھسیٹتی ہوئی اس شخص کے بالکل قریب سامنے اگئی تھی اس شخص نے اس کے گریبان کو پکڑتے ہوئے کھینچنا ہی چاہا

جب پیچھے سے دروازے پر کسی نے بہت زور سے دستک دی جبکہ قندیل اس کے یوں اپنے گریبان پکڑنے پر نیم بے ہوشی کی حالت میں اس کے ہاتھوں کو خود سے دور رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے شخص نے بدمزہ ہوتے ہوئے اونچی اواز میں غراتے ہوئے کہا تھا

جلدی باہر اؤالو کے پٹھے ارمی نے ریڈ ڈال دی ہے چاروں طرف سے ارمی نے ہمیں گھیر رکھا ہے ابھی اور اسی وقت ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا ورنہ ہم سب کے سب مارے جائیں گے تم بھی جلدی سے باہر اؤاور اس کو بھی اپنے ساتھ لے کر اؤ۔۔۔۔۔۔۔

باہر سے کسی کی تیز گھبرائی ہوئی اواز ائی جس کو سنتے ہی سامنے کھڑا شخص گھبراتے ہوئے قندیل کی طرف دیکھنے لگا

میں ارہا ہوں تم جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص نے دروازے کی طرف چہرہ کرتے ہوئے گھبراتی اواز میں کہا تھا

جبکہ قندیل اس کے یوں گھبرا جانے پر نیم بے ہوشی کی حالت میں بھی ہونٹوں پر تنزیہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی

میں نے تم سے کہا تھا نا کہ وہ سید قلب حیدر شاہ ہے اگر تم نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تو وہ تمہاری چیتھڑے اڑا دے گا

آ گیا ہے وہ تمہارے ٹکڑے کرنے اور یقین مانو وہ تمہاری اتنے ٹکڑے کرے گا کہ دنیا کے بیسٹ ڈاکٹرز بھی تمہاری لاسٹ کو جوڑ نہیں پائیں گے اب تم نے جو کرنا تھا کر لیا اب وہ۔۔۔وہ کرے گا

جواس کادل کرے گااور یقیناوہ تمہیں زندہ چھوڑنے کے لیے تو یہاں ایا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکتے ہوئے تنزیانہ اواز میں کہا جبکہ سامنے کھڑا شخص اس کی بات سننے کے بعد اگ بگولا ہوتا ہوئے ہوتے ہوئے اس کے بالوں کو زور سے مٹھی میں پکڑتا اس کے سر کو زوردار جھٹکا دے گیا تھا

اپنی بکواس بند رکھو یہ جس کی ہواؤں میں تم اتنا اڑ رہی ہو نا کچھ دیر بعد وہی تمہارے سامنے لاش بن کے پڑا ہو گا اور یہ وعدہ ہے میرا تم سے اتنا کہنے کے بعد اس شخص نے قندیل کے بالوں کو ایک زوردار جھٹکے سے چھوڑا جس کی وجہ سے قندیل کا سر زور سے زمین سے ٹکرایا اور وہ جو پہلے ہی نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی مکمل بے ہوش ہو گئی

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

بلیک پینٹ بلیک شرٹ بلیک بلٹ پروف جیکٹ چہرے پر تین سیاہ لائنز ہاتھوں میں گنز جو اپنے منہ سے دھڑا دھڑ گولیاں اگل رہی تھی سامنے انے والے ہر شخص کو موت کے گھر اتارتی جا رہی تھی

قلب مکمل تیاری کے ساتھ اس گودام میں داخل ہوا تھا جہاں کی لوکیشن اسے دی گئی تھی اس کے دائیں طرف حارث جبکہ بائیں طرف ماہین اپنی اپنی گنز سنبھالتے اس کے پیچھے پیچھے تھے قلب

اپنے سامنے انے والے ہر دشمن کو ختم کرتا جا رہا تھا جبکہ ماہین اور حارث اس کے ڈیفنس میں گولیاں چلا رہے تھے

اندر کھڑے نقوش گولیوں کی تیز آواز سے یہ بات تو اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ ان پر ارمی کا حملہ ہو گیا ہے جس کی خبر ان کو پہلے ہی مل چکی تھی وہ ابھی ادھر سے نکلنے کی تیاری کر ہی رہے تھے جب ارمی نے ان پر دھاوا بول دیا ارمی نے اس گودام کو مکمل طور پر اپنے قبضے میں کر رکھا تھا چاروں طرف سے قلب کی ٹیم کے بندے کھڑے کسی کو بھی اس گودام سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے جو سامنے اتا تھا اسے گولی سے اڑاتے جا رہے تھے

اسی بھاگ دڑ کے درمیان ایک گولی حارث کی بازو کو چھو کر گزر گئی جس کا اس نے زیادہ نوٹس نہیں لیا مگر ماہین اس کو اس حالت میں دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی رو پڑی تھی وہ جتنی بھی مضبوط سہی مگر کوئی بھی محبت کرنے والا اپنی محبت کو اپنی انکھوں کے سامنے اس حال میں نہیں دیکھ سکتا ماہین نے اسے بہت دفعہ کہا کہ وہ قلب کے ڈیفنس میں چلتی ہے حارث واپس گاڑی میں جا کر بیٹھ جائے مگر حارث نے اس کے ہر سوال کے جواب میں صرف اتنا کہا تھا کہ وہ یہ قلب کے لیے نہیں بلکہ اپنے وطن کے لیے یہ کر رہا ہے اور ایسے موقع انہیں بار بار میسر نہیں ہوتے یہی کہتے ہوئے وہ ماہین کی کسی بھی بات پر عمل کیے بغیر اپنے مشن کو پورا کرنے کے جذبے سے اگے بڑھ رہا تھا جبکہ

ماہین نے بھی اسے ایک دو دفعہ سمجھانے کے بعد اپنی کوشش ترک کر دی اور اپنے ہمسفر کے ہم قدم وہ اپنے ملک کو ڈرگز جیسی ناپاک چیز سے پاک کرنے کے لیے اگے بڑھ گئی

جب قلب کو یہ یقین ہو گیا کہ اب گودام میں شاید ہی کوئی زندہ بچا ہو کیونکہ 50 سے اوپر سمگلرز کو وہ الریڈی ختم کر چکے تھے جن کی لاشوں کو انہوں نے پلٹ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا

قلب ماہین حارث اور ان کے ٹیم کے بندے اس وقت اس گودام کے حال میں موجود تھے جس کے چاروں طرف بوریاں اور ڈبے وغیرہ پڑے ہوئے تھے

قلب کے اشارے پر تمام ارمی گودام کے اندر والے حصے میں پھیلتی ہوئی ایک ایک کمرے کو چیک کر رہی تھی جبکہ قلب نے بھی گودام کی تلاشی لینی شروع کی چار پانچ کمرے چیک کرنے کے بعد چھٹے کمرے کا اس نے دروازہ کھولا تو اندر سے زوردار قہقہے کی اواز ائی اور اسے یہ پہچاننے میں زیادہ دیر نہیں لگی کہ یہ قہقہہ کس کا ہے جبکہ اس کے قہقہے کی اواز سننے کے بعد اس کے پیچھے اتے حارث اور ماہین کی انکھیں بے ساختہ سرخ ہوئی تھی جبکہ قلب کا حال بھی ان سے مختلف نہیں تھا

اؤاؤ میجر قلب حیدر شاہ تمہارا ہی انتظار تھا مگر یار تمہاری اینٹری بڑی کمال کی تھی ہمارے کسی بندے کو نہیں چھوڑا سب کو ہی بھون دیا یار تھوڑا سا تو رحم کھاؤ تم تو بڑے ہی بے رحم ہو اتنا بے رحم تو تمہارا باپ بھی نہیں تھا اس میں بھی رحم تھا تم تو درندے لگ رہے ہو مجھے اج

مگر افسوس نہ تمہارا باپ بچ پایا تھا اور نہ ہی اج تم بچ پاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے ہی رولنگ چیئر پر کوئی بیٹھا تھا جس کا چہرا دوسری طرف تھا وہ چیئر پر بڑے ارام سے جھولتے ہوئے مزاحیہ سے انداز میں قلب پر تنز کر رہا تھا

قلب نے کمرے میں داخل ہونے کے بعد ماہین اور حارث کو اشارہ کیا کہ وہ کمرے کا دروازہ بند کر دیں وہ تینوں اس وقت کمرے میں موجود تھے جبکہ وہ چیئر پر بیٹھا شخص ابھی بھی دوسری طرف چہرا کیے چیئر پر جھول رہا تھا

میرے باپ میں رحم تھا کہ نہیں تھا میں بے رحم ہوں یا نہیں ہوں میں یہ جاننے نہیں ایا اپ کے تمام ساتھی مارے گئے ہیں اور جو باقی بچ گئے ہیں انہیں بھی جلد ہی مار دیا جائے گا

ارمی نے اپ کو چاروں طرف سے گرا ہوا ہے بہتری اسی میں ہے کہ اپ اپنے اپ کو قانون کے حوالے کر دیں ورنہ مجھے شوٹ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی جہاں اتنے مجرموں کی موت کے گھاٹ اتارا یا ہے وہاں ایک اپ بھی صحیح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے سامنے بیٹھے اس شخص کی طرف دیکھتے ہوئے سرد اواز میں کہا تھا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد چیئر پر بیٹھا شخص ایک دم سے ساکت ہوا تھا چیئر جو پہلے ہلکی ہلکی جھول رہی تھی اچانک جھولنا بند ہو گئی تھی

مجرم کون مجرم میں مجرم تو نہیں ہوں میں تو اس ملک کا رکھولا ہوں کیا تمہیں نہیں معلوم میرے پیارے دوست کی بیٹے بہت ہی معصوم ہو کیا بھول گئے کہ تمہارا باپ اور میں ارمی میں تھے

اس شخص نے چہرا ان کی طرف کرتے ہوئے تنزیہ انداز میں یہ الفاظ کہے تھے جبکہ اس شخص نے جب چہرہ ان لوگوں کی طرف کیا تو وہ بالکل بھی نہیں چونکہ تھے کیونکہ یہ چہرہ اور یہ حقیقت ان کے لیے نئ نہیں تھی وہ یہ حقیقت پہلے سے ہی جانتے تھے تب سے جب سے انہوں نے وہ سی سی ٹی وی فٹیج دیکھی تھی جو اس یو ایس بی میں موجود تھی

بابا اپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں اپ کو شرم نہیں ائی اپنے ہی ملک سے غرداری کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ کو خدا سے ڈر نہیں لگا کہ جو ذمہ داری اپ نے اللہ تعالی کے پاک کلام پر ہاتھ رکھ کر لی تھی اپ اسے پورا نہیں کر رہے بلکہ اس ذمہ داری کے الٹ جس کی حفاظت کی اپ نے قسمیں کھائی تھی اسی کو نقصان پہنچا رہے ہیں مجھے اج شرم ارہی ہے اس بات پر کہ اپ میرے باپ ہیں کبھی مجھے فخر ہوا کرتا تھا کہ میں بڑے شان سے بتایا کرتا تھا کہ میرا باپ ارمی افیسر ہے میں حارث غازم خان ایک ارمی افیسر کا بیٹا ہوں مگر اپ ارمی میں ہوتے ہوئے یہ کر رہے ہیں کچھ خدا کا خوف کر جائے۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے جب سامنے چیئر پر اپنے باپ کو سفاکیت سے خود کی طرف دیکھتے ہوئے پایا تو اس کی وہ انسو جنہیں وہ بہت دنوں سے خود میں اتار رہا تھا بے ساختہ انکھوں کی باڑ توڑتے ہوئے گال پر بہہ نکلے تھے

نہیں اتی مجھے شرم اور کیوں ائے مجھے شرم اس ملک سے محبت کرو جس نے مجھے وہ نہیں دیا جو میں چاہتا تھا اور جو مجھے نہیں ملا وہ میں نے کسی اور کا بھی نہیں رہنے دیا اور جب مجھے اس ملک سے کوئی فائدہ ہی نہیں مل سکتا تو اگر اسے نقصان بھی ہوتا ہے تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غازم نے چیئر سے کھڑے ہوتے چیئر کو ٹانگ مار کر دور دھکیلا تھا اور شدید غصے سے یہ الفاظ کہے تھے

دیکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی قلب نے دوبارہ سے بات کا اغاز کیا ہی تھا جب انہیں باہر سے گولی چلنے کی اواز ائی

حارث نے جلدی سے دروازہ کھولا اور قدم باہر کی طرف بڑھائے جبکہ اس کے پیچھے ماہین قلب اور غازم بھی باہر نکلے تھے قلب نے جب سامنے دیکھا تو ایک ارمی افیسر ایک لاش کے پاس کھڑا تھا شاید وہ ارمی افیسر پر حملہ کرنے لگا تھا اس لیے ارمی افیسر نے اپنے دفع میں اسے شوٹ کر دیا قلب ارمی افیسر کی دیکھتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم کیا اور اپنی نظر کا مرکز دوبارہ غازم کو بنایا جو سفاکیت سے

اس لاش کو دیکھ رہا تھا اس کے دیکھنے کے انداز سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اسے اپنے بندے کے مرنے پر رتی برابر بھی افسوس ہے

غازم چلتا ہوا ایک کمرے میں گیا اور وہاں سے ایک چیئر نکالتا حال کے بیچو بیچ رکھ کر اس پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا جبکہ قلب حارث اور ماہین نے بے تاثر نظروں سے اس کا یہ عمل دیکھا تھا

قلب نے اپنی گن کا رخ غازم کی طرف کرتے ہوئے ٹر گر پر انگلی رکھی ہی تھی جب حارث نے بے ساختہ اپنا ہاتھ قلب کے کندھے پر رکھ کر ہلکا سا دبایا تھا جیسے وہ اپنے باپ کی زندگی کے لیے کچھ مہلت مانگ رہا ہو حارث چاہے ایک ارمی افیسر تھا مگر وہ اپنے باپ کو یوں اپنی انکھوں کے سامنے مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا یہ اس کی برداشت سے باہر تھا جبکہ اپنے کندھے پر حارث کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے ہوئے قلب نے اپنی انکھوں کو زور سے بند کر کے کھولا تھا قلب نے جب انکھیں کھولی تو وہ مکمل سرخ انار ہو گئی تھی

رک جاؤ جوان رک جاؤ اتنی بھی کیا جلدی ہے میرے پاس تمہارے لیے ایک بے حد حسین اور خوبصورت سرپرائز ہے وہ تو لیتے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔غازم نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے ہاتھ کی ایک تالی بجائی تھی اس کی تالی بجانے کے کچھ ہی دیر میں اس کے باقی کے دو ساتھی بھی اس حال میں داخل ہوئے تھے جو کوئی اور نہیں صغیر شاہ اور سفیان شاہ تھے جبکہ سفیان نے قندیل کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا لے کر ا رہا تھا

اس حال میں اس وقت قلب ماہین حارث غازم سفیان اور صغیر شاہ تھے جبکہ قندیل بے ہوشی کے حالت میں سفیان کے ساتھ زمین پر گھسیٹتی ہوئی ارہی تھی

قلب نے قندیل کو جب اس حال میں دیکھا تو اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا اسے ایک دم سے ایسے لگا جیسے کسی نے بہت بڑا وزن اس کے سینے پر رکھ دیا ہو جس کی وجہ سے اس کا دل دھڑکنا بھول گیا ہو

اس نے تڑپ کر قندیل کے پاس جانا چاہا جب سفیان نے قندیل کے بالوں کو ایک جھٹکا دیتے ہوئے اوپر کی طرف کھینچا

جبکہ اس کی اس طرح کھینچنے پر قندیل نے بے ہوشی کی حالت میں بھی درد سے سسکتے ہوئے اہستہ اہستہ اپنی انکھیں کھولنے کی کوشش کی سفیان نے بالوں کو ایک اور جھٹکا دیا تو قندیل کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی جبکہ سفیان کے اس طرح قندیل کے بالوں کو جھٹکا دینے پر قلب کی انکھوں سے جیسے انگارے پھوٹنے لگا ہوں

اس نے اپنے قدم تیزی سے سفیان کی طرف بڑھائے تھے جبکہ بڑھتے ہوئے اس نے اپنی گن کو لوڈ بھی کیا تھا وہ سفیان سے کچھ ہی قدم کے فاصلے پر تھا جب سفیان نے اپنی پاکٹ میں سے ایک تیز دھار چاقو نکلتے ہوئے قندیل کی گردن پر رکھ دیا اور چاقو کو ہلکا سا دبایا جس کی وجہ سے قندیل کے گلے پر دباؤ بڑھنے سے خون ایک لکیر کی مانند نکلتے ہوئے اس کی گردن پر بہ نکلا جبکہ چاکوں کی چبھن

سے قندیل نے سسکتے ہوئے قلب کی طرف مدد طب نظروں سے دیکھا تھا قندیل کی انکھوں سے انسو لڑکیوں کی صورت میں اس کی گال پر بہہ رہے تھے

ابے اوئے وہاں ہی رک جا اگر تم نے ایک بھی قدم اگے بڑھایا یا کسی کو شوٹ کرنے کی کوشش کی تو تمہاری یہ ننھی چڑیا میرے ہاتھوں ذبح ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفیان نے چاقو کا رخ قلب کی طرف کرتے ہوئے دھمکی امیز لہجے میں کہا تھا جبکہ اس کی دھمکی سننے کے بعد قلب جہاں تھا وہاں ہی رک گیا تھا

سفیان نے چاقو کا رخ قلب کی طرف کرتے ہوئے دھمکی امیز لہجے میں کہا تھا جبکہ اس کی دھمکی سننے کے بعد قلب جہاں تھا وہاں ہی رک گیا تھا

دیکھو تم قندیل کو کچھ مت کرنا میں شوٹ نہیں کروں گا کسی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے ہاتھ اوپر کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا جبکہ قندیل قلب کو اس قدر بے بس دیکھتے ہوئے مزید شدت سے رونے لگی تھی

تمہاری اتنی اوقات ہے کہ تم یہاں کسی کو شوٹ کر سکو بس تم میرے کچھ سوالوں کے صحیح صحیح اور سیدھے سیدھے جواب دو اس کے بعد سوچتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفیان نے قندیل کی گردن پر چاقو کا دباؤ مزید بڑھاتے ہوئے سفاکیت سے کہا تھا

میں تمہارے سارے سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار ہوں مگر تم یہ چاقو قندیل کے گردن سے ہٹا دو اسے بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے درد بھری نظروں سے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ قندیل جس کے گلے پر پہلے سے ہی ایک گہرا کٹ لگ چکا تھا جس کی وجہ سے خون لائنز کی شکل میں بہہ رہا تھا درد کی شدت سے سسکنے لگی

نہیں ہو رہا ہے مجھے درد مجھے حقیقت جاننی ہے کیوں کر رہے ہیں اپ تایا ایسا اپ ہمارے اپنے ہیں اپ تو ہمارے محافظ تھے اور سفیان بھائی اپ کو بڑے بھائی کا درجہ دیا تھا اور اپ یہ کر رہے ہیں اپ کو ذرا شرم نہیں ارہی کرتے ہیں کیوں مارنا چاہتے ہیں مجھے کیا فائدہ ہو گا اپ کو اس سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل جس کے دماغ میں سفیان اور ان سب کو دیکھتے ہوئے ہزاروں سوال پیدا ہوئے تھے درد سے سسکنے کے باوجود غصے بھری اواز میں ان سے اپنے سوالوں کا جواب مانگا تھا جبکہ اس کی اونچی اواز سننے کے بعد غازم اور صغیر شاہ قہقہہ لگا کر ہنسے تھے

آواز نیچی رکھو یہ تمہارا گھر نہیں جہاں تم چلاؤ گی اور ہم لوگ خاموش ہو کر بیٹھے رہیں گے یہ میرا اڈا ہے یہاں پہ میری چلے گی اور بہت جلدی ہے تمہیں یہ جاننے کی کہ میں تمہیں کیو مارنا چاہتا ہوں تو سنو تمہارا

باپ میرا چھوٹا بھائی جس نے اپنی پسند سے شادی کی تھی وہ پانچ سال تک ہم سے دور رہا مجھے کوئی مسئلہ نہیں تھا کیونکہ اس کے ہونے یا نہ ہونے سے مجھے کوئی نقصان نہیں تھا مگر جب وہ واپس لوٹ کر آیا تو مجھے اس بات کا یقین تھا کہ بابا سائیں اسے کبھی ایکسیپٹ نہیں کریں گے مگر انہوں نے کر لیا اور پھر جب سب ٹھیک ہو گئے تب بھی مجھے تمہارے باپ سے کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا مگر جب تم پیدا ہوئی تمہارا پیدا ہونے کے بعد میری اماں سائیں جو کہ پورے ایک گاؤں کی مالکن تھی انہوں نے اپنی ساری جائیداد تمہارے باپ کبیر شاہ کے نام لگا دی جبکہ میرے باپ نے بھی اپنی جائیداد میں سے ادھا حصہ اسے دے دیا اور ادھا مجھے جس کی وجہ سے تمہارا باپ مجھ سے دوگنا جائیداد کا مالک بن گیا میں نے بابا سائیں کو بڑی دفعہ سمجھایا کہ دونوں بھائیوں میں برابر کی جائیداد بٹنی چاہیے مگر ان کا کہنا تھا کہ جو جائیداد اس کے حصے میں ائی ہے وہ اسی کی ہی رہے گی سلمہ بیگم نے وہ جائداد اپنی خوشی سے اپنے چھوٹے بیٹے کو دی ہے

اب قندیل بیٹا تم ہی بولو کیا مجھے برا نہیں لگے گا میں بڑا ہوں بھائی ہوں جائیداد میں بڑا حصہ بھی مجھے ملنا چاہیے پر ایسا ہونے کی بجائے مجھے تمہارے باپ سے بہت کم حصہ ملا جس کا مجھے بہت زیادہ غصہ ایا پر میں پھر بھی اپنا غصہ ضبط کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صغیر شاہ نے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت طاری کرتے ہوئے قندیل کی طرف دیکھا جبکہ قندیل ان کے پاب سننے کے بعد نہ سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی

پر تایا ابو اس میں میں کہاں اگئی میرا کیا قصور ہے جائیداد تو دادا ابو اور دادی امی نے دی تھی نا اس میں اپ مجھے کیوں اگوا کر کے لائے ہیں میری جان لے کر اپ کو کیا ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے انکھوں سے انسو بہاتے ہوئے روندی اواز میں اپنے تایا سے اگلا سوال کیا

مجھے وہ جائیداد چاہیے تم سے مجھے وہ حصہ چاہیے جو تمہارے باپ کے نام لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

صغیر شاہ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا

مگر تایا ابو میں وہ جائیداد اپ کو کیسے دوں میرے پاس نہیں ہے کوئی جائیداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے نہ سمجھی سے صغیر شاہ کی طرف دیکھا

کتنے سوال کرتی ہو تم۔۔ تمہیں میں شروع سے آخر تک ساری حقیقت بتاتا ہوں بولنا نہیں ہے درمیان میں نہیں تو تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صغیر شاہ نے غصے سے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے قندیل سے کہا جبکہ ان کی غراتی ہوئی اواز سن کر قندیل کا سانس تک سوکھ گیا

تمہارے باپ سے جب سب راضی ہو گئے تو اماں سائیں نے اپنی ساری جائیداد تمہارے باپ کے نام لگادی اور بابا سائیں نے بھی اپنی جائیداد کا ادھا حصہ تمہارے باپ کے نام لگادیا مجھے تو مسئلہ نہیں تھا مجھے یقین تھا کہ میں کبیر شاہ کو اپنی باتوں میں پھنسا کر جائیداد اپنے نام کروالوں گا مگر مجھے موقع ہی نہ ملا کبیر شاہ کو پھنسانے کا پھر جب تم پیدا ہوئی تو کبیر شاہ نے اپنے نام کی ساری جائیداد تمہارے نام لگادی جس کا تمہیں اج تک علم نہیں ہے میں نے کبیر شاہ پر بہت دفعہ جان لیوا حملہ کروایا تاکہ تمہارے باپ کو مروا کر میں وہ جائیداد حاصل کر سکوں مگر جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ تمام جائیداد تمہارے نام اگئی ہے پھر میں نے تمہارے باپ کو مروانے کا ارادہ ترک کر دیا تمہیں وہ جائیداد تب تک نہیں مل سکتی تھی جب تک تم 18 سال کی نہیں ہو جاتی

میں نے سوچا جب تم 18 سال کی ہو جاؤ گی تو تمہاری شادی اپنے بیٹے سے کروا کر ساری جائیداد اپنے نام کروالوں گا مگر جب تم 11 سال کی ہوئی تو میں نے کبیر شاہ کے ساتھ تمہارے اور سفیان کے رشتے کی بات کی مگر انہوں نے صاف الفاظ میں رشتے سے انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ سفیان قندیل سے بہت بڑا ہے میں نے اسے بہت سمجھایا کہ عمر اتنی معنی نہیں رکھتی مگر وہ نہیں مانا اس لیے میں نے اس لیے میں نے اس کی گاڑی پر حملہ کروایا جس میں کبیر شاہ اور اس کی بیوی تو بچ گئے

مگر تم شدید قسم کی زخمی ہو گئی مجھے لگا کہ تم مر جاؤ گی تو یہ جائیداد دوبارہ کبیر شاہ کے نام ہو جائے گی اور کبیر شاہ کو اولاد نہیں ہو سکتی تھی تو یہ تمام جائیداد اٹومیٹکلی سفیان کے نام ہو جاتی مگر تم پھر زندہ بچ گئی پھر میں نے بہت گہرا کھیل کھیلا جس سے میں تمہارے باپ کو مروا سکوں

مگر اس کے لیے مجھے اعتبار کا بندہ چاہیے تھا جو ایک ہی بار میں تمہارے باپ کو ختم کر دے

پھر میں ایک انٹرنیشنل پارٹی میں گیا جہاں میری ملاقات غازم سے ہوئی اور۔۔۔۔۔۔۔

بس کر بس کر ساری سچائی ابھی ہی بتا دو گے تو بعد کے لیے کیا بچے گا تھوڑے اس موصوف کے سوال کے بھی تو جواب دے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غازم نے رولنگ چیئر پر جھولتے ہوئے مزاحیہ سے انداز میں قلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ قندیل انکھوں میں حیرت کا جہاں بسائے صغیر شاہ کو دیکھ رہی تھی کیا وہ اتنا سفاک تھا کہ اپنے ہی بھائی کا دشمن بن گیا قندیل کو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ان رشتوں کی سچائی جان کر سانس نہیں لے پا رہی

جبکہ صغیر غازم کی بات سننے کے بعد خاموش ہوتا غازم کے پیچھے جا کھڑا ہوا تھا

ہاں بھائی تمہارے کیا سوال ہیں تم بھی اگر ہی پوچھ لو بعد میں تو تم زندہ نہیں رہو گے تو میں نہیں چاہتا کہ تم بھوت بن کے میری خوابوں میں اکے سارے سوال پوچھو ابھی پوچھ لو جو پوچھنا ہے

غازم نے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے ایک انکھ ونک کرتے کہا

میرا کوئی سوال نہیں مجھے بس اتنا پوچھنا ہے کہ میرے باپ کو کیوں قتل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بہت ضبط کے بعد یہ الفاظ اپنے منہ سے نکالے تھے جبکہ قندیل قلب کے یہ الفاظ سننے کے بعد شوق ہوئی تھی اس نے تو خط پڑھا تھا کہ انہوں نے خود کشی کی ہے تو کیا قلب سچ کہہ رہا تھا کہ قلب کے بابا نے خود کشی نہیں کی بلکہ ان کا قتل ہوا ہے

آہ ہاں پہلا سوال ہی اتنا دمدار ماننا پڑے گا ارمی میں تم ایسے ہی تو نہیں ائے بہت دماغ ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔

غازم نے ہاتھ کی تالی بجاتے ہوئے قلب کی تنزیہ تعریف کی تھی

میں شروع سے وہ چاہتا تھا جو ہمیشہ تمہارے باپ کو ملا میں نے تمہارے باپ سے دوستی بڑے دل سے کی تھی ہماری دوستی کی مثالیں دی جاتی تھی مگر جب تمہارے باپ کی زندگی میں تمہاری ماں یعنی نیلم ائی تو ہماری دوستی پہلے جیسی نہیں رہی نیلم کو دیکھنے کے بعد پہلی نظر میں ہی مجھے اس سے

شدت والا پیار ہو گیا تھا مگر اس نے مجھے چھوڑ کر تمہارے باپ کو چنا جب تمہارے باپ نے اسے ریجیکٹ کر دیا تو میں نے اسے پرپوز کیا جسے اس نے بہت بے دردی سے ریجیکٹ کر دیا مگر وقت گزرنے کے ساتھ تمہارے باپ نے نیلم کا پروپوزل ایکسیپٹ کر لیا جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ تمہارے باپ نے نیلم کو اپنا لیا ہے تو مجھے میرے جسم میں انگار پھوٹتے ہوئے محسوس ہوئے میں اپنی محبت کو اپنے ہی دوست کی بیوی کیسے بننے دے سکتا تھا میں نے نیلم کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ مجھ سے شادی کر لے مگر اس کا کہنا تھا کہ وہ حیدر شاہ سے پیار کرتی ہیں اور وہ اس کے سوا کسی سے شادی نہیں کرے گی خیر میں نے نیلم کو سمجھانا چھوڑ دیا تمہارے باپ کو سمجھایا کہ تم غریب ہو نیلم امیر ہے وہ تم سے شادی کرنے کے بعد خوش نہیں رہے گی مگر اس نے بھی میری بات نہیں مانی اور تمہارے باپ نے نیلم سے نکاح کر لیا نکاح کرنے کے بعد جب جب وہ ایک دوسرے کے نزدیک اتے تھے میرے انکھوں کے سامنے مجھے اپنا اپ اگ میں جلتا ہوا محسوس ہوتا تھا میرے دل میں لگی اگ بڑھتی ہی جا رہی تھی میں نے خود کو بڑی مشکل سے سنبھال رکھا تھا کوئی بھی سخت قدم اٹھانے سے ہماری پڑھائی مکمل ہوئی تو ہم نے ایک ساتھ ارمی میں اپلائی کیا پڑھائی میں میں حیدر سے ہمیشہ ایک قدم پیچھے تھا میں نے اپنی جان لگا دی کہ میں حیدر سے اگے بڑھ جاؤں مگر میں ہر دفعہ پیچھے رہ جاتا میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ مجھے حیدر سے بڑی پوسٹ پر جاب ملے مگر جب ہماری سیٹس ائی تو میں اس دفعہ بھی حیدر سے پیچھے رہ گیا جس نے رہی صحیح کسر بھی نکال دی میرے دل میں جو دوستی کے نام پر ذرا سی ہمدردی زندہ تھی اس کے بعد وہ بھی

ختم ہو گئی مجھے حیدر سے شدید نفرت ہو گی اتنی کہ میرا دل کرتا تھا میں اسے ختم کر دوں نہ وہ ہو اور نہ کوئی مجھے ہرا سکے وقت گزرتا گیا سب ٹھیک جا رہا تھا جب جیسا کہ صغیر شاہ نے بتایا کہ ہم ایک پارٹی میں ملے تھے

غازم نے اتنا کہنے کے بعد ایک گہرا سکوت زدہ سانس بھرا تھا جبکہ قلب خون برساتی انکھوں سے غازم شاہ کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے انکھوں سے نکل جائے گا

اس پارٹی میں پاکستان اور دوسرے ممالک کے جانے مانے لوگ ائے ہوئے تھے میں حیدر اور صغیر شاہ اسی پارٹی میں ملے تھے

جب ہم پارٹی میں ملے تو حیدر شاہ کے لیے غازم کے نفرت میری انکھوں سے بچ نہیں پائی تھی

غازم کے بعد صغیر شاہ نے ایک دفعہ پھر سے بات کا اغاز کیا تھا

پھر میں نے ایک بہت ہی بڑا اور گہرا پلین بنایا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہوئے صغیر شاہ زور زور سے ہسنے لگا

بات وغیرہ تو میں نے غازم سے پارٹی میں ہی کر لی تھی مگر ہماری ملاقات محض پارٹی تک ہی نہیں رہی تھی بلکہ ہم نے بعد میں بھی کئی ملاقاتیں کی اور ان ملاقاتوں میں مجھے حیدر کے لیے غازم کی

نفرت کا بہت بہتر طریقے سے علم ہو گیا اس لیے میں نے غازم سے بغیر کسی دیری کے سیدھا مدے کی بات کی جس کے لیے میں اس سے ملا کرتا تھا

میں نے غازم سے سیدھا سیدھا پوچھا کیا وہ حیدر شاہ کو مارنا چاہتا ہے یہ سننے کے بعد ایک دفعہ تو غازم بھڑک اٹھا کیونکہ اندر سے چاہے وہ جیسا بھی تھا مگر چہرے پر اس نے جو دوستی کا مکھوٹا پہن رکھا تھا اسے بھی تو ظاہر کرنا تھا مگر مجھے اس کی حقیقت پہلے سے معلوم تھی اس لیے بغیر اس کی دھمکیوں میں ائے میں نے اپنے کام کو جاری رکھا جب میں نے اس سے دوبارہ بات کی تو یہ کچھ حد تک نشے میں تھا اس لیے اس نے مجھے اپنے اور حیدر کے تمام تعلقات کے بارے میں بتا دیا کہ وہ کس طرح حیدر سے نفرت کرتا ہے جسے سننے کے بعد میری انکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھی

♥♥♥♥♥♥

قندیل اور حارث جب قلب کے روم میں پہنچے تو قلب انکھیں بند کیے لیٹا تھا قندیل کو ایک دفعہ تو گمان ہوا شاید اسے غلط فہمی ہوئی ہے قلب ہوش میں ایا ہی نہیں ہے مگر جب وہ اس کی بیڈ کے قریب پہنچے تو قلب نے اہستہ سے اپنی انکھیں کھول کر دائیں بائیں دیکھا

حارث اپنے یار کو انکھیں کھولتا دیکھ خوشی سے نہال ہوتا بے ساختہ روتے ہوئے اس کے سینے الگا قلب کا زخم تو کب کا بھر چکا تھا

قلب میرے یار مجھے یقین نہیں ارہا کہ تمہیں اللہ تعالی نے ہمیں واپس لوٹا دیا ہے مجھے اج اپنا اپ پھر سے زندہ ہوتا محسوس ہو رہا ہے تم اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہو تم تھوڑا تو انتظار کرتے میں اور ماہین پیچھے سے اکر دشمنوں کو گھیرے میں لینے ہی لگے تھے جب تم نے خود کو گولی مار لی تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مانا کہ تم قندیل بھابھی سے بہت محبت کرتے ہو مگر تم اپنی محبت کسی اور طرح سے بھی تو ظاہر کر سکتے تھے یوں خود کو گولی مار کر تم کیا ثابت کرنا چاہتے تھے کہ تم اس دنیا کے سب سے بڑے عاشق ہو تمہیں شرم نہ ائی یہ کرتے ہوئے نہ تمہیں اپنی ماں کا خیال ایا نہ تمہیں میرا خیال ایا اپنی بیوی کا ہی خیال کر لیتے جس کے لیے تم خود کو ختم کر رہے تھے وہ تمہارے بغیر کیسے زندہ رہتی

تمہارے اس احمقانہ حرکت کے بعد قندیل بھابھی کو میجر بریک ڈاؤن ہو گیا تھا قندیل بھابھی کئی دنوں تک پاگلوں کی طرح رہی ہے انہیں نہ دنیا کا ہوش تھا نہ اپنا یہ ہے تمہاری محبت کہ جب اسے سب سے زیادہ تمہاری ضرورت تھی تم اسے چھوڑ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے قلب کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے سات مہینوں سے اپنے دل میں بھرا ہوا غبار ایک دفعہ ہی نکال دیا تھا

جبکہ قلب اسے اپنے سینے سے لگائے مسکراتا ہوا انکھیں بند کیے ہوئے تھا وہ ابھی بہت کمزور تھا پچھلے سات مہینے سے بغیر کچھ کھائے پیے وہ اس بستر پر لیٹا ہوا تھا دوائیوں کے سر پر ابھی تک وہ

سروائیو کر رہا تھا جبکہ قندیل پاس بڑی چیئر پر جس پر وہ پہلے بھی بیٹھی تھی بیٹھ گئی اس کی ٹانگیں اس قدر کپکپا رہی تھی کہ اس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا جبکہ اس کا بھرا ہوا وجود بھی اسے مزید کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دے رہا تھا

کیا ہو گیا یار مجھے پتہ ہے کہ تم اب کئی مہینوں تک اس بات پر مجھے بہت زچ کرنے والے ہو اور جن کی تم بات کر رہے ہو نا کہ وہ میری یادوں میں بے حال ہو گئی یہ صرف تمہارا گمان انہیں تو پرواہ بھی نہیں کہ ہم زندہ ہیں کہ مر گئے اخر کار ہمارے مرنے کی دعائیں مانگی جاتی تھی

قلب نے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے یہ تنزیہ جملے کہے تھے جبکہ قندیل قلب کی بات سننے کے بعد انکھیں جھکائے اپنے انسوں پر بند باندھنے کی کوشش کر رہی تھی جو بغیر اجازت نکلے ہی جا رہے تھے

ایسا نہیں ہے قلب تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اسے کچھ سمجھانا چاہا

اچھا جی ٹھیک ہے جیسا تم کہہ رہے ہو ویسا ہی ہے ماہین بھابھی کدھر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا وہ گھر پر ہیں اس کی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور مبارک ہو تم تایا بننے والے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے قلب کو ایک دفعہ پھر سے سینے لگاتے ہوئے اپنے باپ بننے کی خوشخبری دی تھی جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد مسکراتا ہوا اس کے سینے لگا تھا قلب کو وہ لمحات شدت سے یاد آئے تھے جب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ باپ بننے والا ہے کتنا مشکل وقت تھا قلب یہ سوچتے ہوئے سرد اہ بھر کر رہ گیا

بس یار اب تم سہی ہو گئے ہو نا اب تمہیں کبھی خود سے جدا نہیں ہونے دو گا تمہاری طرف اتی ہے ہر گولی کو اپنے سینے پر لے لوں گا مگر تمہیں خود سے جدا نہیں کروں گا تمہیں پتہ ہے تمہارے بغیر یہ ساتھ مہینے میں نے کس طرح سے گزارے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے جذبات سے چور ہو کر انکھوں سے انسو صاف کرتے ہوئے قلب سے کہا تھا جبکہ وہ اس کی اتنی محبت پر مسکراتا ہوا کس کر اسے گلے لگا گیا تھا

کیا ہو گیا یار اب میں ہو گیا نا ٹھیک اتنی ایموشنل باتیں نہ کرو تمہارے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی تم ہر وقت شرارت کرتے ہوئے ہی اچھے لگتے ہو مانا کہ اب تم باپ بننے والے ہو اب تمہیں میچور ہو جانا چاہیے مگر اتنا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے حارث کی کمر پر ہلکا سا ہاتھ مارتے ہوئے مزاحیہ طور پر کہا

ابھی حارث کچھ اور کہنے ہی لگا تھا جب کمرے میں ڈاکٹر کی ایک ٹیم داخل ہوئی شاید ڈاکٹرز کو بھی قلب کے ہوش میں انے کی اطلاع مل چکی تھی

پلیز اپ لوگ باہر چلے جائیں ہمیں پیشنٹ کا مکمل معائنہ کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان میں سے سینیئر ڈاکٹر نے اگے بڑھ کر حارث اور قندیل کو روم سے باہر جانے کا کہا جبکہ ڈاکٹر کی بات سننے کے بعد قندیل اور حارث خاموشی سے روم سے باہر نکل گئے تقریبا 35 منٹ بعد ڈاکٹرز روم سے باہر نکلے تھے

ہم نے پیشنٹ کا مکمل معائنہ کر لیا ہے اپ کا پیشنٹ مکمل طور پر صحت یاب ہو چکا ہے اپ کی دعائیں رنگ لے ائی دو دن بعد اپ ان ہاسپٹل سے ڈسچارج کروا سکتے ہیں ابھی کے لیے وہ بہت ویک ہیں مگر انشاءاللہ جلد ہی دوبارہ میدان جنگ میں اترنے کے لیے تیار ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے حارث کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے مسکراتے ہوئے چہرے سے کہا جبکہ ڈاکٹر کی بات ہونے کے بعد حارث اور قندیل دونوں کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چھائی تھی

بھابھی اپ قلب سے مل لیجئے میں گھر میں قلب کے ہوش میں انے کی اطلاع کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد حارث نے پلٹ کر قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ قندیل حارث کے بعد سننے کے بعد سر جھکاتے قلب کے کمرے کی طرف چلی گئی

قندیل جب کمرے میں داخل ہوئی تو قلب انکھیں بند کیے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا قندیل اہستہ قدم سے چلتی ہوئی قلب کے بیڈ کے پاس اکر کھڑی ہو گئی

کیا ہو گیا کھڑی کیوں ہو بیٹھ جاؤ افسوس کرنا ہے ہی ہے تو تحمل سے بیٹھ کر کرو یوں کھڑے ہو کر خود کو اور مجھے تکلیف تو نہ دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلث نے بند انکھوں سے ہی اتنے زہریلے الفاظ کہے تھے شاید وہ اس کا اپنے پاس انا محسوس کر چکا تھا شاید نہیں یقیناوہ تو قندیل کی خوشبو سے ہی اسے پہچان لیا کرتا تھا تو اج کیسے نہ پہچانتا

کیا ہو گیا قلب کیسا افسوس کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پر رکھتے ہوئے انسو بھری آواز میں قلب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب قلب نے اہستہ سے اپنی انکھیں کھولی تھی

افسوس ہی تو ہو رہا ہے تمہیں میرے زندہ بچ جانے کا تم ہی تھی جو میرے مرنے کی دعائیں کیا کرتی تھی اب رو کیوں رہی ہو مر تو میں گیا ہوں بظاہر زندہ ہوں مگر عنقریب میں ظاہری بھی مر

جاؤں گا کوشش تو میں نے پوری کی تھی یقین مانو مگر شاید میری ماں کی دعائیں رنگ لا گئی جو میں زندہ بچ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے بیڈ سے ذرا سا اوپر ہوتے ہیں قندیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھایا تھا وہ قنویل کے سوجے ہوئے پاؤں دیکھ چکا تھا جو شاید اس کی اس حالت کی وجہ سے تھا جبکہ قلب کی یہ بات سننے کے بعد قندیل کو اپنے کہے گئے زہریلے الفاظ یاد آئے جو وہ قلب سے کئی دفعہ کہہ چکی تھی

وہ الفاظ جس میں اس نے قلب کے مرنے کی دعا کی تھی اور قلب نے اس کے ہر دعا پر امین کہا تھا

قلب میں وہ غصے میں کہہ جاتی تھی میرا مقصد یہ نہیں تھا اور آپ نے خود کو کیوں نقصان پہنچایا کیا سوچ کر آپ نے خود پر گولی چلائی آپ نے جب مجھ سے نکاح کیا تو آپ اپنے بھی نہیں رہے آپ سارے کے سارے میرے ہو گئے تھے پھر آپ نے کس حق سے میری چیز کو نقصان پہنچایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا

قندیل یہ میں کیا سن رہا ہوں تم اپنے ہوش و ہواس میں تو ہو نا تم جو بول رہی ہو اس کا تمہیں اندازہ ہے تم جو میری مرنے کی دعائیں کیا کرتی تھی اج میری زندہ بچ جانے پر اتنی خوش ہو پر کیو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے تعجب سے انکھوں کو پھیلاتے ہوئے تنزیہ طور پر قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کے یہ الفاظ قندیل کی روح کو چھنی کر رہے تھے اسے اپنی ہر غلطی کا احساس ہو رہا تھا اور پچھتاوا بھی

قلب اپ ایسے تو نہ کہیں میں صرف غصے میں وہ الفاظ بول دیا کرتی تھی مگر میں نے کبھی بھی ایسا نہیں چاہا جیسا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اپنے بہتا ہوئے انسو کا چھپانا چاہا تھا جبکہ اس کو یوں روتا دیکھ قلب کہ دل کو کچھ ہوا تھا وہ قندیل کی اتنی زیادتیوں کے بعد بھی اپنے دل کو پتھر نہیں کر سکا تھا

قندیل یار پلیز رو نہیں تمہیں پتہ ہے میری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے یہ رونا دھونا ادھر نہ کرو اگر تمہیں رونا ہے تو باہر چلی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اپنے حال دل پر پردہ ڈال دی ہوئے سفاکیت سے کہا تھا

قلب پلیز اپ ایسا نہ کہیں میری سانسیں رک جائیں گی اتنے وقت کے انتظار کے بعد اپ مجھ سے یوں بات نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے انکھوں کو صاف کرتے ہوئے خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کی تھی

تمہارے دل میں جو ائے تم وہ کہہ سکتی ہو تو کیا میں نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔

قلب نے اپنا روخ اس کی طرف سے موڑتے ہوئے کہا تھا

آپ کہیں مگر ایسے الفاظ نہیں جو میری روح کو چھنی کرے کچھ سکون والا بول دے جو میری روح کو سکون دے کتنے مہینوں کی تڑپ لیے پھرتی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ایک امید بھری نظر سے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تڑپنے کی بات تو تم نہ ہی کرو تڑپ ان میں ہوتی ہے جو محبت کرتے ہیں اور تمہیں مجھ سے کبھی محبت نہیں ہوئی میری محبت تم سے عشق بن گئی مگر تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب کے یہ لفظوں اس کی ناراضگی واضح بتا رہے تھے

قلب مجھے بھی آپ سے عشق ہے بلکہ آپ کی جدائی نے میرے عشق کو بھی لازوال بنا دیا ہے جب اپ کو گولی لگی مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے میرے حلق سے میری سانسیں چھین لی ہو کسی نے میرے دل کو اپنی مٹھی میں بند کر لیا ہو مجھے میری سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے سسکتے ہوئے قلب کے ہاتھ پھر اپنا سر رکھتے ہوئے بے بس سے لہجے میں اپنی محبت کا اقرار کیا تھا

جبکہ قلب اس کی بات سننے کے بعد حیرانی سے قندیل کی طرف دیکھ رہا تھا کیا اللہ نے اس کی دعائیں سن لی تھی قندیل کو بھی اس سے محبت ہو گئی تھی اسے یقین نہیں ارہا تھا کہ یہ حقیقت ہے قندیل اج اس سے نفرت بھرے نہیں بلکہ محبت سے لبریز الفاظ بول رہے ہیں اسے قندیل کا سسکتا ہوا وجود اچھا نہیں لگ رہا تھا اور اس حالت میں تو بالکل بھی نہیں جب وہ اس دنیا کا سب سے خوبصورت تحفہ عطا کرنے والی تھی مگر وہ ابھی ماننا نہیں چاہتا تھا اگر وہ اج جلدی مان جاتا تو قندیل اپنی نادانیوں سے باز نہ اتی

میں کیسے مان لوں تمہاری یہ بات کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے دوسرے ہاتھ سے قندیل کے چہرے کو اوپر کرتے ہوئے اس کی محبت کا ثبوت مانگا تھا

قلب اپ میری محبت پر یقین کریں اپ جو کہیں گے میں وہ کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تھا جبکہ قندیل کا یوں اپنے ہاتھ پر بوسہ دینا قلب کو خوبصورت احساس دے گیا تھا

کس می۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بغیر چہرے پر کوئی تاثر سجائے سرد لہجے میں قندیل سے کہا تھا

کیا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ قلب کی بات سننے کے بعد قندیل کے 14 طبق روشن ہوئے تھے وہ پھٹی ہوئی انکھوں سے قلب کی طرف رہی تھی

تم نے ہی تو کہا ہے تم اپنی محبت کو ثابت کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جاؤ گی تو میرے ہونٹوں پر کس کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کی ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا

قلب کی بات سننے کے بعد قندیل کے چہرے پر ایک مدت بعد سرخی چھائی تھی جسے قلب نے بہت فرصت سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب اپ کیسی بات کر رہے ہیں میں اپ کو کیسے کس کر سکتی ہوں اپ مجھے کس کر لیں میں مزاحمت نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بھرے ہوئے وجود پر قلب کی چادر درست کرتے ہوئے شرم سے چور لہجے میں کہا تھا

قلب کی یہ بات سننے کے بعد اس کے گلے سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے ایک عرصے بعد اسے یوں کسی سے شرم آئی تھی

اتنا کیوں شرما رہی ہو ایک کس کی ہی تو بات ہے محبت میں لوگ بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں میری طرف ہی دیکھ لو اپنی محبت کو ثابت کرنے کے لیے میں نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی اور تم ایک کس کرتے ہوئے اتنا شرما رہی ہو اور اگر میں بھی تمہیں کس کروں تو تم مزاحمت کرنے والی پوزیشن میں ہو ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے شریر نظروں سے اس کے بھرے ہوئے وجود کی طرف دیکھتے ہیں کہاں تھا جبکہ اس کی یہ بات سننے کے بعد قندیل مزید شرم سے دوہری ہوئی تھی

قلب پلیز اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کو ایک دفعہ پھر سے سمجھانا چاہا تھا

قندیل میں نے کہا نا اگر تم نہیں کر سکتی تو کمرے سے باہر چلی جاؤ مجھے سونا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالتے ہوئے انکھیں بند کر لی جبکہ قلب کے یوں انکھیں بند کر لینے پر قندیل نے تڑپ کر قلب کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی

اچھا میں کرتی ہوں مگر اپ اپنی انکھیں بند کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے دل کو مضبوط بناتے ہوئے کہا تھا

یہ کیا بات ہوئی میں اپنی انکھیں کیو بند کروں کس کرنی ہے تو کرو نہیں تو چلی جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنے کمر کو سہارے کے لیے سرہانے جماعتیں تھے اب وہ اس کے روبرو ہو کر بیٹھ گیا تھا

پلیز اب میں اپ کی بات مان رہی ہوں نا اپ بھی میری بات مان لیں انکھیں بند کریں نہیں تو میں نہیں کروں گی کس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے ضدی سے لہجے میں کہتے ہوئے اپنی ہی انکھیں بند کر لی جبکہ قلب اس کی معصوم سی حرکت کو دیکھتے ہوئے گہرا مسکرا دیا

اج ان کی زندگی میں پہلے والی خوشیاں لوٹ ائی تھی جو ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مکمل کرتی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں انکھیں بند کرتا ہوں مگر تم تو اپنی انکھیں کھولو ورنہ کس کیسا کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے ہاتھ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس سے مزید اپنے قریب کیا تھا

قلب نے قندیل کے ہاتھ کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس سے مزید اپنے قریب کیا تھا

قندیل نے اپنی انکھیں کھولتے قلب کی طرف دیکھا قلب آنکھیں بند کیے معصومیت سے بیٹھا ہوا تھا قندیل نے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد غریب کر کے اپنے ہونٹوں کو اس کے لبوں سے چھوا اور جھٹکے سے پیچھے ہو گئی

قندیل پیچھے ہوتی لمبے لمبے سانس لینے لگی جیسے قلب نے بہت دیر اس کی سانسیں روکے رکھی ہو جبکہ ایسا بالکل نہیں ہوا تھا اس نے تو چنی منی سے کسی کی تھی جبکہ قلب اس کے یوں پیچھے ہٹنے پر انکھیں کھولتا ہے حیران نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

یہ کیا تھا قندیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے حیرانی سے کہا

کس تھی اور کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے بے نیازی سے کہتے ہوئے اپنی چادر درست کی جو اس کے سر اپے سے سرک گئی تھی

تم اسے کس کہتی ہو یہ چنی منی سے کسی کو تم کس کہتی ہو تمہیں تو میں بتاتا ہوں کس کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے ایک جھٹکے سے قندیل کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے اسے بیڈ پر لٹا دیا اور خود اس پر سایہ فگن ہوا

وہ اب مکمل صحت یاب ہو چکا تھا مگر بیڈ ریسٹ کے لیے وہ ابھی بھی ہاسپٹل میں موجود تھا اور وہ ایک ارمی مین تھا اس میں اتنی طاقت تو تھی کہ بیماری میں بھی اپنے جذبات کو قندیل پر ظاہر کر سکے

قلب یہ آپ کیا کر رہے ہیں اپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی اپ کو شرم انی چاہیے ہم اس وقت ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور رکھنے کی کوشش کی تھی جبکہ قلب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر بیڈ پر دائیں بائیں پن کرتے ہوئے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی تھی

افففف میری معصوم سی جان تمہیں ابھی تک یہی نہیں پتہ کہ میں کیا کر رہا ہوں اور ہاں نہیں اتی مجھے شرم بیوی سے پیار کرتے ہوئے کیسی شرم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے اتنا کہتے ہوئے اپنے لب قندیل کے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے اپنا شدت بھرے لمس اس کے ہونٹوں پر چھوڑنا شروع کیا تھا

کئی مہینوں کی جدائی کو وہ اپنے محبت بھرے لمس سے مٹانا چاہتا تھا وہ خود کو سیر اب کرتے ہوئے اس کی جان مشکل میں ڈال گیا تھا ایک تو اپنے بھرے ہوئے وجود پر قلب کے جسم کا وزن اور دوسرے قلب کی بڑتی ہوئی شدت جس کی وجہ سے قندیل کو اپنے ہونٹوں پر شدید جلن محسوس ہو رہی تھی

قلب نے قندیل کی رکتی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے اور کچھ قندیل کی حالت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے لبوں کو بہت ارام سے اس کی ہونٹوں سے جدا کیا تھا جبکہ قندیل قلب جدا ہونے پر گہرے سانس لینے لگی قندیل کے ہونٹوں پر کئی جگہ پر گہرے کٹ لگے ہوئے تھے جو قلب کی شدت کی وجہ سے تھے

اس کے ہونٹوں پر ٹھہرا ہوا خون دیکھ کر قلب مسکراتا اپنے ہونٹ صاف کرنے لگا کیونکہ اس کے ہونٹوں پر بھی قندیل کے ہونٹوں کا خون لگ چکا تھا

قلب اپ اج بھی کتنے بے حس ہیں اپنے جذبات کا اظہار کرنے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے اپنے ہونٹوں پر ٹھہرا ہوا خون صاف کرتے ہوئے شکوہ کنہ نظروں سے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے شکوہ کیا تھا

میری جان یہ کئی مہینوں کی تشنگی ہے جو اتنی جلدی مٹنے والی نہیں ہے ابھی تو یہ صرف ٹریلر ہے پکچر میں کسی دن تمہیں فرصت سے دکھاؤں گا اس کے لیے خود کو مضبوط کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے ساتھ لیٹتے ہوئے اس کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا تھا جبکہ قندیل اپنا سر قلب کے سینے پر محسوس کرتی سکون سے انکھیں بند کر گئی تھی اسے قلب کی دھڑکن محسوس ہو رہی تھی جس کی ہر دھڑکن میں قندیل کو اپنا نام سنائی دے رہا تھا

قلب اپ بہت اچھے ہیں اپ نے میری اتنی بڑی بڑی نادانیوں کو اپنی محبت کے چلتے معاف کر دیا میں اپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کی تھوڑی پر اپنے اونٹ رکھتے ہوئے محبت سے اپنی غلطیوں کو مانا تھا جبکہ قلب اس کے اتنی پیاری ادا پر مسکراتا اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا جو ماں بننے کے بعد مزید نکھر سا گیا تھا

قندیل تمہیں پتہ ہے تمہارے نام کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے چہرے سے اس کی زلفوں کو پیچھے کرتے ہوئے بہکے ہوئے لہجے میں کہا تھا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قندیل نہ سمجھی سے قلب کی طرف دیکھنے لگی

نہیں مجھے نہیں معلوم بابا نے میرا نام رکھا تھا پھر میں نے کبھی اس کا مطلب جاننے کی کوشش نہیں کی اپ کو معلوم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے تجسس سے قلب کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

قندیل کا مطلب ہوتا ہے " پھیلتی ہوئی روشنی "" چمکتی ہوئی چیز "اور تم نے میری زندگی میں اکر میری زندگی کو روشن کیا ہے انسان روشنی کے بغیر کیسے زندہ رہ سکتا ہے اور میں تم سے خفا ہو کر اپنی روشنی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تمہارے بغیر میں کھو جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کی ناک کے ساتھ اپنے ناک مس کرتے ہوئے محبت سے کہا

قلب اپ کا بہت شکریہ مجھے اتنی محبت دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہاں اپنا سر رکھا تھا

افففف میری جان اج مارنے کا ارادہ ہے کیا اتنا پیار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے بالوں میں انگلیاں لاتے سرد اہ بھرتے ہوئے کہا تھا

اللہ نہ کرے قلب اپ کو کبھی کچھ ہو اپ کی سانسوں کے ساتھ قندیل کی بھی سانسیں چل رہی ہے میں نے اپنی ہر سانس کے ساتھ اپ کی لمبی زندگی کی دعا کی ہے اپ یوں بار بار اپنے مرنے کی بات نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے حصار میں لیتے ہوئے انسو سے بھری آنکھوں سے کہا تھا جبکہ قندیل کی اتنی محبت پر قلب ایک دفعہ پھر اس کی ہونٹوں پر جھکتا اپنی تشنگی مٹانے لگا

ابھی اسے قندیل کے ہونٹوں پر جھکے کچھ ہی ٹائم ہوا تھا جب دھرم کی اواز سے دروازہ کھلا اور حارث ماہین دندناتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے

قندیل دروازہ کھولنے کی اواز سے ایک دم سے قلب سے پیچھے ہوتی انکھیں بند کیے قلب کے سینے سے لپٹ گئی جیسے وہ دیکھنا ہی نہ چاہتی ہوں کہ کون ہے جس میں انہیں رنگے ہاتھوں محبت کرتے ہوئے پکڑ لیا

جبکہ قلب حارث کے یوں انے پر انکھوں میں غصہ لیے اسے دیکھ رہا تھا

سوری سوری ہم نے کچھ نہیں دیکھا اپ کنٹینیو کریں ہم جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اپنے ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے ہونٹوں پر دل جلا دینے والی مسکراہٹ سجائے قلب کی طرح دیکھتے ایک انکھ دباتے کہا تھا

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد قلب نے دانت کچکچا کر حارث کو دیکھا تھا جو ان کے اتنے خوبصورت لمحات میں اکر ان کے لمحات کو خراب کر چکا تھا جبکہ ماہین پیچھے سر نیچے کیے زیر لب مسکرا رہی تھی

جانے کی ضرورت نہیں ہے اب اہی گئے ہو تو جو کرنے ائے ہو کر لو سکون تو ویسے بھی تم کو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے بیڈ پر رکھے ہوئے کمبل کو قندیل پر اڑاتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیا تھا جبکہ قندیل اس کی بے شرمی پر شرمندہ ہوتی اسی کے سینے میں اپنا چہرہ چھپاتے اس کے مزید قریب ہوئی تھی

ہم تو بس تمہیں دیکھنے ائے تھے مگر شاید جو ہم نے دیکھا ہے وہ غلط دیکھ لیا ہے ابھی ہم چلتے ہیں باہر سارے گھر والے اگئے ہیں اگر فرصت ملے تو ان سے بھی مل لیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے قلب کی طرف دیکھتے ہوئے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے جبکہ ماہین بھی اس کے پیچھے پیچھے سر نیچے جھکائے روم سے باہر نکل گئی

قلب اپ کتنے بے شرم ہیں اگر حارث بھائی آ ہی گئے تھے تو میرے گرد سے اپنا حصار تو ہٹا دیتے وہ کیا سوچ رہے ہوں گے میرے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے شرم سے چور ہوتے قلب کے سینے پر ہلکا سا تھپڑ لگاتے کہا

کچھ نہیں ہوتا میری جان تمہیں سٹریس لینے کی ضرورت نہیں ہے وہ جو بھی سوچ رہا ہے اسے سوچنے دو تم بیوی ہو میں جیسے چاہو تمہیں اپنے قریب کروں کوئی سوال کرنے والا نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے گرد ایک دفعہ پھر سے حصار بناتے ہوئے اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے وہاں اپنا لمس چھوڑا تھا

قندیل اس کے لمس پر لمبے لمبے سانس لیتی ہوئی خود کو بہکنے سے روک رہی تھی

قلب پلیز سب باہر ہمارا انتظار کر رہے ہیں اج اپ کو لے کر ہمیں گھر جانا ہے تیاری بھی کرنی ہے پلیز مجھے چھوڑ دیں باہر ہمارے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا اور بیڈ سے اٹھی تھی جبکہ قلب اس کے یوں دور جانے پر سرد آہ بھرتا بیڈ پر سیدھا لیٹ گیا

تمہاری مرضی ہے جانم اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کی طرف دیکھتے ہوئے ایک انکھ دباتا ہے شوخ اواز میں یہ جملہ کہا تھا جبکہ قندیل اس کے لمس اور اس کی باتوں سے شرماتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

❤️

قلب اور قندیل کے مجرموں کو ان کی سزا مل چکی تھی غازم اور صغیر شاہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیے تھے جبکہ سفیان جس کو پیٹ میں گولی لگی تھی صحت یاب ہونے کے بعد کورٹ نے اس کا فیصلہ سنا دیا گیا جو کہ سزائے موت تھی ہزاروں جانو کو نشے کی بری لت کر لگانے اور لڑکیوں کی سمگلنگ میں اسے سزائے موت ہوئی تھی جبکہ حیدر کو کبیر شاہ کے قتل کے الزام سے باعزت بری کر دیا گیا تھا

جس کی خوشی قلب سے سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی اخر کار وہ اپنے باپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر چکا تھا

❤️_____

)پانچ سال بعد(

حارث کب تک آرہے ہو کتنا ٹائم ہو گیا ہے تمہیں پتہ نہیں کہ تمہاری بیوی تمہارا گھر پر انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے جب فون اٹھاتے کان سے لگایا تو ماہین کی تڑکتی بھڑکتی اواز اسے سنائی دی

ماہی یار سوری بس دو منٹ میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا اس لیے دیر ہو گئی بس میں گھر کے پاس ہی ہوں تم پلیز ریلیکس رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس سے معذرت کرتے ہوئے اسے ریلیکس رہنے کا کہا تھا ماہین غصے سے فون بند کرتی بیڈ پر لیٹ گئی

ماہین اور حارث کو اللہ تعالی نے ایک بیٹا فاہیم عطا کیا تھا جو قلب کے بیٹے سے کچھ دن ہی چھوٹا تھا جب اللہ تعالی نے پھر ماہین کو ماں بننے کا سکھ عطا کیا تھا اس کا نواں مہینہ چل رہا تھا اس دفعہ ڈاکٹر نے انہیں بیٹی کا بتایا تھا یعنی نعمت کے بعد اللہ تعالی نے اپنی رحمت عطا فرمانی تھی

ماہین بیڈ پر سیدھی لیٹی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے اپنی سانسوں کو بحال کر رہی تھی غصے میں اس کی سانس پھول گئی تھی جب حارث کمرے میں داخل ہوا تو ماہین سرخ چہرہ لیے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اسے اپنی غلطی کا احساس تھا اسے معلوم تھا کہ ماہین کی کنڈیشن ان دنوں بہت خراب ہے اسے گھر جلدی اجانا چاہیے تھا

ماہین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث ماہین کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسے محبت سے پکارنے لگا جب ماہین انکھیں کھولتی سیدھا حارث کے سینے لگتی زور و شور سے رونے لگی

کیا ہو گیا میری جان ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے گھبراتے ہوئے ماہین کے گرد اپنا حصار بناتے اسے مزید اپنے قریب کیا تھا

حارث تمہیں پتہ ہے نا میری طبیعت ان دنوں خراب رہتی ہے تمہیں میرے پاس ہونا چاہیے تھا میرا دل کب سے اتنا گھبرائے جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہین نے انسو صاف کرتے ہوئے حارث سے شکوہ کیا تھا

میری جان میں اہی رہا تھا اس میں رونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے اس کے چہرے کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا

مجھے معلوم ہے اس میں رونے والی کوئی بات نہیں مگر میرا دل بہت بے چین ہو رہا تھا تم بس میرے پاس رہا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہی نے حارث کے بازو کو کس کر پکڑتے ہوئے کہا

میں تمہارے پاس ہی ہوں میری جان تمہاری سانسوں سے بھی زیادہ قریب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حارث نے ماہین کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے تھے اور اس کی سانسوں کو نرمی سے پینے لگا جبکہ ماہین اس کے لمس میں سکون محسوس کرتی اپنی انکھیں بند کر گئی تھی

♥♥♥♥♥♥♥♥

اج قلب اور قندیل کے انیورسری تھی جس کے لیے قندیل نے کمرے کو بہت خوبصورتی سے سجا کر تیار کیا تھا ان کی گریٹ اینیورسری کل بہت بڑے پہنانے پر منائے جانی تھی جبکہ اس سے پہلے قندیل نے رات کو خود سے اس دن کو سپیشل بنانے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی تھی کمرے کو مکمل گلابوں سے کور کیے بیڈ پر سلگ کی سرخ بیڈ شیٹ بچھائیں درمیان میں بڑا سا گلاب سے دل بنایا گیا تھا خوبصورتی سے ریڈ ویلوٹ کیک کو پھولوں کی پتیوں کے درمیان رکھے اوپر کینڈلز جلائی گئی تھی جگہ جگہ پر دیے جلتے اپنی خوشبو سے اس کمرے کو مہکا رہے تھے

کمرے کی تیاری مکمل کرنے کے بعد قندیل نے قبرڈ میں سے بلیک اور بلو کلر کی سلک کی ساڑی نکالی بلیک کلر قلب کا فیورٹ کلر تھا جبکہ بلو کلر قندیل کا فیورٹ کلر تھا اس لیے اس نے اپنے اور قلب کی دونوں کی پسند سے اج ڈریسنگ کی تھی

بلاؤز وہ جو کمر سی دو انچ اونچا اس کے کمر کو ظاہر کر رہا تھا ہاف سلیوز سلک کی ساڑی سے اس کا دودھیا بدن جگمگا رہا تھا سرخ کلر کی لپسٹک ہونٹوں پر سجائے وہ اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی وہ ابھی ائینے کے سامنے ہی کھڑی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا تھا قلب ہاتھ میں بلیک کلر کا کوٹ لیے کمرے میں داخل ہوا

قلب جب کمرے میں داخل ہوا تو گلاب کی اور دیوں کی ملی جلی خوشبو نے اس کا استقبال کیا اس نے ایک بھرپور نظر کمرے میں دوڑائی جب اس کی نظر قندیل پر اکر ٹھہر گئی جو اج سراپہ قیامت بنی اسے بہکا رہی تھی قلب جو اج سارے دن کا تھکا گھرایا تھا قندیل کی ایک جھلک دیکھتا دوبارہ سے جی اٹھا تھا

وہ اہستہ قدموں سے چلتا ہوا قندیل کے روبرو اکھڑا ہوا قندیل نے ساڑی کے پلو سے اپنی جھلکتی ہوئی کمر کو چھپانا چاہا جس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی رہی مگر سلک کا پلو بار بار سرک کر اس کا سراپہ ظاہر کرنے لگتا

جس کی وجہ سے قندیل شرم سے دوہری ہو رہی تھی اس کا چہرہ شرم کی وجہ سے سرخی مائل ہو گیا تھا وہ نظریں جھکائے قلب کے سامنے کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی جیسے اس کی یہ تیاری قلب کے نظروں میں اسے مجرم بنا گئی ہے

افففففف شادی کی اتنے سالوں بعد بھی تم پہلے دن کی دلہن کی طرح شرما رہی ہو ہمارا ایک بیٹا بھی ہے اس کا ہی خیال کر لو اب تم لڑکی نہیں جو یوں شرما رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے چہرے سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے مزاحیہ سے انداز میں طنز کیا تھا شاید وہ اس کی شرم کو ختم کرنا چاہتا تھا

کیا مطلب ہے اپ کا مانا کہ شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں مگر کیا ان سالوں میں بدلنا ضروری ہے میری محبت اج بھی اپ کے لیے اتنی ہی شدت والی ہے جتنی پہلے ہوا کرتی تھی اور مجھے یہ یقین ہے کہ اپ بھی مجھ سے اتنا ہی عشق کرتے ہیں جتنا شروع سے کرتے ارہے ہیں اس میں بدلنے والی کیا چیز ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے ہاتھ سے اس کا کوٹ لیتے ہوئے شوق سے لہجے میں کہا تھا

اور حقیقت یہی تھی اج تک ان میں کیا بدلہ تھا کچھ بھی تو نہیں قلب کی چاہت اور شدتیں ویسے ہی برقرات تھی جبکہ قندیل کا شرمانہ اور محبت سے قلب کی طرف دیکھنا بھی ویسے ہی تھا بدلہ تھا تو صرف اتنا کہ ان کی زندگی میں ایک اور فرد کا اضافہ ہوا تھا جو کوئی اور نہیں ان کا اپنا بیٹا تھا ریحان شاہ

جو اپنی دادی کا سب سے زیادہ لاڈلا ہے ماں کو تم کسی کھاتے میں ہی نہیں لاتا جبکہ باپ کی پھر بھی تھوڑی چل جاتی ہے اج بھی وہ اپنی دادی کے کمرے میں ان کے ساتھ سو رہا تھا

قلب نے قندیل کے پریگننسی کے باقی دو مہینوں میں اس کا بے حد خیال رکھا مگر پھر بھی ڈلیوری کے وقت پیدا ہونے والی پیچیدگیوں نے قندیل سے دوبارہ ماں بننے کا حق چھین لیا مگر قلب کا کہنا تھا اللہ تعالی نے انہیں ایک اولاد عطا کی ہے وہی کافی ہے وہ قندیل کی جان پر کوئی اور رسک نہیں لینا چاہتا تھا جبکہ قلب کے پیار میں قندیل دن بدن مزید خوبصورت ہوتی جا رہی تھی

کہاں کھو گئی مسز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اسے خیال کی دنیا سے حقیقت کی دنیا میں واپس لایا

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے کہا

یہی کہ میں اتنی خوش قسمت کیسے ہو سکتی ہوں کہ مجھے اپ جیسا محبت کرنے والا شوہر ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قندیل نے قلب کے سینے پر سر رکھتے ہوئے انکھیں بند کر کے کہا

میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ میں اتنا خوش قسمت کیسے ہو سکتا ہوں کہ اللہ تعالی نے پرستان کی پری میرے گھر اتار دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قلب نے قندیل کے گرد اپنا حصار مزید مضبوط کرتے ہوئے قندیل کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا

قلب ائیں ہم کیک کٹ کرتے ہیں اپ پہلے ہی لیٹ ائے ہیں قندیل نے قلب کا حصار اپنے گرد سے ہٹاتے ہوئے قدم کیک کی طرف بڑھائے جبکہ اس کے پیچھے پیچھے قلب بھی کیک کی طرف ایا

قندیل نے نائف اپنے ہاتھ میں پکڑی اور قلب نے قندیل کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی انیورسری کا کیک کٹ کیا کیک کٹ کرنے کے بعد قندیل نے کیک کا کٹا ہوا حصہ اٹھا کر قلب کی طرف بڑھایا جب قلب نے نہ میں سر ہلاتے ہوئے وہ حصہ اس کے ہاتھ سے پکڑتے ہوئے اس کے ہونٹوں کی طرف بڑھایا

قندیل نے نہ میں اسر ہلاتے ہوئے اس حصے میں سے تھوڑا سا کیک کھایا وہ کیسے بھول گئی کہ اس کے شاہ کو اس کے ہونٹوں سے کھانا پسند تھا نہ کہ ایسے جیسے وہ کھلا رہی تھی شادی کے بعد اس کی ہر سالگرہ ان کی ہر اینیورسری اسی طرح ہی تو منائی جاتی تھی قندیل قب کے ہاتھ سے کیک کھاتی اور قلب قندیل کے ہونٹوں سے

قندیل کو کھلانے کے بعد قلب نے بچا ہوا حصہ دوبارہ پلیٹ میں رکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں میں قندیل کا چہرہ پکڑتے پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور اس کے ہونٹوں پر لگے

کیک کو کھانے لگا تھا قندیل نے قلب کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی شدت میں اپنی شدت ملاتے ہوئے اس کا ساتھ دینے کی کوشش کی تھی مگر وہ ہمیشہ کی طرح ہار گئی تھی وہ اپنے اس اڑیل ضدی ارمی مین سے کبھی نہیں جیت سکتی تھی محبت کے معاملے میں وہ ہر رتبے میں اس سے اعلی تھا چاہے وہ محبت کا تھا یہ چاہے وہ شدت کا تھا

قلب نے اس کے ہونٹوں سے لب جدا کرنے کے بعد اپنے ہونٹ اس کی گردن پر ثبت کیے محبت کی شدت بھری مہریں اس کی گردن کو چھوڑتا وہ اسے سسکنے پر مجبور کر گیا تھا قلب نے ہاتھ بڑھاتے اس کی ساڑی کا پلوں اس کے کندھے سے ہٹاتے نیچے زمین پر چھوڑ دیا تھا ساڑی اس کے جسم سے اہستہ اہستہ کھلتی مکمل طور پر زمین بوس ہو چکی تھی قلب اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا بیڈ کی طرف پڑا بیڈ پر لٹاتے اس کی سانسوں کو ایک دفعہ پھر سے خود میں قید کر گیا تھا اور اس پر اپنی محبت و شدت لٹانے لگا۔۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 😔

I am sad 🥺

♥♥♥♥♥♥

السلام علیکم

امید ہے اپ سب

امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے ہمارا ناول مکمل ہو چکا ہے اور میں بہت اداس ہوں اس بات پہ

بہت سے لوگوں کو قندیل لفظ کا مطلب ہی معلوم نہیں تو اس ایپیسوڈ کے لاسٹ پر میں نے جو تصویر لگائی ہے اس میں اسمان میں اڑتے وہ بلونز جن کے نیچے دیے سے جل رہے ہیں انہیں اردو میں قندیل کہتے ہیں یعنی چمکتی ہوئی چیز

۔۔روشن چیز

پیارے پیارے کمنٹ کرے دعاؤں میں یاد رکھیں

فی امان اللہ 😔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959